إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا



خطباتِ فاروقی

سعید رحمۃ اللہ علیہ

شہید ملت اسلامیہ مؤرخ اہل سنت

ابو ریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تخریج

ابو اسامہ حکیم ضیاء الرحمٰن ناصر مدظلہ

بخاری اکیڈمی فیصل آباد

Scanned with CamScanner

لہ دعوۃ الحق

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

خطباتِ فاروقی شہید

رحمۃ اللہ علیہ

از افادات:

شہیدِ ملتِ اسلامیہ مورخ اسلام ابوریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

حکیم ابو اسامہ ضیاء الرحمٰن ناصر سردار پوری

مکتبہ سید احمد شہید
کچہری روڈ پسرور سیالکوٹ
0300-6175026
0336-5183095

Scanned with CamScanner

اجمالی فہرست

- پیش لفظ ۴
- توحید باری تعالیٰ ۱۱
- مشکل کشاء کون؟ ۵۸
- عظمت قرآن کریم ۱۰۰
- سیرت النبی ﷺ ۱۲۲
- تیرا عکس کرم ﷺ ۱۶۹
- فضائل سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ۲۰۸
- فضائل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۲۴۰
- فضائل سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ۲۷۵
- فضائل سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ۲۹۷
- فضائل سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ۳۳۷
- فضائل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ۳۶۶
- علیؓ و معاویہؓ بھائی بھائی ۴۰۴
- تذکرہ شہدائے اسلام ۴۳۴
- تاریخ دعوت و عزیمت ۴۶۴
- تفصیلی فہرست ۵۰۰

Scanned with CamScanner

﴿پیش لفظ﴾

.....از.....

فخر اہلسنت، شہید ملت، غازی اسلام، مرد آہن

ابو معاویہ مولانا **محمد اعظم طارق صاحب** رحمہ اللہ تعالیٰ

.....

خطبات مؤرخ اسلام:۔

زیر نظر کتاب **خطبات فاروقی شہیدؒ** کیلئے کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے اور ویسے بھی سوئے ادب ہے.....پیش لفظ تو حقیقت میں خود مصنف ہی تحریر کیا کرتا ہے لیکن اب زمانہ کہاں سے ڈھونڈ کر لائے.....وہ شہادت کا پیراہن زیب تن کر کے خاک کی چادر تان کر سو گیا ہے اور ویسے بھی بھلا اب مکین جنت کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اہل دنیا کو اپنے ان خطبات و تقاریر کی قدر و قیمت بتائے جن کے بدلے خلاق عالم سے اسے ایک طرف تو شہادت جیسی نعمت نصیب ہوئی تو دوسری طرف حوض کوثر پر افطاری کا انعام ملا.....

قارئین محترم.....یہ کتاب کیا ہے؟.....میرے خیال میں اس کے تعارف میں کچھ کہنا مشک و عنبر کی تعریف کے مترادف ہے بلکہ یہ چیز تعارف کے قابل نہیں ہوتی بلکہ اپنا تعارف آپ ہوتی ہے.....

قائد ملت اسلامیہ:۔

قائد ملت اسلامیہ حضرت فاروقی شہیدؒ کی شخصیت خود اس قدر ہمہ گیر اور مختلف الجہات اور ہزاروں خوبیوں کا مرقع تھی ان میں سے ایک ایک وصف ایسا ہے جسے بیان کرنے کیلئے کئی صفحات کی ضرورت ہے آپ نہ صرف ایک اعلیٰ پایہ کے خطیب و مقرر تھے بلکہ ایک باذوق شاعر و ادیب بھی تھے اور تاریخ اسلام میں اپنا انفرادی مقام رکھنے کے باعث مؤرخ اسلام کا لقب آپ کے نام کا جزو ثانی بن چکا تھا.....آپ ایک عظیم قائد اور لیڈر بھی تھے اور لاکھوں نوجوانوں کے دلوں میں بسنے والے ایک محبوب ترین راہنما بھی تھے.....

آپ کہیں مشرق سے لے کر مغرب تک دعوت اسلام اور ناموس رسالت و تقدیس ازواج مطہرات و عظمت صحابہؓ کے تحفظ کا پھریرا لہراتے ہوئے نظر آتے ہیں تو کہیں جابر حکمرانوں

Scanned with CamScanner

کے سامنے کلمہ حق کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہیں آپ لاکھوں کے اجتماع کو اپنے سحر خطابت سے مسحور کرتے دکھائی دیتے ہیں.....تو کہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے قید تنہائی میں ذکر اللہ اور عبادت کی لذتوں سے استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہیں کارکن آپ کی شفقت و محبت اور الفت کی ٹھنڈی چھاؤں میں مشن حق کی تکمیل میں سرگرم دکھائی دیتے ہیں تو کہیں آپ کی جدائی اور فرقت کے غم میں گھلتے ہوئے نظر آتے ہیں.....

فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَہ:۔

مجھے امتیازی شرف حاصل ہے کہ میں نے اپنے قائد حضرت فاروقی شہید کو اپنی ان گناہ گار آنکھوں سے محراب و منبر پر گرجتے، برستے اور دشمن پر دھاڑتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر اس عظیم قائد کو ہتھکڑیاں پہنے ہوئے زندانوں میں استقامت و جرأت اور حوصلہ و عزیمت کا کوہ گراں بن کر ہر ستم سہہ کر مسکراتے ہوئے دیکھا ہے.....

اور پھر وہ منظر بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے جب ۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو جیل کے قیدیوں کو لے جانے والی بس کے ہم دونوں مسافر عدالت کی طرف رواں دواں تھے اور اکٹھے ہی گاڑی سے اتر کر عدالت کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے ہم دھماکے کا شکار ہو کر فضاء میں کئی فٹ اچھل کر گر پڑے تھے.....اور اگلے ہی لمحہ جب میں ہوش میں آیا تو میرے سامنے میرا وہ عظیم قائد اور عظیم رہنما دنیا و مافیہا سے منہ پھیر کر عالم آخرت کی طرف رخت سفر باندھ رہا تھا.....

ہسپتال میں جب میں پٹیوں میں جکڑا ہوا اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا تو میرے سامنے اس عظیم قائد کو لایا گیا جس کے ہمراہ میرے سفر و حضر کے لمحات گذرے تھے تو میں نے بے ساختہ اٹھ کر اپنے خیال سے اپنے قائد کے چہرے کو دیکھنے کی کوشش کی تھی کہ میں آج دیکھوں کہ ہمیشہ مسکرانے والا چہرہ آج کس کیفیت میں دنیا سے جا رہا ہے.....

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس سفر آخرت کے مسافر کو اس وقت بھی دیکھا تو وہ مسکرا ہی رہا تھا اور اس کے چہرے کا ایک ایک خدوخال یہ بتا رہا تھا کہ جانے والا زبان حال سے کہہ رہا ہے.....فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَہ.....

خطابت اور خطاب:۔

حضرت فاروقی شہید کی تقاریر و خطبات کا یہ مجموعہ ان روایتی خطبات اور مواعظ جیسا نہیں

Scanned with CamScanner

ہے جنہیں بعض نام نہاد خطیبوں نے محض اپنے تعارف اور کاروبار کیلئے شائع کرانا شروع کردیا ہے ..... بلکہ یہ خطبات حقیقت میں اس قابل ہیں کہ انہیں خطبات را کے نام سے پکارا جائے اور دنیا ان کے مطالعہ سے اسلامی تعلیمات اور حقائق سے آگاہی حاصل کرنے میں کامیاب ہو.....

حضرت فاروقی شہیدؒ نے اپنی زندگی میں صرف عوام کے اجتماعات میں اپنے خطبات کے ذریعے اپنی خطابت کا لوہا نہیں منوایا بلکہ بارہا اہل علم وخواص کے طبقوں حتی کہ بعض ایسے سیمیناروں میں بھی خطاب کیا جہاں علم وادب کے بڑے بڑے اساتذہ فن موجود ہوتے تھے ..... لیکن بات ہمیشہ وہیں رہی کہ جب آفتاب طلوع ہوا تو چراغوں میں روشنی نہ رہی.....

حضرت فاروقی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ شرف وامتیاز بھی خالق ارض وسما کی طرف سے خصوصی طور پر ودیعت ہوا تھا کہ آپ بلا کے ذہین اور قدمات حافظہ کے مالک تھے جو بات سن لیتے یا پڑھ لیتے پھر وہ آپ کے حافظہ کی تختی سے محو نہ ہوسکتی تھی آخری دنوں میں تو ہم سب آپ کو مزاحاً کمپیوٹر اسلام کہا کرتے تھے.....

اور پھر خود حضرت فاروقی شہیدؒ کی یہ عادت ہوگئی تھی کہ جب کوئی ساتھی اپنے فون کا نمبر یا کسی کتاب کا حوالہ بیان کرتا تو آپ فرماتے کہ ایک مرتبہ اور دہراؤ تاکہ میں صحیح طور سے اسے اپنے کمپیوٹر میں فیڈ کرلوں اور پھر وہ واقعی ایسا فیڈ ہوجاتا کہ جب کبھی بھی ان سے کہا جاتا کہ وہ بیان فرمائیں یا فون کا نمبر بتائیں تو فوراً بتادیتے..... اسی طرح ذہانت کا عالم یہ تھا کہ آپ سے گفتگو کرنے والا شخص بھی اپنا مدعا پوری طرح سے بیان بھی نہ کرپاتا کہ آپ اس معاملہ کی تہہ تک پہنچ جاتے.....

خطیب یورپ وایشیا نے فرمایا:۔

ہمارے بہت ہی مہربان اور محسن حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مولانا فاروقی کا ذہن بیک وقت کئی کئی اطراف میں کام کررہا ہوتا ہے وہ بیک وقت مخاطب کی بات بھی سن رہے ہوتے ہیں اور دوسرے کسی معاملہ کی بھی گتھیاں سلجھا رہے ہوتے ہیں ان تمام بیان کردہ اوصاف کے علاوہ ایک خطیب ومقرر کیلئے جو چیز ضروری اور اہم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ عوام اور سامعین کے چہروں پر لکھی تحریر کو پڑھ کر موقع کی مناسبت سے خطاب کرے اور پھر بعض اوقات قلت وقت کے باوجود اپنا "مافی الضمیر" بیان کرے کہ سننے والوں کی تشنگی باقی نہ رہے یہ وصف آپ میں بدرجہ کمال تھا.....

Scanned with CamScanner

خطبات فاروقی جلد اوّل:۔

اکثر پروگراموں میں ایسا ہوتا تھا کہ مہمان خصوصی ہونے کے باعث آپ کو دعوت خطاب اس وقت دی جاتی جب کسی نماز کا وقت بالکل قریب ہوتا اور پھر آپ سے قبل اس پروگرام کے عنوان پر تمام مقررین سیر حاصل بحث کر چکے ہوتے تھے لیکن آپ کی جب باری آتی تو پھر نہ صرف قلت وقت کا خوف آپ کے ذہن وقلب پر حاوی نہ ہونے پاتا بلکہ تھوڑے وقت اور مختصر گفتگو میں وہ کچھ بیان کر دیتے کہ سننے والے عش عش کر اٹھتے ..... میں کہاں تک آپ کے لب ولہجہ، گھن گرج اور روانیٔ گفتار اور پر مغز خطاب کا تذکرہ کروں کیونکہ میرے قلم میں اتنی طاقت کہاں کے سمندر کو کوزے میں بند کر سکے میرے خیال میں **خطبات فاروقی شہیدؒ** کی یہ جلد بھی حضرت قائد ملت اسلامیہ کی تمام صفات وخصائل کی حقیقی ترجمان ہوگی .....

مرتب خطبات فاروقیؒ:۔

میں دلی طور پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں **حکیم ضیاء الرحمن ناصر صاحب** کو جنہوں نے اپنی شب و روز کی محنت سے اس کتاب کو اپنے مخصوص انداز میں ضبط تحریر میں لا کر آپ تک پہنچانے کی سعادت حاصل کی ہے ..... (ابو اسامہ) حکیم ضیاء الرحمٰن ناصر صاحب کا جب ذکر آیا ہے تو ضروری ہے کہ اس نوجوان کا بھی تعارف کرادوں کہ جن کے انداز تحریر نے مجھے فیصل آباد کی جیل میں ان کا گرویدہ بنا دیا تھا .....

چنانچہ میں نے جب جیل میں (وکیل صحابہ خطیب ایشیاء مولانا قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی مدظلہ کے بیانات کا مجموعہ) **خطبات خطیب ایشیا** کا مطالعہ کیا تو مجھے حیرت ہوئی کہ اس قدر خوبصورتی کے ساتھ کسی خطیب کے جملوں اور شہ پاروں کو موتیوں کی طرح لڑی میں پرونے والا نوجوان کون ہے؟ ..... چنانچہ جیل ہی سے حکیم صاحب سے خط وکتابت کا سلسلہ شروع ہو گیا جو رہائی کے بعد لمبی لمبی ملاقاتوں میں بدل گیا .....

حکیم صاحب نے میری جیل کی تقاریر پر مبنی **خطبات جرنیل جلد اوّل** (المعروف خطبات جیل) کو اپنے مخصوص انداز میں جب شائع کرایا تو اس قدر پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی کہ جس کا میں تصور ہی نہیں کر سکتا تھا .....

اب میری خواہش تھی کہ حکیم صاحب حضرت فاروقی شہید رحمہ اللہ کے خطبات کو بھی جلد

Scanned with CamScanner

سے جلد زیور طبع سے مرصع کر کے منظر عام پر لے آئیں ..... الحمد للہ اس خواہش کی تکمیل **خطبات فاروقی شہیدؒ** کی پہلی جلد کی شکل میں ہو رہی ہے اور یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں پہنچ کر یقیناً آپ کی آنکھوں کو جلا اور دل کو سرور بخش رہی ہوگی .....

آخر میں میری دعا ہے کہ رب کریم قائد ملت اسلامیہ حضرت فاروقی شہیدؒ کے بیٹوں خصوصاً حافظ ریحان محمود ضیاء اور حافظ محمد عثمان فاروقی کو اپنے والد ماجد کا حقیقی جانشین بنائے اور حضرت فاروقی شہیدؒ کی مسند کے لائق اور وارث بنائے .....

حضرت فاروقی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بچوں کی جس طرح پرورش فرمائی اور جس طرح بچوں کے ساتھ ان کا شفقت و محبت کا سلوک تھا وہ تو بیان کرنے کی مجھ میں سکت ہی نہیں ہے ..... تاہم یہ ضرور کہوں گا کہ حضرت فاروقی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کے سارے بچے انشاء اللہ العزیز دنیا کے سامنے اپنے عظیم والد کی طرح ایک مثال بن کر ابھریں گے .....

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ وہ ذات کریم اس محنت کو قبول فرمائے اور اپنی بارگاہ سے اجر عظیم کا مستحق بنادے .....

..... آمین .....

..... محمد اعظم طارق .....

جھنگ

۲۸_۴_۲۰۰۰

Scanned with CamScanner



Scanned with CamScanner

﴿توحید باری تعالیٰ﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ..... وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ..... اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ..... (پ۱ فاتحہ آیت ۴)

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ..... وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ..... (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۸۷)

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ..... فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا ھُمْ یُشْرِکُوْنَ..... (پ۲۱ سورۃ العنکبوت آیت ۶۵)

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ..... وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ..... اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ..... فَسَاھَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ..... (پارہ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۳۹ تا ۱۴۱)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ..... یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اِنْ قُتِلْتَ اَوْحُرِّکْتَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ..... اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَام .....

Scanned with CamScanner

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ.....وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ .....وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.....

اشعار:۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے
آذاں تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضامیں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

تمہید:۔

میرے واجب الاحترام بزرگو اور دوستو.....آج آپ حضرات کے سامنے درس قرآن کریم کی غرض سے حاضری کا اتفاق ہوا ہے.....زیادہ وقت آپ حضرات کا انشاء اللہ میں نہیں لوں گا.....صرف ایک ضروری مسئلہ کی وضاحت قرآن پاک کی روشنی میں بیان کرنا چاہتا ہوں.....

ایک ایسی تقریر

ایک ایسی بات

ایک ایسا مسئلہ

ایک ایسا وعظ

جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام علیہم السلام نے کیا.....اسی وعظ کی طرف آپ کی توجہ کرانا چاہتا ہوں.....وہ مسئلہ کتنا اہم ہوگا جس کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے.....اور وہ بات کیوں نہ اہم

Scanned with CamScanner

ہو جس بات کیلئے اللہ نے اپنے سچے نبی بھیجے..... پھر ایک نبی نہیں بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش نبی آئے..... جس مسئلے کیلئے وہ آئے تھے..... وہ مسئلہ کتنا اہم ہوگا..... معلوم ہوا کہ وہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے..... اور پھر ان انبیاء کو اس مسئلے کی وجہ سے لوگ پتھر ماریں..... بلکہ ہر اس پیغمبر کو اسکے گھر سے بھی نکال دیں..... حتی کہ اس مسئلہ کی وجہ سے.....

ہر نبی کو برا کہا جائے

ہر نبی کو گالیاں دی جائیں

ہر نبی کو اذیتیں دی جائیں

ہر نبی کے راستے میں کانٹے بچھائے جائیں

اور اس کے باوجود بھی وہ پیغمبر اس مسئلے کو نہ چھوڑیں..... تو پھر معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ ساری خدائی میں..... اس سے اہم مسئلہ کوئی نہیں ہے..... جس مسئلے کیلئے پہلے نبی بھیجے جائیں..... اور پھر ان انبیاء کو گھروں سے نکالا جائے..... ان انبیاء کے چہروں پر پتھر مارے جائیں..... اور ان کو برا بھلا کہا جائے..... لیکن وہ سچے پیغمبر اذیتیں اٹھا کر..... تختہ دار پر لٹک کر..... اپنے گھروں سے نکل کر بھی اس مسئلے کو نہ چھوڑیں..... تو معلوم ہوا کہ اس خدا کی خدائی میں اس سے بڑا مسئلہ کوئی نہیں..... اور وہ مسئلہ ہے مسئلہ توحید..... لہذا میں اسی موضوع پر کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں.....

زبانی کلامی توحید:۔

ہم زبان سے پڑھتے ہیں ..... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ہم زبان سے پڑھتے ہیں ..... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہم زبان سے کہتے ہیں ..... کہ ہم توحید کے قائل ہیں

Scanned with CamScanner

ہم زبان سے کہتے ہیں ..... کہ توحید کے بغیر چھٹکارا نہیں ہوسکتا

ہم زبان سے کہتے ہیں ..... کہ توحید پر عمل کرنا بہت ضروری ہے

لیکن ہمارے عمل اور عقیدے میں توحید کی وہ روح نہیں ہے..... جس کا تقاضا پیغمبروں نے کیا تھا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگ شرک کریں گے..... لیکن ان کو پتہ نہیں ہوگا کہ ہم شرک کر رہے ہیں..... ایک وقت ایسا آئیگا کہ شرک کی چال..... چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ آہستہ اور بے آواز ہوگی..... لیکن پتہ نہیں چلے گا کہ لوگ شرک کر رہے ہیں..... ہم لوگوں نے صرف یہی سمجھا کہ شاید اسی کو شرک کہتے ہیں..... یعنی.....

ایک پتھر کی مورت ہو ..... اس کو خدا کہا جائے

ایک پتھر کی مورت ہو ..... اس کو داتا کہا جائے

ایک پتھر کی مورت ہو ..... اور اس کو سجدہ کیا جائے

ایک پتھر کی مورت ہو ..... اور اس کو رب کہا جائے

ایک پتھر کی مورت ہو ..... اس کو مشکل کشا کہا جائے

ایک پتھر کی مورت ہو ..... اس کو حاجت روا کہا جائے

صرف یہ شرک ہے..... یہ بالکل غلط بات ہے..... اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے.....

شرک کیا ہے؟:۔

آؤ آج یہ دیکھتے ہیں..... شرک کا معنی کیا ہے..... آؤ آج اسی طرف توجہ کرتے ہیں کہ آخر شرک کس کو کہتے ہیں؟.....

میرے بھائیو.....

Scanned with CamScanner

جو چیز اللہ ہی دیتے ہیں
جو چیز اللہ ہی سے مانگی جاتی ہے
جس چیز کا تقاضا اللہ ہی سے کرنا ہے
جس چیز کی اُمید اللہ ہی سے رکھنی ہے
اور جس چیز کا اللہ ہی سے تقاضا کیا جا سکتا ہے..... اگر وہ تقاضا اللہ کے علاوہ کسی اور سے کیا جائے..... یعنی.....

قبر سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
پتھر سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
دیوتا سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
چاند سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
سورج سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
مورت سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
بندے سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
زندے سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
مردے سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
ستاروں سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
مزاروں سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے
درختوں سے کیا جائے ..... تو یہ شرک ہے

حتی کہ مافوق الاسباب جس چیز کا تقاضا اللہ سے کرنا ہے..... ہم کائنات کے کسی آدمی سے اسکا تقاضا کریں..... اسی کا نام شرک ہے..... اور اسی شرک کی جڑوں کو کاٹنے کیلئے..... ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیائے

Scanned with CamScanner

کرام علیہ الصلوۃ والسلام.....اس دنیا میں تشریف لائے.....

کلمہ توحید ایک ہی رہا:۔

میرے بھائیو.....ہر پیغمبر نے کلمہ توحید دنیا کے سامنے ایک ہی رکھا

.....حتی کہ نبیوں کا نام بدلتا رہا.....پیغمبروں کا نام بدلتا رہا.....

رسولوں کا نام بدلتا رہا.....لیکن ان تمام انبیائے کرام علیہ الصلوۃ والسلام کی

دعوت توحید ایک ہی رہی.....

پیغام ایک ہی رہا

مسئلہ ایک ہی رہا

عنوان ایک ہی رہا

مشن ایک ہی رہا

دین ایک ہی رہا

مذہب ایک ہی رہا

شعار ایک ہی رہا

قانون ایک ہی رہا

دعویٰ ایک ہی رہا

منشور ایک ہی رہا

نصب العین ایک ہی رہا

اور لائحہ عمل ایک ہی رہا

وہ لائحہ عمل کیا تھا.....لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ.....

میرے دوستو.....ہر نبی کے دور میں.....ہر رسول کے دور میں

.....ہر پیغمبر کے دور میں.....

Scanned with CamScanner

کلمے کا دوسرا حصہ بدلتا رہا
نماز کا طریقہ بدلتا رہا
زکوۃ کا طریقہ بدلتا رہا
خیرات کا طریقہ بدلتا رہا
صدقے کا طریقہ بدلتا رہا
حج کا عنوان بدلتا رہا
روزے کی کیفیت بدلتی رہی
عبادت کی کیفیت بدلتی رہی

لیکن لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ .....حضرت آدم کے زمانے میں بھی ایک تھا .....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایک تھا.....بلکہ ہر پیغمبر کے زمانے میں ایک ہی تھا.....فرق کوئی نہیں تھا.....یعنی.....

آدم علیہ السلام آئے تو ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آدم صفی اللّٰہ کہا گیا
نوح علیہ السلام آئے تو ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نوح نجی اللّٰہ کہا گیا
ابراہیم علیہ السلام آئے تو ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ابراھیم خلیل اللّٰہ کہا گیا
اسماعیل علیہ السلام آئے تو ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اسماعیل ذبیح اللّٰہ کہا گیا
موسیٰ علیہ السلام آئے تو ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ موسیٰ کلیم اللّٰہ کہا گیا
داؤد علیہ السلام آئے تو ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دائود خلیفۃ اللّٰہ کہا گیا
عیسیٰ علیہ السلام آئے تو ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عیسیٰ روح اللّٰہ کہا گیا
سیدنا محمد علیہ السلام آئے تو ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کہا گیا

میرے دوستو.....آپ نے سنا کہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہے.....یعنی "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" میں.....کوئی فرق نہیں ہے.....

Scanned with CamScanner

لَا اِلٰہَ کا معنی کیا ہے؟

لَا اِلٰہَ کا کیا معنی ہے؟.....ہم نے تو اِلٰہَ کا معنی معبود سمجھا ہوا ہے کہ اِلٰہَ کا معنی صرف معبود ہے.....لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا کیا مطلب؟.....اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بس بات ختم ہوگئی.....یہ بالکل غلط ذہن ہے.....

اِلٰہَ کا معنی صرف معبود نہیں.....اِلٰہَ کا معنی صرف حاجت روا نہیں.....

اِلٰہَ کا معنی صرف سجدوں کے لائق نہیں.....بلکہ اِلٰہَ کے کئی معنے ہیں.....

اِلٰہَ کا معنی ..... مولا بھی ہے

اِلٰہَ کا معنی ..... داتا بھی ہے

اِلٰہَ کا معنی ..... مختار کل بھی ہے

اِلٰہَ کا معنی ..... ہر جگہ موجود ہے

اِلٰہَ کا معنی ..... مشکل کشا بھی ہے

اِلٰہَ کا معنی ..... حاجت روا بھی ہے

اِلٰہَ کا معنی ..... عالم الغیب بھی ہے

اِلٰہَ کا معنی ..... ہر چیز کو دیکھنے والا بھی ہے

اِلٰہَ کا معنی ..... ہر ایک کی بگڑی بنانے والا بھی ہے

اِلٰہَ کا معنی ..... ذرے ذرے کی خبر رکھنے والا بھی ہے

میرے بھائیو.....اور جس وقت تم کہتے ہو.....لَا اِلٰـہَ.....

لَا ایک تلوار ہے جو اِلٰہَ پر چلتی ہے .....لَا اِلٰہ یعنی اِلٰہ کوئی نہیں ہے.....

اِلَّا اللّٰہ ..... مگر اللہ.....یعنی.....

اللہ کے علاوہ ..... اور کوئی اِلٰہ نہیں

اللہ کے علاوہ ..... اور کوئی مشکل کشا نہیں

Scanned with CamScanner

اللہ کے علاوہ ..... اور کوئی عالم الغیب نہیں

اللہ کے علاوہ ..... اور کوئی حاجت روا نہیں

اللہ کے علاوہ ..... اور کوئی ہر جگہ موجود نہیں

اللہ کے علاوہ ..... اور کوئی بگڑی بنانے والا نہیں

اللہ کے علاوہ ..... اور کوئی راتوں کو دیکھنے والا نہیں

اللہ کے علاوہ ..... اور کوئی ذروں کو جاننے والا نہیں

اللہ کے علاوہ ..... اور کوئی تاریکیوں میں سننے والا نہیں

ہمارا کلمہ بے فائدہ کیوں؟

لَا اِلٰہَ ..... جب لَا کی تلوار ..... اِلٰہ پڑی تو تمام معنے اس میں آ گئے ..... اِلَّا اللّٰہ ..... مگر اللہ کے سوا ..... کوئی مشکل کشاء نہیں ہے ..... اور کوئی حاجت روا نہیں ہے ..... لیکن ہم .....

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ..... پھر حضرت علیؓ کو مشکل کشاء کہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ..... پھر حضرت حسینؓ کو مشکل کشاء کہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ..... پھر خواجہ علی ہجویری لاہوری کو داتا کہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ..... پھر چشتی اجمیری کو کشتی پار لگانے والا کہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ..... پھر عبدالقادر جیلانی کو بیڑا تارنے والا کہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ..... پھر امام بری کو کھوٹی قسمت کھری کرنیوالا کہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ..... پھر بہاءالدین زکریاؒ کو کشتی کو دھکا لگانیوالا کہیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر ..... پھر درباروں اور مزاروں کو بگڑی بنانیوالا کہیں

اور پھر ان بزرگوں کو ہر جگہ موجود کہیں ..... موت وحیات کا مالک کہیں ..... اور معراج کی رات پیغمبر کو کندھا دینے والا کہیں ..... اور زبان سے

Scanned with CamScanner

پڑھیں.....لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ.....اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں.....

عقیدہ یہ رکھیں ..... کہ نبی عالم الغیب ہے

عقیدہ یہ رکھیں ..... کہ پیغمبر بھی مختار کل ہے

عقیدہ یہ رکھیں ..... کہ مولا علیؓ مشکل کشاء ہے

عقیدہ یہ رکھیں ..... کہ مولا حسینؓ مدد گار ہے

عقیدہ یہ رکھیں ..... کہ داتا علی ہجویریؒ ہے

عقیدہ یہ رکھیں ..... کہ پیر ہر جگہ موجود ہے

عقیدہ یہ رکھیں ..... کہ پیر تو غیب جانتا ہے

عقیدہ یہ رکھیں ..... کہ پیر تو سب کچھ کرنے والا ہے

اور اقرار ہم نے کیا کہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ .....اللہ کے سوا کوئی مختار کل نہیں ہے.....اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہے.....اللہ کے سوا کوئی مشکل کشاء نہیں ہے.....کلمے میں ہم نے یہ کہا کہ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں ہے .....تیرے اس لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے.....

تو کروڑ مرتبہ کلمہ پڑھ

تو کروڑ مرتبہ اس کلمے کا ذکر کر

تو کروڑ مرتبہ اس کلمے کا ورد کر

تو کروڑ مرتبہ اس کلمے کا اظہار کر

تو کروڑ مرتبہ اس کلمے کا اقرار کر

تو کروڑ مرتبہ اس کلمے کے نعرے لگا

لیکن جب تک تیرا یہ عقیدہ نہیں ہوگا کہ.....لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کا معنی مختار کل .....حاضر و ناظر.....عالم الغیب.....حاجت روا اور مشکل کشاء اللہ

Scanned with CamScanner

کے سوا اور کوئی نہیں ہے ..... تو تیرے اس کلمے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے
..... اور لا کی تلوار نے آ کر اس کی نفی کر دی ہے کہ یہ تمام صفتیں .....

کسی پیغمبر میں نہیں ہیں
کسی رسول میں نہیں ہیں
کسی نبی میں نہیں ہیں
کسی پیر میں نہیں ہیں
کسی بزرگ میں نہیں ہیں
کسی قطب میں نہیں ہیں
کسی ابدال میں نہیں ہیں
کسی مورت میں نہیں ہیں
کسی صورت میں نہیں ہیں
کسی بت میں نہیں ہیں
کسی شجر میں نہیں ہیں
کسی ہجر میں نہیں ہیں
کسی قبر میں نہیں ہیں
چاند میں نہیں ہیں
سورج میں نہیں ہیں
ستاروں میں نہیں ہیں
مزاروں میں نہیں ہیں
درباروں میں نہیں ہیں

اِلَّا اللّٰہ ..... مگر اللہ ہی میں یہ تمام صفتیں پائی جاتی ہیں ..... اسکے بعد

Scanned with CamScanner

تیرے کلمے کا اعتبار ہوگا..... جب تیرے کلمے کا اعتبار ہو گیا تو پھر.....

تیرا روزہ قبول ہوگا
تیرا ذکر قبول ہوگا
تیرا صدقہ قبول ہوگا
تیرا تقویٰ قبول ہوگا
تیرا حج قبول ہوگا
تیری نماز قبول ہوگی
تیری زکوۃ قبول ہوگی
تیری خیرات قبول ہوگی
تیری عبادت قبول ہوگی
تیری ریاضت قبول ہوگی
تیری محنت قبول ہوگی

اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا یہ معنی..... تو نہیں سمجھتا..... صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے مطلب لیتا ہے کہ پتھر کی مورت کو سجدہ نہ کرو..... باقی حاجت روا بندوں کو کہو..... ایسا کلمہ چاہے ایک کروڑ مرتبہ پڑھ.....

نہ تیری نماز کا اعتبار ہے
نہ تیری عبادت کا اعتبار ہے
نہ تیری زکوۃ کا اعتبار ہے
نہ تیری خیرات کا اعتبار ہے
نہ تیرے روزے کا اعتبار ہے
نہ تیرے صدقات کا اعتبار ہے

Scanned with CamScanner

نہ تیرے کلمات کا اعتبار ہے

نہ تیرے ذکرواذکار کا اعتبار ہے

نہ تیرے حج وعمرے کا اعتبار ہے

میرے دوستو.....یہی لَا اِلٰہَ کا مفہوم سمجھانے کے لئے.....

.....ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیائے کرام دنیا میں تشریف لائے.....

اوراسی مفہوم کو سمجھانے کے بدلے میں.....

ہر نبی کو گھر سے نکالا گیا

ہر نبی کو لوگوں نے برا کہا

ہر نبی کو وطن سے جلاوطن کیا گیا

ہر نبی کو لوگوں نے پتھر مارے

ہر نبی کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے

حتی کہ اٹھارہ ہزار نبیوں کو شہید کردیا گیا.....کئی ہزار نبیوں کو جیل میں ڈال دیا گیا.....کئی نبیوں کو کنوؤں میں زندہ دفن کردیا گیا.....لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا.....کہ جس نے لَا اِلٰہَ کا معنی تبدیل کردیا ہو.....یا اس کے معنی میں کچھ لچک پیدا کی ہو.....یا اسکے مفہوم میں کچھ لچک پیدا کر کے خاموشی کا اظہار کیا ہو.....

ہر نبی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے مفہوم کو سمجھانے کیلئے دنیا میں آیا.....

تا کہ ساری انسانیت کے اس ماتھے کو انسانیت کی پوجا پاٹ سے ہٹا کر.....

صرف اور صرف ایک خدا کے دروازے پر جھکائے.....اور ساری کائنات

ایک خدا کے قانون کے علاوہ تمام قوانین کو مسترد کردے.....

ایک دروازے کے علاوہ ..... سب دروازوں کو چھوڑ دے

Scanned with CamScanner

ایک عالم الغیب کے علاوہ ..... سب کو عالم الغیب کہنا چھوڑ دے

ایک حاجت روا کے علاوہ ..... سب کی حاجت روائی کا عقیدہ چھوڑ دے

ایک داتا ہونے کے علاوہ ..... سب کے داتا ہونے کا عقیدہ چھوڑ دے

پوری کائنات اپنے ہاتھوں کو.....اور اپنے سجدوں کو.....

اور اپنی عبادت کے محور کو اسی ایک اللہ ہی کے ساتھ مرکوز کر لے.....یہی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرامؑ کا مشن تھا.....

لَا اِلٰہَ کا مفہوم کیا ہے؟:۔

میرے دوستو.....لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں.....اور اِلٰہ کا معنی صرف معبود ہی نہیں بلکہ.....

اِلٰہ کا معنی ..... مشکل کشاء ہے

اِلٰہ کا معنی ..... حاجت روا ہے

اِلٰہ کا معنی ..... حقیقی مسجود ہے

اِلٰہ کا معنی ..... حقیقی معبود ہے

اِلٰہ کا معنی ..... ہر جگہ موجود ہے

جس وقت لَا آیا تو ہر ایک کی نفی ہوگئی.....نماز میں ہم کہتے ہیں .....اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ.....کیا مطلب ہے اس کا کبھی تم نے اس حقیقت پر غور کیا ہے.....کہ صرف سورۃ فاتحہ ہی نماز میں کیوں پڑھی جاتی ہے.....باقی کوئی اور سورۃ نماز میں کیوں نہیں پڑھی جاتی اس لئے کہ.....

سورۃ فاتحہ پورے قرآن کا..... نچوڑ ہے

سورۃ فاتحہ پورے قرآن کا..... خلاصہ ہے

سورۃ فاتحہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی.....روح ہے

Scanned with CamScanner

سورۃ فاتحہ پورے قرآن کا ..... مرکزی مضمون ہے

اسلئے کہ اس میں ایک ایسا کلمہ ہے..... جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے حقیقی مفہوم کو ادا کر رہا ہے..... اور وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہے۔

لغت عربی کا اصول تبدیل:۔

میرے بھائیو..... ایک بات یاد رکھیں کہ عربی گرائمر کے حساب سے..... فعل اور فاعل پہلے ہوتا ہے اور مفعول بعد میں ہوتا ہے.....

یہ عربی گرائمر کا اصول ہے..... تو اصول کے مطابق نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ ہوتا..... اس لئے کہ نَعْبُدُ عبادت کرتے ہیں..... یعنی ہم عبادت کرتے ہیں..... تو عبادت فعل ہو گیا اور ہم فاعل ہو گئے..... اور اب اس کا مفعول کیا ہے..... مفعول وہ ہے کہ جس کے ساتھ فعل کیا جائے یعنی جسکی عبادت کی جائے ..... چاہئے تو یہ تھا کہ فعل اور فاعل پہلے ہو اور مفعول بعد میں ہو.....

اور جس طرح ہم عربی میں کہتے ہیں..... ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ..... یعنی زید نے مارا عمرو کو..... تو جس کو مارا گیا وہ مفعول ہے وہ آخر میں آیا..... زید فاعل سے پہلے ہے..... پہلے صرف فعل ہے اور زید اس کا فاعل ہے..... اور عمرو اس کا مفعول ہے تو مفعول آخر میں آیا..... یہ عربی گرائمر کا اصول ہے کہ مفعول فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے.....

لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کلام کو پکا کرنے کیلئے..... یعنی تاکید کیلئے اور اسکے اندر پختگی پیدا کرنے کیلئے..... مفعول کو مقدم کر دیا جاتا ہے..... اور عربی گرائمر کے اصول کو تبدیل کر دیا جاتا ہے..... دیکھئے یہاں عربی گرائمر کا اصول تبدیل ہو چکا ہے.....

لہذا اس طرح ہونا چاہئے تھا کہ..... نَعْبُدُ اِیَّاکَ وَ نَسْتَعِیْنُ

اِیَّاکَ ..... تو اسکا کیا مطلب ہوتا کہ ہم عبادت کرتے ہیں تیری..... اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے..... لیکن اللہ نے اس مفہوم کو تبدیل کر دیا ہے تا کہ اس میں تاکید پیدا ہو جائے..... اگر معنی اس کا یہ ہوتا نَعْبُدُ اِیَّاکَ..... عبادت تیری کرتے ہیں ..... تو یہ شک رہ جاتا کہ اللہ کے سوا کسی اور کی بھی عبادت کی جا سکتی ہے..... اور نَسْتَعِیْنُ اِیَّاکَ ہوتا..... تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ مدد تجھ سے مانگتے ہیں..... تو اس شک کو ختم کرنے کیلئے..... اور کلام کو پکا کرنے کیلئے مفعول کو اللہ نے شروع میں ذکر کر دیا..... اور فعل کو فاعل کے بعد ذکر کر دیا..... اور اس کا معنی یہ ہو گیا..... اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ..... اس کا مطلب ہو گیا کہ عبادت کرتے ہیں تیری ہی..... اور مدد مانگتے ہیں تجھ ہی سے.....

میرے بھائیو..... جس وقت ہم نے کہا عبادت کرتے ہیں تیری ہی..... اور مدد مانگتے ہیں تجھ ہی سے..... تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرے سوا کسی اور کی عبادت نہیں ہے..... اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا معنی ہے کہ مدد مانگتے ہیں تجھ ہی سے ..... اب تجھ ہی سے کا مطلب لیا ہوا کہ تیرے سوا کوئی اور مدد کے لائق نہیں ہے..... کوئی اور بگڑی بنانے والا نہیں ہے.....

منافقت چھوڑ دو:۔

اور اسی طرح ایک آدمی وضو کر کے نماز کے اندر رکوع کرتا ہے..... یا وضو کر کے تکبیر کہتا ہے یا کھڑا ہو جاتا ہے..... وضو بھی ہے اور قبلہ کی طرف منہ بھی ہے..... اور اقرار اللہ کے ساتھ ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ..... عبادت کرتے ہیں تیری ہی اور مدد مانگتے ہیں تجھ ہی سے..... یہ اقرار ہوتا ہے..... جب کہتا ہے کہ مدد مانگتے ہیں تجھ ہی سے..... تو اب

Scanned with CamScanner

شک ختم ہوگیا پوری دنیا سے مانگنے کا..... یعنی.....

نہ کسی نبی سے مدد مانگ سکتے ہیں
نہ کسی ولی سے مدد مانگ سکتے ہیں
نہ کسی قطب سے مدد مانگ سکتے ہیں
نہ کسی ابدال سے مدد مانگ سکتے ہیں
نہ کسی بزرگ سے مدد مانگ سکتے ہیں
نہ کسی پیر سے مدد مانگ سکتے ہیں
نہ کسی زندے سے مدد مانگ سکتے ہیں
نہ کسی مردے سے مدد مانگ سکتے ہیں

اسلیئے کہ ہم نے اللہ کے سامنے اقرار کرلیا ہے..... کہ عبادت کرتے ہیں تیری ہی..... اور مدد مانگتے ہیں تجھ ہی سے..... باقیوں کی مدداب ختم ہوگئی ہے..... اقرار خدا کے سامنے کرلیا اور قبر پر جا کر کہہ دیا کہ

..... دے پتر تے لے ککڑ.....

☆ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کو کہا کہ تو میری بگڑی بنادے..... میری مشکل حل کردے..... میری ڈوبی ہوئی کشتی تاردے.....

☆ خواجہ علی ہجویریؒ کو کہا کہ اے داتا ہجویری..... میں تیرے دروازے پر آیا ہوں..... میری مشکل حل کر.....

☆ خواجہ معین الدین چشتیؒ کو کہا کہ میری مشکل حل کر..... میری مشکل کشائی کردے..... میری کشتی پار لگادے.....

اور ادھر نماز میں اقرار کیا..... اللہ کے علاوہ مددگار کوئی نہیں ..... عبادت تیرے علاوہ کسی کی نہیں کرتے..... اور نماز کے بعد ہم جا کر

Scanned with CamScanner

بندوں سے مانگیں.....یعنی ولیوں اور نبیوں سے مانگیں.....اس سے بڑی منافقت دنیا میں کوئی نہیں ہے.....کہ کلمے کے اقرار کے بعد جو منافقت پیدا ہوتی ہے.....یہی وجہ ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں.....

لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں چالیس سال ہوگئے نماز پڑھتے ہوئے .....ہماری دعا قبول نہیں ہوتی.....دعا کیوں قبول ہو تیری دعا میں وہ روح نہیں ہے.....وہ توحید کی روح نہیں ہے.....جس روح کا تقاضا نماز نے کیا.....جس روح کا تقاضا قرآن نے کیا.....جس روح کا تقاضا پیغمبروں نے کیا ہے.....کہ نماز میں خدا کے سامنے.....اقرار کرتا ہے کہ مدد ہم تیرے سوا کسی کی نہیں چاہتے.....

باہر جا کر مدد پیروں سے مانگتا ہے
باہر جا کر مدد ولیوں سے مانگتا ہے
باہر جا کر مدد نبیوں سے مانگتا ہے
باہر جا کر مدد غوثوں سے مانگتا ہے
باہر جا کر مدد قطبوں سے مانگتا ہے
باہر جا کر مدد ابدالوں سے مانگتا ہے
باہر جا کر مدد بزرگوں سے مانگتا ہے
باہر جا کر مدد زندوں سے مانگتا ہے
باہر جا کر مدد مردوں سے مانگتا ہے

جب تک یہ مخالفت نہیں چھوڑے گا.....کہ اقرار تو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا.....اقرار تو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کا.....اور عمل تیرا یہ ہے کہ مدد غیروں سے مانگتا ہے.....جب تک منافقت کو چھوڑ کر نبیوں کے ایک

Scanned with CamScanner

کلمے پر یعنی انبیاء کے ایک مشن پر قائم نہیں ہو جاتا..... تیری اس نماز اور روزے کا کوئی اعتبار نہیں ہے..... اس دوغلے راستے کو چھوڑنا ہوگا تب نماز قبول ہوگی..... یہ دوغلہ راستہ ہے کہ اللہ سے ہم نے اقرار کیا کہ ہم تیرے سوا کسی سے مدد نہیں مانگتے اور پھر غیروں سے جا کر مدد بھی مانگتے ہیں.....

سوال:۔

ایک سوال یہاں پیدا ہوا..... اور وہ سوال کل آپ سے بھی کوئی کر سکتا ہے..... میں یہاں بیٹھا ہوں..... میں آپ سے کہوں کہ یہ قرآن شریف ہے..... یہ قرآن وہاں رکھو تو گویا میں نے آپ سے مدد مانگی.....

اور اسی طرح ایک آدمی پیاسا ہے..... وہ کسی سے کہتا ہے کہ میرے لئے پانی کا گلاس لاؤ..... ایک آدمی یہ کہتا ہے کہ میرا یہ کام کر دو..... تو آپ کہتے ہیں کہ کسی سے مدد مانگنا تو شرک ہے.....

اور اسی طرح میں نے کسی سے کہا جناب یہ کتاب وہاں رکھ دو..... یہ لاؤڈ سپیکر پکڑا دو..... یہ پانی کا لوٹا مجھے دے دو..... یہ سائیکل مجھے دے دو..... میں فلاں کام کر آؤں..... مجھے موٹر سائیکل چاہئے..... مجھے گاڑی چاہئے..... مجھے اتنے پیسے چاہئے.....

تو دیکھو میں نے اللہ کے علاوہ مدد مانگی ہے..... تو آپ یہ کہتے ہیں کہ نماز میں تیرے سوا کسی کی مدد نہیں مانگتے..... اور ادھر عمل یہ ہے کہ اپنے عزیزوں سے مدد مانگی جا رہی ہے..... اس کا کیا مطلب ہے..... یہ سوال ہے کہ نہیں آپ کے ذہنوں میں..... یہ سوال آتا ہے کہ نہیں کہ نماز میں ہم کہتے ہیں کہ مدد تیرے علاوہ ہم کسی سے نہیں مانگتے..... حالانکہ ہم دنیا میں ایک دوسرے سے تو مدد مانگتے ہیں..... تو پھر یہ سارا کچھ شرک ہو گیا..... یہ بات

Scanned with CamScanner

سمجھنے سے تعلق رکھتی ہے.....

پہلا جواب:۔

میرے بھائیو.....بڑے آسان لفظوں میں آپ کو یہ بات سمجھانا چاہتا ہوں کہ جس مدد مانگنے کی نفی کی گئی ہے.....وہ بغیر سبب کے مانگی جاتی ہے.....میں آپ کو ابھی سمجھاتا ہوں.....بغیر سبب کا کیا مطلب ہے کہ میں نے آپ سے یہ کہا پانی پلاؤ.....اس کے اندر سبب کیا ہے..... مجھے پیاس لگی ہے پانی پلاؤ یہ سبب ہے.....وہ پانی کا گلاس اور پانی کا موجود ہونا کہ میں آپ سے کہتا ہوں کہ مجھے پانی پلاؤ.....پانی تو باہر موجود ہے .....تو باہر جو پانی اللہ کی طرف سے موجود ہے.....آپ وہ پانی لے کر میرے پاس آئیں گے.....

گویا کہ آپ خود پانی لینے کے محتاج ہو گئے .....تو پانی کو میرے تک پہنچانا یہی سبب کے ذریعے ہوا.....کہ پانی تھا تو تب ہی تم نے مجھے پہنچایا.....گلاس تھا تو تب ہی پانی میرے تک آیا.....آپ میں اتنی طاقت تھی کہ آپ نے پانی مجھ تک پہنچایا.....تو اس طاقت کا ہونا اور پانی کا باہر موجود ہونا.....اور پھر گلاس کا ہونا یہ سبب ہے.....سبب کے ذریعے دعا مانگی جاسکتی ہے.....یعنی مَاتَحْتَ الْاَسْبَابُ مدد مانگی جاسکتی ہے .....اور مَافَوْقَ الْاَ سْبَابُ مدد مانگنی شرک ہے.....

دوسرا جواب:۔

اس کو آپ آسان لفظوں میں یوں سمجھیں.....ایک ڈاکٹر ہے اس سے یہ کوئی نہیں کہتا کہ مجھے شفا دے.....میرے سر میں درد ہو رہا ہے .....اگر آپکے سر میں درد ہو تو ایک آدمی آپ کو فوراً مشورہ دے گا کہ فلاں

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر کے پاس چلے جاؤ..... اس لئے کہ ڈاکٹر تجھے دوائی دے گا.....
اور دوائی کھانے کے بعد تجھے آرام آجائیگا..... یہ ڈاکٹر کی دوائی دے دینا یہ
سبب ہے..... اگر ڈاکٹر دوائی نہ دے تو شفا نہیں ہوسکتی..... تو ڈاکٹر نے
جو دوا دی ہے وہ سبب کے ذریعے دی ہے..... ڈاکٹر تو بغیر سبب کے دوا نہیں
دے سکتا..... تو سبب کے ذریعے سے کسی سے مدد مانگنا کفر وشرک نہیں ہے
..... بلکہ بغیر سبب کے مدد مانگنا کفر وشرک ہے.....

بغیر سبب کے کون دیتا ہے:۔

دیکھئے ہم اللہ سے یہ کہہ سکتے ہیں..... اے اللہ ہمیں شفاء دے
دے..... یہاں کوئی سبب نہیں ہے..... کیونکہ اللہ تو بغیر سبب کے شفاء
دے سکتا ہے..... اور اسی طرح ہم اللہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں
بیٹا دے دے..... بغیر طاقتور ہونے کے اپنے پاس طاقت نہیں..... اللہ
سے بغیر طاقت کے دعا کی جاسکتی ہے کہ اللہ مجھے اولاد دے.....

حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر نوے سال تھی..... بچہ جننے کی
طاقت کوئی نہیں تھی..... لیکن گڑگڑا کر اللہ سے مانگا تو اللہ نے بچہ دیدیا.....

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی..... بیوی
کی عمر نوے سال تھی..... میاں بیوی دونوں طاقت نہیں رکھتے تھے بچہ پیدا
کرنے کی..... لیکن اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ بچہ دے دے..... اللہ
نے اسی حالت میں ان کو بچہ دے دیا..... تو معلوم ہوا کہ اللہ بغیر سبب کے
بھی بچے دے سکتا ہے.....

حتی کہ میاں بیوی کی صحبت نہ بھی ہو..... تو تب بھی بچہ بچی مل
سکتے ہیں..... سبب کیا ہے کہ میاں بیوی کے ساتھ بچہ یا بچی ملتے ہیں

Scanned with CamScanner

.....لیکن آدمؑ بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے سبب کوئی نہیں .....عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے سبب کوئی نہیں .....تو اسی طرح سبب کے بغیر اللہ مدد کرتا ہے.....

اور سبب کے ساتھ مدد آدمی بندوں سے مانگ سکتا ہے.....

ڈاکٹر سے کہتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب میرے سر میں درد ہے کچھ کرو.....کیا مطلب ہے.....ڈاکٹر جی دوائی دے دو.....یہ مطلب نہیں کہ ڈاکٹر جی شفا دے دو.....اس لئے کہ شفاء ڈاکٹر کے بھی اختیار میں نہیں..... ڈاکٹر تو آگے دوائی کا محتاج ہے..... جب ڈاکٹر دوائی کا محتاج ہے تو شفاء کیسے دے سکتا ہے.....ڈاکٹر تو حیلہ کریگا.....حیلہ کسی سے کروانا اور کرنا یہ کوئی شرک نہیں ہے.....کیونکہ یہ سبب کے بغیر مدد ہے.....جو مدد سبب کے ساتھ مانگی جاتی ہے اس کا مانگنا شرک نہیں ہے.....

یہ شرک ہے:۔

جو مدد بغیر سبب کے مانگی جاتی ہے.....اس کا مانگنا شرک ہے .....یعنی ہم کسی پیر کی قبر پر جا کر کہیں.....اے پیر صاحب ہماری مشکل حل کر دے.....درمیان میں سبب کوئی نہیں.....یہ شرک ہے.....

ہم پیر کی قبر پر جا کر کہیں کہ مجھے شفا دے دے.....درمیان میں سبب کوئی نہیں.....یہ شرک ہے.....اور ہم پیر سے کہیں ہمیں لڑکا لڑکی دے دے.....سبب کوئی نہیں.....یہ شرک ہے.....

ہم کہتے ہیں کہ میری بگڑی بنا دے.....حالانکہ پیر قبر میں پڑا ہوا ہے.....اور ہم کہتے ہیں کہ ہماری بگڑی یہاں آکر بنا دے..... درمیان میں سبب کوئی نہیں.....یہ شرک ہے.....

Scanned with CamScanner

اگر میں مدد مانگوں:۔

اگر میں اس دنیا میں کسی آدمی سے کوئی مدد مانگوں..... یہ سبب کے ساتھ ہے..... مجھے پتہ ہے کہ یہ جو آدمی میرا کام کریگا..... اس میں خود بھی طاقت نہیں..... اس کو بھی طاقت اللہ نے بخشی ہے..... آگے اس کا وسیلہ موجود ہے..... پھر یہ میری مدد کرسکتا ہے..... لیکن مدد بغیر وسیلہ اور بغیر طاقت کے ہوسکتی ہے..... جو اللہ کے سوا کوئی اور نہیں دے سکتا..... جو سبب کے بغیر مدد دیتا ہے..... یعنی چابی نہ ہو تو تالا کھول سکتا ہے..... میاں بیوی نہ ہوں تو بچے دے سکتا ہے..... اور دوائی نہ ہو تو شفا دے سکتا ہے..... اور بظاہر کوئی آسرا نہ ہو۔ تو آسرا دے سکتا ہے..... کشتی نہ ہو تو کشتی کے بغیر کنارے پر لگا سکتا ہے..... بغیر کسی حیلے کے اللہ مدد دے سکتا ہے..... انسان تو خود اللہ کا محتاج ہے..... جو محتاج ہو کر کسی کو مدد دے.....

نہ وہ خالق ہوتا ہے

نہ وہ رزاق ہوتا ہے

نہ وہ مالک ہوتا ہے

نہ وہ قادر ہوتا ہے

نہ وہ داتا ہوتا ہے

نہ وہ حاجت روا ہوتا ہے

نہ وہ مشکل کشاء ہوتا ہے

نہ وہ کرنی والا ہوتا ہے

نہ وہ بھرنی والا ہوتا ہے

بلکہ مشکل کشاء وہ ہوتا ہے..... جو بغیر سبب کے مدد کرتا ہے

Scanned with CamScanner

.....اور وہ اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا.....

کیا علیؓ مشکل کشاء تھے؟:۔

اور اسی طرح اگر کوئی آدمی حضرت علی المرتضیٰؓ کو مشکل کشاء کہے .....تو ان سے یہ پوچھو کہ حضرت علیؓ تو خود مشکلوں میں پھنسے رہے ہیں..... حضرت علیؓ پر یہ مشکل آئی تھی کہ نہیں کہ شادی کا وقت ہے..... انہوں نے دو اُونٹ پال رکھے تھے.....حضرت امیر حمزہؓ نے ان دونوں اُونٹوں کو ذبح کر دیا.....اس وقت شراب حرام نہیں ہوئی تھی.....نشے میں حضرت امیر حمزہؓ نے دونوں اُونٹوں کے گلے پر چھری چلا دی تھی..... اب دیکھو کہ حضرت علیؓ نے اونٹ پالے تھے.....اپنی شادی کے خرچ کیلئے.....تو جب علی کو پتہ چلا کہ میرے اونٹوں پر میرے چچا نے چھری پھیر دی ہے.....تو حضرت علیؓ روتے ہوئے حضور علیہ السلام کے پاس آئے .....اور آ کر شکایت کی کہ یا رسول اللہ میرے چچا نے میرے اونٹ ذبح کر دیئے ہیں.....حضورؐ شکایت سن کر چچا کے پاس چلے آئے تو چچا کو دیکھا کہ نشے کی حالت میں ہیں.....تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات نہیں کی اور بغیر بات کئے واپس آ گئے.....

حضرت علی المرتضیٰؓ نے عرض کیا.....یا رسول اللہ آپ میرے کام کیلئے آئے تھے اور چچا کو کچھ بھی نہیں کہا.....تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حمزہؓ نشے میں تھے.....اور نشے میں میری بات کا غلط جواب کہہ دیتا تو کافر ہو جاتا.....اسلئے میں خاموش ہو کر واپس آ گیا تو حضرت علیؓ رونے لگے..... یہ واقعہ بخاری شریف میں ہے.....جو حدیث کی کتابوں میں پہلے نمبر پر ہے.....جو آدمی خود روتا ہے وہ تیرا مشکل کشاء کیسے ہو سکتا ہے

Scanned with CamScanner

.....جس کے اوپر خود مشکل آئی وہ مشکل کشا کیسے ہوسکتا ہے..... مشکل کشائی کیسے کرسکتا ہے.....

اب دیکھئے..... علی المرتضیٰؓ پر خود مشکل آئی کہ ان پر عبدالرحمٰن ابن ملجم رافضی نے حملہ کیا..... قاتلانہ حملہ کیا تو وہ شہید ہوگئے..... اپنی شہادت کو نہ روک سکے..... اور آج پاکستان کا بدعتی اور کچے عقیدے والا ..... یا علیؓ مدد یا علیؓ مدد کہتا پھرتا ہے..... اور علیؓ کو مشکل کشاء مانتا ہے۔

میں حیران ہوتا ہوں کہ جو علیؓ اپنے بچوں کو..... یعنی حسنؓ و حسینؓ کی مشکلوں کے وقت مدد نہ کرسکے..... حتی کہ میدان کربلا میں حضرت حسینؓ شہید کردیئے گئے..... اور انکے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے..... اور ان کے بچوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے.....

اب دیکھئے..... جو اپنے بچوں کی مدد نہ کرسکے..... یہ تو اتنی بڑی جہالت ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو مدد کیلئے پکارنا..... اور اسے مدد کیلئے پکارنا جو خود اپنی مدد کیلئے خدا کا محتاج ہو وہ تیرے لئے مدد کیسے کرسکتا ہے.....

میرے بھائیو..... میری بات آپ کو سمجھ آرہی ہے..... کیونکہ توحید کا موضوع خشک ہوتا ہے..... اس موضوع کو سن کر عام لوگ حیران ہوتے ہیں کہ یار یہ خشک موضوع شروع کردیا..... لیکن اسی خشک موضوع کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے بیان کیا..... اور پھر ان کو تو لوگوں نے گھروں سے نکال دیا..... ہمیں تو کوئی گھروں سے نہیں نکالتا..... یہ اللہ کا شکر ہے کہ ہماری بات سن لی جاتی ہے..... حالانکہ توحید بیان کرنے کے جرم میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارے گئے ہیں..... اس نبیؐ نے توحید کو بیان کیوں کیا.....

Scanned with CamScanner

داتا کا معنی کیا ہے؟:۔

اب دیکھیں.....حضرت خواجہ علی ہجویریؒ لاہور والے بہت بڑی ہستی اور بزرگ ہ وگزرے ہیں.....جن کو عام طور پر داتا گنج بخش کہا جاتا ہے .....داتا فارسی زبان کا لفظ ہے.....فارسی لغت میں داتا کہتے ہیں دینے والے کو.....اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا داتا کون ہے..... اور ہمارا داتا کون ہے.....

میرے بھائیو.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں .....اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی .....میں تو تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا میرا اللہ ہے.....عربی زبان میں جس کو معطی کہتے ہیں.....فارسی زبان میں اس دینے والے کو داتا کہتے ہیں.....یعنی عربی میں معطی کہتے ہیں دینے والے کو.....اور فارسی میں داتا کہتے ہیں دینے والے کو.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ فرماتے ہیں کہ میرا داتا تو اللہ ہے.....اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں.....اب دیکھئے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داتا تو ہیں اللہ.....اور میرے اور آپ کے داتا.....

گلی گلی میں ہوں

شہر شہر میں ہوں

کوچہ کوچہ میں ہوں

حالانکہ جو داتا.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے.....وہی ہمارا بھی داتا ہونا چاہئے تھا.....وہی ہمارا بھی مشکل کشاء ہونا چاہئے تھا.....

داتا علی ہجویریؒ اولاد سے خالی:۔

میرے دوستو.....اب دیکھئے خواجہ علی ہجویریؒ کتنے بڑے بزرگ

Scanned with CamScanner

ہو گزرے ہیں..... جنہوں نے ساری زندگی اللہ کی عبادت کی ہے..... لیکن اللہ نے ان کو اولاد نہیں دی..... اگر دینے والے ہی وہ ہوتے تو آج پورے پاکستان کے کچے عقیدے والے..... لاہور جا کر انکی قبر پر اولاد مانگتے..... سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس کے پاس خود اولاد نہیں..... وہ آپ کو اولاد کیسے دے دیں گے..... حالانکہ وہ اللہ کے ولی تھے..... بلکہ ولی برحق تھے..... قطب عالم تھے اور انہوں نے بہت بڑا کام کیا تھا.....

پنجاب اور برصغیر میں انکے قدموں کی بدولت دین روشن ہوا..... ان ہی کی وجہ سے دین چمکا..... ان ہی کی وجہ سے اسلام پھیلا..... ان ہی کی وجہ سے اسلام کی روشنی..... پورے ہندوستان میں پھیلی..... اس میں کوئی شک نہیں ہے..... لیکن دینے والا ان کو بھی اللہ تھا..... اور دینے والے نے ان کو اولاد نہیں دی.....

اور آج ہمارے پاکستان میں..... کچے عقیدے والی عورتیں ان کی قبر پر جا کر کہتی ہیں..... اے داتا لے لکڑ تے دے پتر.....

وہ خود اپنے لئے تو بیٹا نہ لے سکے..... اور وہ تمہیں بیٹا دے دیں گے..... وہ کتنی بڑی ہستی تھی..... تو داتا کا معنی ہے دینے والا..... اور جبکہ دینے والا ہمارا تو اللہ ہے..... حتی کہ.....

نبیوں کا داتا کون ہے؟ ..... اللہ

ولیوں کا داتا کون ہے؟ ..... اللہ

غوثوں قطبوں کا داتا کون ہے؟ ..... اللہ

امیروں فقیروں کا داتا کون ہے؟ ..... اللہ

تو ہمارا بھی داتا اللہ ہے.....

Scanned with CamScanner

حضرت شیخ علی ہجویریؒ ولی وقت ہیں.....

ولی ہونا ..... اپنی جگہ

کامل ہونا ..... اپنی جگہ

بزرگ ہونا ..... اپنی جگہ

قطب ہونا ..... اپنی جگہ

ابدال ہونا ..... اپنی جگہ

اور داتا اللہ کے سوا کوئی نہیں.....داتا صرف اللہ ہی ہے.....

خواجہ علی ہجویریؒ اللہ کا نیک بندہ ہے.....ولی کامل ہے.....قطب وقت ہے.....انکی محنت کی وجہ سے.....انکے قدموں کی بدولت ہندوستان میں اسلام پھیلا.....لیکن دینے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے.....

پیر باہوؒ اولاد سے خالی:۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمہ اللہ کا نام آپ نے سنا ہوگا .....یہ بھی ایک بہت بڑی ہستی ہوگزری ہے.....لیکن ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی.....بلکہ اس وقت جوان کا سجادہ نشین ہے.....اس کی بھی کوئی اولاد وغیرہ نہیں ہے.....اور عورتیں اس سے مدد مانگنے کیلئے جاتی ہیں کہ ہمیں بیٹا دے دو.....اور حال یہ ہے کہ خود اس کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے.....تو معلوم ہوا کہ دینے والا صرف اللہ ہی ہے .....اور دنیا کا کوئی ولی داتا نہیں ہوسکتا.....

حضرت تھانویؒ اولاد سے خالی:۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ.....

حکیم الامت کے لقب سے مشہور ہیں .....یعنی امت کے روحانی حکیم ہیں .....اور بہت ساری دینی کتابیں لکھیں ہیں.....اس دنیا کو بہشتی زیور کی شکل

Scanned with CamScanner

میں نسخے بتائے ..... کہیں طب نبوی لکھی ..... اور کہیں بیاض محمدی لکھی ..... اور کہیں اعمال قرآنی لکھی .....

پوری دنیا کو ہر مسئلے کا حل بتایا ..... لیکن ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں ..... ساری دنیا کو حکمت کا درس دیا ..... توحید کا درس دیا ..... طب نبوی کا درس دیا ..... کئی نسخے بتائے ..... اور ایسی دانائی اور حکمت کی باتیں بتائیں ..... لیکن خود ان کو اللہ نے اولاد نہ دی .....

معلوم ہوگیا کہ کسی کا حکمت والا ہونا ..... کسی کا کامل ولی ہونا ..... کسی کا نسخے بتانا ..... اس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ وہ مالک ومختار ہوگیا ..... بچہ بچی دینے والا ہوگیا ..... ایسی بڑی بڑی ہستیوں کو خدا نے اولاد نہ دے کر ..... دنیا کو بتادیا کہ یہ خزانے میرے پاس ہیں ..... یہ خزانے ان کے پاس نہیں ہیں ..... میرے سوا کسی کو کوئی اولاد وغیرہ نہیں دے سکتا .....

امام الانبیاءؐ کا بیٹا بھی چل بسا:۔

میرے بھائیو ..... خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو دیکھئے ..... چار صاحبزادیاں تین صاحبزادے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ..... صاحبزادیاں بڑی ہیں ..... اور صاحبزادے چھوٹے ہیں ..... صاحبزادیاں زندہ رہیں ..... اور صاحبزادے فوت ہوگئے ..... دو پہلے بچے فوت ہوگئے ..... پھر تیسرا بچہ اللہ نے دیا وہ جب بیمار ہوا .....

حدیث شریف میں موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ان کے صاحبزادے ہیں ..... اور وہ سخت بیمار ہیں ..... انکی جان نکل رہی ہے ..... اتنا سخت بخار ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں میں لئے بیٹھے ہیں ..... بخاری شریف کی روایت ہے ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

Scanned with CamScanner

اپنے بیٹے کو خطاب کر کے فرمایا..... اِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ

.....اے ابراہیم بیٹے ہم تیرے غم میں بہت پریشان ہیں.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے کے غم میں بہت پریشان ہیں

.....اور ادھر مکہ مکرمہ کے چوک میں ابوجہل لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دے رہا ہے.....اور خطبہ دے کر کہتا ہے کہ اس محمد ﷺ کی اولاد نہیں بچے گی..... کیونکہ اللہ نے پہلا بیٹا دیا وہ بھی لے لیا.....پھر دوسرا بیٹا دیا تھا وہ بھی فوت ہو گیا.....اب یہ تیسرا بیٹا بھی مر جائیگا.....یعنی جب اس پیغمبر کی نرینہ اولاد نہیں بچے گی.....پیغمبر کا کوئی بیٹا نہیں بچے گا تو نبی کی نبوت محمدؐ یہ نعوذ باللہ ختم ہو جائے گی.....یہ ابوجہل مکہ کے چوک میں پروپیگنڈہ کرتا تھا.....

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پروپیگنڈے کا علم ہوا کہ اس محمدؐ کا یہ بیٹا بھی نہیں بچے گا.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے .....اور رو کر عرض کیا کہ اے اللہ تو نے اپنے دشمنوں کو کتنے کتنے بچے دیئے .....اور میں تیرا آخری رسول ہوں.....اور تو نے مجھے جو بچے دیئے وہ بھی اٹھا لئے.....اور یہ ایک آخری بچہ ہے.....یہ بھی تو مجھ سے لے رہا ہے .....تو پیغمبر کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہیں.....لیکن حدیث میں ہے کہ شام کو وہ بچہ بھی فوت ہو گیا.....اور پیغمبرؐ اپنے بچے کو نہیں بچا سکے..... معلوم ہوا کہ بچوں کو بچانا اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں ہے.....

من گھڑت کہانی:۔

اور یہاں غلط لوگوں نے پیران پیر کی طرف.....یہ غلط عقیدہ منسوب کر دیا ہے کہ ان کے پاس ایک عورت آئی.....اور اس عورت نے آ کر کہا کہ میرا ایک بچہ تھا.....عزرائیل نے اس کی جان نکال لی ہے.....اور میں

Scanned with CamScanner

اس کی پریشانی میں رو رہی ہوں..... اتنے عرصے سے بچہ نہیں تھا جب بچہ ملا تو عزرائیل لے گیا..... لہذا مہربانی کر کے میری مدد کیجئے اور مجھے میرا بچہ واپس دلا دیجئے..... چنانچہ پیران پیر نے اسی وقت عزرائیل کو بلایا..... اور بلا کر اسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا..... اور جب ان سے روحوں کا تھیلا چھین لیا..... تو سارے مردے اسکے تھیلے سے نکل کر بھاگ گئے..... یہ کتنا غلط اور جھوٹا عقیدہ ہے.....

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے کو تو نہ بچا سکے..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عزرائیل سے روحوں کا تھیلا نہیں چھینا..... جبکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرشتے آتے ہیں..... آپ تو روح کو نہیں روک سکے..... اور پیران پیر کے پاس وہ عورت آئی..... اور روحوں کا تھیلا چھین کر انہوں نے سارے مردے زندہ کر دیئے..... اس سے بڑا شرک دنیا میں کیا ہوگا..... اس سے بڑا کفر دنیا میں کیا ہوگا..... جو اولیاء اللہ کے نام پر دنیا میں جاری ہے..... اس سے بڑا جھوٹ کائنات میں اور کیا ہوگا.....

کذب بیانی کی حد ہوگئی:۔

میرے بھائیو..... ایک غلط عقیدہ یہ مشہور ہوگیا کہ مائی رابعہ بصری حج کرنے گئی تو خانہ کعبہ..... تین میل استقبال کی غرض سے باہر نکل آیا..... یہ بھی ایک جھوٹا اور من گھڑت عقیدہ ہے..... حالانکہ حقیقت کیا ہے..... خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر گئے..... پانچ چھ میل باہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے مقام پر بیٹھے رہے..... اور آپ کو مکے کے سردار ابوسفیان نے کہا..... کہ اے محمد تم عمرہ نہیں کر سکتے..... پیغمبرؐ پریشان ہو کر چھ میل کے فاصلے سے واپس چلے گئے..... چار

Scanned with CamScanner

سو میل کا سفر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ..... اور مکے میں آپ کو داخل نہیں ہونے دیا گیا ..... چھ میل باہر پیغمبر بیٹھے رہے ..... اور اسی حالت میں پیغمبر واپس چلے گئے ..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کیلئے تو خانہ کعبہ نہیں آیا ..... اور مائی رابعہ بصری کیلئے آ گیا .....

میرے بھائیو ..... یہ کتنا غلط عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کیلئے تو کعبہ نہیں آتا ..... جبکہ مائی رابعہ بصری کیلئے آجاتا ہے ..... یہ جہالت بھرے عقائد ہیں ..... کہ جن سے شرک نے جنم لیا ہے ..... اور اسی قسم کے عقائد سے شرک پیدا ہوتا ہے .....

پیر جیلانیؒ پر بہتان عظیم:۔

کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کی رات آسمانوں پر گئے ..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں پر چڑھتے ہوئے تکلیف محسوس ہوئی ..... تو پیران پیر نے آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کندھا دیا .....

اور جب ہم تاریخ کی کتابیں پڑھتے ہیں ..... تو ہمیں نظر آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے (۳۷۰) تین سو ستر سال بعد ..... پیران پیر پیدا ہوئے ..... اور وہ پونے چار سو سال پہلے ہی نبی کو کندھا دینے کیلئے چلے گئے ..... یہ کتنا غلط عقیدہ ہے ..... یہ وہ باطل عقائد ہیں کہ جن عقائد کی وجہ سے ..... شرک ہمارے دلوں اور دماغوں میں رچ بس گیا ہے .....

پہلی امتوں کا شرک:۔

میرے بھائیو ..... پہلی امتوں کا شرک یہ تھا کہ لوگ پتھر کی مورت کو سجدہ کرتے تھے ..... اور ان کو شرک سے ہٹانا بہت آسان تھا ..... لیکن آج کے دور میں شرک سے ہٹانا بہت مشکل ہے ..... کیونکہ پہلی امتوں میں

Scanned with CamScanner

شرک یہ ہوتا تھا کہ وہ بتوں کا نام لیکر سجدہ کرتے تھے..... پتھر کی مورتیں رکھی ہوتی تھیں انہیں سجدہ کرتے تھے..... تو نبیوں نے آ کر کہا کہ پتھر کی مورتوں کو سجدہ نہ کرو..... وہ کہتے تھے کہ کیوں سجدہ نہ کریں..... نبی کہتے تھے کہ یہ پتھر تمہیں کیا دے سکتا ہے..... بات بہت آسان تھی..... حالانکہ ان کو بات سمجھ میں آجاتی تھی..... اسی طرح وہی کام جو اس وقت لوگ پتھروں سے لیتے تھے..... وہی کام آج ولیوں سے لئے جاتے ہیں..... وہی کام آج نبیوں سے لئے جاتے ہیں..... تو وہ لوگ پتھر کی مورتوں کو پکارتے تھے.....

آج کا چالاک مشرک:۔

اور آج پکارا جاتا ہے ولیوں کو..... اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے علاوہ اور کسی کو نہ پکارو..... تو کہتے ہیں کہ.....

یہ ولی کا منکر ہے
یہ نبی کا منکر ہے
یہ نبی کا گستاخ ہے
یہ ولی کا گستاخ ہے
یہ ولی کو نہیں مانتا
یہ نبی کو نہیں مانتا

یعنی اس زمانے میں کسی کو پتھروں کا گستاخ نہیں کہتے تھے..... مورتوں کا گستاخ نہیں کہتے تھے..... تو معلوم ہوا کہ جو شرک آج کے زمانے میں ہے..... اس سے بڑا شرک کائنات میں پیدا ہی نہیں ہوا.....

مشرک خدا کو مانتے تھے:۔

قرآن کہتا ہے..... فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ

Scanned with CamScanner

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَاهُمْ يُشْرِكُوْنَ (پ۲۱العنکبوت۶۵)

مکے کے مشرک تو ایسے مشرک تھے..... جب وہ کشتی میں سوار ہوتے تھے..... اور کشتی دریا کے درمیان میں جا کر ڈوبنے لگتی تھی..... تو وہ کہتے تھے کہ اے اللہ..... اس کشتی کو تیرے سوا کوئی اور نہیں بچا سکتا..... حالانکہ قرآن کہتا ہے..... فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ..... اور پھر اس کے بعد قرآن کہتا ہے کہ جس وقت وہ کشتی سے بچ جاتے تھے..... تو پھر اپنے بتوں میں مشغول ہو جاتے تھے..... پھر بتوں کی پرستش کرتے تھے..... لیکن آج کے مشرک کو دیکھو کہ یہ شرک میں اتنا سخت ہے..... جو ڈوبتی کشتی میں بیٹھ کر کہتا ہے کہ..... یا معین الدین چشتی لگا دے پار کشتی.....

اور کبھی پیر دستگیر کو کہتا ہے کہ کشتی پار لگا دے..... مکے کا مشرک ڈوبتی ہوئی کشتی کے موقع پر تو خدا کو یاد کرتا تھا..... اور آج کا مشرک ڈوبتے ہوئے بھی خدا کو یاد نہیں کرتا..... اس سے بڑا شرک اس کائنات میں پیدا نہیں ہوا..... جب تک ہم اس عقیدے کی اصلاح نہیں کریں گے..... ہمارے کلمے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے..... ہماری نمازوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے..... ہمارے ذکر و اذکار کا کوئی فائدہ نہیں ہے.....

علمائے دیوبند کی دلیل:۔

میرے بھائیو..... یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے..... بعض لوگ کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند اہلِ سنت جو اپنے آپ کو کہتے ہیں..... یہ تو اولیاء کو نہیں مانتے..... اولیاء کو ماننے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اولیاء کو خدا مانیں..... اولیاء کو ماننے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کو سجدہ کریں..... اولیاء کو ماننے کا

Scanned with CamScanner

طریقہ یہ ہے کہ ہم ان کو ہر مشکل وقت میں پکاریں.....اگر مشکل وقت میں بھی کسی نبی اور ولی کو پکارنا جائز ہوتا.....تو میرا یہ سوال ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں جب سیدنا یونس علیہ السلام گئے تھے.....تو انہوں نے کسی نبی یا ولی کو پکارا تھا؟.....قرآن کہتا ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں سیدنا یونس علیہ السلام نے اللہ کو پکارا تھا.....اور اگر کسی نبی اور ولی کو پکارنا جائز ہوتا تو مچھلی کے پیٹ میں پیغمبر کہتے.....اے نوح تو میرا باپ دادا ہے.....

..... اے آدمؑ تو مجھے بچا .....

..... اے زکریاؑ تو مجھے بچا .....

..... اے شیثؑ تو مجھے بچا .....

لیکن سیدنا یونس علیہ السلام نے کس کو پکارا.....قرآن کا پارہ نمبر سترہ کھولو.....قرآن کہتا ہے.....وَذَاالنُّوْنِ اِذْذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَعَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّى كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.....(پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۸۷)

پانی کا اندھیرا ہے

رات کا اندھیرا ہے

دریا کی گہرائی کا اندھیرا ہے

مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا ہے

ان اندھیروں میں اللہ کے پیغمبر سیدنا یونس علیہ السلام نے اللہ کے سامنے رو کر کہا تھا.....وَذَاالنُّوْنِ اِذْذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَعَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّى كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.....

اے اللہ تیرے سوا مجھے کوئی نہیں بچا سکتا.....معلوم ہوا کہ

Scanned with CamScanner

سیدنا یونس علیہ السلام پیغمبر ہے..... اور اگر کسی پیغمبر کو پکارنا جائز ہوتا تو سیدنا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں..... پہلے گزرے ہوئے نبیوں کو پکارتے.....

معلوم ہوا کہ پیغمبروں نے بھی اللہ کو پکارا ہے..... ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنے مشکل وقت میں اللہ کو پکاریں..... اللہ کے علاوہ کوئی پکار نہیں سنتا ہے..... اور پھر قرآن نے کتنی عجیب بات کہی ہے..... کہ سیدنا یونس علیہ السلام وحی کا انتظار کئے بغیر دریا کے کنارے پر آ گئے تھے..... اور آگے ایک کشتی آئی تو پیغمبر اس کشتی میں بیٹھ گئے..... جبکہ اللہ کو یہ بات پسند نہ آئی کہ نبی میرا ہو..... اور وحی کا انتظار کئے بغیر چلا جائے.....

اور ادھر پیغمبر کشتی میں بیٹھے تو کشتی ڈوبنے لگی..... یعنی کشتی بھنور میں پھنس گئی..... کس کی وجہ سے ڈوبنے لگی..... نبی کی وجہ سے..... پیغمبر کی وجہ سے..... کشتی پیغمبر کی وجہ سے ڈوبتی ہے.....

اور آج کی مشرکہ عورت کہتی ہے کہ میں پاک پتن تے آکھلوتی میری بیڑی بنے لا..... (یعنی میں پاک پتن کے دربار پر آ کھڑی ہوئی میری کشتی پار لگا دے)..... اور آج کا مشرک بھی یہی کہتا ہے..... یا معین الدین چشتی لگا دے پار کشتی.....

نجومی بول اُٹھا:۔

اور یہاں قرآن کہتا ہے کہ نبی کشتی میں ہے..... اور نبی کی وجہ سے کشتی ڈوب رہی ہے..... اور پھر کیا ہوا..... پیغمبر کشتی میں سوار ہوا..... جب کشتی ڈوبنے لگی تو اس کشتی کے ملاح نے کہا کہ کوئی یہاں پر نجومی ہے..... ایک نے کہا میں نجومی ہوں..... اس نے کہا تم بتا سکتے ہو کہ کشتی کیوں ڈوبتی ہے تو نجومی کہتا ہے کہ میرا نجوم یہ کہتا ہے کہ کشتی اسلئے ڈوبتی ہے..... کہ اس کشتی میں

Scanned with CamScanner

ایک ایسا آدمی سوار ہے جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے.....

قرآن کہتا ہے..... وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ.....

یونس میرے پیغمبروں میں شامل تھا..... اِذْاَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ

..... جس وقت وہ پیغمبر اپنی بستی سے نکل کر کشتی میں سوار ہو گیا..... فَسَاهَمَ

فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ..... (پ ۲۳ الصّٰفّٰت آیت ۱۳۹ تا ۱۴۱)

سَاهَمَ کا معنی :-

عربی زبان میں "سَاهَمَ" کہتے ہیں قرعہ ڈالنے کو..... تو اس کشتی میں قرعہ ڈالا گیا..... جب نجومی نے کہا کہ ایک آدمی اپنے مالک کی اجازت کے بغیر اس کشتی میں سوار ہوا ہے..... تو ملاح نے کہا کہ قرعہ ڈالو..... سارے لوگوں کے نام لکھے..... تو کہا گیا کہ جس کا نام قرعہ میں نکل آیا..... تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے.....

اور قرآن کہتا ہے..... فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ

..... تین مرتبہ قرعہ ڈالا گیا..... اور تینوں مرتبہ سیدنا یونس علیہ السلام کا نام نکلا..... مجھے بتاؤ کہ پیغمبر کے وجود سے کشتی ڈوب رہی ہے..... کیونکہ اللہ کا حکم نہیں آیا..... جب اللہ کا حکم آجاتا ہے تو کشتی بچ جاتی ہے ..... اور جب حکم نہیں آتا تو وجود پیغمبر کا بھی کیوں نہ ہو..... کشتی ڈوب جایا کرتی ہے.....

آگے قرآن نے اتنی پیاری بات کہی..... میں کہتا ہوں کہ ایسی بات سن کر انسان حیران ہو جاتا ہے..... بڑی عجیب بات کہی ہے.....

فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ..... (پ ۲۳ الصّٰفّٰت آیت ۱۴۳)

قرآن کہتا ہے کہ چالیس دن تک..... پیغمبر مچھلی کے پیٹ میں

Scanned with CamScanner

اللہ کے دروازے پر روتا رہا.....

نون کا معنی:۔

وَذَاالنُّوْنِ اِذْذَّهَبَ مُغَاضِبًا ..... 'نون' عربی زبان میں مچھلی کو کہتے ہیں..... وَذَاالنُّوْنِ ..... اے پیغمبر اس مچھلی والے کو یاد کر..... اِذْذَّهَبَ مُغَاضِبًا ..... جب وہ اپنی قوم سے غصے ہو کر چلا گیا تھا..... فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ ..... جب وہ اس بات پر گمان کر گیا تھا کہ میں اس قوم پر حاوی نہیں ہو سکتا..... فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ ..... تو جب اندھیروں میں نبی اللہ کے سامنے رو دیا..... فَنَادٰى ..... ندا لگائی..... فَنَادٰى ..... فریاد لگائی.....

جبکہ تو ندا لگاتا ہے پیر کو..... تو ندا لگاتا ہے ملنگ کو..... اور اللہ کے نبی نے ندا لگائی اپنے اللہ کو..... فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ ..... کیا کہا تھا ..... اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.....

اے اللہ ..... تیرے سوا کوئی داتا نہیں ہے

اے اللہ ..... تیرے سوا کوئی قادر نہیں ہے

اے اللہ ..... تیرے سوا کوئی پاک نہیں ہے

اے اللہ ..... تیرے سوا کوئی مالک نہیں ہے

اے اللہ ..... تیرے سوا کوئی خالق نہیں ہے

اے اللہ ..... تیرے سوا کوئی رازق نہیں ہے

اے اللہ ..... تیرے سوا کوئی مسجود نہیں ہے

اے اللہ ..... تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

میرے بھائیو..... اللہ کے جلیل القدر پیغمبر اپنے اللہ کے حضور عرض

Scanned with CamScanner

کرتے ہیں..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ .....اور میں قصوروار ہوں..... نبی کہتا ہے کہ اے اللہ میں قصوروار ہوں اور تیری ذات پاک ہے..... تیرے سوا کوئی مجھے بچانے والا نہیں ہے.....

میرے بھائیو..... یہ سیف الملوک کی کہانی نہیں ہے..... یہ پکی روٹی والی کتاب نہیں ہے..... یہ شیریں فرہاد کا قصہ نہیں ہے بلکہ یہ تو اللہ کا قرآن ہے..... یہ قرآن کے الفاظ ہیں..... قرآن کے کسی لفظ میں بھی شک نہیں ہوسکتا..... اور قرآن کی کسی بات میں بھی شک نہیں ہوسکتا.....

قرآن نے کہا پیغمبر مچھلی کے پیٹ میں اللہ کے سامنے روتا رہا .....

قرآن کہتا ہے کہ..... فَلَوْلَآ اَنَّہٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ..... اگر نبی اللہ کے دروازے پر نہ روتا..... اگر نبی خدا کی تسبیح بیان نہ کرتا..... لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِہٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ..... تو نبی قیامت کی صبح تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتا ..... یہ قرآن ہے کہ نہیں ہے.....

ہر جگہ موجود کون ہے؟	.....	اللہ ہے
ہر جگہ حاضر و ناظر کون ہے؟	.....	اللہ ہے
نبیوں کا حاجت روا کون ہے؟	.....	اللہ ہے
نبیوں کا مشکل کشاء کون ہے؟	.....	اللہ ہے
نبیوں کا روزی دینے والا کون ہے؟	.....	اللہ ہے
نبیوں کا بگڑی بنانے والا کون ہے؟	.....	اللہ ہے
نبیوں کی ہر چیز کو جاننے والا کون ہے؟	.....	اللہ ہے
نبیوں کے ہر دکھ درد کو دور کرنے والا کون ہے؟	.....	اللہ ہے

جس وقت ہمارا یہ عقیدہ پختہ ہو جائیگا..... جب ہم اس عقیدے پر

Scanned with CamScanner

عمل کرنا شروع کر دینگے.....تو اس وقت ہم کامل مسلمان ہوں گے.....

میرے دوستو.....آخر میں یہ ایک دو ضروری باتیں عرض کرتا ہوں.....ایک مسئلہ ہے اولیاء اللہ کو ماننے کا.....دوسرا مسئلہ ہے کہ اولیاء اللہ کو ماننے کا کیا طریقہ ہے.....

ایک بات یاد رکھیں کہ کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں.....جو مسلمان بھی ہو اور اللہ کے ولیوں کی عظمت کا قائل نہ ہو.....یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک آدمی اللہ کو تو مانے.....اور اس کے دوستوں کو نہ مانے.....یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک آدمی اللہ کو تو مانے.....اور اللہ کے ولیوں نہ مانے.....

ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اللہ کو اللہ مانے.....اور اللہ کے دوستوں کو ولی مانے.....لہذا اولیوں کو ولی مانو لیکن اللہ نہ مانو.....کیونکہ اللہ کے ولی صرف ولی تھے.....اور اللہ کا ولی، ولی ہوتا ہے خدا نہیں ہوتا.....اور یہ کہ کسی کو بچہ بچی دینا یا کسی کی بگڑی بنا دینا.....یہ خاصہ صرف اور صرف اللہ کا ہے کسی ولی کا نہیں ہے.....اور اللہ کا ہر ولی صرف دعا کرتا ہے.....آگے اللہ چاہے تو قبول کرے.....اور اگر نہ چاہے تو نہ کرے.....

میرے بھائیو.....بعض سادہ ذہن کے لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے بہت محنت کی.....یہ سب کچھ کرا سکتے ہیں.....تو نبی کا بیٹا تو فوت ہوگیا.....نبی اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا.....نبی مچھلی کے پیٹ میں گیا تو خود کو نہ نکال سکا.....

سیدنا نوح علیہ السلام طوفان سے تو خود نہ نکل سکے.....اور اپنے بیٹے کو بھی نہ بچا سکے.....حتیٰ کہ بیٹا سامنے غرق ہوگیا.....

اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کی مغفرت نہ کرا سکے.....حتی

Scanned with CamScanner

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے چچا ابو طالب کی بخشش نہ کرا سکے..... اگر خود بخود سب کچھ کرا سکتے ہیں..... تو پھر انہوں نے یہ سب کچھ کیوں نہیں کرایا.....

کرامت ولی میں طاقت خدا ہوتی ہے:۔

معلوم ہوا کہ ولی، ولی ہوتا ہے..... خدا نہیں ہوتا..... بلکہ ولی کی کرامت میں بھی طاقت خدا کی ہوتی ہے..... اور تمام ولیوں کی ولایت بھی برحق ہوتی ہے..... کسی ولی کی ولایت کا انکار نہیں کیا جا سکتا.....

حضرت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کی ولایت	.....	برحق ہے
حضرت علامہ مجدد الفؒ ثانی کی ولایت	.....	برحق ہے
حضرت خواجہ علی ہجویریؒ لاہوری کی ولایت	.....	برحق ہے
حضرت قطب الدین بختیارؒ کاکی کی ولایت	.....	برحق ہے
حضرت بابا فرید الدینؒ گنج شکر کی ولایت	.....	برحق ہے
حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ کی ولایت	.....	برحق ہے
شمس الاولیاء بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کی ولایت	.....	برحق ہے
سلطان العارفین حضرت سلطانؒ باہو کی ولایت	.....	برحق ہے
قاسم العلوم والخیرات حضرت نانوتویؒ کی ولایت	.....	برحق ہے
قطب الارشاد عبدالقادر رائے پوریؒ کی ولایت	.....	برحق ہے
قطب الاقطاب حضرت لاہوریؒ کی ولایت	.....	برحق ہے
شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ کی ولایت	.....	برحق ہے
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ولایت	.....	برحق ہے

الغرض تمام اولیاء اللہ کی ولایت برحق ہے..... مگر بات اتنی ہے کہ ولی، ولی ہوتے ہیں..... خدا نہیں ہوتے.....

Scanned with CamScanner

معجزات وکرامات میں کارفرما کون؟:۔

اور علمائے اہل سنت دیوبند کا یہی مسلک ہے کہ اولیاء کی محنت کی برکت سے اسلام پھیلتا ہے..... اولیاء کی محنت سے دین پھیلتا ہے..... اولیاء کی محنت سے برکات نازل ہوتی ہیں..... ولیوں کا موجود ہونا موجب برکت ہے ..... یہ تمام برکتیں ماتحت الاسباب ہیں..... کوئی برکت اور کرامت مافوق الاسباب نہیں ہوسکتی لیکن اسکے باوجود ولی، ولی ہوتا ہے خدا نہیں ہوتا.....

ولیوں کے ہاتھوں سے کرامات صادر ہوجایا کرتی ہیں..... اور انبیاء کے ہاتھوں سے معجزات کا صادر ہونا بھی برحق ہے..... اگر نبی کے ہاتھ سے کوئی معجزہ صادر ہوجائے تو اس میں بھی طاقت اللہ ہی کی ہوا کرتی ہے..... چاہے ہماری عقل اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے..... کوئی کرامت اور معجزہ اللہ کی مدد کے سوا صادر نہیں ہوسکتا.....

لیکن اولیاء کی کرامت اور انبیاء کے معجزات میں..... براہ راست اللہ کا اختیار ہوتا ہے..... اگر کوئی ولی چاہے کہ میں کرامت دکھاؤں..... تو نہیں دکھا سکتا..... اور اگر کوئی نبی چاہے کہ میں معجزہ دکھاؤں..... تو وہ نبی بھی نہیں دکھا سکتا.....

رسول مکرمؐ سے تین سوال:۔

چنانچہ حضور علیہ السلام نے چاہا کہ اصحاب کہف کے متعلق بتا دوں ..... لیکن نہ بتا سکے..... سترہ دن تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ذوالقرنین کا لوگوں کو بتا دوں..... لوگ سوال کرتے تھے..... لیکن نہیں بتا سکے..... کیوں نہ بتا سکے..... اللہ نے جو نہیں چاہا تھا..... اور قرآن کہتا ہے کہ یہودیوں نے..... مشرکین مکہ کو تین سوال سکھائے تھے.....

Scanned with CamScanner

ایک سوال یہ تھا ..... کہ اصحاب کہف کس کو کہتے ہیں؟
دوسرا سوال یہ تھا ..... کہ ذوالقرنین کس کو کہتے ہیں؟
تیسرا سوال یہ تھا ..... کہ روح کس کو کہتے ہیں؟

مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تینوں سوال کئے کہ اگر آپ سچے نبی ہیں..... تو ہمارے ان تینوں سوالوں کے جواب دیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کل کو جواب دوں گا..... پھر کل آئی تو فرمایا کل کو جواب دوں گا..... اسی طرح سترہ دن گزر گئے..... لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ نہیں بتایا..... تو مشرکین مکہ نے مذاق اڑایا کہ اگر سچے نبی ہوتے تو آپ ہمیں ساری باتیں بتا دیتے..... حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنے پریشان ہوئے..... کہ پہاڑ پر چڑھنے لگے کہ میں اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرادوں گا..... اسلئے کہ میرا خدا کہیں مجھ سے ناراض تو نہیں ہوگیا.....

سترہ دن کے بعد جواب:۔

اس غصے اور پریشانی میں پیغمبرؐ پہاڑ پر چڑھنے لگے..... تو جبرئیل امین قرآن کی یہ وحی لیکر آئے..... پندرھواں پارہ ہے سورۃ کہف اٹھا کر دیکھو ..... قرآن کہتا ہے..... وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ..... اِلَّآ اَنْ یَّشَاءَ اللّٰهُ..... (پارہ ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۲۴،۲۳)

اے پیغمبرؐ تو نے ان کو یہ کہا تھا کہ میں کل کو جواب دوں گا..... اور جب جواب نہ ملا تو پھر دوبارہ بھی یہی کہا کہ کل کو جواب دوں گا..... تو نے اپنے کل کے ساتھ انشاء اللہ کا لفظ کیوں نہیں کہا..... تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں کل کو جواب دوں گا..... اس لئے تیرا خدا ناراض ہوگیا..... اور اس نے سترہ دن تک وحی نہ اتاری..... معلوم ہوا کہ پیغمبر جو چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا

Scanned with CamScanner

.....ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے.....

چنانچہ جب اللہ نے چاہا تو سترہ دنوں کے بعد وحی آئی.....اور نبی نے کیا کہا تھا کہ دوسرے دن وحی آجائے.....لیکن وحی نہیں آئی..... معلوم ہوا کہ غیب کی خبر کا نبی کو بتایا جانا.....اور پوشیدہ بات کا نبی کو علم ہو جانا .....یہ اللہ کے اختیار میں ہے نہ کہ پیغمبر کا معجزہ ہے.....لیکن جب اللہ چاہتے ہیں اس وقت صادر ہوتا ہے.....

اور دوسری طرف دیکھئے.....نبیؐ نے انگلی سے اشارہ کیا چاند کے دوٹکڑے ہو گئے.....لیکن مشرکین مکہ نے کیا کہا تھا.....اے پیغمبر ہم آپ کو نبی اس وقت مانیں گے.....جب آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر دکھائیں گے.....تو پیغمبر کے اختیار میں یہ نہیں تھا.....اور جب تک اللہ نے نہیں چاہا تو نہیں ہوا.....

چالیس سال تک نبی روتا رہا:۔

اب دیکھو.....سیدنا یوسف علیہ السلام کو لے جا کر بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا.....تین میل کا فاصلہ تھا.....سیدنا یعقوب علیہ السلام کو پتہ نہیں چلا کہ میرا بیٹا تین میل کے فاصلے پر کنوئیں میں ہے..... کیوں پتہ نہیں چلا؟.....اللہ نے نہیں بتایا تھا.....

تین میل کے فاصلے پر بیٹا کنوئیں میں پڑا ہے.....اور ادھر باپ گھر میں رو رہا ہے.....بیٹا پیغمبر کا لخت جگر ہے.....دونوں جلیل القدر ہستیاں ہیں.....لیکن باپ کو نہیں معلوم کہ میرا بیٹا تین میل کے فاصلے پر ہے.....وہ بھی پیغمبر ہے یہ بھی پیغمبر ہے.....اور جس وقت اللہ نے چاہا تو پھر ایسے بتایا کہ سینکڑوں میل دور مصر کا علاقہ ہے.....تخت مصر کے

Scanned with CamScanner

وارث بنتے ہیں .....اور ادھر سے قافلہ جاتا ہے .....اور جب قافلہ واپس آنے لگا تو سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنی قمیض اتار کر ان قافلے والوں کو دے دی .....اور فرمایا کہ بھائیو.....میرا باپ میرے غم میں بہت پریشان ہے یہ قمیض میرے باپ کی آنکھوں پر لگا دینا.....میرا باپ چالیس سال تک رو رو کر نابینا ہو گیا ہے.....میرے باپ کی آنکھوں پر قمیض ڈالنا تمہارا کام ہے اور آنکھوں کی بینائی کو دوبارہ لوٹانا خدا کا کام ہے.....یہ قرآن کہتا ہے .....اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا وَّاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ .....میرے باپ کے چہرے پر میری یہ قمیض ڈالنا تمہارا کام ہے.....بینائی واپس لوٹا دینا میرے خدا کا کام ہے.....

ادھر پیغمبر نے قمیض بھیجی اور خود سینکڑوں میل دور تھے .....اور ادھر سیدنا یعقوب علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے.....ادھر قمیض چلی اور ادھر پیغمبر اٹھ کر بیٹھ گئے.....اور سیدنا یعقوب علیہ السلام نے کیا کہ..... اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ.....بیٹو! اگر مجھے بوڑھا ضعیف نہ کہو.....تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج چالیس سال کے بعد.....مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے.....(پ ۱۳ سورۃ یوسف آیت ۹۳، ۹۴)

میرے دوستو.....مجھے بتاؤ کہ تین میل کے فاصلے پر بیٹا کنوئیں میں تھا.....نبی کو علم نہیں تھا.....کیوں نہیں تھا.....اللہ نے نہیں چاہا تھا .....اللہ آزمائش کرنا چاہتے تھے.....اور جب خدا نے چاہا تو پھر چالیس سال کے بعد..... ہزاروں میل دور سے قمیض چلتی ہے.....ادھر پیغمبر کو بتا دیا کہ تیرے بیٹے کی قمیض آ رہی ہے.....اور اس کی خوشبو آ رہی ہے .....یہ بتانے والا کون ہے.....

Scanned with CamScanner

مختار کل صرف اللہ ہی ہے:-

اور ایک آخری بات توجہ سے سماعت فرمائیں..... حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلانے کا حکم اللہ نے دیا..... اللہ نے فرمایا کہ اے ابراہیمؑ گلے پر چھری چلا..... چھری چلانے بھی والا اللہ کا پیغمبر ہے..... اور جس پر چھری چلائی جارہی ہے وہ بھی اللہ کا پیغمبر ہے.....

سیدنا اسماعیل بھی چاہتے ہیں کہ چھری چل جائے..... سیدنا ابراہیم بھی چاہتے ہیں کہ چھری چل جائے..... کیا انکو علم تھا کہ چھری نہیں چلے گی اگر علم تھا تو امتحان کیسا..... امتحان بھی تو تب ہوگا کہ پتہ نہیں ہے کہ چھری چلے گی یا نہیں چلے گی.....

چنانچہ اللہ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا کہ بیٹے کے گلے پر چھری چلاؤ..... تو نبی چھری تیز کرنے لگا..... اور اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا اللہ کا حکم ہے کہ میں تیرے گلے پر چھری چلاؤں..... تو بیٹے نے کہا..... قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ..... ابا جی آپ چھری چلائیں تم مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے..... (الصّٰفّٰت آیت ۱۰۲)

چنانچہ دیکھئے..... پیغمبر اپنے بیٹے کو کپڑے پہنا کر باہر جنگل میں لے گئے..... مقام منیٰ کے قریب لے گئے اور بیٹے کو نیچے لٹا دیا..... اور نیچے لٹا کر نبی اس کے گلے پر چھری چلانا چاہتے ہیں..... نبی نے تیز چھری ہاتھ میں لے رکھی ہے..... بیٹا نیچے لیٹا ہوا ہے..... ذبح ہونے ولا بیٹا بھی پیغمبر ..... اور ذبح کرنے والا باپ بھی پیغمبر..... بیٹا بھی چاہتا ہے کہ چھری چلے ..... باپ بھی چاہتا ہے کہ چھری چلے.....

لیکن مجھے بتاؤ کہ چھری کیوں نہیں چلتی..... کبھی سوچا ہے آپ

Scanned with CamScanner

لوگوں نے کہ چھری کیوں نہیں چلی..... اسلئے کہ جو چاہا اسماعیل نے..... اور جو چاہا ابراہیم نے اس طرح نہیں ہوا..... مگر اس طرح ہوا جس طرح خدا نے چاہا ..... دیکھو دونوں پیغمبر ہیں..... دونوں ایک کام چاہتے ہیں کہ ہو جائے لیکن نہیں ہوتا..... اور تو ہر نبی اور ولی کو مختار کل سمجھتا ہے..... مختار کل کا معنی ہر چیز کا مالک..... مجھے بتاؤ کہ اس چیز کا اختیار تھا دونوں نبیوں کو کہ چھری چلائیں ..... جبکہ بیٹا بھی چاہتا ہے کہ چھری چلے..... اور باپ بھی چاہتا ہے کہ چھری چلے..... تو کیا ہوا پیغمبر نے چھری کو الٹا کر پتھر پر پھینک دیا..... کہ میں نے تجھے اتنا تیز کیا ہے تو کیوں نہیں چلتی.....

تو زبان حال سے چھری نے کہا..... اے خلیل تیری مانوں یا تیرے جلیل کی مانوں..... چنانچہ اللہ کا حکم کیا تھا کہ چھری نہ چلے..... اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق دے..... بحر حال ولی، ولی ہوتا ہے..... اسکے ہاتھ سے کرامت صادر ہوتی ہے..... مگر طاقت اللہ ہی کی کارفرما ہوتی ہے.....

جب امیر شریعتؒ نے قرآن پڑھا:۔

میرے دوستو..... امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اپنی بارک میں اللہ کا قرآن پڑھ رہے ہیں..... اور چکی خود بخود چلتی جا رہی ہے یہ کرامت ہے ولی کی..... اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق دے.....

..... آمین .....

oو آخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمینo

Scanned with CamScanner

﴿مشکل کشاء کون؟﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ.....وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ.....وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ .....اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْرًا .....وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ.....اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ..... (پ۱ فاتحہ آیت ۴)

❁ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ..... (پ۷ سورۃ الانعام آیت ۸۸)

❁ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ وَاِنْ یَّسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ..... (پ۱۷ سورۃ الحج آیت ۷۳)

❁ وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ.....وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ..... (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۸۷)

❁ وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ..... اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ..... (پ۲۰ سورۃ النمل آیت ۶۲)

Scanned with CamScanner

❁ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ..... (پ۲۱ سورۃ لقمان آیت ۱۳)

صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ..... وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ..... وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.....

اشعار:۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے
آذاں تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

تمہید:۔

علمائے کرام
واجب الاحترام
قابل صد اکرام
اور معزز حاضرین

آج پہلی مرتبہ آپ حضرات کے اس شہر کے اندر..... تقریر کی غرض سے حاضری کا اتفاق ہوا ہے..... اور ساتھیوں نے میرے ذمے یہ مسئلہ لگایا گیا ہے کہ میں آپ کے سامنے ..... اللہ کی توحید کا عقیدہ واضح کروں .....اور آپ کو یہ بتاؤں کہ میرا اور آپ کا مشکل کشاء کون ہے.....

یعنی جب تک ہمیں .....

Scanned with CamScanner

..... اپنے داتا و مولا .....

..... اپنے مشکل کشاء .....

..... اپنے حاجت روا .....

..... اپنے عالم الغیب .....

..... اپنے مختار کل .....

اور اپنے ہر جگہ موجود خالق و رزاق .....یعنی جب تک اپنے سچے اور حقیقی رب کی شناخت نہیں ہو جاتی .....تو اس وقت تک.....

نہ ہمارا حج قبول

نہ ہمارا سجدہ قبول

نہ ہمارا قیام قبول

نہ ہمارا صدقہ قبول

نہ ہمارا روزہ قبول

نہ ہماری نماز قبول

نہ ہماری زکوۃ قبول

نہ رنگین ٹوپیاں پہننا قبول

نہ ختم نبوت کا نعرہ لگانا قبول

نہ ملت اسلامیہ میں رہنا قبول

نہ ملت اسلامیہ کا پرچم لہرانا قبول

لہذا پہلے اپنے دل سے غیر کے تصور کو نکال کر.....ایک رب کی مشکل کشائی کا سکہ بٹھا.....پھر تیری ہر چیز اللہ کے دربار میں قبول ہوگی..... کیونکہ سب سے بڑی بات انسان کا عقیدہ ہے.....

Scanned with CamScanner

اور اس عقیدے کی پالش کرنے کیلئے ..... انسان کے دل کی صفائی کیلئے ..... انسان کے دل کے اندر ایک رب کی ربوبیت کو جمانے کیلئے ..... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام دنیا میں تشریف لائے ..... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے جو مسئلہ دنیا میں پھیلایا ..... جو مسئلہ دنیا کو سمجھایا ..... جو مسئلہ کائنات کے سامنے رکھا ہے ..... جس مسئلے کیلئے تکالیف اُٹھائیں .....

جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کو شہید کر دیا گیا
جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کو گالیاں دی گئیں
جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کو دکھ اٹھانے پڑے
جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کو انگاروں پر لٹا دیا گیا
جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کو آروں سے چیر دیا گیا
جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کے چہروں پر پتھر پڑے
جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کو گھروں سے نکال دیا گیا
جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کو کنوؤں میں ڈال دیا گیا
جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کو علاقوں سے نکال دیا گیا
جس مسئلہ کیلئے	.....	نبیوں کو بستیوں سے نکال دیا گیا

تمام انبیّاء کی متفقہ دعوت :۔

میرے دوستو ..... آج وہ مسئلہ توحید والا میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ..... ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی دعوت کیا ہے ..... صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ..... یہ ایک کلمہ ہے ..... سارے نبی جس بات پر متفق ہیں ..... وہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ..... اس کلمے کے باقی حصوں پر سب کا اتفاق نہیں ہے ..... یہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی مشترکہ

Scanned with CamScanner

دعوت کا سب سے بڑا آئیڈیل.....اور یہی کلمہ اس مقدس جماعت کا نصب العین ہے.....لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ.....نبیوں کے ناموں کے ساتھ کلمے کا حصہ تبدیل ہوتا رہا لیکن کلمہ اصلی ایک ہی رہا یعنی.....لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ.....

تو میں چاہتا ہوں کہ آج آپ حضرات کے سامنے اس.....لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی وضاحت کی جائے کہ لَا اِلٰہَ کا معنی کیا ہے.....رب نے اِلٰہَ کے اوپر جو لَا کی تلوار چلا دی.....اور فرمایا کہ لا ایک تلوار ہے.....اس لَا والی تلوار کو رب نے اِلٰہَ پر چلا دیا ہے.....اور یہ اتنی زبردست تلوار ہے کہ لَا اِلٰہَ یعنی اِلٰہَ کوئی نہیں.....سارے اِلٰہَ اس تلوار نے کاٹ دیئے.....اگر آگے اِلٰہَ کا لفظ نہ ہوتا تو رب بھی نہ ہوتا.....لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ.....اللہ کے سوا کوئی اِلٰہَ نہیں.....آگے لفظ آیا اِلَّا.....

لَا کا مطلب:۔

لَا اِلٰہَ.....لَا کا معنی میں آپ کو بعد میں سمجھاؤں گا.....پہلے اس کا مطلب سمجھ لیں کہ لَا اِلٰہَ کے آگے آیا اِلَّا.....اس اِلَّا نے کہا کہ سب پر تلوار نہ چلا بلکہ اللہ کو باقی رکھ.....لَا اِلٰہَ کا مطلب ہے اِلٰہَ کوئی نہیں.....لیکن اِلٰہَ نے اللہ کو باقی رکھا.....اِلَّا کا لفظ آیا تو صرف رب باقی رہا اور کوئی نہ بچ سکا.....جب اور کوئی باقی نہ رہا تو پھر تو نہ کسی کو مشکل کشاء کہہ سکتا ہے.....اور نہ ہی کسی کو حاجت روا کہہ سکتا ہے.....میں آج آپ کو اِلٰہَ کا مطلب اور معنی سمجھانا چاہتا ہوں تا کہ آپ کو حقیقی مشکل کشاء کا علم ہو جائے.....

اِلٰہَ کا معنی:۔

میرے دوستو.....بعض لوگ اِلٰہَ کا معنی کرتے ہیں معبود.....یعنی.....اِلٰہَ.....صرف معبود کو کہتے ہیں اور کسی کو نہیں کہتے.....یہ تصور

Scanned with CamScanner

ہی غلط ہے.....اِلٰہ کا معنی صرف معبود نہیں.....

..... بلکہ .....

اِلٰہ کا معنی ..... مشکل کشاء بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... حاجت روا بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... عالم الغیب بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... حاضر وناظر بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... بگڑی بنانے والا بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... ہر چیز کو جاننے والا بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... بچہ اور بچی دینے والا بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... کشتیاں بچانے والا بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... دکھ درد کو دور کرنے والا بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... مشکل ہر جگہ سے سننے والا بھی ہے

اِلٰہ کا معنی ..... ذرے ذرے سے واقف بھی ہے

لَا کی تلوار:۔

یہ سارے اِلٰہ کے معنے ہیں.....جب تم نے کہا کہ لَا اِلٰہ.....تو لَا کی تلوار جب اِلٰہ پر پڑ گئی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ.....

لَا ..... کوئی مختار کل نہیں

لَا ..... کوئی مشکل کشا نہیں

لَا ..... کوئی حاجت روا نہیں

لَا ..... کوئی عالم الغیب نہیں

لَا ..... کوئی حاضر وناظر نہیں

Scanned with CamScanner

لَا ..... کوئی بگڑی بنانے والا نہیں

لَا ..... کوئی نقصان دینے والا نہیں

لَا ..... کوئی بیڑے تارنے والا نہیں

لَا ..... کوئی بچے دینے والا نہیں

لَا ..... کوئی بچیاں دینے والا نہیں

لَا ..... کوئی سجدے کے لائق نہیں

لَا ..... کوئی عبادت کے لائق نہیں

لَا ..... کوئی مدد کرنے والا نہیں

لَا ..... کوئی عزت دینے ولا نہیں

لَا ..... کوئی ذلت دینے والا نہیں

لَا ..... کوئی ہر بات کو جاننے والا نہیں

لَا ..... کوئی ہر بات کو سننے والا نہیں

ان تمام صفات کے لائق اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہے .....او

جب تم نے یہ بات لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں اقرار کر لی تو اسکے بعد.....

..... اگر .....

تو کسی پیغمبر کو مشکل کشاء کہے گا ..... تو یہ شرک ہے

تو کسی پیغمبر کو حاجت روا کہے گا ..... تو یہ شرک ہے

تو کسی پیغمبر کو عالم الغیب کہے گا ..... تو یہ شرک ہے

تو کسی پیغمبر مختار کل کہے گا ..... تو یہ شرک ہے

تو کسی پیغمبر کو حاضر و ناظر کہے گا ..... تو یہ شرک ہے

تو کسی پیغمبر کو کارساز کہے گا ..... تو یہ شرک ہے

Scanned with CamScanner

تو کسی علیؓ کو مشکل کشاء کہے گا ..... تو یہ شرک ہے
تو کسی ولی کو مشکل کشاء کہے گا ..... تو یہ شرک ہے
تو کسی صحابی کو مشکل کشاء کہے گا ..... تو یہ شرک ہے
تو کسی پیر کو مشکل کشاء کہے گا ..... تو یہ شرک ہے
تو کسی بزرگ کو مشکل کشاء کہے گا ..... تو یہ شرک ہے
تو کسی ہستی کو مشکل کشاء کہے گا ..... تو یہ شرک ہے
تو قبر کو مشکل کشاء کہے گا ..... تو یہ شرک ہے

..... کیونکہ .....

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کر ..... تو یہ اقرار کر چکا ہے
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ کہہ کر ..... تو یہ اقرار کر چکا ہے
وَالصَّلَوٰۃُ لِلّٰہِ کہہ کر ..... تو یہ اقرار کر چکا ہے
وَالطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ کہہ کر ..... تو یہ اقرار کر چکا ہے
لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ کہہ کر ..... تو یہ اقرار کر چکا ہے
وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کہہ کر ..... تو یہ اقرار کر چکا ہے
اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہہ کر ..... تو یہ اقرار کر چکا ہے

اور ..... سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ ..... کہہ کر تو یہ اقرار کر چکا ہے ..... تو اِلٰہ کا معنی تو سمجھ تجھے تو اِلٰہ کے معنی کی واقفیت بھی نہیں ہے ..... لیکن تو کہتا ہے کہ .....

عبادت قبول نہیں ہوتی
دعا قبول نہیں ہوتی
تہجد قبول نہیں ہوتی

Scanned with CamScanner

زکوۃ قبول نہیں ہوتی
خیرات قبول نہیں ہوتی
روزہ قبول نہیں ہوتا
صدقہ قبول نہیں ہوتا
حج قبول نہیں ہوتا

مجھے چالیس سال تہجد پڑھتے ہوئے ہوگئے..... رب میری بات نہیں سنتا..... رب تیری بات کیسے سنے پہلے تو شرک کا زنگال تو اپنے دل سے نکال ..... یہ جو شرک کی پیپ تیرے دماغ میں رچ گئی ہے..... یہ جو بدعت کے جراثیم تو نے پالئے ہیں..... شرک کی اس پیپ کو نکال کر پیغمبر کی توحید کی کلی کر ..... بدعت کے جراثیم نکال کر سنت کا پانی لگا..... اور پھر پڑھ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..... اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں.....

انبیاء کرامؑ کو تنبیہ:۔

میرے بھائیو..... شرک ہر دور میں بدلتا رہا ہے..... شرک اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ نے سترہ نبیوں کا قرآن میں ذکر کر کے فرمایا..... وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ..... میرے نبی بھی اگر شرک میں مبتلا ہو جاتے ..... تو ان کے عمل بھی ضائع کر دیئے جاتے.....

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ فرماتے ہیں..... لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ..... اے دنیا کے سردار اگر تیرے اعمال میں بھی شرک کی آمیزش ہوئی تو تیرے عمل بھی ضائع ہو جائیں گے۔

ہائے نبی شرک کرے تو اس کی نبوت بھی ختم..... اور اس کی رسالت بھی ختم..... اور تو شرک کرے تو تیری نمازیں کیسے باقی رہ جائیں.....

Scanned with CamScanner

تیرے روزے کس طرح باقی رہ جائیں..... تیرے حج کس طرح باقی رہ جائیں ..... اگر تو شرک کرے گا تو پھر نہ نماز بچے گی..... نہ عبادت بچے گی.....

بحر حال شرک ہر دور میں بدلتا رہا ہے..... ہر دور میں شرک کی کیفیت بدلتی رہی..... لیکن مشرک کی ذہنیت کبھی نہیں بدلی..... آدمؑ سے لے کر آج تک شرک ہر دور میں بدلتا رہا..... لیکن مشرک کی سوچ جو اس وقت تھی آج بھی وہی سوچ ہے..... مشرک کی سوچ اس وقت بھی یہی تھی کہ ہمارے آباواجداد اس طرح کرتے رہے ہیں..... جب انہوں نے کہا کہ ہمارے بڑے اس طرح کرتے رہے..... تو قرآن نے کہا کہ ..... قَالُوْا وَجَدْنَا اٰبَآءَ نَا لَهَا عٰبِدِيْنَ..... (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۵۳ تا ۵۴)۔

سیدنا ابراہیمؑ کا فتویٰ:۔

اللہ کے جلیل القدر پیغمبر سیدنا ابراھیم علیہ السلام کہتے ہیں..... قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ..... تم بھی گمراہ تمہارے بڑے بھی گمراہ..... یہ ابراھیم علیہ السلام پیغمبر نے فرمایا.....

دور نوحؑ کے مشرک:۔

اور اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کا شرک کیا تھا..... پانچ بزرگ تھے جو اس دور میں فوت ہو گئے تھے..... قوم اتنی گمراہ ہے کہ اللہ کا نبی آیا..... ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی..... لیکن اس قوم نے ان بزرگوں کی شکلوں کے مجسمے بنا کر چوک میں کھڑے کر دیئے..... صبح سے شام تک انکی پوجا پاٹ کرتے رہتے..... اور پیغمبر ساڑھے نو سو سال تک در در پر پھرتا رہا.....

اور آخر پیغمبر کو رو کر کہنا پڑا..... قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّ نَهَارًا..... میں دن کو بھی رویا میں رات کو بھی رویا..... فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْ

Scanned with CamScanner

اِلَّا فِرَاراً.....(پارہ۲۹سورۃ نوح آیت۵تا۶)

اے اللہ انہوں نے کانوں میں انگلیاں لے لیں اور میرا دروازہ چھوڑ کر بھاگ گئے.....اس دور میں شرک یہ تھا کہ بزرگ جو فوت ہو گئے.....ان کی شکلیں بنا کر چوک میں کھڑی کر دی گئیں.....پھر ان کو سجدہ کرنا شروع کر دیا .....یہ اس دور کا شرک تھا.....

دور ابراہیمؑ کے مشرک:۔

چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کا زمانہ آیا.....تو شرک یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بت بنا کر.....یعنی پتھر کے مجسمے بنا کر.....ایک معبد خانے میں رکھ دیئے جاتے تھے.....اور صبح کو لوگ آ کر اپنا اپنا خدا لے جاتے تھے.....اور جو بت بنانے اور فروخت کرنے والا تھا..... اس اللہ کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ اس نے اس بت ساز کے گھر میں اس کو پیدا کیا.....جس نے بت شکن بننا تھا .....یعنی آذر کے گھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا کر دیا.....جنہوں نے آ کر یہ تمام بت توڑ دیئے.....اور اس طرح توڑے کہ بادشاہ بھی حیران رہ گیا.....تو میں عرض کر رہا تھا کہ چھوٹے چھوٹے خدا بنا کر ایک جگہ رکھ دیئے جاتے.....یہ لوگ صبح کو اٹھتے اور ان کی پوجا پاٹ شروع کر دیتے..... اور سجدہ کرنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو میں لے جاتے.....یہ اس دور کا شرک ہے.....چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے دور کے شرک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا.....اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے دور کے شرک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا.....

دور موسیٰؑ کے مشرک:۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں نے.....حضرت عزیر

Scanned with CamScanner

علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دے دیا ہے..... یعنی نوح علیہ السلام کے دور کا شرک یہ ہے..... کہ پتھر کی شکلیں بنا کر ان کو سجدہ کرتے تھے..... اور عرس، میلوں پر لے جا کر اپنے اپنے رب کو فروخت کرتے تھے.....

دور عیسیٰؑ کے مشرک:۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور کا شرک یہ ہے..... کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کے نور کا ٹکڑا کہنے لگے..... نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہ کہنے لگے..... عیسیٰؑ اللہ کے نور کا ٹکڑا ہے..... اے عیسیٰؑ تو..... نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہ ہے ..... ان پاگلوں کو یہ علم نہیں کہ جو رب ہوتا ہے اس کا ٹکڑا ہو ہی نہیں سکتا..... لیکن انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رب کے نور کا ٹکڑا ہے..... عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے..... جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس قوم کو گمراہ قرار دیا ہے.....

دور محمدؐ کے مشرک:۔

بالآخر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور آیا..... تو یہ نبی سب نبیوں سے بڑا تھا..... اس لئے اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ چونکہ اس دور کا شرک سب سے بڑا ہے..... اسلئے نبی بھی سب سے بڑا بھیجا ہے..... یہ اس دور کا شرک ہے کہ وہ خانہ کعبہ..... جس کی بنیاد بھی توحید کی عظمتیں اونچی کرنے کیلئے رکھی گئی تھیں ..... وہ کعبہ جس کو شرک کی جڑیں کاٹنے کیلئے بنایا گیا تھا..... اس دور کے مشرکوں نے اسی کعبہ کے اندر تین سو ساٹھ بت بنا کر رکھ دیئے..... جو کعبہ ایک رب کیلئے تھا اسی کعبے کو تین سو ساٹھ بتوں کیلئے بنا دیا..... یہ اس دور کا شرک تھا کہ تین سو ساٹھ خداؤں کو پوجتے تھے..... یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کا شرک ہے.....

Scanned with CamScanner

نوحؑ کے دور کا شرک ..... اور ہے

ابراھیمؑ کے دور کا شرک ..... اور ہے

موسیٰؑ کے دور کا شرک ..... اور ہے

عیسیٰؑ کے دور کا شرک ..... اور ہے

حضورؐ کے دور کا شرک ..... اور ہے

اور آج کے مشرک :۔

لیکن ان ادوار کے بعد جو آج کے دور کا شرک ہے وہ اور ہے.....وہ ان پانچوں ادوار کے شرکوں سے بڑا شرک ہے.....اسلئے کہ چاروں ادواروں کے شرک کرنے والے.....کبھی شرک کر کے اپنے آپ کو نبی کا عاشق نہیں کہتے تھے.....جبکہ آج کے دور کا مشرک شرک بھی کرتا ہے.....اور اپنے آپ کو نبی کا عاشق بھی کہتا ہے.....اور نبی کا کلمہ بھی پڑھتا ہے.....

اس دور کا مشرک اس طرح بھی کہتا تھا کہ ہمارے بڑے اس طرح کرتے ہیں.....اور آج کے دور کا مشرک بھی کہتا ہے کہ ہمارے بڑے اس طرح کرتے رہے ہیں..... پہلے ادوار کے مشرکوں کی جو ذہنیت ہے وہی آج کے دور کے مشرکوں کی ذہنیت ہے.....لیکن ان کی کیفیت بدل گئی.....

ان لوگوں نے پتھروں سے وہ کام لیا جو رب سے لینا تھا.....انہوں نے پیروں کی شکلوں سے وہ کام لیا جو رب سے لینا تھا.....حضرت عیسی علیہ السلام کے دور میں لوگوں نے.....حضرت عیسی علیہ السلام سے وہ کام لیا جو رب سے لینا تھا.....اور آج کے دور کے مشرکوں کو جو کام رب سے لینا چاہئے تھا .....انہوں نے وہ کام قبروں سے لینا شروع کر دیا.....

رب سے کہنا چاہئے کہ بچہ دے.....انہوں نے قبروں سے کہا کہ بچہ

Scanned with CamScanner

دو.....رب سے کہنا چاہئے کہ عزت دے.....انہوں نے اہل قبور سے کہا کہ عزت دو.....رب سے کہنا چاہئے کہ میری بگڑی بنا.....انہوں نے اہل قبور سے کہا بگڑی بنادو.....

میرے بھائیو.....انہوں نے یہ کام قبروں سے لئے چنانچہ اس دور کا شرک بھی سخت تھا.....اور اس دور کا مشرک بھی سخت ہے.....لیکن آج کے دور کا مشرک اس سے بھی زیادہ سخت ہے.....کیونکہ پتھر کی مورت کے سجدے سے روکا جاسکتا ہے.....پتھر کے سجدہ سے ہٹایا جاسکتا ہے.....لیکن آج کے دور میں جب ہم کہتے ہیں کہ قبر کے نزدیک سجدہ نہ کرو.....قبروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاؤ.....تو وہ کہتا ہے کہ تو وہابی ہوگیا ہے.....

تو پیروں کو نہیں مانتا
تو ولیوں کو نہیں مانتا
تو قطبوں کو نہیں مانتا
تو غوثوں کو نہیں مانتا
تو ابدالوں کو نہیں مانتا
تو بزرگوں کو نہیں مانتا

میرے دوستو.....پہلے اپنے عقیدے کی اصلاح کرو.....یہ قبر والا اللہ کا ولی ہے.....یہ قبر والا اللہ کا بزرگ ہے.....ساری زندگی کہتا رہا رب کے سوا کوئی دے نہیں سکتا.....کوئی لے نہیں سکتا.....لیکن آج وہ دنیا سے چلا گیا ہے.....تم نے اسے خدا بنا لیا ہے.....کچھ تو عقل سے کام لو.....اور مجھے ایک پیر تو بتا.....ایک ولی تو بتا.....ایک قطب تو بتا.....جس نے کہا ہو کہ میرے پاس بگڑی بنوانے کیلئے آؤ.....

Scanned with CamScanner

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کو دیکھو..... جو خود غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی ڈکا نہیں ہٹا سکتا..... اور بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں..... اللہ کے سوا کوئی عزت نہیں دے سکتا..... پیر تو ساری زندگی یہ کہتے رہے..... اور تم آج پیر کا نام لے کر شرک کرتے ہو..... حتی کہ اس کی قبر پر جا کر کہتے ہو کہ.....

لے کگڑتے دے پتر..... یعنی مرغا لے اور لڑکا دے

چنانچہ اس دور کے شرک کا..... اور آج کے دور کے شرک کا بہت فرق ہے..... بلکہ آج کے دور کا شرک بہت سخت ہے..... جب تک اس سخت شرک کی جڑیں کاٹی نہیں جاتیں..... اس سخت شرک پر توحید کی کلی نہیں کی جاتی ..... اس وقت تک کسی عبادت کا کوئی فائدہ نہیں ہے.....

لَا اِلٰہَ ..... اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں..... جب یہ اقرار کرتے ہو ..... اور جب نماز پڑھتے ہو تو کہتے ہو..... سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ..... اور رب کہتا ہے کہ تو لَا اِلٰہَ کے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتا.....

پہلے لَا اَلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ ..... پھر نماز شروع کر
پہلے لَا اَلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ ..... پھر ذکر شروع کر
پہلے لَا اَلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ ..... پھر حج شروع کر
پہلے لَا اَلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ ..... پھر تراویح شروع کر
پہلے لَا اَلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ ..... پھر روزے شروع کر
پہلے لَا اَلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ ..... پھر عبادت شروع کر

میرے بھائیو..... تم لَا اَلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ..... رب کے سامنے کہتے

Scanned with CamScanner

ہو.....اور شرک بھی کرتے ہو.....اللہ تعالیٰ نے ایک اور کلیہ تم پر لگا دیا ہے
.....تم کو پھر بھی بات سمجھ نہ آئی.....نماز کی ہر رکعت میں تم کہتے ہو کہ
.....اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ .....تیری ہی عبادت کرتے ہیں
.....اور تجھ ہی سے مانگتے ہیں.....

عربی کا اصول:۔

عربی کا اصول ہے کہ پہلے فاعل اور پھر فعل آتا ہے.....اور مفعول بعد میں آتا ہے.....اور اسی طرح نَعْبُدُ فعل فاعل ہے اِيَّاكَ اس کا مفعول ہے .....ہونا یہ چاہئے تھا کہ.....نَعْبُدُ اِيَّاكَ وَنَسْتَعِيْنُ اِيَّاكَ .....لیکن جب کلام میں تاکید کرنی مقصود ہو.....تو پھر مفعول کو پہلے لے آتے ہیں .....اور مفعول کا ذکر پہلے کر دیا جاتا ہے.....اللہ کے قرآن کو گرائمر کے اصول کے مطابق کہنا یہ چاہئے تھا کہ.....نَعْبُدُ اِيَّاكَ وَنَسْتَعِيْنُ اِيَّاكَ .....اس کا معنی یہ ہونا تھا کہ تجھ سے مانگتے ہیں اور عبادت تیری کرتے ہیں..... لیکن شرک رہ سکتا تھا کہ اگر تجھ سے مانگتے ہیں.....اور کسی مدد کرنے والے کی گنجائش باقی رہ گئی ہے..... خدا نے فرمایا کہ اور کسی سے مدد نا مانگنے کے میں دروازے کو بند کرنا چاہتا ہوں.....اس لئے مفعول اِيَّاكَ کو مقدم کر کے کلام میں تاکید پیدا کر دی ہے.....اور اسکا معنی بن گیا .....اِيَّاكَ نَعْبُدُ.....تیری ہی عبادت کرتے ہیں..... اور تجھ سے ہی مانگتے ہیں.....

ہی اور بھی:۔

یعنی جب ہی فرمایا تو بھی کے سب نقطے ختم ہو گئے.....اور جب بھی فرمایا تو سب غیر ختم ہو گئے.....جب ہی فرمایا تو اسکا مطلب یہ ہے کہ نہ

Scanned with CamScanner

کوئی نبی اس لائق ہے.....جس سے مدد مانگی جاسکتی ہے.....اور نہ کوئی قطب اس لائق ہے.....جس سے مدد مانگی جائے.....

تم نماز پڑھتے ہو..... اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ .....تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں..... پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہو.....اور ہر رکعت میں رب سے وعدہ کرتے ہو.....

نماز عید پڑھتے ہو ..... تو وعدہ کرتے ہو

نماز نفل پڑھتے ہو ..... تو وعدہ کرتے ہو

نماز فرض پڑھتے ہو ..... تو وعدہ کرتے ہو

نماز سنت پڑھتے ہو ..... تو وعدہ کرتے ہو

نماز وتر پڑھتے ہو ..... تو وعدہ کرتے ہو

نماز استسقیٰ پڑھتے ہو ..... تو وعدہ کرتے ہو

نماز تراویح پڑھتے ہو ..... تو وعدہ کرتے ہو

نماز اشراق پڑھتے ہو ..... تو وعدہ کرتے ہو

نماز چاشت پڑھتے ہو ..... تو وعدہ کرتے ہو

تجھ سے مدد مانگتے ہیں.....اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں.....

تو پھر جا کر قبروں سے مدد کیوں مانگتے ہو.....اور ان قبروں پر جا کر کیوں کہتے ہو .....دے پتر تے لے کگڑ.....یہ نعرے کیوں لگاتے ہو؟.....اور یا معین الدین چشتی لگا دے، پار کشتی کے نعرے کیوں لگاتے ہو؟.....

نماز میں رب سے وعدہ کر کے بعد میں پھر جاتے ہو.....وعدہ رب سے کر کے بعد میں منافقت کرتے ہو.....جب وعدہ رب سے کرتے ہو کہ مدد تجھ سے ہی مانگتے ہیں.....جب غیر سے مدد مانگ کر تم منافقت کرتے ہو تو پھر

Scanned with CamScanner

تمہاری عبادت ..... ضائع کردی جاتی ہے
تمہاری تراویح ..... ضائع کردی جاتی ہے
تمہارے روزے ..... ضائع کردیئے جاتے ہیں
تمہارے ذکراذکار ..... ضائع کردیئے جاتے ہیں
تمہارے حج عمرے ..... ضائع کردیئے جاتے ہیں

جووعدہ کرتے ہواس کاایفاتو کرو.....

مکھی سے بھی کمزور:۔

میرے بھائیو.....قرآن کی اس آیت پرغورکرو.....اِنَّ الَّذِیْنَ
بے شک وہ لوگ.....تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ .....جواللہ کےعلاوہ کسی
اورکو پکارتے ہیں.....جس کو پکارتے ہیں اس کی حیثیت کیا ہے.....
فرمایا.....لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا .....جس کو پکاراجاتا ہےاس کی اتنی
حیثیت بھی نہیں کہ ایک مکھی پیدا کرسکے.....یہ قرآن کے پارہ نمبرسترہ کے
آخری رکوع کی پہلی آیت ہے.....ذراخودقرآن کھول کر دیکھ لے.....
اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ .....جواللہ کےعلاوہ کسی اورکو پکارتے ہیں
.....لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا .....وہ توایک مکھی بھی پیدانہیں کرسکتے
.....وَّلَوِاجْتَمَعُوْا لَہٗ وَاِنْ یَّسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّایَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ
..... مکھی پیدا کرنا تو دور کی بات ہے.....اگرایک مکھی ان سے کوئی چیز
چھین کرلے جائے.....توان میں اتنی طاقت نہیں کہ مکھی سے وہ چیز ہی واپس
لےسکیں.....

میرے بھائیو.....جومکھی سے کوئی چیز واپس نہیں لےسکتا.....
وہ تمہیں بچہ کہاں سے دے گا؟

Scanned with CamScanner

تمہاری بگڑی کیسے بنائے گا؟
تمہاری مشکلات کیسے حل کرے گا؟

انبیاء کا داتا کون:۔

میرے دوستو.....اگر مشکلات اللہ کے سوا کوئی اور حل کرتا.....تو پھر کوئی پیر حل کرتا.....کوئی ولی حل کرتا.....اللہ کے سوا مشکل کشاء کوئی اور ہوتا.....تو آدم علیہ السلام کو جب اللہ نے جنت سے نکال دیا تھا.....تو آدم علیہ السلام یہ کبھی نہ کہتے.....رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا.....اے رب میں تیرے دروازے پر رو رہا ہوں.....تو مجھے معاف کردے.....

اگر مشکل کشاء کوئی اور ہوتا تو آدم علیہ السلام ضرور اس کو پکارتے.....رب نے تو جنت سے نکال دیا تھا.....لیکن آدمؑ نے فرمایا میرا مشکل کشاء تو رب ہے.....میرا داتا تو رب ہے.....چنانچہ تمام نبیوں کا داتا تو رب ہے.....اور داتا فارسی زبان کا لفظ ہے اسکا معنی ہے دینے والا.....

آدمؑ کا داتا	.....	رب ہے
نوحؑ کا داتا	.....	رب ہے
صالحؑ کا داتا	.....	رب ہے
ابراہیمؑ کا داتا	.....	رب ہے
اسحٰقؑ کا داتا	.....	رب ہے
یعقوبؑ کا داتا	.....	رب ہے
یوسفؑ کا داتا	.....	رب ہے
اسماعیلؑ کا داتا	.....	رب ہے
زکریاؑ کا داتا	.....	رب ہے

Scanned with CamScanner

شعیبؑ کا داتا ..... رب ہے

موسیٰؑ کا داتا ..... رب ہے

عیسیٰؑ کا داتا ..... رب ہے

محمدؐ کا داتا ..... رب ہے

بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کا داتا رب ہے..... اور ایک لاکھ چونتالیس ہزار کم وبیش صحابہؓ کا داتا رب ہے.....

تیرے داتے شہر شہر میں

تیرے داتے گلی گلی میں

تیرے داتے کوچے کوچے میں

تیرے داتے بستی بستی میں

جہاں سبز جھنڈا دیکھ لیا..... وہاں داتا بنا کر بیٹھ گیا ہے..... ہائے جو نبیوں کا داتا ہے..... اسی کو اپنا داتا بنا لے..... جو نبیوں کا مشکل کشا ہے ..... اسی کو اپنا مشکل کشا بنا لے..... اور ذرا مجھے بتا ابرہیمؑ آتش نمرود میں گر گئے..... اگر پہلے کسی نبی سے مدد مانگنی جائز ہوتی..... آدم علیہ السلام گزر چکے ہیں..... زکریا علیہ السلام گزر چکے ہیں..... ابراہیمؑ نے آگ میں.....

آدمؑ کو نہیں پکارا

نوحؑ کو نہیں پکارا

زکریاؑ کو نہیں پکارا

لوطؑ کو نہیں پکارا

ہائے ان سے پہلے جو بھی نبی گزر چکے ہیں ..... سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کسی نبی کو نہیں پکارتا..... اس لئے کہ.....

Scanned with CamScanner

میرا داتا رب ہے
میرا مشکل کشاء رب ہے
میرا حاجت روا رب ہے
میرا بگڑی بنانے والا رب ہے
میرا آگ سے بچانے والا رب ہے

واقعہ سیدنا یونس علیہ السلام:۔

میرے دوستو..... یونس علیہ السلام اپنی بستی کے لوگوں سے ناراض ہوکر بددعا کر کے باہر نکلے..... اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کہ نبی میرا ہو اور بغیر میری وحی کے باہر آجائے..... چنانچہ پیغمبر بددعا کر کے بستی سے باہر نکل آئے ..... دریا کے کنارے پر پہنچے..... کوئی چیز موجود نہیں ہے ..... تھوڑی دیر کے بعد ایک کشتی والا آیا..... تو اللہ کا نبی کشتی میں سوار ہوگیا..... اور اسی طرح دوسرے لوگ بھی سوار ہوگئے.....

میرے دوستو..... یہ واقعہ کوئی سیف الملوک کی کہانی نہیں ہے ..... بلکہ یہ تو اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے کہ..... وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ..... اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ..... فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ..... (پارہ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۳۹ تا ۱۴۱

اور یہی واقعہ پارہ نمبر سترہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے.....
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ
..... اے کملی والے اس یونس کو یاد کر جو مچھلی کے پیٹ میں تھا..... اللہ نے اپنے پیغمبر کو مچھلی کے پیٹ میں رہنے والا قرار دیا ہے.....

نون عربی میں مچھلی کو کہا جاتا ہے ..... فرمایا اے میرے پیغمبر.

Scanned with CamScanner

.....وَذَالنُّون.....اس مچھلی والے کو یاد کر جو اپنے گھر سے ناراض ہو کر .....اور اپنی بستی والوں سے ناراض ہو کر دریا کے کنارے پر کھڑا ہو گیا..... .....آگے ایک کشتی آئی.....اللہ کا نبی کشتی میں سوار ہو گیا.....وہ کشتی جب دریا کے درمیان میں گئی.....

میرے دوستو.....یعنی کشتی بھنور میں پھنس گئی.....اس کشتی میں ایک نجومی بھی موجود ہے.....ملاح نے پوچھا بتا یہ کشتی کیوں ڈوبتی ہے .....اس نجومی نے بتایا کہ یہ کشتی اس لئے ڈوب رہی ہے.....ایک آدمی اس کشتی میں اس طرح کا آیا ہے.....جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے .....انہوں نے کہا وہ کون سا آدمی ہوگا.....یہ سارا واقعہ قرآن میں موجود ہے.....اللہ کا قرآن کہتا ہے..... وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ..... اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ.....فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ .....

جس وقت اس نے کہا کہ ایک آدمی اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے.....تو انہوں نے کہا کہ سارے کشتی والے اپنے نام لکھواؤ..... تا کہ قرعہ ڈالیں کہ کون سا آدمی اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے..... تین دفعہ قرعہ ڈالا تینوں دفعہ یونس کا نام نکلا.....انہوں نے کہا کہ یہ جو آدمی یونسؑ ہے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے.....تو ان لوگوں نے حضرت یونس کو کشتی سے اٹھا کر باہر پھینک دیا.....یعنی دریا میں پھینک دیا .....کیوں پھینک دیا.....اسلئے یہ کشتی ڈوب رہی ہے.....کشتی کس کی وجہ سے ڈوبتی ہے.....یونسؑ کی وجہ سے ڈوبتی ہے.....

☆ اور آج بھی ایک مشرکہ عورت کہتی ہے کہ.....میں پاک پتن تے آکھلوتی میری بیڑی بنے لا بابا فرید.....یعنی.....میں پاک پتن پر

Scanned with CamScanner

آ کھڑی ہوئی میری کشتی کنارے لگا دے .....اور اسی طرح آج کا مشرک مرد بھی کہتا ہے کہ..... یا معین الدین چشتی لگا دے پار کشتی.....

یہ تو بزرگوں کی بات ہے..... میں تمہیں قرآن کی بات سناتا ہوں.....قرآن کہہ رہا ہے کہ اللہ کا نبی کشتی میں موجود ہے.....اور پیغمبر کی وجہ سے کشتی ڈوب رہی ہے.....اور ان کشتی والوں نے یونسؑ کو اٹھا کر اسلئے دریا میں پھینک دیا کہ ہماری کشتی نہ ڈوب جائے .....یعنی نبی کی وجہ سے کشتی ڈوب رہی ہے..... کیونکہ یہ کشتی اسلئے ڈوب رہی ہے کہ نبی اس میں موجود ہے..... پتہ چلا کہ کشتی بچانے کا کام اللہ کے سوا کسی اور کے پاس نہیں..... تا کہ آج کمزور عقیدے کے لوگوں پر یہ بات واضح ہو جائے کہ ایک نبی اگر کشتی میں موجود ہو.....تو پھر بھی کشتی ڈوب جایا کرتی ہے .....اور تم کہتے ہو یا معین الدین چشتی لگا دے پار کشتی..... تیرے عقیدے پر زنگال شرک کا چڑھ چکا ہے.....

بحر حال پیغمبر کو اٹھا کر دریا میں پھینک دیا.....اس جگہ مچھلی کو خدا نے حکم دیا کہ منہ کھول لے میرا پیغمبر آ رہا ہے.....اسے ہضم کرنے کی اجازت نہیں ہے.....اور میرے پیغمبر کو کسی قسم کی بھی تکلیف نہیں پہنچنی چاہئے..... پیغمبر سیدھا مچھلی کے اندر چلا گیا ہے.....اب پیغمبر مچھلی کے پیٹ میں ہے .....چالیس دن اللہ کا نبی مچھلی کے پیٹ میں رہا.....چالیس دن اللہ کے نبی نے کیا کیا..... نبی مچھلی کے پیٹ میں ہے.....

آدمؑ پہلے گزر چکا ہے ..... پیغمبر نے آدمؑ کو نہیں پکارا

نوحؑ پہلے گزر چکا ہے ..... پیغمبر نے نوحؑ کو نہیں پکارا

لوطؑ پہلے گزر چکا ہے ..... پیغمبر نے لوطؑ کو نہیں پکارا

Scanned with CamScanner

زکریاؑ پہلے گزر چکا ہے ..... پیغمبر نے زکریاؑ کو نہیں پکارا
کہ آ کر میری کشتی کو بچاؤ..... کتنے جلیل القدر نبی گزرے ہیں
.....لیکن پیغمبر نے کسی کو نہیں پکارا کہ آ کر میری کشتی کو بچاؤ.....اللہ کا نبی
مچھلی کے پیٹ میں ہے اور قرآن کہتا ہے..... فِی الظُّلُمٰتِ اندھیرے
تین ہیں.....

مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا علیحدہ
پانی کی گہرائیوں کا اندھیرا علیحدہ
رات کی تاریکیوں کا اندھیرا علیحدہ

اور ان گھٹاٹوپ اندھیروں میں اللہ کے جلیل القدر سیدنا یونس علیہ السلام اپنے
اللہ کو پکارتے ہیں.....وَذَاالنُّوْنِ اِذْذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ
عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.....(پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۸۷)

نادیٰ کا معنی:۔

ذرا اس بات کی طرف غور کرنا کہ.....نادیٰ کس کو کہتے ہیں
.....اور علماء اس کا معنی جانتے ہیں کہ نادی کا معنی کیا ہے.....

نادیٰ کا معنی..... رو پڑا
نادیٰ کا معنی..... لپٹ گیا
نادیٰ کا معنی..... فریاد لگائی
نادیٰ کا معنی..... گڑگڑا پڑا
نادیٰ کا معنی..... چیخیں مارنے لگا
نادیٰ کا معنی..... اللہ کے دروازے پر جھک گیا

Scanned with CamScanner

نادیٰ کا معنی..... رب کے دروازے پر گڑگڑانے لگا

سیدنا یونسؑ نے کس کو پکارا؟:۔

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ .....یعنی اندھیروں کے اندر نبی رو رہا ہے .....اور کیا کہتا ہے..... نبی نے رو کر آدم کو نہیں پکارا.....آج اگر کوئی کچے عقیدے والا آدمی ہو.....تو وہ کشتی میں بیٹھ کر بھی کہتا ہے.....یا غوث بہاء الحق آمیرا بیڑا دھک.....اور آج کا مشرک پیر معین الدین چشتی کو کہتا ہے .....یا معین الدین چشتی لگادے پار کشتی.....

لیکن یہ اللہ کا نبی ہے.....یہ نبی دوسرے نبیوں کو پکار سکتا تھا .....لیکن نبی نے دنیا کو بتادیا کہ بیڑا بچانا نہ نبی کا کام ہے.....اور نہ ہی کسی ولی کا کام ہے..... کشتی بچانا نہ نبی کا کام ہے نہ ولی کا کام ہے..... کشتی کی مشکل بھی رب ہی حل کرتا ہے.....بیڑے بھی اللہ ہی بچاتا ہے.....

قرآن کہتا ہے.....فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ..... پہلے کیا کہا کہ لَآ اِلٰهَ .....نبی نے مچھلی کے پیٹ میں کیا کہا ..... لَآ اِلٰـهَ .....یعنی نبی کا مشکل کشاء کون..... نبی کا داتا کون ہے .....نبی پر مشکل آئی تو کس نے حل کی..... نبی مچھلی کے پیٹ میں کہتا ہے .....لَا اِلٰهَ.....اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں.....

اب تمہیں لَا اِلٰهَ معنی سمجھ آیا ہے کہ اِلٰـهَ کا معنی مشکل کشاء ہے .....اگر اِلٰـهَ کا اکیلا معنی معبود ہو.....تو یہاں سجدے کی ضرورت پڑ گئی تھی..... نبی تو پہلے ہی سجدے میں رہتا ہے..... نبی تو دکھ میں موجود تھا.....اِلٰـه کا معنی مشکل کشاء ہے.....اسلئے نبی نے کہا لَآ اِلٰـهَ..... مشکل کشاء کوئی نہیں ہے.....اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.....اللہ مجھ

Scanned with CamScanner

سے ایک لغزش ہوئی ہے..... تو معاف نہیں کریگا تو تیرا نبی کہاں جائے گا.....

اگر نبیؑ رب کو نہ پکارتا:۔

اب ذرا اگلی آیت پر غور کر..... میری چیخیں نکل گئیں جب مجھے اس آیت کا معنی سمجھ آیا..... فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ..... قرآن کہتا ہے کہ اگر یونس مچھلی کے پیٹ میں ہمیں نہ پکارتا..... اگر چالیس دن ہمارے آگے نہ روتا تو..... لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ..... تو قیامت کی صبح تک نبی مچھلی کے پیٹ میں رہتا.....

توحید سنانے کا صلہ:۔

میرے دوستو..... توحید کڑوی ہوتی ہے..... توحید بیان کرنے کے جرم میں نبیوں کو پتھر مارے گئے..... یہ توحید تو اتنی بڑی چیز ہے کہ نبیوں کا چہرہ لہولہان ہوا.....

حج کیلئے	.....	نبیوں کو پتھر نہیں پڑے
زکوۃ کیلئے	.....	نبیوں کو پتھر نہیں پڑے
خیرات کیلئے	.....	نبیوں کو پتھر نہیں پڑے
فضائل کیلئے	.....	نبیوں کو پتھر نہیں پڑے
روزے کیلئے	.....	نبیوں کو پتھر نہیں پڑے
صدقات کیلئے	.....	نبیوں کو پتھر نہیں پڑے

میرے بھائیو..... پتھر اس وقت پڑے..... جب فاران کی چوٹی پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا..... قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ..... آگے قرآن کیا کہتا ہے..... فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ..... ہم نے یونسؑ کی دعائیں سن لیں..... ہم نے یونسؑ کی پکاریں سن لیں..... عقیدہ پکا کر کہ پکاریں

Scanned with CamScanner

سننے کے لائق کون ہے..... آگے فرمایا..... وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ..... (پ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۸۸)

ہم نے نجات دی..... تم کہتے ہو یا معین الدین چشتی لگا دے پار کشتی..... اور رب کہتا ہے کہ میں نے یونس کو نجات دی.....

مختار کل کون ہے؟

عالم الغیب کون ہے؟

دکھ سے نجات کون دیتا ہے؟

کشتی سے نجات کون دیتا ہے؟

مختار کل کون:۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ بھی مختار کل ہیں..... نبیوں کو مختار کل کہہ دیتے ہیں..... مجھے ایک بات کا جواب دیں..... جب اللہ کے پیغمبر ابراہیم علیہ السلام چھری چلانے کیلئے اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو لے جا رہے ہیں ..... سیدنا ابراہیمؑ کو علم نہیں ہے کہ میرے بیٹے کے گلے پر چھری چلے گی یا نہیں ..... اگر علم ہے تو امتحان کیسا..... اگر علم نہیں ہے تو پھر مان لے علم غیب رب کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں ہے..... تو نبی دونوں ہی جا رہے ہیں.....

اب دیکھو اسماعیلؑ نیچے لیٹا ہوا ہے..... اور ابراہیمؑ اوپر چھری چلا رہا ہے..... ابراہیم بھی چاہتا ہے چھری چلے..... اور اسمٰعیل بھی چاہتا ہے کہ چھری چلے..... ابراہیم بھی نبی ہے..... اور اسماعیل بھی نبی ہے..... دونوں نبی چاہتے ہیں کہ چھری چلے..... معلوم نہیں کہ کون سی ذات ہے جو چھری نہیں چلنے دیتی..... اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر نبی مختار کل ہوتا..... اگر ہر چیز پر نبی کا اختیار ہوتا تو چھری ضرور چلتی..... آج اسے چھری پر کوئی اختیار نہیں کہ

Scanned with CamScanner

چھری نہیں چلتی.....

لہذا مجھے بتا.....جس نبی کا اختیار چھری پر نہیں ہے.....وہ مشکل کشاء کیسے ہوسکتا ہے.....وہ حاجت روا کیسے ہوسکتا ہے.....ابراہیم پیغمبر چاہتا ہے کہ چھری چلے.....اسماعیل پیغمبر بھی چاہتا ہے کہ چھری چلے .....معلوم ہوگیا کہ دونوں نبیوں کے چاہنے سے بھی بات نہیں بنتی.....لیکن بات اس وقت بنتی ہے.....جب رب چاہتا ہے.....

عالم الغیب کون؟

میرے بھائیو.....سیدنا یوسف علیہ السلام اللہ کا نبی ہے اور سیدنا یعقوب علیہ السلام بھی اللہ کا نبی ہے.....ایک تین میل کے فاصلے پر کنوئیں میں ہے.....جب اس نے نہیں بتایا تو تین میل کا نہیں بتایا..... اور جب بتایا تو ہزاروں میل دور سے قمیض چلتی ہے.....تو ادھر وہ اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں.....چالیس سال تک رو رو کر اب اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں.....اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ .....(پارہ ۱۳ یوسف آیت ۹۳، ۹۴)

اور فرماتے ہیں آج چالیس سال کے بعد مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے.....مجھے بتا اگر غیب کا علم نبی کے پاس ہوتا.....تو تین میل پر پتہ کیوں نہ لگا سکا.....ان دنوں میں علم کیوں نہ ہوا.....آج علم کیسے ہوا.....

اس کا مطلب یہ ہے کہ رب جب بتانے پر آتا ہے.....تو ہزاروں میل دور کا بتا دیتا ہے.....نہیں بتاتا تو تین میل کا نہیں بتاتا.....تو معلوم ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی بھی بتانے والا نہیں ہے.....ذرا اب مجھے بتا.....

..... ابراہیمؑ بھی اللہ کا پیغمبر .....

..... اسماعیلؑ بھی اللہ کا پیغمبر .....

Scanned with CamScanner

..... یعقوبؑ بھی اللہ کا پیغمبر .....

..... یوسفؑ بھی اللہ کا پیغمبر .....

انبیاء کا اتفاقی مسئلہ:۔

توجہ کر..... اس توحید کے جرم میں نبیوں کو مار پڑی..... نبیوں کو گھر سے نکال دیا گیا..... نبیوں کے بچے شہید کر دیئے گئے..... نبیوں کی بیویاں بیوہ ہوگئیں..... نبیوں کو ذبح کر دیا گیا..... صرف اس جرم کی پاداش میں کہ یہ تمام نبی کہتے تھے..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ..... اللہ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں..... اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں.....

میرے دوستو ..... یہ کلمہ اتنا اہم ہے کہ اسکا دوسرا جز بدلتا رہا ..... لیکن پہلے جز پر تمام انبیاء کا اتفاق رہا..... یعنی.....

آدمؑ آئے تو فرمایا ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰہ

نوحؑ آئے تو فرمایا ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نُوْحٌ نَجِیُّ اللّٰہ

ابراہیمؑ آئے تو فرمایا..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہ

اسماعیلؑ آئے تو فرمایا..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِسْمٰعِیْلُ ذَبِیْحُ اللّٰہ

موسیٰؑ آئے تو فرمایا ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ

داؤدؑ آئے تو فرمایا ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَاوٗدُ خَلِیْفَۃُ اللّٰہ

عیسیٰؑ آئے تو فرمایا ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہ

محمدؐ آئے تو فرمایا ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میرے دوستو..... آپ نے غور کیا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہے..... یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ..... اتنا اہم ہے کہ ہر نبی نے ..... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا..... حتیٰ کہ.....

Scanned with CamScanner

اس جرم انہیں شہید کیا گیا ..... پھر بھی انہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا
انہیں آروں کے نیچے چیر دیا گیا ..... پھر بھی انہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا
انہیں گھروں سے نکال دیا گیا ..... پھر بھی انہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا
انہیں وطن سے بے وطن کیا گیا ..... پھر بھی انہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا
انہیں آگ میں ڈال دیا گیا ..... پھر بھی انہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا
انہیں مارا پیٹا گیا ..... پھر بھی انہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا

میرے دوستو.....تمام انبیاء کرام کا یہ اتفاقی دعویٰ ہے
.....یہ اتفاقی مسئلہ ہے.....یہ اتفاقی موضوع ہے.....

ذکر احمدؐ بذبان احد:۔

میرے دوستو.....یہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ .....اتنا اونچا کلمہ ہے کہ ساری دنیا کے سردار ہمارے پیغمبر.....حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.....
جنکے چہرے پر قرآن اترتا ہے.....جو مدینے کی گلیوں سے گزریں.....تو ان گلیوں میں خوشبوئیں پھیل جاتی ہیں.....جن پر اللہ کا قرآن اترتا ہے.....وہ عظیم الشان پیغمبر ہیں.....

جنکی زلفوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَالَّیْلِ کہا
جنکے دانتوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے یٰسِیْن کہا
جنکے زمانے کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَالْعَصْر کہا
جنکے کمبل کا ذکر آیا ..... قرآن نے یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کہا
جنکے چہرے کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَالضُّحٰی کہا
جنکی کملی کا ذکر آیا ..... قرآن نے یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کہا
جنکی آنکھوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے مَازَاغَ الْبَصَرُ کہا

Scanned with CamScanner

جنکے ہونٹوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ کہا
جنکے مدینے کا ذکر آیا ..... قرآن نے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ کہا
جنکی زبان کا ذکر آیا ..... قرآن نے لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کہا
جنکے سینے کا ذکر آیا ..... قرآن نے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کہا
جنکے اخلاق کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کہا
جنکی رحمت کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کہا

لیکن میرے دوستو..... اتنا بڑا پیغمبرؐ ہے کہ جس کا چلنا بھی قرآن بنتا ہے ..... جو بولتا ہے تو اس کا بولنا بھی قرآن بنتا ہے..... لیکن آج طائف کی گلیوں میں اسی پیغمبرؐ کے چہرے پر پتھر پڑے ہیں..... اسکا چہرہ مبارک زخمی ہے ..... اور چہرہ مبارک سے خون نکل رہا ہے..... احد کے پہاڑوں پر اس کے چہرے پر پتھر پڑے تو اس کے دانت بھی زخمی ہو گئے..... حتی کہ دو دانت مبارک شہید ہو گئے..... معلوم ہوا کہ جس نبی کی جوتی پر دنیا قربان کر دی گئی ہے ..... آج اس نبیؐ کا چہرہ جس بات سے زخمی ہے..... اس چیز کا مقام اس نبیؐ سے بھی زیادہ ہے..... وہ چیز کیا ہے..... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .....

مشکل کشاء کون؟:۔

میرے بھائیو..... تم نے آج لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ بھلا دیا ہے ..... تجھے تو اس بات کا علم ہی نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہے..... آج تم کلمہ پڑھتے ہو..... تمہارے صرف کلمہ پڑھنے سے عبادت قبول نہیں ہوتی ..... کہتے ہیں کہ علی مشکل کشاء ہے..... تم مجھے ایک بات کا جواب دو کہ جب انکے بیٹے حضرت حسینؓ پر کربلا کے میدان میں مشکل آئی ..... تو پھر حضرت علی دور کرنے کیوں نہیں آئے؟..... لہذا جو علی قریب سے تو دور کرنے

Scanned with CamScanner

نہیں آیا..... لیکن وہ چودہ سو سال بعد تیری مشکلیں دور کرنے آئیگا..... اللہ تیرے عقیدے کی اصلاح کرے ..... جو خود محتاج ہو وہ مشکل کشاء کیسے ..... مشکل کشاء اللہ کے سوا کوئی نہیں .....

تیرا محتاج بندہ:۔

میرے دوستو..... جب کوئی بزرگ فوت ہو جاتا ہے..... اس کی آنکھیں بھی تم بند کرتے ہو..... حتی کہ وہ اپنی آنکھیں بھی خود بند نہیں کر سکتا ..... اسکا منہ تم بند کرتے ہو..... اسکے ہاتھ تم سیدھے کرتے ہو..... اور اسکے پاؤں بھی تم سیدھے کرتے ہو حتی کہ جب اس کے غسل کفن کا وقت آتا ہے.....

اس کے کپڑے تم اتارتے ہو
اس کے جسم پر پانی تم ڈالتے ہو
اس کے جسم پر صابن تم لگاتے ہو
اس کے لئے بیری کے پتے تم لاتے ہو
پھر اس کے کفن دفن کا انتظام بھی تم ہی کرتے ہو

کیوں..... بابا جی آپ تو بڑی کرنی والے ہو..... تم آج خود ہی غسل کر کے دکھاؤ..... بابا جی آپ کو کیا ہو گیا ہے..... آپ تو بڑی کرنی والے بزرگ تھے..... آج آنکھیں بھی بند نہیں کر سکتے..... آج بستر سے اتر کر غسل بھی نہیں کر سکتے..... آج کپڑے بھی نہیں پہن سکتے.....

وہ بزرگ جو فوت ہو گئے..... وہ جنکی روح نکل گئی ہے آج وہ تیرا محتاج ہے کہ تم غسل بھی دو..... کفن بھی پہناؤ..... اسکے بعد جب جنازہ تیار ہو گیا..... چلو نہلا تو دوسرے آدمیوں نے دیا..... تو اب انہیں چاہئے کہ خود قبرستان چلے جائیں..... لیکن وہ خود نہیں جا سکتے..... تم کندھوں پر اٹھا کر

Scanned with CamScanner

خود لے جاتے ہو..... پھر لے جا کر آگے جنازے کی چارپائی رکھ دیتے ہو
..... پھر مسجد میں اعلان کرتے ہو کہ لوگو فلاں بزرگ فوت ہو گئے ہیں.....

ریڑھی والو تم بھی آؤ
دوکان دارو تم بھی آؤ
چوھدریو تم بھی آؤ
امیرو تم بھی آؤ
غریبو تم بھی آؤ

کیا بات ہے..... بابا جی کی بخشش کروانی ہے..... بابا جی
کا جنازہ پڑھانا ہے..... بابا جی کیلئے دعا کروانی ہے.....

بابا جی پیر کی دعا کا محتاج ہے
بابا جی فقیر کی دعا کا محتاج ہے
بابا جی تیری دعا کا محتاج ہیں
بابا جی چوھدری کی دعا کا محتاج ہیں
بابا جی ریڑھی والے کی دعا کا محتاج ہے

جنازہ آگے پڑا ہوا ہے..... فقیر بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے
..... امیر بھی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہے..... تم بابے کی چارپائی آگے رکھ
کر اللہ اکبر کہتے ہو..... واہ اللہ چارپائی آگے رکھوا کر تو نے اپنا نعرہ لگوایا ہے
..... اللہ اکبر..... فرمایا کہ میں دنیا کے دلوں میں توحید سمانا چاہتا ہوں.....
کہ بابے کی چارپائی آگے رکھ کر مجھے پکارو..... نام میرا لو..... اللہ اکبر کہو
..... یہ کہو کہ بڑا اللہ ہی ہے..... بڑا بابا نہیں ہے.....
پھر اسکے بعد میں اقرار کرتا ہوں..... سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

Scanned with CamScanner

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.....اب چارپائی آگے پڑی ہوئی ہے.....اور پھر یہ اقرار کرلیا ہے کہ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ یہ بزرگ اِلٰہ نہیں اِلٰہ صرف تو ہی ہے.....جب یہ اقرار کرلیا تو پھر تجھ سے تقاضا ہوتا ہے کہ اب تو نبی علیہ السلام پر درود پڑھ تا کہ نبی علیہ السلام کی سفارش ہوجائے.....اور پھر درود کے بعد تم یہ دعا پڑھتے ہو.....اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا.....اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ.....(مشکوٰۃ ص ۱۴۶)

ہمارے زندوں کو بخش دے
ہمارے مردوں کو بخش دے
ہمارے حاضروں کو بخش دے
ہمارے غائبوں کو بخش دے
ہمارے چھوٹوں کو بخش دے
ہمارے بڑوں کو بخش دے
ہمارے مردوں کو بخش دے
ہماری عورتوں کو بخش دے

اے اللہ جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اسے صرف اور صرف اسلام پر زندہ رکھ.....یعنی شرک سے بچا کر رکھ.....اور جس کو تو ہم میں سے موت دے دے اسے ایمان والی موت عطا کر.....تم یہ بھی دعا کرا رہے ہو.....اور اس کے بعد تم اللہ اکبر بھی کہتے ہو.....پھر تم سلام بھی پھیر دیتے ہو.....

عبادت پر پابندی کیوں؟

اب میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ مولوی جی سلام کیوں پھیرتے ہو

Scanned with CamScanner

.....تم رکوع میں کیوں نہیں جاتے .....اورتم سجدے میں کیوں نہیں جاتے .....جبکہ.....

نمازوں میں ..... سجدہ

تراویحوں میں ..... سجدہ

فرضوں میں ..... سجدہ

وتروں میں ..... سجدہ

نفلوں میں ..... سجدہ

سنتوں میں ..... سجدہ

عبادت میں ..... سجدہ

خسوف میں ..... سجدہ

کسوف میں ..... سجدہ

عیدین میں ..... سجدہ

لیکن اس جگہ سجدہ کیوں نہیں کرتا..... یہاں رکوع کیوں نہیں کرتا

.....اللہ تو بتادے کہ رکوع کی اجازت کیوں نہیں.....

اللہ فرماتے ہیں اس لئے اجازت نہیں ہے کہ بندے کی لاش سامنے پڑی ہے.....بابے کی میت سامنے ہے .....اس میت کی موجودگی میں .....میں اجازت نہیں دیتا کہ تو رکوع کرے.....

اللہ میں رکوع کروں گا.....رکوع میں بھی تو یہی کہوں گا.....

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ .....تو سب سے بڑا ہے.....میں سجدے میں جاؤں گا تو سجدے میں بھی کہوں گا.....سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی.....کہ اللہ تو سب سے بڑا ہے.....

Scanned with CamScanner

اللہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے رکوع میں میرا نام لے گا..... لیکن آج میرا نام لینے کی بھی تجھے اجازت نہیں..... سجدے میں بھی میرا نام لینے کی اجازت نہیں ہے..... کیوں..... رکوع کریگا بے شک دل میں مجھے پکارے گا..... سجدہ کریگا مجھے پکارے گا..... لیکن دور سے دیکھنے والا یہ نہ کہے کہ رکوع میت کو کر رہا ہے..... سجدہ اس آدمی کو کر رہا ہے..... جو رب سامنے پڑی ہوئی میت کے سجدہ اپنے آپ کو بھی نہ کرنے دے..... اور اپنے آپ کو رکوع بھی نہ کرنے دے..... تو پھر جب تو میت کو قبر میں رکھ آئے..... اس وقت اس کو سجدہ کرنے کی اجازت کس طرح دے سکتا ہے.....

لہذا سامنے میت پڑی ہے آدمی رکوع نہیں کرتے..... کیوں رکوع نہیں کرتے کہ شک نہ پڑے..... جب تم اس کو مٹی میں دفن کر کے آتے ہو..... تو پھر تمہیں سجدے کی اجازت کیسے مل جاتی ہے.....

جو بزرگ آنکھیں بند کرنے میں ..... تیرا محتاج ہے
جو بزرگ منہ بند کرنے میں ..... تیرا محتاج ہے
جو بزرگ ہاتھ سیدھے کرنے میں ..... تیرا محتاج ہے
جو بزرگ پاؤں سیدھے کرنے میں ..... تیرا محتاج ہے
جو بزرگ جنازہ لانے میں ..... تیرا محتاج ہے
جو بزرگ جنازہ پڑھانے میں ..... تیرا محتاج ہے
جو بزرگ قبر کے اندر اتارنے میں ..... تیرا محتاج ہے

میرے بھائیو..... بزرگ کو تم نے قبر میں رکھا..... تم نے اس کے منہ سے کپڑا اٹھایا ہے..... تم نے اس کا چہرہ قبلے کی طرف کیا..... بابا جی خود ہی منہ قبلے کی طرف کر لو..... ساری زندگی نمازیں بھی پڑھتے رہے.....

Scanned with CamScanner

..... پھر پھٹے بھی تم رکھتے ہو .....

..... پھر اینٹیں بھی تم رکھتے ہو .....

..... پھر مٹی بھی تم ڈالتے ہو .....

جو بابا آنکھیں بند کرنے کے بعد مٹی ڈالنے تک..... ہر بات میں تیرا محتاج ہے..... جب مٹی ڈال دی جاتی ہے..... تو تم اسکے محتاج کیسے ہو گئے ہو..... ابھی تک تو وہ تیرا محتاج تھا..... اب تم اسکے محتاج بن گئے ہو ..... کبھی اس بات پر بھی غور کیا ہے.....

سورج نکلتا ہے ..... سجدے کی اجازت نہیں

سورج ڈھلتا ہے ..... سجدے کی اجازت نہیں

سورج غروب ہوتا ہے ..... سجدے کی اجازت نہیں

اللہ کیوں..... جب سورج نکلے گا تو میں سجدہ تو تجھے کروں گا ..... سورج غروب ہوگا تو تجھے سجدہ کروں گا..... رب نے فرمایا ٹھیک ہے ..... ان تینوں وقتوں میں مجھے بھی سجدہ نہیں کر سکتے ہو..... اس لئے کہ اگر ان تینوں وقتوں میں تو مجھے سجدہ کرے گا..... تو سورج کو پوجنے والا ..... سورج کو رب کہنے والا یہ سمجھے گا کہ سورج کو سجدہ کر رہا ہے..... اس شک کی بنیاد پر میں نے آپ کو سجدہ سے روک دیا ہے کہ مجھے بھی سجدہ نہ کرنا.....

جو رب اپنی غیرت میں..... اتنا حساس ہو کہ اپنے آپ کو سجدہ کروانے سے روک دے..... کہ کوئی شبہ نہ کرے کہ سورج کو سجدہ کر رہا ہے ..... وہ قبر پر سجدہ کی اجازت کس طرح دے سکتا ہے.....

کتب سماویہ کا فتویٰ:۔

تجھے معلوم ہو کہ مشکل کشاء کون ہے..... تجھے پتہ چلے کہ تیرا

Scanned with CamScanner

حاجت روا کون ہے..... تیرا داتا اور مولا کون ہے..... تو اپنے داتا اور مولا کی پہچان کر..... تو اپنے حقیقی مشکل کشاء کی پہچان کر..... ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا پر تشریف لائے..... کسی نبی نے اپنی دعا میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارا ہو تو مثال لاؤ..... حتی کہ.....

توریت کھول کر دیکھ ..... اور کسی کو نہیں پکارا
زبور کھول کر دیکھ ..... اور کسی کو نہیں پکارا
انجیل کھول کر دیکھ ..... اور کسی کو نہیں پکارا
قرآن کھول کر دیکھ ..... اور کسی کو نہیں پکارا

ہر نبی نے اپنی اپنی دعا میں رب کو پکارا ہے..... حتیٰ کہ آمنہ کے لال کو دیکھ لے..... بدر کے میدان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو پکارا ہے اور فرمایا..... اللھم ان تھلك ھذا الصحابه لا تعبدو فی الارض.....

اُحد میں جا کر اللہ کو پکارا ہے
خیبر میں جا کر اللہ کو پکارا ہے
کعبے میں جا کر اللہ کو پکارا ہے
سجدے میں جا کر اللہ کو پکارا ہے
رکوع میں جا کر اللہ کو پکارا ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی پہلے گزر چکے تھے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم تے کسی کو نہیں پکارا اور کسی کا نام نہیں لیا صرف رب کا نام لیا ہے.....

میرے دوستو..... جب.....

نبیوں کا خدا ..... اللہ ہو
ایک لاکھ نبیوں کا داتا ..... اللہ ہو

Scanned with CamScanner

نبیوں کا مشکل کشاء ..... اللہ ہو

نبیوں کا حاجت روا ..... اللہ ہو

نبیوں کا عالم الغیب ..... اللہ ہو

نبیوں کا مختار کل ..... اللہ ہو

نبیوں کا حاضر و ناظر ..... اللہ ہو

نبیوں کا ماٰوی و ملجا ..... اللہ ہو

نبیوں کا بیڑے تارنے والا ..... اللہ ہو

نبیوں کا بگڑی بنانے والا ..... اللہ ہو

تو تم بھی اسی اللہ کو مشکل کشاء مان لو..... جو نبیوں کا مشکل کشاء ہے..... وہ تمہارا بھی مشکل کشاء ہے.....

عقیدہ کیا ہے؟

میرے دوستو..... اپنے عقیدے پر توحید کی پالش کرو..... جب تک تمہارا عقیدہ درست نہیں..... اس وقت تک تمہاری عبادت بھی درست نہیں..... یہ عقیدے اپنا لو اللہ کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا.....

میرے دوستو..... عقیدہ عقد سے ہے..... عقد عربی کا لفظ ہے..... عقد کا معنی گرہ باندھنا ہے..... ایک آدمی کہتا ہے فلاں لڑکی کا فلاں لڑکے سے عقد ہو گیا ہے یعنی نکاح ہو گیا ہے..... یعنی اس لڑکی کی اس لڑکے کیساتھ گرہ باندھ دی گئی ہے..... تو اسی عقد سے عقیدہ ہے.....

جب ایک لڑکے کا لڑکی سے عقد ہو گیا یعنی نکاح ہو گیا..... اسکے بعد وہ لڑکی جسکی اسکے ساتھ گرہ بندھی گئی ہے..... اگر وہ لڑکی کسی اور کی طرف دیکھے گی..... تو جب یہ لڑکا دیکھے کہ میری بیوی ہے..... اس کی تو میرے

Scanned with CamScanner

ساتھ گرہ بندھی ہے..... یہ آج شام فلاں لڑکے کی طرف دیکھ رہی تھی.....
اگر اس میں غیرت ہوگی تو طلاق دے دیگا..... یعنی وہ اپنی غیرت کے سلسلے میں
اتنا حساس ہے..... کہ جسکے ساتھ اسکی گرہ بندھی ہوئی ہے..... اسے کسی
اور کی طرف دیکھنے بھی نہیں دیتا.....

حالانکہ کسی اور کے بستر پر نہیں گئی ہے..... صرف اسکی طرف
دیکھتی ہے..... اسے اتنی غیرت جگاتی ہے کہ گرہ میرے ساتھ بندھی ہے
..... اور دیکھتی اور کی طرف ہے..... یعنی اپنی بیوی کا معاملہ آیا ہے تو اپنی
گرہ بندھی ہوئی لڑکی کو کسی اور کی طرف دیکھنے کی اجازت بھی نہیں دیتا.....

اور جب میں کہتا ہوں کہ عقیدہ توحید..... تو یہ عقیدہ توحید ہے
..... اسکا مطلب یہ ہے کہ ہماری گرہ رب کے ساتھ بندھی گئی ہے.....
جب تیرے ساتھ ایک لڑکی کی گرہ باندھ دی جائے..... تو وہ کسی کی طرف
نہیں دیکھ سکتی..... تو پھر تو رب کیساتھ گرہ باندھ کر کسی اور کی طرف دیکھے گا
..... تو تیرے جتنی بھی رب کو غیرت نہیں..... تم تو اس کو گولی مارو
..... تم تو اسے گھر سے نکال دو..... کہ.....

میرے ساتھ ..... عقد ہوا ہے
میرے ساتھ ..... نکاح ہوا ہے
میرے ساتھ ..... گرہ بندھی ہے
میرے ساتھ ..... نسبت بندھی ہے

اب کسی اور کی طرف دیکھے کیوں.....

میرے بھائیو..... تم رب کے ساتھ عقد کر کے..... رب کے
ساتھ عقیدہ اپنا کر..... رب کو ایک مان کر.....

Scanned with CamScanner

پھر پیر کو پکارے

پھر ولی کو پکارے

پھر قبر کو پکارے

اور پھر سجدے جا کر کرے..... پھر کہے کہ میری بگڑی بنادے

.....اے فلاں مجھے پہنچ جا.....اے خواجہ میری مدد کو آ.....جتنا ایمان

.....جتنی عظمت اور غیرت تمہارے اندر موجود ہے.....کیا اتنی بھی غیرت

تیرے رب کے اندر موجود نہیں.....

مشرک پر کر فیو لگ گیا:۔

میرے بھائیو.....اللہ پاک نے یہ قانون بنادیا ہے.....

بلکہ یہ کر فیو لگا دیا ہے.....کہ جس وقت تم شرک کرو تو اللہ کریم فرماتے ہیں

.....اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا.....(پ۵ النساء آیت ۴۸)

اللہ فرماتا ہے جو آدمی شرک کرتا ہے.....اسے کبھی بھی معاف نہیں

کیا جائیگا.....کبھی بھی جنت میں داخل نہیں کیا جائیگا.....یعنی.....

جو اللہ کے سوا کسی اور کو داتا کہے گا

جو اللہ کے سوا کسی اور کو مشکل کشاء کہے گا

جو اللہ کے سوا کسی اور سے بچہ بچی مانگے گا

جو اللہ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کریگا

اس کی بخشش کبھی ہو ہی نہیں سکتی ہے.....

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ .....پہلے دور کے مشرک بتوں کو سجدہ کرتے

تھے اور آج کا شرک یہ ہے کہ ولیوں کی قبروں پر جا کر سجدے کرتے ہیں.....

Scanned with CamScanner

کائنات میں اعلیٰ قبر مبارک:۔

ایک بات اور سن لیں کہ.....اگر کسی بزرگ کی قبر پر سجدہ کرنا جائز ہوتا.....اگر کسی بزرگ کے سامنے سر جھکانا جائز ہوتا.....اگر کسی بزرگ کیلئے تعظیمی سجدہ کرنا جائز ہوتا.....اگر کسی بزرگ کی قبر کے ارد گرد طواف کرنا جائز ہوتا.....تو.....

صحابہ کرامؓ ..... پیغمبرؐ کی قبر پر سجدہ کرتے

صحابہ کرامؓ ..... پیغمبرؐ کی قبر کا طواف کرتے

صحابہ کرامؓ ..... پیغمبرؐ کی قبر کو عرق گلاب سے غسل دیتے

صحابہ کرامؓ ..... پیغمبرؐ کی قبر پر پھولوں کی چادریں چڑھاتے

میرے دوستو.....جب ایک لاکھ چوالیس ہزار کم وبیش صحابہؓ نے پیغمبر کی قبر پر سجدہ نہیں کیا.....نبی کی قبر پر طواف نہیں کیا.....نبی کی قبر پر چادر نہیں چڑھائی.....نبی کی قبر پر جا کر حاجتیں نہیں مانگیں.....

تو میرے دوستو.....میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے.....کوئی اور بہتر قبر پوری کائنات میں.....اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی ہے.....اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے.....

آمین .....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

عظمتِ قرآن کریم

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ..... وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ..... اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا کَبِیْرًا..... (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۹)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ..... وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.....

اشعار:۔

جس دور پہ نازاں تھی دنیا اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا خود ہوش میں آنا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں مرنے کو مسلماں بھول گئے
اذاں تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضا میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے وہ ضرب لگانا بھول گئے

Scanned with CamScanner

تمہید:۔

قابل صد احترام

واجب الاحترام

غیور نوجوان دوستو

آج کا یہ پروگرام ..... نزول قرآن کا پروگرام ہے ..... جنہوں نے قرآن سنا ہے ..... وہ خوش نصیب بھی اعزاز لے گئے ..... اور جنہوں نے قرآن سنایا ہے ..... وہ خوش قسمت بھی برکت حاصل کر گئے .....

اللہ تعالیٰ ہمارا یہ قرآن کا سننا اور سنانا قبول فرمائے ..... آمین .....

یہ قرآن نے بتایا:۔

قرآن ایک ایسی کتاب ہے ..... جس نے انسانوں کو پستی سے اٹھایا ..... اور اوج ثریا پر بٹھا دیا .....

خدا کیا ہے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

رب کون ہے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

اے انسان تو کس لئے آیا؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو نے زندگی کیسے گزارنی ہے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

میرے بھائیو ..... اس قرآن حکیم سے زیادہ جامع کتاب ..... اس پوری دنیا میں اور کوئی نہیں ہے .....

کوئی علم نحو کی کتاب ہے

کوئی علم صرف کی کتاب ہے

کوئی علم تاریخ کی کتاب ہے

کوئی علم جغرافیہ کی کتاب ہے

Scanned with CamScanner

کوئی علم منطق کی کتاب ہے
کوئی علم فلسفہ کی کتاب ہے
کوئی علم محاورات کی کتاب ہے
کوئی علم بلاغت کی کتاب ہے
کوئی علم بدیع کی کتاب ہے
کوئی علم فصاحت کی کتاب ہے

یہ ایک موضوع ہے..... اور یہ ایک معنی ہے..... لیکن دنیا میں ایک کتاب قرآن ہے.....

جس میں علم بھی ہے
جس میں عمل بھی ہے
جس میں ادب بھی ہے
جس میں صرف بھی ہے
جس میں نحو بھی ہے
جس میں تفسیر بھی ہے
جس میں تاریخ بھی ہے
جس میں جغرافیہ بھی ہے

ذرا توجہ کرنا..... یہ قرآن ایک ایسی عظیم الشان کتاب ہے..... ایک ایسا کامل دستور العمل ہے..... جس میں.....

تیرے جانے کا مقصد بھی ہے
تیرے رونے کا مقصد بھی ہے
تیرے مسکرانے کا مقصد بھی ہے

Scanned with CamScanner

تو پانی کس طرح کا پیئے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو روٹی کس طرح کمائے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو کھانا کس طرح کا کھائے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو زندگی کس طرح بسر کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو حکومت کس طرح کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو اپنے فیصلے کس طرح سنائے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو معاملات کس طرح طے کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو حقوق اللہ کس طرح پورے کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو حقوق العباد کس طرح پورے کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو حقوق اولاد کس طرح پورے کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو اپنی بیوی کے ساتھ کیا سلوک کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو حقوق دعائیہ کس طرح پورے کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو حقوق والدین کس طرح پورے کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

تو حقوق قرابت داری کس طرح پورے کرے؟ ..... یہ قرآن نے بتایا

میرے بھائیو..... اور اسی قرآن نے ایک لفظ بولا ہے..... میں اس لفظ کی طرف آپ کو لانا چاہتا ہوں..... قرآن نے کیا کہا ہے.....

قرآن کہتا ہے..... اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ

..... اس قرآن نے ذلت اور رسوائی میں گری ہوئی انسانیت کو اٹھا کر..... کائنات کے فرشتوں کا مخدوم بنا دیا.....

کوئی نہیں پوچھتا:۔

میرے بھائیو..... اس قرآن نے بتایا.....

Scanned with CamScanner

حسن والوں کو ..... کوئی نہیں پوچھتا

جمال والوں کو ..... کوئی نہیں پوچھتا

دولت والوں کو ..... کوئی نہیں پوچھتا

دنیاداروں کو ..... کوئی نہیں پوچھتا

رشتے داروں کو ..... کوئی نہیں پوچھتا

ابوجہل نبی کا چچا ہے ..... کوئی نہیں پوچھتا

ابوطالب نبی کا چچا ہے ..... کوئی نہیں پوچھتا

گورے رنگ والوں کو ..... کوئی نہیں پوچھتا

جس گھر میں نبی ہے ..... اس گھر کو کوئی نہیں پوچھتا

اگر قرآن پوچھتا ہے تو کس کو پوچھتا ہے..... ارے حبشہ کے کالے بلال کو ہر کوئی پوچھتا ہے..... تو اس مؤذن رسول سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اونچا کس نے کیا..... قرآن نے کیا..... کس وجہ سے اونچا کیا.....

ابولہب کا معنی:۔

توجہ رہے..... ابولہب کے معنی پر غور کر..... ابولہب کا نام تو آپ نے سنا ہے..... لیکن آپ کو یہ پتہ نہیں کہ ابولہب کا معنی کیا ہے..... ابولہب کو ابولہب کیوں کہتے ہیں..... ابولہب کا لغوی معنی ہے لہب کا باپ..... تو لہب کا نام مشہور ہونا چاہئے..... لیکن لہب کا نام کوئی رکھتا ہی نہیں.....

توجہ کرنا..... لہب کا معنی ہے شعلہ مارنے والا..... یعنی جس کا حسن شعلہ مارتا ہے..... اس کو قرآن نے کیا کہا..... تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ..... جس کے حسن نے شعلہ مارا..... اسے قرآن نے کہا..... تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ ..... اور جس کا رنگ کالا ہے..... اسے محمدؐ نے کہا کعبہ کی

Scanned with CamScanner

چھت پہ چڑھ جا..... کیوں کہا..... اس لئے کہ قرآن نے کہا..... اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ ..... او بھیڑوں کو چرانے والو..... قیصر و کسریٰ تمہارے قدموں میں آئیگا..... کیونکہ قرآن کو تم نے سینہ سے لگایا ہے ..... اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ..... مکے کی گلیوں میں چلو گے تو کوئی نہیں پوچھے گا..... لیکن جب قرآن سینے سے لگاؤ گے تو پھر قیصر و کسریٰ ..... خسرو پرویز تمہارے پاؤں چاٹیں گے..... اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ.....

اور قرآن انسانیت کو اونچا کرتا ہے کہ آج ایک صحابیؓ کہتے ہیں..... کہ میں مدینہ کی بستی میں تھا..... میں نے قرآن نہیں پڑھا تھا..... اور میں نے کلمہ بھی نہیں پڑھا تھا..... میں رسول اللہ کا غلام بھی نہیں بنا تھا..... اور میں اسلام میں داخل بھی نہیں ہوا تھا..... اور میرے گاؤں کا ہر آدمی پتھر کو سجدہ کرتا تھا ..... مورت کو سجدہ کرتا تھا..... میرے گاؤں کا ہر شخص..... اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی مورتیوں کو خدا کہتا تھا.....

خدا بھی غائب ہو گیا:۔

اور ہم نے ایک بڑا خدا چوک میں کھڑا کیا ہوا تھا..... ہم صبح اٹھتے ہی اس کو جا کر سجدہ کرتے تھے..... ایک دن ہم صبح سجدہ کرنے کیلئے آئے..... تو ہم نے دیکھا کہ ہمارا خدا غائب ہو چکا ہے..... خدا نہیں ہے..... کہاں گیا ..... اغوا ہو گیا..... برائے تاوان..... ہم پریشان ہو گئے کہ ایسی بھی کوئی پاگل قوم ہے..... جس کا خدا ہی اغوا ہو جائے.....

یہ واقعہ میں آپ کو سیرت ابن ہشام سے سنا رہا ہوں..... ابن ہشام میں محمد ابن ہشام نے لکھا ہے کہ صحابہؓ کہتے ہیں..... خدا غائب ہو گیا ہے.....

Scanned with CamScanner

دو تین دن ہو گئے..... چوک میں اشتہار لگایا..... اعلان کیا کہ ایک عدد خدا گم ہو گیا ہے..... خدا کہاں ہے تلاش کرو..... چھ سات دنوں کے بعد ہمیں کسی نے بتایا کہ فلاں گاؤں کے باہر..... فلاں کھیت میں ایک جگہ پانی لگا ہوا تھا..... اور خدا وہاں ڈوبا ہوا تھا.....

چنانچہ ان کو جب پتہ چلا تو یہ سب لوگ وہاں پہنچ گئے..... اپنے خدا کو اٹھایا صاف کیا..... صاف کر کے لے آئے..... پھر اسے چوک میں کھڑا کر دیا..... پھر اسے دو دن پوجا..... تیسرے دن پھر خدا غائب.....

پھر ہم نے تلاش شروع کر دی..... دو چار دن پھر پریشانی میں گزر گئے کہ خدا غائب ہو گیا ہے..... ہماری نیندیں اڑ گئیں..... پھر ہم کو پتہ چلا کہ ہمارے گاؤں میں جو تالاب ہے گندے پانی کا..... آج اس میں کسی نے ہمارے خدا کو پھینک دیا ہے..... جب ہم نے وہ گندا پانی نکالا..... دیکھا تو نیچے ہمارا خدا پڑا تھا..... ہم نے اسے نکال کر دھویا..... پھر چوک میں کھڑا کر دیا..... پھر اسے پوجنے لگ گئے.....

جب تیسری مرتبہ خدا پھر غائب ہو گیا..... تو آدھے لوگوں کا اعتقاد ٹوٹ گیا..... پھر تلاش کرنا شروع کر دیا کہ اس خدا بے چارے کو آج پھر کسی نے ڈبو دیا ہے..... بلکہ پانچ چھ دنوں کے بعد ہمارا خدا..... گاؤں کے چوک میں پڑے ہوئے کوڑے کرکٹ پر پڑا ہے..... سر نیچے ہے ٹانگیں اوپر ہیں..... اور ایک کتے کو دیکھا کہ وہ اس کے منہ میں ٹانگ اٹھا کر پیشاب کر رہا ہے.....

یہ واقعہ سیرت ابن ہشام میں ہے..... جس وقت ہم نے اس کی یہ حالت دیکھی..... تو بے ساختہ سارے گاؤں کی زبان پہ آیا..... کہ جو خدا اپنے آپ کو ڈوبنے سے نہیں بچا سکتا..... وہ پوری انسانیت کو ڈوبنے سے کیسے

Scanned with CamScanner

بچائے گا.....تو سب لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے.....کہ آؤ سب مل کر رسول اللہ کے پاس چلتے ہیں.....اور سب مل کر پیغمبر کے پاس پہنچے .....تو انہوں نے پتھر کی مورتیوں کو چھوڑ کر ایک خدا کو سینے سے لگایا.....اور قرآن پڑھا.....تو پھر قرآن کی یہ آیت صادق آ گئی .....کہ.....اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ .....

چھوٹے خدا گھروں میں بند:۔

ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ ہم تبوک کے علاقہ میں رہتے ہیں.....وہاں رات کو ہمارے اوپر دشمن نے شب خون مارا.....ہماری عادت تھی ہم نے چھوٹے چھوٹے خدا بنائے ہوئے تھے.....اور ان کو جیب میں رکھا ہوا تھا .....تا کہ جہاں ہم کام جائیں خدا ہمارے ساتھ ہوں.....

میرے بھائیو.....یہ عجیب بت پرستی تھی کہ رات کو شب خون مارا .....سارے گاؤں کے لوگ ان دشمنوں کے پیچھے بھاگ پڑے.....دشمن آگے آگے ہم پیچھے پیچھے لیکن کسی کو اپنے گھر سے خدا اٹھانا یاد نہ رہا.....آدھی رات کا وقت تھا.....خدا تو الماری میں پڑے ہوئے تھے.....جن کو ہم صبح اٹھ کر جیبوں میں ڈالتے تھے.....سب لوگ بغیر خدا کے بھاگ گئے .....

جب صبح سجدہ کرنے کا وقت آیا تو انہوں نے کہا کہ خدا کوئی نہیں تو پریشان ہو گئے .....اور بوڑھے کہنے لگے کہ اب شکست ہو جائے گی .....کیونکہ خدا کوئی نہیں.....ان میں کچھ خرانٹ قسم کے لوگ تھے.....انہوں نے کہا کہ اگر اب ہم پیچھے جائیں گے.....تو دشمن بھی پیچھے آ جائے گا.....

خدا خشک ہو گئے:۔

اب ایک ترکیب ہے کہ ہمارے پاس آٹا تو موجود ہے.....لہذا جس

Scanned with CamScanner

کے پاس جس قدر آٹا موجود ہے.....اور جس کا جتنا جتنا خدا ہے وہ اتنے آٹے میں پانی ڈالے.....اور اس میں پانی ڈال کر اپنے ہاتھ سے.....اور اپنی مرضی کے مطابق اپنا خدا بنالے.....اور دھوپ چڑھی ہوئی ہے.....اس دھوپ میں اپنے اپنے خداؤں کو خشک کرنے کیلئے رکھ دو.....

چنانچہ اس ساری قوم نے.....سارے گاؤں کے لوگوں نے اپنے لئے خداؤں کو آٹے سے بنایا.....اور آٹے کے خدا بنا کر میدان میں ڈال دیئے .....خداؤں کو دھوپ لگ رہی ہے.....عجیب قوم ہے کہ جس نے اپنے خداؤں کو آٹے سے بنایا ہے.....اور دھوپ میں خشک کر رہی ہے.....یعنی ان کے اپنے بنائے ہوئے خدا خشک ہو رہے ہیں.....

اور جب خدا خشک ہو گئے تو انہیں جیبوں میں ڈالا.....اور دشمن کے پیچھے دوڑے اور دشمن آگے نکل گیا.....جب اس علاقہ میں دیکھا کہ دشمن نہیں ملا.....تو پھر کہنے لگے کہ دیکھا ہے.....جب خداؤں کو جیبوں میں ڈالا گیا تو ان کی وجہ سے فتح ہو گئی.....یہ خیال آیا واپس آ گئے.....

مشرک اپنے خدا کھا گئے:۔

واپس آئے تو ابھی منزل پر نہیں پہنچے تھے کہ آٹا ختم ہو گیا.....اور ایک وقت ابھی کھانے کا بھی باقی ہے.....جب بھوک سے مرنے لگے.....تو پھر انہی اپنے خداؤں کو توڑنے لگے.....اور انہی خداؤں کو توڑا اور آٹا بنایا.....اور پانی ڈال کر روٹی وغیرہ بنائی اور کھا گئے.....

ایسی بھی قوم دیکھی ہے کہ جو خدا پچاؤ قوم ہے.....ایک طرف تو یہ خدا پچاؤ قوم ہے.....اور جب اسی قوم نے گھر جا کر یہ سوچا کہ خدا بنا کر جیبوں میں ڈالے.....پھر انہی خداؤں کو کھا لیا اور کچھ نہ ہوا.....تو پھر یہ سچے خدا

Scanned with CamScanner

نہیں ہو سکتے ہیں..... لہذا چلتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ..... چنانچہ ساری قوم وہاں پہنچی..... اور ساری قوم نے کلمہ پڑھ لیا..... جسے رب رکھے اسے کون چکھے:۔

میرے دوستو..... ایک یہ موقع تھا کہ پتھر کی مورتیاں خدا بن گئیں تھیں ..... ایک یہ موقع تھا کہ پتھر کی مورتیوں کو چوکوں میں کھڑا کر کے سجدہ کیا جاتا تھا ..... اور پھر ایک وہ موقع آیا کہ قیصر روم کو فتح کرنے کیلئے صحابہؓ کا لشکر..... یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں کا لشکر نکلتا ہے..... اور جس وقت یہ قادسیہ کے مقام پر پہنچتا ہے..... تو وہاں دشمن کی فوج کا ایک سپہ سالار صحابہؓ کے پاس آیا..... اور وہ سپہ سالار آ کر کہنے لگا کہ اے صحابیو..... یہ زہر کی بوتل میرے ہاتھ میں ہے..... اگر یہ زہر کی شیشی تم پی لو اور بچ جاؤ..... تو ہم تمہارے نبیؐ کا کلمہ پڑھ لیں گے..... اگر تم زہر نہیں پیتے ہو تو ہم پی کر مر جاتے ہیں.....

ایڈورڈ گبن ایک عیسائی مؤرخ کہتا ہے..... کہ اسی وقت محمدؐ کے صحابہؓ کے سپہ سالار نے..... بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ..... یعنی پیغمبر کی سکھائی ہوئی دعا پڑھی اور سارا زہر منہ میں ڈال لیا..... اور اس سپہ سالار کو کچھ نہ ہوا..... یعنی اس صحابی کو کچھ بھی نہ ہوا..... اور وہ بوڑھا بے ہوش ہو گیا..... جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ میں اسلئے پریشان ہوں ..... تم نے اس زہر کی شیشی پر دم پڑھ لیا تھا اسلئے تم مرے نہیں ہو..... لیکن اس سپہ سالار نے کہا اے بتوں کو پوجنے والے..... تجھے تیرے خداؤں نے سکھایا ہے کہ زہر مارتی ہے..... مجھے میرے پیغمبرؐ نے سکھایا ہے..... کہ جب تک خدا نہ مارے دنیا کی کوئی طاقت مار نہیں سکتی.....

Scanned with CamScanner

اے اہل قرآن مبارک ہو:۔

ایک طرف پتھر کی مورت ہے.....اس سے ڈرایا جاتا ہے.....
پتھر کی مورت ہے.....اس سے خوف کھایا جاتا ہے.....پتھر کی مورت ہے
.....اسے معبود سمجھا جاتا ہے.....جب یہی پتھر کی مورت کو خدا کہنے والا
طبقہ.....قرآن کو سینے سے لگا کر یہ تسلیم کرتا ہے کہ.....وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ
وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ
الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ.....(پ۲۴ حم سجدہ آیت ۳۷)

جب اس ماٹو کو
جب اس گفتگو کو
جب اس اعلان کو
جب اس پروگرام کو

سینے سے لگاتا ہے.....تو پھر قیصر و کسریٰ کے دربار میں کھڑے ہو کر
.....میرے محمد کا عظیم صحابی.....سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اعلان کرتا
ہے.....اور للکار کر کہتا ہے.....کہ.....نحن قوم یحب الموت
کما تحبون الا عجماء السخر .....اے قیصر روم.....میں وہ قوم لایا
ہوں جو موت کے ساتھ ایسے محبت کرتی ہے.....جس طرح تم شراب سے محبت
کرتے ہو.....

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ مقام اور مرتبہ اسلام نے دیا ہے
.....اسلیئے تو قرآن کہتا ہے.....اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ
..... کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے.....

خالدؓ کو ..... صنعا سے بلا کر

Scanned with CamScanner

سلمانؓ کو ..... فارس سے بلا کر
صہیبؓ کو ..... روم سے بلا کر
معاذ بن جبلؓ کو ..... یمن سے بلا کر

پوری دنیا کا والی کیسے بنایا؟
پوری دنیا کا آقا کیسے بنایا؟
پوری دنیا کا سردار کیسے بنایا؟

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

میرے بھائیو..... یہ قرآن بتاتا ہے..... اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ..... قرآن کو سینے سے لگانے والوں نے..... زمین کی پستی سے اٹھ کر عرش اور فرش کو مسخر کردیا.....

صحابیؓ رسول ﷺ کی مہمان نوازی:۔

ایک وہ بھی وقت تھا کہ ایک ایک بات پر..... تین تین سو برس تک لڑائی ہوتی رہتی تھی..... ہماری زمین کو پانی نہیں لگا..... اس پر تین سو برس لڑائی ہوئی لیکن وہ بھی وقت آیا..... طلیحہ انصاریؓ کا واقعہ سنا ہوگا.....

ایڈورڈ گبن کہتا ہے کہ ایک وہ بھی وقت آیا کہ جب طلیحہؓ انصاری کے گھر میں مہمان آیا..... اسکے گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا..... اس نے بیوی سے کہا یہ دو روٹیاں ہیں..... جب ہم کھانا شروع کریں تو دیا بجھا دینا..... تا کہ میرا مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھالے..... تین سو برس تک لڑائی کرنے والے بیوی کو کہتے ہیں کہ دیا بجھا دینا تا کہ مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھائے..... کیوں کہتا ہے اسلئے کہ..... اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ.....

Scanned with CamScanner

لفظ اقوم کا معنی:۔

اَقْوَمُ کا معنی	.....	آقا بنانا
اَقْوَمُ کا معنی	.....	بڑا بنانا
اَقْوَمُ کا معنی	.....	بلند کرنا
اَقْوَمُ کا معنی	.....	کھڑا کرنا
اَقْوَمُ کا معنی	.....	سردار بنانا
اَقْوَمُ کا معنی	.....	مضبوط کرنا

تین کروڑ کا محل صدقہ کر دیا:۔

میرے بھائیو..... اسلام نے بڑا بنایا ہے..... قرآن نے بڑا بنایا ہے..... اور پھر وہ احساس دیا کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں..... انہوں نے شام کے ملک میں ایک محل بنایا..... جس محل پر ساٹھ لاکھ درہم خرچ ہوئے..... چنانچہ مولانا عبدالسلام ندوی اسوہ صحابہؓ میں لکھتے ہیں..... کہ ساٹھ لاکھ درہم ایک محل پر خرچ ہوئے.....

یعنی پاکستان کا تقریباً تین کروڑ سے زیادہ روپیہ ایک محل پر خرچ ہوا..... یہ ان صحابہؓ کی بات ہے کہ جن کا مخالف آج یہ کہتا ہے..... یہ بھوکے ننگے تھے ان کے پاس کچھ نہیں تھا..... جبکہ تین کروڑ خرچ ہوا..... ساٹھ لاکھ درہم خرچ کر کے اس میں دو سال بھی گزر گئے..... اور اب اس کی قیمت بڑھ کر اسی لاکھ درہم ہو گئی.....

حکیم بن حزامؓ نے کہا میں یہ مکان فروخت کرنا چاہتا ہوں..... لوگوں نے پوچھا کتنے میں فروخت کرو گے..... اس نے کہا اسی لاکھ درہم میں کیونکہ میں نے بعد میں بھی کچھ پیسے خرچ کئے ہیں..... لہذا مالیت اسی لاکھ

Scanned with CamScanner

ہے.....لیکن حضرت امیرؓ معاویہ تشریف لائے.....انہوں نے ساٹھ لاکھ درہم میں وہ محل خرید لیا.....اسی لاکھ درہم کا محل ساٹھ لاکھ درہم میں خرید لیا.....کتنے میں خریدا.....ساٹھ لاکھ درہم میں.....

جب حضرت معاویہؓ نے ساٹھ لاکھ درہم میں خرید لیا.....تو حکیم بن حزامؓ کے پاس قطاریں کی قطاریں لوگوں کی لگ گئیں.....جو افسوس کرنے آئیں تھیں کہ معاویہؓ نے تجھے لوٹ لیا ہے.....کہ اسی لاکھ کا مکان ساٹھ لاکھ میں لے لیا.....تو معاویہؓ نے تجھے لوٹ لیا ہے ہم لوگ افسوس کرنے آئے ہیں .....معاؓویہ نفع میں رہا اور تم خسارے میں رہے.....

چنانچہ حکیم بن حزامؓ نے کہا لوگ افسوس کیلئے آئے.....بابا حکیم معاویہؓ نے تجھے لوٹ لیا.....ساٹھ لاکھ درہم دیکر اسی لاکھ کا مکان لے گیا .....معاؓویہ نفع میں رہا تم خسارے میں رہے.....تو حکیم بن حزامؓ واپس آئے.....اور ساٹھ لاکھ کی پوری رقم پورے شہر کے فقیروں میں بانٹ کر کہا کہ اب بتاؤ کون نفع میں رہا.....تم کہتے ہو معاؓویہ نفع میں رہا..... اب بتاؤ کون نفع میں رہا؟.....

میں حکیم بن حزامؓ جیسے صحابی رسول کے قدموں پہ قربان جاؤں.....جو اُم المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھانجے تھے..... اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار تھے.....رسول اللہ شعب ابی طالب میں نظر بند تھے.....تو تین سال تک یہ کھانا پہنچایا کرتے تھے.....

مولود کعبہ کون؟

اور حکیم بن حزامؓ وہ ہے جس کی پیدائش کعبہ میں ہوئی تھی.....یہ بھی یاد رکھو.....حضرت علیؓ کی پیدائش کعبہ میں کہنے والو.....حضرت علیؓ

Scanned with CamScanner

سے سترہ سال پہلے..... یہ حکیم بن حزام بھی کعبے میں پیدا ہوا تھا..... اگر کعبہ کی پیدائش خلیفہ اوّل کی دلیل ہے..... تو حکیم بن حزامؓ پہلا خلیفہ کیوں نہیں ہے..... مسجد میں شہید ہوئے..... کتابوں میں موجود ہے..... لیکن کعبہ میں پیدا ہونا یہ عظمت کی دلیل ہے..... یہ اتفاقی واقعہ ہے..... اگر کعبہ میں پیدا ہونا عظمت کی دلیل ہے تو خدا اپنے پیغمبر کو بھی کعبہ میں پیدا کرتا ..... اور پیدائش جو ہے یہ کب ہوئی..... جب خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے.....

حضرت علیؓ کی والدہ کسی کام کی غرض سے خانہ کعبہ میں گئیں..... تو وہاں ان کا بچہ پیدا ہو گیا..... میں اسے اتفاقی واقعہ کہتا ہوں..... اگر یہ عبادت ہوتا تو پھر آج یہ حکم ہوتا اسلام میں..... عورتوں کے ہاں جب بچہ پیدا ہونے لگے..... تو وہ مسجدوں میں آجایا کریں..... اوئے خانہ کعبہ عبادت خانہ تھا..... ولادت خانہ نہیں تھا..... خانہ کعبہ عبادت کی جگہ تھی کوئی زچہ سنٹر نہیں تھا..... کوئی میٹرنٹی ہوم نہیں تھا..... بلکہ عبادت کی جگہ تھی.....

ایک بات اور کہتا ہوں کہ خانہ کعبہ میں جب حضرت علیؓ پیدا ہوئے ..... پیدائش کا لمحہ کتنا ہوتا ہے گھنٹہ، دو گھنٹے..... پیدائش کے بعد ان کی والدہ گھر لے آئی..... تو گھنٹہ دو گھنٹہ کیلئے کعبہ میں یہ پیدائش اس کی تو فضیلت ہے..... تو جو چودہ سو سال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہو..... اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے..... اور تم کعبہ کی بات کرتے ہو.....

خانہ کعبہ سے برتر کیا؟

میرے بزرگ و مرشد فقیہ الامت..... حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ کعبہ سے زیادہ فضیلت اس جگہ کی ہے..... جس جگہ پر

Scanned with CamScanner

آج بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ پر آرام پذیر ہیں..... اس روضہ اقدس کا مقام خانہ کعبہ سے بلند ہے ..... کیوں بلند ہے یہ بھی میں آپ کو ایک موتی دینا چاہتا ہوں..... مختصر بات کرنی ہے..... لیکن یہ بات کرتا جاؤں کہ کعبہ سے زیادہ اس جگہ کی فضیلت کیوں ہے..... جس جگہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں..... اسلئے کہ خانہ کعبہ میں خدا نہیں رہتا ..... لہذا یہ کہنا کہ خدا کعبہ میں رہتا ہے ..... یہ کہنا صریحاً کفر ہے..... کیونکہ کسی جگہ پر رہتا وہ ہے جو محدود ہو.....

خدا لامحدود ہے..... بیشک خدا لامحدود ہے..... اسلئے اسے یہ کہنا کہ وہ رہتا ہے یہ غلط ہے..... کعبہ کی فضیلت اسلئے ہے کہ اس پر خدا کی تجلی ہے..... خدا کی تجلی کعبہ پر اسلئے ہے کہ اسکا مرتبہ بلند ہے..... اور کعبہ سے بھی زیادہ تجلی اس جگہ پر ہے..... جہاں آج بھی آمنہ کے لعل آرام فرما رہے ہیں.....

بہر حال بات دور نکل جائیگی..... تو میں یہ عرض کر رہا تھا..... اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ..... قرآن انسانیت کو بلند کرتا ہے ..... انسانیت کو اعلیٰ مقام دیتا ہے.....

سلیمان بن ربعیؒ کا عجیب واقعہ:۔

حافظ عماد الدین ابن کثیر کی ایک کتاب ہے..... المستطرف جو عربی کی کتاب ہے..... اور عربی کی اس سے جامع حکایات اور سچے واقعات پر مشتمل کتاب..... پوری دنیائے عرب میں کوئی کتاب نہیں ہے یہ کتاب مدینہ منورہ کی لائبریری میں موجود ہے..... اس میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہوا ہے.....

میں ایک واقعہ بغداد آپ کو سنانا چاہتا ہوں..... کہ سلیمان ابن

Scanned with CamScanner

ربعیؒ ایک بہت بڑے تاجر اور اللہ کے ولی تھے.....ڈیڑھ سو آدمیوں کو لے کر سلیمان ابن ربعی حج کرنے کی نیت سے اپنی بستی سے نکلے.....ایک دن کی مسافت پر بغداد کا شہر آجاتا ہے.....جب اسی بغداد میں آگئے تو قافلہ والوں نے کہا کہ سامان تو حج کا خرید لیں.....سواریاں اور کپڑے اور کھانے پینے کا سامان بغداد سے خریدنا ہے.....اور چھ چھ ہزار درہم فی آدمی کا خرچہ ہے .....یعنی پورے حج کے چھ ماہ کے سفر کا خرچ چھ ہزار درہم ہے.....

سلیمان ابن ربعیؒ سب سے بڑے تھے قافلہ کے.....اور سردار بھی تھے قافلہ کے.....وہ کہنے لگے کہ میں ایک دوست سے مل کر آتا ہوں..... لوگ اپنی اپنی ضروریات کیلئے شہر میں چلے گئے.....

سلیمان ابن ربعی ایک دوست کے پاس جارہے ہیں.....تو بغداد کی ایک گلی میں کیا دیکھا کہ ایک کونے کے اندر ایک جانور مرا ہوا ہے.....اور اس جانور کو کوے نوچ رہے ہیں.....اور ایک عورت نے منہ پر کپڑا ڈالا ہوا ہے .....خاموشی سے آئی اور آکر اس نے اس مرے ہوئے جانور کے جسم سے گوشت کاٹنا شروع کردیا.....اور اس نے برتن میں یہ مردار کا گوشت ڈالا اور برتن سر پر رکھا اور واپس گھر کی طرف چل پڑی.....

سلیمان ابن ربعی کہتے ہیں کہ مجھے حج بھول گیا.....اور میں نے سوچا یہ عورت مردار جانور کا گوشت کیوں لے جارہی ہے.....اور کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست کے پاس جانے کا ارادہ ترک کردیا.....اور میں اس عورت کے پیچھے چل پڑا حتی کہ شہر ختم ہوگیا.....عورت چلی جارہی ہے.....جنگل میں ایک مکان ہے اور اسکے اوپر چھت وغیرہ نہیں ہے صرف چار دیواری ہے..... الماریاں وغیرہ لگی ہوئی ہیں.....وہ عورت اس میں داخل ہوگئی.....

Scanned with CamScanner

اور میں بھی آہستہ آہستہ اسکے پیچھے چلا گیا.....میں نے جب الماریوں سے جھانکا.....تو دیکھا کہ وہ عورت اس گوشت کو کاٹ کر ہانڈی میں ڈال رہی ہے.....اور اسے چولہے کے اوپر رکھ رہی ہے.....

سلیمان بن ربعیؒ کہتے ہیں کہ یہ سارا معاملہ دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا .....میں نے کہا کہ اے بہن تجھے شرم نہیں آتی.....تو نے مردہ جانور کا گوشت پکانا شروع کر دیا ہے.....تو وہ عورت کہتی ہے کہ اے بھائی شرم مجھے نہیں آتی یا شرم تجھے نہیں آتی.....

سلیمان بن ربعیؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے کیسے شرم میرا کیا قصور ہے .....تو اس عورت کی چیخ نکل گئی.....اور رو کر کہنے لگی میری چار یتیم بچیاں ہیں.....میں سید زادی ہوں.....خاندان نبوت کی چشم و چراغ ہوں .....آج کئی مہینے ہو گئے ہیں.....ہمیں کوئی آدمی پرسان حال نہیں ملا .....اور ہمارے گھر میں دس دن سے کچھ نہیں پکا.....یہ میری چار یتیم بیٹیاں بیٹھی ہیں.....اور جب انہوں نے رو رو کر کہا کہ کھانے کیلئے کچھ لاؤ .....تو میرے پاس کچھ نہ تھا.....تو میں نے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی بجائے کہا کہ آج بازار سے جو کچھ ملے گا لے آؤں گی.....

چنانچہ اس مردار جانور کا گوشت ملا وہ لے آئی ہوں.....شرم مجھے نہیں آتی یا شرم تجھے نہیں آتی.....میں تو مجبور ہوں، لاغر ہوں اور بے کس ہوں .....چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے میرا تعلق ہے.....اسلئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ کسی غیر مرد کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں.....

سلیمان ابن ربعیؒ رو پڑے.....زار و قطار روئے اور کہنے لگے بہن ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں.....شہر چلے گئے قافلے والوں سے کہا کہ میرے حج کا سارا

Scanned with CamScanner

خرچہ دے دو.....حج کا سارا خرچہ واپس لے لیا.....اور سارا خرچہ واپس لیکر آٹا خریدا.....سامان خریدا.....جانور خریدا.....کپڑے خریدے .....کچھ پیسے اپنے پاس رکھے کہ میں آہستہ آہستہ دوں گا.....

قافلے کے اندران کا بھائی ربعی تھا.....اس نے کہا سلیمان حج کے موقعے روز روز نہیں ملتے.....لہذا حج پر ضرور جائیں.....اور یہ تھوڑے سے پیسے اگر کہیں خرچ کرنے ہیں تو کرلو.....ان کو نہیں پتہ تھا کہ واقعہ کیا پیش آیا ہے.....سلیمان نے کہا بس میں حج پر نہیں جاسکتا.....

ایک سواری پر آٹا اور باقی سامان لاد کر.....سیدھے اس بیوہ کے پاس چلے گئے.....اور سارا سامان اسے جا کر دے دیا.....جب سارا سامان اسے دے دیا تو وہ خوش ہوگئی اور اس کی بچیاں بھی خوش ہوگئیں.....

واپس آئے دل میں خیال آیا کہ قافلہ تو چلا گیا ہے.....تین مہینے کے بعد واپس آئیگا.....میں ابھی اگر واپس جاتا ہوں تو لوگ مذاق کریں گے کہ تو حج کر کے کیوں نہیں آیا.....میں تین مہینے تک یہیں قیام کرتا ہوں، .....قافلہ واپس آئیگا اسی جگہ سے اسکے ساتھ واپس چلا جاؤں گا.....

حتی کہ تین مہینے گزر گئے.....تین مہینے تک سلیمان ان یتیموں کی کفالت کرتا رہا.....اور جب پیسے ختم ہوگئے.....تو مزدوری کر کے انہیں سامان پہنچاتا رہا.....جس وقت چار مہینے ہوئے حج سے لوگ واپس آئے .....تو سلیمان ابن ربعیؒ حج کے قافلہ کے لوگوں سے ملنے لگے.....اس قافلہ والوں کو مبارک باد دینے لگے کہ تمہیں مبارک ہو حج کی.....تو قافلے کا امیر کہنے لگا.....اس قافلے کا سالار کہنے لگا.....حج کی مبارک ہمیں کیوں دیتے ہو تم بھی تو ہمارے ساتھ ہی تھے.....تم نے بھی تو ہمارے ساتھ ہی حج کیا تھا

Scanned with CamScanner

.....سلیمان بن ربعیؒ نے کہا میں تو گیا تھا نہیں ہوں.....اس نے کہا کیوں نہیں گئے ہو.....اس امیر نے سب لوگوں کو بلایا اور بلا کر کہا کہ اولوگو مجھے بتاؤ۔

جب ہم فاران کی چوٹی پر تھے ..... تو کیا سلیمان ساتھ نہیں تھا

جب ہم کعبہ کا طواف کر رہے تھے ..... تو کیا سلیمان ساتھ نہیں تھا

جب ہم رسول اللہ کے روضے پر تھے ..... تو کیا سلیمان ساتھ نہیں تھا

جب ہم نے صفا و مروہ پر دوڑ لگائی تھی ..... تو کیا سلیمان ساتھ نہیں تھا

ہائے سلیمان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں.....کہ میں تو تین مہینے سے یہاں بیٹھا ہوں.....اسی حالت میں نیند آ گئی خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سلیمان جب تو نے میرے خاندان کی بچیوں پر ترس کھایا.....اور تو نے حج کا سارا خرچ اس بیوہ عورت اور ان معصوم یتیم بیٹیوں کیلئے دیدیا.....تو اللہ کی رحمت کو جوش آیا.....اس نے ایک فرشتہ تیری شکل کا اس قافلے کے ساتھ ملا دیا.....جس نے تیری طرف سے حج کیا اور تیری طرف سے سلام پڑھا.....اے سلیمان وہ فرشتہ تیری طرف سے قیامت تک حج کرتا رہے گا.....

دنیائے کفر کو چیلنج:۔

میرے بھائیو.....سلیمان کو یہ سبق کس نے دیا.....اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ.....یہ انسانیت ہے.....

آؤ عیسائیو .....

آؤ یہودیو .....

آؤ کمیونسٹو .....

آؤ سکھو .....

Scanned with CamScanner

آؤ دہریو .....

میرے محمدؐ کے ..... دین کا مقابلہ کرو

میرے محمدؐ کی ..... انسانیت کا مقابلہ کرو

میرے محمدؐ کی ..... شریعت کا مقابلہ کرو

میرے محمدؐ کی ..... طریقت کا مقابلہ کرو

میرے محمدؐ کی ..... سنت کا مقابلہ کرو

میرے بھائیو..... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے یتیموں کا آسرا بن کر..... بیواؤں کا آسرا بن کر..... بے سہاروں کا آسرا بن کر..... پوری انسانیت کا سر بلند کیا..... یہ کیوں کیا.....

اسلئے کہ قرآن کے ماننے والوں نے..... سب کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پہ لٹادیا..... اسی لئے تو قرآن نے کہا..... اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ ..... جس نے انسانیت کو پستی سے اٹھا کر بلندی پر بٹھادیا..... چنانچہ سلیمان بن ربعیؒ بلندی پر پہنچا کہ نہیں پہنچا.....

حفیظ تائب نے کیا خوب کہا ہے.....

حضورؐ آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا رنگ اُترا سے چہروں پہ نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضورؐ آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر

Scanned with CamScanner

بڑی خوبصورت بات کہی ہے حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ نے .....
جنہوں نے جنت کو خطاب کر کے کہا ہے کہ.....

اے جنت تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ہے کہ ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر اے جنت
میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے.....اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے.....آمین ثم آمین.....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

سیرۃ النبی ﷺ

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ.....وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ .....اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا .....وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ .....لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ .....(پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

❁ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طُھُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ ..... اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام..... (مسلم شریف ص ۱۹۹ ج ۱ سطر ۱۲)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ.....وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ .....وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.....

اشعار:۔

حضور ﷺ آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا

Scanned with CamScanner

بجھے چہروں کا رنگ اترا سے چہروں پہ نور آیا
حضور ﷺ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی امی کے صدقہ میں سمجھ آئی
یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضور ﷺ آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر
ضمیر اس در سے در نسبت نہ رکھے لوح پیشانی
تو کشکول گدائی ہے گر چہ درویشی چہ سلطانی

تمہید:۔

واجب الاحترام
قابل صد اکرام
معزز علمائے کرام
محترم صلحائے عظام
اور غیور نوجوان دوستو!

میں چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ذکر ہے..... جس قدر زیادہ ہو اس قدر لطف زیادہ ہوتا ہے..... چنانچہ سیرت طیبہ کے مقدس عنوان پر ..... نئے انداز میں گفتگو کروں گا.....

میرے بھائیو..... کوئی شخص دنیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا حق ادا نہیں کر سکتا..... میں جتنے مرضی دعوے کروں کہ..... میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اپنے انداز میں بیان کروں گا.....

میں پیغمبر ﷺ کی شان بیان کروں گا

Scanned with CamScanner

میں پیغمبر ﷺ کے اطوار کا ذکر کروں گا
میں پیغمبر ﷺ کے اخلاق کا ذکر کروں گا
میں پیغمبر ﷺ کے حسن کا ذکر کروں گا
میں پیغمبر ﷺ کے معجزات کا ذکر کروں گا
میں پیغمبر ﷺ کے محاسن کا نقشہ کھینچوں گا
میں پیغمبر ﷺ کے جمال کی کہانی سناؤں گا
میں پیغمبر ﷺ کے کمالات کا احاطہ کروں گا

حقیقت یہ ہے کہ .....

پیغمبر ﷺ کے جتنے کمالات ہیں
پیغمبر ﷺ کے جتنے محاسن ہیں
پیغمبر ﷺ کی جتنی عظمتیں ہیں
پیغمبر ﷺ کی جتنی رفعتیں ہیں
پیغمبر ﷺ کی جتنی بلندیاں ہیں
پیغمبر ﷺ کی جتنی خوبیاں ہیں

ان مقدس صفات تک دنیا کے کسی انسان کی رسائی نہیں ہو سکتی..... اور دنیا میں اُردو اور عربی کی لغت میں ..... کوئی ایسا لفظ آج تک نہیں پیدا ہوا ..... یعنی کوئی ایسا لفظ ایجاد نہیں کیا گیا کہ جس لفظ میں ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا احاطہ کیا گیا ہو ..... بلکہ .....

الفاظ ..... پیچھے رہ گئے
معانی ..... پیچھے رہ گئے
کمالات ..... پیچھے رہ گئے

Scanned with CamScanner

محاورے ..... پیچھے رہ گئے
لغات ..... پیچھے رہ گئیں
بلاغتیں ..... پیچھے رہ گئیں
فصاحتیں ..... پیچھے رہ گئیں

اور میرا پیغمبر ﷺ آگے چلا گیا.....

النبیؐ الخاتم:۔

میرے بھائیو.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کا نقشہ کیسے کھینچا جائے.....مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوانح نگار.....بہت بڑے ادیب اور عالم گزرے ہیں.....انہوں نے سیرت پر ایک کتاب لکھی ہے .....جس کا نام ہے النبیؐ الخاتم.....کتاب بڑی عجیب وغریب ہے..... سیرت پر بے شمار بڑی بڑی کتابیں ہیں.....

لیکن النبی الخاتم کا کوئی جواب نہیں ہے.....چھوٹی سی کتاب ہے ساڑھے چار سو عنوانات ہیں.....صفحات ایک سو تہتر (۱۷۳) ہیں.....امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں.....کہ میں اس کتاب کے ہر عنوان پر چار چار گھنٹے نبی کی شان بیان کر سکتا ہوں.....

اور یہ کتاب کوئی انہوں نے باضابطہ طور پر نہیں لکھی.....نماز عشاء کے بعد وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک خط لکھنے لگے.....اور فجر کی نماز تک وہ خط مکمل ہوا.....اور جب اس پر غور کیا تو وہ کتاب کی شکل میں تیار ہو چکا تھا .....اس آدمی نے جو کتاب لکھی.....اس کتاب کا پہلا لفظ میں آپ کو سنا کر اپنی بات شروع کرتا ہوں.....

مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم نے عشق رسول ﷺ کے جذبے اور محبت

Scanned with CamScanner

کے سمندر میں غوطہ لگایا..... اور غوطہ لگا کر حضور ﷺ کی شان شروع کی.....
الفاظ کیا تھے کہ یوں آنے کو تو سب آئے..... مگر جو بھی آیا وہ جانے کیلئے
آیا..... مگر مکہ میں ایک ایسا محمد ﷺ آیا.....

جو آنے کیلئے آیا.....

وہ آیا ..... تو آتا چلا گیا
وہ بڑھا ..... تو بڑھتا چلا گیا
وہ پھیلا ..... تو پھیلتا چلا گیا
وہ چڑھا ..... تو چڑھتا چلا گیا
وہ گھوما ..... تو گھومتا چلا گیا
وہ پھلا ..... تو پھلتا چلا گیا

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے..... ہر آدمی نے اپنے اپنے
انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرمائی ہے.....

عاشق رسول بول اٹھے:۔

اور اسی طرح مولانا ظفر علی خان مرحوم..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
روضہ اقدس پہ جاتا ہے..... اور جا کر کہتا ہے..... کہ.....

دیار یثرب میں گھومتا ہوں نبی ﷺ کی دہلیز چومتا ہوں
شراب عشق پی کر میں جھومتا ہوں رہے سلامت پلانے والا

میرے بھائیو..... ہر سیرت نگار کا اپنا اپنا انداز ہے..... شیخ
العرب والعجم سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کو دیکھو..... ان کو وائسرائے برطانیہ نے
گرفتار کیا..... جب وہ مدینہ سے جانے لگے..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے روضہ اقدس کو انہوں نے خطاب کر کے کہا تھا.....

Scanned with CamScanner

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالیؓ

سب سے اونچا نبیؐ:۔

میرے بھائیو..... یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے
..... یہ پیغمبر ﷺ کے حسن کا سانچہ خدا نے بنایا..... تو اس کی مثال نہیں تھی
..... میں نے قرآن کی ایک آیت آپ کو سنائی ہے..... میں چاہتا ہوں کہ
اسی آیت کے ضمن میں گفتگو ہو..... ایک یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے نبی کی
شان بیان کروں..... اور ایک یہ ہے کہ.....

کوئی ..... شاعر
کوئی ..... فقیہ
کوئی ..... مفکر
کوئی ..... مدقق
کوئی ..... محقق
کوئی ..... مفسر
کوئی ..... امام
کوئی ..... ادیب
کوئی ..... لبیب
کوئی ..... محدث
کوئی ..... خطیب

Scanned with CamScanner

میرے نبی ﷺ کی شان بیان کرے.....اور ایک یہ ہے کہ خدا عرش پر خود نبی ﷺ کی شان بیان کرے.....تو میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شان سناؤں.....جو عرش پہ خدا نے بیان کی ہے.....خدا سے بہتر تو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نہیں سنا سکتا.....

میرے بھائیو.....حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ عائشہؓ نبی کی شان بیان کرو.....تو اماں نے فرمایا کہ قرآن نہیں پڑھتے ہو .....لوگوں نے کہا پڑھتے ہیں .....تو پھر اماں نے فرمایا کہ قرآن کھولو .....قرآن کے ہر ہر ورق پر محمد ﷺ کا حسن و جمال بکھرا پڑا ہے.....

تو میں اسی قرآن سے پوچھتا ہوں کہ اے قرآن.....تو اپنے نبی ﷺ کی شان بیان کر.....تو قرآن نے ایک لفظ کہا ہے.....وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ .....

اے پیغمبر ﷺ ..... ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا
اے پیغمبر ﷺ ..... ہم نے تیرے نام کو اونچا کر دیا
اے پیغمبر ﷺ ..... ہم نے تیرے پیغام کو اونچا کر دیا
اے پیغمبر ﷺ ..... ہم نے تیرے کردار کو اونچا کر دیا
اے پیغمبر ﷺ ..... ہم نے تیرے رواج کو اونچا کر دیا
اے پیغمبر ﷺ ..... ہم نے تیری بات کو اونچا کر دیا
اے پیغمبر ﷺ ..... ہم نے تیری ذات کو اونچا کر دیا
اے پیغمبر ﷺ ..... ہم نے تیری صفات کو اونچا کر دیا

صرف تیرے ذکر کو ہی نہیں.....بلکہ جو تیرے ساتھ ملا.....ہم نے اس کو بھی اونچا کر دیا.....یہ تصور غلط ہے کہ ایک آدمی کہے.....

Scanned with CamScanner

میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... ابوبکرؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... عمرؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... عثمانؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... علیؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... معاویہؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... عائشہؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... حفصہؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... اُم حبیبہؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... زینبؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... اُم کلثومؓ کو نہیں مانتا
میں رسول اللہ کو مانتا ہوں ..... اُم رقیہؓ کو نہیں مانتا

کیوں.....اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہر چیز میں عظمت ہے.....اور ہر چیز میں کمال ہے.....

نسبت کا اثر:۔

میرے بھائیو.....جس طرح آج آپ حج کر کے آتے ہیں..... اسی طرح ایک حاجی حج کر کے آیا.....لوگوں کے سامنے خاک شفا پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ خاک شفا ہے.....میں خاک شفا کو آنکھوں سے لگا تا ہوں .....میں اس کو چومتا ہوں کیونکہ یہ خاک شفا ہے.....یہ رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس کی مٹی ہے.....یہ پیغمبر ﷺ کے قرب کی مٹی ہے.....میرے نزدیک چودہ سو سال کے بعد بھی .....پیغمبر ﷺ کے روضہ اقدس کی مٹی میں روحانی شفا ہے.....

Scanned with CamScanner

اور اسی طرح پانی لاتے ہو یہ مکہ کا پانی ہے..... یہ زمزم کا پانی ہے
.....اس میں بھی شفا ہے..... مدینہ سے کپڑا آیا اس کپڑے کو چومتے ہو
..... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے کپڑے کی عزت کرتے ہو..... محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مدینہ کی کھجوروں کی عزت کرتے ہو.....

..... کہ .....

یہ کپڑا مدینے کا ہے
یہ پانی مدینے کا ہے
یہ کھجور مدینے کی ہے
یہ مٹی مدینے کی ہے

اوئے ایک مٹی کی تو عزت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے کرتے ہو.....
اسی محمد کی وجہ سے صدیق اکبرؓ کی عزت کیوں نہیں کرتے ہو.....

مٹی میں عظمت آگئی ہے
پتھر میں عظمت آگئی ہے
پانی میں عظمت آگئی ہے
کپڑے میں عظمت آگئی ہے
کھجوروں میں عظمت آگئی ہے

جو چودہ سو سال سے پیغمبرؐ کے پہلو میں سویا ہوا ہے..... اس میں کوئی
عظمت نہیں آئی..... اس بات پہ غور کیوں نہیں کرتے ہو.....

☆ ایک آدمی کہتا ہے..... یہ کھجور مدینہ کی ہے..... چاہے وہ سمہ
سٹہ سے لایا ہو.....

☆ ایک دوسرا آدمی کہتا ہے..... یہ پانی مدینہ کا ہے..... چاہے

Scanned with CamScanner

اس نے روہڑی سے کین میں بھرا ہو.....

☆ ایک تیسرا آدمی کہتا ہے کہ جناب ..... یہ مٹی مدینہ کی ہے.....
چاہے وہ کراچی سے لایا ہو.....

☆ ایک چوتھا آدمی کہتا ہے کہ جناب ..... یہ تسبیح مدینہ کی ہے.....
خواہ وہ ملتان سے ہی خرید کر لایا ہو.....

☆ ایک اور آدمی کہتا ہے کہ جناب ..... یہ تیرے لئے گھڑی لایا ہوں
..... یہ مدینہ کی گھڑی ہے..... خواہ وہ کراچی سے لایا ہو.....

تو مدینہ کا نام لے کر ..... مٹی کو چومتا ہے
تو مدینہ کا نام لے کر ..... تسبیح کو چومتا ہے
تو مدینہ کا نام لے کر ..... گھڑی کو چومتا ہے
تو مدینہ کا نام لے کر ..... کپڑے کو چومتا ہے

..... کپڑے میں اثر مانتا ہے .....
..... کھجور میں اثر مانتا ہے .....
..... مٹی میں اثر مانتا ہے .....
..... تسبیح میں اثر مانتا ہے .....
..... پانی میں اثر مانتا ہے .....

ایک لمحہ کیلئے چائے کی پتی کو پانی میں ڈالتا ہے..... پانی ابل رہا ہے
..... ایک لمحہ میں پانی کا اثر بدل گیا..... پانی کا رنگ بدل گیا.....
تو چائے کی پتی میں اگر اثر مانتا ہے..... تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اثر کیوں نہیں
مانتا..... چودہ سو سال ہو گئے رسول اللہ دنیا سے چلے گئے.....

میرے بھائیو..... آپ کو ماننا پڑے گا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

وسلم کی وجہ سے پتھر میں کمال آسکتا ہے..... مٹی میں عزت آسکتی ہے..... تو پھر تجھے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ محمد مصطفیٰ کی وجہ سے..... ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی عظمت آسکتی ہے..... بلکہ صحابہ ؓ میں بھی رفعت ہے..... صحابہؓ میں بھی بلندی ہے..... اسلئے کہ ان صحابہ کی نسبت بدل گئی ہے.....

اوراب جس جگہ پہ تو بیٹھا ہوا ہے یہ مسجد کی جگہ ہے..... آج سے دوسو سال پہلے یہاں مسجد نہ ہوتو یہاں تو جوتوں سمیت آسکتا تھا..... کیونکہ یہاں اللہ کے گھر کے ساتھ اس جگہ کی نسبت نہیں تھی ..... اگر تو جوتوں سمیت آجاتا تو اعتراض کوئی نہ ہوتا..... لیکن جب مسجد بن گئی تو پھر جوتا باہر اتاراجاتا ہے ..... یعنی جوتا باہر اتار کر اندر آنے کی اجازت ہے..... اب جوتوں سمیت نہیں آسکتا..... پہلے جوتوں سمیت آتا تھا..... جگہ یہی ہے اسی جگہ پہ پہلے جوتا لاسکتا تھا..... لیکن اب نہیں لاسکتا ہے..... کیونکہ حکم بدل گیا..... نسبت بدل گئی..... پہلے اس کی نسبت کسی کے ساتھ نہیں تھی..... نسبت جب اللہ کے گھر کے ساتھ ہوگئی تو حکم بدل گیا.....

صدیق رضی اللہ عنہ اکیلا صدیق ہوتا ..... تو جو مرضی کہتا

فاروق رضی اللہ عنہ اکیلا فاروق ہوتا ..... تو جو مرضی کہتا

عثمان رضی اللہ عنہ اکیلا عثمان ہوتا ..... تو جو مرضی کہتا

علی رضی اللہ عنہ اکیلا علی ہوتا ..... تو جو مرضی کہتا

معاویہ رضی اللہ عنہ اکیلا معاویہ ہوتا ..... تو جو مرضی کہتا

بلال رضی اللہ عنہ اکیلا بلال ہوتا ..... تو جو مرضی کہتا

..... لیکن .....

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نسبت جب محمد ﷺ سے ہوگئی ..... تو حکم بدلنا پڑے گا

Scanned with CamScanner

عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت جب محمد ﷺ سے ہوگئی ..... تو حکم بدلنا پڑے گا
عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت جب محمد ﷺ سے ہوگئی ..... تو حکم بدلنا پڑے گا
علی رضی اللہ عنہ کی نسبت جب محمد ﷺ سے ہوگئی ..... تو حکم بدلنا پڑے گا
معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت جب محمد ﷺ سے ہوگئی ..... تو حکم بدلنا پڑے گا
بلال رضی اللہ عنہ کی نسبت جب محمد ﷺ سے ہوگئی ..... تو حکم بدلنا پڑے گا

اگر جگہ کی نسبت بدل جائے.....تب بھی حکم بدل جاتا ہے.....
اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت بدل جائے.....تو پھر بھی حکم بدل جاتا ہے.....

جہاں میرا ذکر وہاں تیرا ذکر:۔

میرے بھائیو.....قرآن پاک نے کہا.....وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ .....اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا.....اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لاؤڈ سپیکر پر اپنے نبیؐ کا نام پکار دیا.....تو اونچا ہوگیا .....یا پہاڑ پہ پکار دیا.....تو اونچا ہوگیا.....

بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اے پیغمبرؐ.....ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا.....تیرے نام کو اونچا کر دیا.....یا اللہ کیسے اونچا کیا.....کہ اے میرے کملی والے.....

جہاں میرا نام ہوگا ..... وہاں تیرا نام بھی ہوگا
جہاں میرا ذکر ہوگا ..... وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا
جہاں میری بات ہوگی ..... وہاں تیری بھی بات ہوگی
شمال وجنوب میں میرا ذکر ہوگا ..... شمال وجنوب میں تیرا ذکر ہوگا
مشرق ومغرب میں میرا ذکر ہوگا ..... مشرق ومغرب میں تیرا ذکر ہوگا

اگر یقین نہ آئے تو قرآن کے انداز کو دیکھو.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

کے فرمان کو دیکھو نبیؐ کا ذکر کہاں نہیں ہے.....ساری دنیا کے ہر ہر خطہ میں .....جہاں خدا کا ذکر ہوگا.....وہاں مصطفیٰ کا بھی ذکر ہوگا.....

اذان میں خدا کا ذکر	اذان میں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر
کلمے میں خدا کا ذکر	کلمے میں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر
تکبیر میں خدا کا ذکر	تکبیر میں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر
قرآن میں خدا کا ذکر	قرآن میں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر
تورات میں خدا کا ذکر.....	تورات میں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر
انجیل میں خدا کا ذکر	انجیل میں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر
زبور میں خدا کا ذکر	زبور میں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر

اور اسی طرح قرآن میں.....اور ایک سو ستائیس صحیفوں میں.....

جہاں خدا کا ذکر ہوگا وہاں مصطفیٰ کا ذکر بھی ہوگا.....اور اللہ نے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فرما کر.....اپنے پیغمبر کو بتا دیا کہ اے میرے محبوب پیغمبرؐ.....اے میرے کملی والے پیغمبرؐ.....پوری دنیا کے ایک ایک خطہ میں.....

زمین کی نچائیوں پر
آسمانوں کی بلندیوں پر
پہاڑوں کی اونچائیوں پر
سمندروں کی گہرائیوں میں
غرض کائنات کے ہر ہر خطہ پر

جہاں جہاں میرا نام ہوگا.....وہاں وہاں تیرا نام ہوگا.....اسلئے کہ میں رب العالمین ہوں.....تو رحمت اللعالمین.....مجھ پر خدائی ختم ہے .....اور تجھ پر مصطفائی ختم ہے.....

Scanned with CamScanner

جہاں تو وہاں قرآن :۔

میرے بھائیو توجہ کیجئے ..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ..... اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا ..... تیرے نام کو اونچا کر دیا ..... حالانکہ تو نہیں جانتا ..... اور تو نہیں دیکھتا کہ میں نے توریت موسیٰ پہ اتاری۔

☆ موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ موسیٰ طور پہ جاؤ ..... میں تمہیں توریت دینا چاہتا ہوں ..... موسیٰ چالیس دن کا چلہ کرنے آئے ..... چالیس دن کا چلہ کیا تو میں نے توریت دے دی .....

☆ عیسیٰ سے کہا اپنے عبادت خانہ میں بیٹھ جاؤ ..... میں تمہیں انجیل دینا چاہتا ہوں ..... عیسیٰ بھی پابند ہو کر بیٹھ گئے .....

☆ میں نے داؤد سے کہا کہ تمہیں زبور دینا چاہتا ہوں ..... اپنے عبادت خانہ میں بیٹھ جاؤ ..... اپنے معبد میں بیٹھ جاؤ ..... میں تمہیں زبور دونگا .....

موسیٰ علیہ السلام کو	.....	توریت لینے کیلئے بھیجا گیا
عیسیٰ علیہ السلام کو	.....	انجیل لینے کیلئے بھیجا گیا
داؤد علیہ السلام کو	.....	زبور لینے کیلئے بھیجا گیا

لیکن قرآن کریم لینے کیلئے جب میرے محمد کی باری آئی ..... تو میرے نبی ﷺ کو کہیں نہیں بھیجا گیا ..... کہیں نہیں بٹھایا گیا .....

..... بلکہ .....

میرا نبی پہاڑ پہ	.....	قرآن پہاڑ پہ
میرا نبی احد میں	.....	قرآن احد میں
میرا نبی خیبر میں	.....	قرآن خیبر میں

Scanned with CamScanner

میرا نبی حنین میں ..... قرآن حنین میں

میرا نبی بدر میں ..... قرآن بدر میں

میرا نبی عشیرہ میں ..... قرآن عشیرہ میں

میرا نبی گلی میں ..... قرآن گلی میں

میرا نبی بازار میں ..... قرآن بازار میں

میرا نبی مکہ میں ..... قرآن مکہ میں

میرا نبی مدینہ میں ..... قرآن مدینہ میں

حتی کہ محمد ﷺ عائشہؓ کے بستر پر..... قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر

.....وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ..... اے پیغمبر ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا

.....ہم نے تیرے نام کو اونچا کر دیا.....

ارواح انبیاءؑ کی کانفرنس:۔

میرا دعویٰ ہے.....اور قرآن کی روشنی میں ہے.....

قرآن کہتا ہے.....وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ .....قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ..... (پ۳ آل عمران آیت ۸۱)

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے آنے سے پہلے.....اللہ تعالیٰ ان انبیاء کی روحوں کا جلسہ کیا.....ایک جلسہ تو کرتا ہے اور ایک جلسہ میں کرتا ہوں .....اور ایک جلسہ ہمارے اکابر کرتے تھے.....لیکن میں قربان جاؤں اس جلسہ پر کہ جس کو منعقد کرنے والا خدا ہے.....اور اس جلسہ کا ذکر قرآن میں ہے.....وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ

Scanned with CamScanner

وَّحِکْمَۃٍ.....اے محمدؐ اس جلسہ اور کانفرنس کو یاد نہیں کرتا.....کہ.....

آدمؑ سے پہلے

پہاڑوں سے پہلے

شجر و حجر سے پہلے

کائنات سے پہلے

شمس و قمر سے پہلے

سمندروں سے پہلے

میں نے سارے انبیاء کی روحوں کو ایک جگہ جمع کیا.....اور میں نے ان کے سامنے رسالت کی قرار داد پیش کی.....تو وہ کتنا عجیب موقع ہوگا کہ جلسہ کرنیوالا خدا ہو.....صدرات بھی خدا کی ہو.....اور سامعین نبیوں کی جماعت ہو.....مجمع لوگوں کا ہو.....عام لوگوں کا بھی نہیں بلکہ نبیوں کا ہو.....

میرے بھائیو.....جلسہ کرنیوالا خدا ہو.....صدارت کرنے والا بھی خدا ہو.....سامعین نبیوں کی جماعت ہو.....اور موضوع شانِ مصطفیٰ ہو تو نظارہ ہوگا یا نہیں ہوگا.....اس منظر کو قرآن یوں پیش کرتا ہے.....ثُمَّ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ".....ایک ایسا رسول آئے گا کہ جس کی آمد سے قبل اللہ نے سارے نبیوں کو جمع کیا.....اور نبیوں کو جمع کر کے کیا کہا.....یہ لفظ کہے .....وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ .....

اے نبیو.....

میں تمہیں عظمت دوں گا

میں تمہیں کتاب دوں گا

میں تمہیں نبوت دوں گا

Scanned with CamScanner

میں تمہیں رسالت دوں گا

میں تمہیں شان دوں گا

میں تمہیں صحیفے دوں گا

میں تمہیں احکام دوں گا

کس شرط پہ کہ..... ثُمَّ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ ..... کہ تمہارے بعد ایک آخر الزمان نبی آئیگا..... مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ ..... وہ تصدیق کرے گا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی سچے تھے..... وہ تو آ کر یہ تصدیق کرے گا..... لیکن تمہارے لئے حکم کیا ہے کہ تم..... لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ..... تم اقرار کرو کہ ہم محمد کی نبوت پر ایمان لاتے ہیں.....

سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے جلسہ کا ذکر قرآن میں ہے..... لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ..... اور اس کے بعد قرآن کہتا ہے..... اللہ نے فرمایا الفاظ دیکھئے..... قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ ..... اے نبیو کیا تم اقرار کرتے ہو.....

یا اللہ کس چیز کا اقرار..... اس چیز کا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے نبی ہیں ..... تو انبیاء کی پوری جماعت نے کہا..... قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ..... اے نبیو کیا اس بات پر بھی پکے ہو کہ محمد ﷺ ہمارا نبی ہے..... جواب میں جو کچھ نبیوں نے کہا اللہ نے اسی جواب کو جو پیدائش آدم سے پہلے نبیوں نے دیا..... اس کو اپنے قرآن کے اندر محفوظ کر دیا..... وہ جواب کیا ہے..... قَالُوْا اَقْرَرْنَا ..... جی ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔

میرے بھائیو..... انبیاء کی پوری جماعت نے جب کہا..... قَالُوْا اَقْرَرْنَا کہ ہم اقرار کرتے ہیں..... تو جواب میں اللہ نے فرمایا ..... قَالَ فَاشْهَدُوْا ..... گواہ ہو جاؤ..... وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ

Scanned with CamScanner

الشّٰهِدِیْنَ ..... تم بھی گواہ ہو جاؤ اور میں بھی گواہ ہوں کہ محمد تمہارا بھی نبی ہے .....اور قیامت تک آنے والی انسانیت کا بھی نبی ہے..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ..... اے پیغمبر ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کیا.....

مقصود کائنات کون؟:۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث.....لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاك.....اس حدیث کے الفاظ میں ضعف ہے.....یہ ضعیف حدیث ہے.....لیکن قرآن کی اس آیت کی روشنی میں اس کا معنی صحیح ہے.....اور اس کا مفہوم صحیح ہے.....روایت میں راوی کی کمزوری ہو سکتی ہے .....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان میں کمزوری ہو سکتی ہے.....لیکن معنی صحیح ہے.....کیا مطلب ہوا کہ رسول اللہ مقصود کائنات ہیں.....رسول اللہ کی وجہ سے کائنات کو سنوارا گیا.....دنیا کو بنایا گیا.....محفل کو آراستہ کیا گیا.....اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو بھیجنے کیلئے ساری دنیا کا نظام تبدیل کر دیا .....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بھیجا.....یعنی.....

..... انبیاء بھیجے .....

..... اولیاء بھیجے .....

..... اتقیاء بھیجے .....

..... اصفیاء بھیجے .....

تو سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ.....اگر حضور ﷺ نے ہی آنا تھا.....

.....مقصود کائنات حضور ﷺ ہی تھے تو حضور ﷺ ہی آ جاتے.....

یوسفؑ کو ..... حسن دینے کی کیا ضرورت تھی

Scanned with CamScanner

ابراہیمؑ کو ..... بچہ میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی
عیسیٰؑ کو ..... جیل میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی
اسماعیلؑ کو ..... زیر چھری لانے کی کیا ضرورت تھی
آدمؑ کو ..... جنت سے نکالنے کی کیا ضرورت تھی
نوحؑ کو ..... طوفان میں اتارنے کی کیا ضرورت تھی
یعقوبؑ کو ..... چالیس سال رلانے کی کیا ضرورت تھی
زکریاؑ کو ..... آرے سے چروانے کی کیا ضرورت تھی
موسیٰؑ کو ..... دریائے نیل کی موجوں میں اتارنے کی کیا ضرورت تھی

اگر حضور ﷺ نے ہی آنا تھا تو حضور ﷺ ہی آجاتے ..... معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لانے کیلئے اللہ نے انبیاء بھیجے .....

تاکہ وہ اعلان کریں
تاکہ وہ اظہار کریں
تاکہ وہ اقرار کریں
تاکہ وہ دنیا کو بتائیں
کہ آخری پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ آرہا ہے .....

صاحب کمالات پیغمبرؐ:۔

میرے بھائیو ..... توجہ کیجئے ..... میں نے کہا جتنے بھی انبیاء کرام آئے ..... غرض ہر نبی میں جو کمال ہیں ..... یہ سارے کمالات مل جائیں ..... اور وہ سارے کمالات اکیلے میرے محمدؐ میں ہیں .....

میرے بھائیو ..... دیکھو تو سہی ..... سیدنا یوسف علیہ السلام کو اللہ نے حسن دیا ..... ان کو دیکھنے والی عورتوں نے انگلیاں کاٹ ڈالیں .....

Scanned with CamScanner

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں..... کہ یوسفؑ کو دیکھنے والی عورتوں نے تو صرف انگلیاں کاٹ ڈالیں تھیں..... لیکن جنہوں نے میرے پیغمبر ﷺ کو دیکھا ہے..... انہوں نے اپنی گردنیں کٹا ڈالیں ہیں..... بات اگر حسن کی ہے..... تو.....

حسن سیدنا آدم علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا نوح علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا ادریس علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا ہود علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا صالح علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا ابراہیم علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا اسماعیل علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا اسحٰق علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا لوط علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا یعقوب علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا یوسف علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا شعیب علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا موسیٰ علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا الیاس علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا داؤد علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا سلیمان علیہ السلام	.....	میں بھی ہے
حسن سیدنا ایوب علیہ السلام	.....	میں بھی ہے

Scanned with CamScanner

حسن سیدنا یونس علیہ السلام ..... میں بھی ہے
حسن سیدنا عزیر علیہ السلام ..... میں بھی ہے
حسن سیدنا زکریا علیہ السلام ..... میں بھی ہے
حسن سیدنا یحیٰی علیہ السلام ..... میں بھی ہے
حسن سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ..... میں بھی ہے

ان انبیاء کا حسین ہونا بھی برحق ہے..... لیکن میرے پیغمبر کا حسن پوری کائنات کے انبیاء ورسل سے بڑھ کر ہے..... صلی اللہ علیہ وسلم.....

میرے بھائیو..... سیدنا سلیمان علیہ السلام کی سواری فضاؤں میں اُڑی..... تو لوگوں نے کہا دیکھو ان کی سواری کہاں پہنچی..... لیکن میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری وہاں پہنچی..... جہاں جبرئیل امین بھی نہیں پہنچا ..... یہ میرے نبی ؐ کی شان ہے..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ.....

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا..... رَبِّ اَرِنِیْ ..... اے اللہ میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں..... آواز آئی..... لَنْ تَرَانِیْ ..... تو مجھے نہیں دیکھ سکتا ..... لیکن جب میرے کملی والے کی باری آئی تو جبرئیل غلام بن کر آ گیا فرمایا..... سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا..... (پ۱۵ بنی اسرائیل آیت ۱)

اے پیغمبر آج اس عرش پر خدا نے تجھے بلایا ہے..... جہاں کائنات کا کوئی نبی نہیں جا سکا..... آج عرش پر خدا نے تیری دعوت کر رکھی ہے ..... یہ میرے نبی کی شان ہے..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ .....

خطیب کل کائنات کون؟:۔

میرے بھائیو..... اس بات پر غور کرو یہ اللہ کا قرآن ہے.....

Scanned with CamScanner

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ ..... میں اسی آیت کی روشنی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بھیجنے کیلئے ..... ایک عظیم الشان محفل کو آراستہ کیا .....

مثال کے طور پر آپ ایک عظیم الشان جلسہ کرتے ہیں ..... اس جلسہ میں اصل تقریر تو کسی بڑے خطیب صاحب کی ہوتی ہے ..... اور اشتہار پر چالیس، پچاس چھوٹے چھوٹے ..... مقامی مقررین کے نام بھی لکھے ہوئے ہوتے ہیں ..... اور میں آکر منتظم صاحب سے پوچھتا ہوں کہ جناب جلسہ کب شروع ہوگا ..... حضرت خطیب صاحب کی تقریر کب شروع ہوگی ..... تو منتظم جلسہ کہتے ہیں کہ اصل تقریر تو فلاں خطیب صاحب کی ہے لیکن محفل کو سنوارنے کیلئے ..... اور اس بزم کو آراستہ کرنے کیلئے ..... لوگوں کو جمع کرنے کیلئے ..... یہ جو چالیس پچاس مقامی خطیب ہیں ..... ان کو لگایا جاتا ہے ..... جب چالیس پچاس خطیب تقریر کرنے کیلئے آگئے ..... تو ہر خطیب کہتا ہے کہ بھائی اصل تقریر تو فلاں صاحب کی ہوگی ..... اصل خطاب تو فلاں صاحب کا ہوگا ..... میں تو تھوڑے وقت کیلئے آیا ہوں .....

میرے بھائیو ..... جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کا جلسہ کرنا چاہا ..... تو فطرت کا ایک اشتہار شائع کیا اس فطرت کے اشتہار پر سب سے بڑا نام محمد رسول اللہ کا لکھ دیا ..... اور اس کے نیچے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے نام لکھ دیئے ..... تاکہ بزم آراستہ ہوجائے ..... محفل سنور جائے ..... مجمع اکٹھا ہوجائے ..... تمام لوگ آجائیں ..... پوری دنیا آجائے .....

گویا اللہ تعالیٰ نے فطرت کا ایک اشتہار شائع کیا ..... اور کائنات ہستی کا جلسہ بلایا ..... تو خدا نے کائنات کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو جلسہ میں بطور خطیب کے کھڑا کردیا ..... جس طرح ہر مقرر کہتا ہے کہ اصل تقریر تو فلاں

Scanned with CamScanner

صاحب کی ہے.....اسی طرح ہر نبی نے یہ کہا.....کہ اصل میں تو محمد مصطفیٰ نے آنا ہے.....

ارشادات انبیاء کرام:۔

☆ چنانچہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا..... رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.....(پ۱ سورہ البقرۃ آیت ۱۲۹)

اے اللہ تو نے جس محمد کو بھیجنا ہے.....اسے میری اولاد میں ہی پیدا کر.....یعنی میری اولاد میں سے بھیج.....

☆ وَاِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيٓ اِسْرَائِيلَ .....حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا.....اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَّاْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ .....میں اللہ کا سچا رسول ہوں.....میں اس آخر الزماں پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خبری دے رہا ہوں.....میں اس پیغمبر کے آنے کی تصدیق کر رہا ہوں.....اور اس بات کی بھی تصدیق کر رہا ہوں کہ اس آنے والے نبی کا نام احمد ہوگا.....جو ہر بات میں سچا ہوگا.....(پ۲۸ سورۃ الصّف آیت ۶)

☆ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا.....محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے ساری دنیا میں محمدی نبوت کا سورج طلوع ہوگا.....ہر پیغمبر نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خوش خبری دی.....

میرے بھائیو.....میں نے کہا جس طرح جلسہ کے آخر میں خطیب بلایا گیا.....اسی طرح کائنات ہستی کا جو جلسہ خدا نے بلایا تھا.....جس میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے خطاب کیا تھا.....

Scanned with CamScanner

جب محفل سنور گئی..... جب کائنات آراستہ ہوگئی..... جب پوری دنیا بن گئی..... تو سب سے آخر میں مکہ ومدینہ کے اس خطیب کو لایا گیا .....جس کیلئے کائنات ہستی کا یہ جلسہ بلایا گیا تھا..... اسی فلسفہ کو ہندوستان کا ایک شاعر..... اقبال سہیل یوں بیان کرتا ہے.....

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیرالامم نہ ہوتا
نہ روح حق سے نقاب اٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخش نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم نے اسی کو بیان کیا ہے..... وہ کہتے ہیں کہ.....

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقش ہستی پہ یہ غنچے بھی پریشان ہوتے
رخت بردوش پہ سب دست و گریباں ہوتے
خیمۂ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دست و جبل توحیدی کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پہ پہنچے

Scanned with CamScanner

پر کیا خبر جو وحی تیرے حضور پر پہنچے

اور قرآن نے کہا..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ..... اے پیغمبرؐ ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا..... ہم نے تیرے نام کو اونچا کر دیا ..... ہر نبی کی محفل میں..... میرے پیغمبرؐ کا ذکر ہو رہا ہے.....

امتحانات سیدنا ابراہیمؑ:۔

جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے چار امتحان پاس کئے..... چاروں امتحانوں میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے محمد مصطفیٰؐ کا ذکر کیا..... چاروں امتحان پاس کرنے کے بعد فرمایا..... اے اللہ میں نے تیرا گھر اکعبہ بنایا..... اے اللہ میں نے ایک بچہ رو رو کر تجھ سے مانگا تھا.....

تو نے کہا میرا گھر تعمیر کر ..... میں نے تیرا گھر بنا دیا

تو نے کہا جنگل میں چھوڑ دے ..... میں نے جنگل میں چھوڑ دیا

تو نے کہا اس کے گلے پہ چھری چلا دے ..... میں نے گلے پر چھری چلا دی

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ چار امتحان دیئے..... اللہ نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے..... تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں پلاٹ نہیں مانگتا..... میں دولت نہیں مانگتا..... میں تیرے خزانے سے وہ چیز مانگتا ہوں..... جو چیز تیرے خزانے میں بھی ایک ہے.....

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری فرماتے ہیں..... کہ اے ابراہیمؑ میں تیری قسمت پہ قربان جاؤں..... تو نے خدا سے وہ بے مثال چیز مانگی جو دنیا میں کسی نے بھی نہیں مانگی..... سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے چار امتحان پاس کئے..... اور چاروں امتحانوں کے بعد ایک بڑی عجیب بات کی ..... غلاف کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کیا مانگا.....

Scanned with CamScanner

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دنیا میں دو دعائیں کیں..... ابراہیم علیہ السلام نے دو چیزیں مانگیں..... ایک اسماعیل کو مانگا..... جس کیلئے قرآن میں ہے..... رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ..... اے اللہ مجھے نیک بیٹا عطا فرما..... تو خدا نے بیٹا اسماعیل دے دیا.....

اور ایک یہ دعا ہے جو کعبہ میں مانگی جس دعا کا عنوان یہ ہے..... رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ..... کہ اے اللہ جس آخر الزماں نبی کو تو نے پیدا کرنا ہے اس کو میری اولاد میں سے پیدا کر.....

سیدنا ابراہیمؑ کے دو عظیم بیٹے:۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے دو چیزیں مانگیں..... ایک سیدنا اسماعیل کو مانگا..... ایک سیدنا محمد کریم کو مانگا..... یا یوں کہئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے دو چیزیں مانگیں.....

ایک زم زم والا مانگا

ایک حوض کوثر والا مانگا

جو زم زم والا تھا ..... وہ بھی بے مثال تھا

جو کوثر والا تھا ..... وہ بھی بے مثال تھا

پہلے بیٹے کا معجزہ:۔

جب سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں کی ایڑھی زمین پر لگی..... تو زم زم نکل آیا..... معلوم ہوا جس نبی کے پاؤں سے زم زم نکلتا ہے..... جس نبی کے پاؤں کی ایڑی لگتی ہے تو پانی نکل آتا ہے..... یہ اس نبی کا معجزہ ہے.....

دوسرے بیٹے کا معجزہ:۔

اسی طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جو دوسرا بیٹا مانگا ہے..... اس

Scanned with CamScanner

بیٹے کے پاؤں کی مٹی سے ہدایت کے چشمے نکلتے ہیں..... یہاں سے پانی کا چشمہ نکلا..... اس کے قدموں کی برکت سے ہدایت کے چشمے نکلے..... اور یہ بھی آپ دیکھیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے اسماعیل مانگا..... اسماعیل کے پاؤں مٹی پہ لگے تو زم زم نکل آیا..... اس زم زم کے پانی کو نکلے ہزاروں سال ہو گئے..... لیکن.....

نہ پانی بدلتا ہے
نہ رنگ بدلتا ہے
نہ اس کا ذائقہ بدلتا ہے
نہ اس کی تازگی بدلتی ہے
نہ اس کی کیفیت بدلتی ہے

کچھ بھی نہیں بدلتا..... بلکہ وہ تو اسی طرح ہے..... یعنی ہزاروں سال ہو گئے..... جس پانی کو نبوت کی ایڑی لگی ہے..... وہ پانی نہیں بدلتا..... جس صدیق کو میرے محمدؐ کی رفاقت ملے..... وہ صدیق ایسے ہی بدل گیا..... اوئے پانی کو ایڑی لگتی ہے تو پانی نہیں بدلتا..... کیونکہ نبی کی ایڑی لگی ہے..... اور ادھر چودہ سو سال ہو گئے..... جو صدیق نبی کے ساتھ سویا ہوا ہے..... اور جو ۲۳ سال نبی کے ساتھ رہا..... وہ کیسے بدل گیا..... یہاں پانی نہیں بدلتا..... اسی بات پر غور کریں.....

تو میں کہنا چاہتا ہوں..... کہ رسول اللہ کی شان ہر طرف سے چمک رہی ہے..... قرآن نے کہا..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ..... اے پیغمبر ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا..... تیرے نام کو اونچا کر دیا..... تیری بات کو اونچا کر دیا..... اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو بھیجنے کیلئے جگہ کا بھی انتخاب کرنا ہے۔

Scanned with CamScanner

دعا قبول ہوگئی:۔

میرے بھائیو.....سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی اے اللہ مجھے مصطفےٰؐ دے دے.....فیصلہ ہوگیا تجھے دے دیا.....اب آپ دیکھیں کیسے دیا.....سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں دو بیٹے تھے.....

ایک بیٹے کا نام ..... اسماعیلؑ ہے

ایک بیٹے کا نام ..... اسحاقؑ ہے

سیدنا اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سیدنا یعقوب علیہ السلام ہیں.....

سیدنا یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سیدنا یوسف علیہ السلام ہیں.....اور باقی سارے پیغمبر بنی اسرائیل کے انہی کی اولاد میں سے ہیں.....

اور یہ بھی دیکھئے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل ہے.....

اور بنی اسرائیل کا معنی ہے کہ یعقوب علیہ السلام کی اولاد.....تو یہ ساری اولاد اصل میں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں.....اس لئے کہ ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کا نام اسحاق ہے.....اور اسحاق کے بیٹے کا نام یعقوب ہے.....اور یعقوب کے بیٹے کا نام یوسف ہے.....

اب آپ دیکھیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلامؑ کے ایک بیٹے سیدنا اسماعیل ہیں.....اور دوسرے بیٹے سیدنا اسحاق ہیں.....سیدنا اسحاق کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے.....اور سیدنا اسماعیل کی اولاد میں صرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے.....

میرے بھائیو.....ساری دنیا تو سیدنا ابراہیمؑ کو خدا نے دے دی.....کہ ایک بیٹے کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبر ہیں.....اور دوسرے بیٹے کی اولاد میں محمدؐ رسول اللہ ہیں.....جو تمام انبیاء کے سردار ہیں.....

Scanned with CamScanner

انتخاب عرب کیوں:۔

اور دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کیلئے جگہ کا انتخاب کیا ..... جگہیں دنیا میں دو ہیں ..... ایک عرب کا علاقہ ہے ..... اور ایک عجم کا علاقہ ہے ..... خدا نے فیصلہ کیا کہ عجم کا معنی ہے گونگا .....

ذرا توجہ کیجئے ..... عجم کا معنی ہے گونگا ..... اور عرب کا معنی ہے فصیح و بلیغ ..... تو چونکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فصاحت و بلاغت والے تھے ..... تو جس جگہ کا انتخاب کیا ہے وہ جگہ بھی فصیح و بلیغ تھی .....

انتخاب بلد کیوں:۔

اور دیکھئے کہ محمد مصطفےٰ کیلئے عرب کا انتخاب ہوا ..... عرب میں شہر اور بھی بڑے تھے ..... اس شہر کو چنا گیا جس کا نام مکہ تھا ..... جس کو قرآن کہتا ہے ..... اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ..... (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۹۶)

عربی میں مکہ کہتے ہیں ..... اس جگہ کو جو ساری دنیا کا سنٹر ہو ..... جو ساری دنیا کے درمیان ہوا سے مکہ کہتے ہیں ..... چونکہ محمد مصطفےٰ کا پیغام ساری دنیا کیلئے برابر پہنچنا تھا ..... تو ان کیلئے جگہ بھی وہ چنی گئی ..... جو جگہ سب سے درمیان میں تھی ..... جس کا نام مکہ اور بکہ ہے ..... تو رسول اللہ کیلئے سب سے پہلے علاقے کا انتخاب ہوا ..... چنانچہ عرب میں محمد مصطفےٰ کو لایا جائے گا ..... اس کے بعد مکہ کا انتخاب ہوا .....

انتخاب نسب والد کیوں:۔

میرے بھائیو ..... جگہ کا انتخاب بھی ہوگیا ..... شہر کا انتخاب بھی ہوگیا ..... اور اب برادری کا انتخاب کرنا ہے ..... تو سیدنا اسماعیل علیہ السلام

Scanned with CamScanner

کی اولاد میں بتیس (۳۲) قبیلے آباد تھے .....اور ان ابراہیمی قبائل میں سے .....مکہ میں ایک وہ قبیلہ بھی آباد تھا.....

جس کی اولاد کو ..... قریش کہتے ہیں
جس کی اولاد کو ..... بنو ہاشم کہتے ہیں
جس کی اولاد کو ..... بنو عباس کہتے ہیں

میرے بھائیو.....اس قبیلے کا انتخاب کیا گیا.....جو قبیلہ بھی بڑا عجیب ہے.....یعنی قبیلہ بنو ہاشم.....ہاشم کا کیا معنی ہے.....رسول اللہ کے ایک دادے کا نام ہاشم ہے.....عرب میں ہاشم کا معنی یہ ہے کہ شوربہ میں روٹی ڈال کر جو آدمی مہمانوں کو کھلائے.....اس کو ہاشم کہتے ہیں.....

عربی میں کیا کہتے ہیں.....ہاشم.....تو ہاشم جو رسول اللہ کے پردادا تھے یہ مہمانوں کو کھانا کھلاتے تھے نام ان کا ہاشم ہے.....تو خدا نے عرب کے سب سے بڑے میزبان کو محمد مصطفیٰ کا پردادا بنا دیا.....تو یہ انتخاب رسول اللہ کی وجہ سے ہوا.....اور اس انتخاب پر ذرا غور فرمائیں.....محمد مصطفیٰ کا پردادا بنانے کیلئے خدا نے ہاشم کو چنا.....ہاشم خدمت گزار تھا.....محمد مصطفیٰ بھی خدمت گزار تھے.....تو پردادا وہ چنا جو پہلے ہی خدمت گزار تھا.....اور اس پیغمبر کا دادا کس کو بنایا گیا.....جس کا نام عبدالمطلب تھا.....عبدالمطلب کعبہ کا متولی تھا.....چونکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا کا متولی بننا تھا .....تو دادا وہ چنا جو پہلے سے کعبے کا متولی تھا.....

انتخاب والد محترم کیوں:۔

میرے بھائیو.....عبدالمطلب کے بارہ بیٹے تھے.....بارہ لڑکوں میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باپ کس کو بنایا جائے.....اس کا

Scanned with CamScanner

انتخاب بھی عرش پر ہوا..... چونکہ.....

نبی کے شہر میں

نبی کی بستی میں

نبی کے علاقہ میں

نبی کے خاندان میں

غرض ہر چیز میں پیغمبرؐ کا ذکر اونچا ہو رہا ہے..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

..... اے پیغمبرؐ ہم نے تیرا ذکر اونچا کر دیا.....

جس جگہ آیا ..... اس جگہ کا نام اونچا

جس گود میں آیا ..... اس گود کا نام اونچا

جس رات میں آیا ..... اس رات کا نام اونچا

جس علاقہ میں آیا ..... اس علاقہ کا نام اونچا

جس خاندان میں آیا ..... اس خاندان کا نام اونچا

پیغمبر ﷺ کے دادا کا نام عبدالمطلب ہے..... عبدالمطلب کے بارہ بیٹے ہیں..... ان بارہ بیٹوں میں محمد مصطفٰے کا والد کس کو بنایا جائے..... اسکا انتخاب بھی عرش پہ ہوتا ہے.....

بڑے بیٹے کا نام عبدالعزیٰ ہے ..... جس کو ابولہب کہا جاتا ہے

دوسرے بیٹے کا عبد مناف ہے ..... جس کو ابوطالب کہا جاتا ہے

تیسرے بیٹے کا نام ..... عبدالحارث ہے

چوتھے بیٹے کا نام ..... عبدالشمس ہے

پانچویں بیٹے کا نام ..... عبداللات ہے

چھٹے بیٹے کا نام ..... نوفل ہے

Scanned with CamScanner

ساتویں بیٹے کا نام ..... کرامہ ہے
آٹھویں بیٹے کا نام ..... حارث ہے
نویں بیٹے کا نام ..... حمزہ ہے
دسویں بیٹے کا نام ..... عباس ہے
گیارہویں بیٹے کا نام ..... عبداللہ ہے
بارہویں بیٹے کا نام ..... ربیعہ ہے

میرے بھائیو..... یہ عبدالمطلب کے بیٹے ہیں..... اور یہ انکے کے نام ہیں..... اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے گھر بھیجتا..... تو یہ میرے پیغمبر کی شان کے مطابق نہ تھے..... کیونکہ.....

حمزہ کا معنی ..... سخت جگہ
عباس کا معنی ..... پتھریلی جگہ
عبدمناف کا معنی ..... بت کا بندہ
عبدالعزیٰ کا معنی ..... بت کا بندہ
عبدالحارث کا معنی ..... کھیتی کا بندہ
عبدالشمس کا معنی ..... سورج کا بندہ

تو کوئی بھی نام میرے پیغمبر کے مشن سے مطابقت نہیں رکھتا تھا.....
اس لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا والد بنانے کیلئے اس کو چنا گیا..... جس کا نام عبداللہ تھا..... یعنی اللہ کا بندہ..... تا کہ خدا دنیا کو بتا سکے کہ میرا جو سب سے بڑا بندہ ہے..... وہ میرے ہی بندے کے گھر میں آسکتا ہے..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ..... اے پیغمبرؐ.....

ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا

Scanned with CamScanner

ہم نے تیرے نام کو اونچا کر دیا
ہم نے تیری بات کو اونچا کر دیا

انتخاب نسب والدہ کیوں:۔

میرے بھائیو..... رسول اللہ کا والد بنانے کیلئے کس کو چنا..... عبداللہ کو چنا..... تو رسول اللہ کے والد محترم کے انتخاب کے بعد اب رسول اللہ کی والدہ محترمہ کا انتخاب ہو رہا ہے.....

توجہ کیجئے..... والدہ کا انتخاب بھی عرش پر ہوتا ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں..... اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ قُرَیْش..... یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں..... کہ.....

اللہ نے مجھے ..... ہاشم سے چنا
اللہ نے مجھے ..... بنو کنانہ سے چنا
اللہ نے مجھے ..... بنو قریش سے چنا
اللہ نے مجھے ..... عبدالمطلب سے چنا

یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے..... اس حدیث کی روشنی میں کہتا ہوں..... رسول اللہ کی والدہ کا انتخاب بھی عرش پر ہوتا ہے..... چوالیس (۴۴) قبیلے دوسرے بھی مدینہ میں آباد ہیں..... اور اسی طرح مقام ابویٰ پر ستائیس (۲۷) قبیلے آباد ہیں.....

ایک قبیلے کا نام ..... بنو نظیر ہے
ایک قبیلے کا نام ..... بنو حفصہ ہے
ایک قبیلے کا نام ..... بنو قریضہ ہے

Scanned with CamScanner

ایک قبیلے کا نام ..... بنوشطیبہ ہے

کسی کا معنی اچھا نہیں ہے..... جو رسول اللہ کی عظمت سے مطابقت پیدا کر سکے..... بنی شطیبہ کا معنی ٹہنیوں والا..... بنوحربہ کا معنی لڑائی کرنے والا..... لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کیلئے وہ قبیلہ چنا..... جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے ملتا ہے اور وہ نام کیا ہے..... بنوزہرا.....

زہرا عربی زبان میں تروتازگی کو کہتے ہیں..... چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی تروتازگی کا پیغام لا رہے ہیں..... اسلئے ماں کا قبیلہ بھی تروتازگی والا چنا..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ..... یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے.....

انتخاب والدہ محترمہ کیوں:۔

میرے بھائیو..... والدہ کا انتخاب ہوتا ہے..... اب دیکھئے قبیلہ بنوزہرا..... بنوزہرا قبیلے میں لڑکیاں اور بھی بڑی تھیں..... ایک لڑکی کا نام خمسہ ہے..... جو اس قبیلے میں بڑی مشہور ہے..... اور بڑی سمجھ دار ہے لیکن نام خمسہ ہے..... خمسہ کا معنی ہے وہ عورت جس کا ناک ٹیڑھا ہو اسے خمسہ کہا جاتا ہے یعنی چپٹے ناک والی..... ساری کتابوں میں یہ معنی موجود ہے.....

میرے بھائیو..... اسی طرح کسی لڑکی کا کچھ نام..... کسی لڑکی کا کچھ نام ہے..... ربیعہ کا معنی موسم اور بہار ہے..... اور کسی کا کچھ معنی ..... لیکن ان ساری لڑکیوں میں..... ایک کا نام ہے آمنہ..... آمنہ کو کیوں چنا گیا اس لئے کہ آمنہ کا معنی ہے..... امانت والی..... خدا دنیا کو بتا دینا چاہتا ہے کہ اے آمنہ تو ہی وہ عورت ہے کہ جس کی گود میں..... میری سب سے بڑی امانت ہے..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ.....

تو پیغمبرؐ کے لئے ..... قبیلے کا انتخاب ہوا

Scanned with CamScanner

تو پیغمبرؐ کے لئے ..... والد کا انتخاب ہوا

تو پیغمبرؐ کے لئے ..... والدہ کا انتخاب ہوا

تو پیغمبرؐ کے لئے ..... مہینوں کا انتخاب ہوا

ربیع الاوّل کا انتخاب کیوں؟:۔

میرے بھائیو.....اس پر بھی غور کرو کہ کس مہینے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا گیا.....ربیع الاوّل کے مہینے میں.....ربیع کا معنی بہار ہے.....اوّل کا معنی ہے وہ بہار.....جو دنیا میں پہلی بہار ہے..... وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد کا مہینہ ہے.....دنیا میں پہلی بہار اور کوئی نہیں ہے .....جو محمد ﷺ کے آنے سے بہار ہے.....ورنہ عام الفیل سے مہینوں کا آغاز ہوا ہے.....پہلے مہینہ کا نام محرام الحرام ہے.....دوسرا مہینہ صفر المظفر ہے.....صفر عربی زبان میں زرد رنگ کو کہتے ہیں.....صفر کا معنی زرد رنگ ہے.....اور آگے ہے ربیع الاوّل.....

ربیع الاوّل کا معنی ..... پہلی بہار

ربیع الثانی کا معنی ..... دوسری بہار

جمادی الاوّل کا معنی ..... پہلا نقطہ انجماد

جمادی الثانی کا معنی ..... دوسرا نقطہ انجماد

رجب کا معنی ہے وہ گھاٹی.....جو مدینہ سے چار سو میل کے فاصلے پر موجود ہے.....اور شعبان کا معنی ہے دائیں طرف کی گھاٹی.....

رمضان کا معنی ہے رمض کی جگہ.....رمض اس جگہ کو کہتے ہیں .....جس جگہ مسلمان دشمن پر حملہ کرنے کیلئے گھستے ہیں.....

شوال وہ مہینہ ہے..... جس مہینہ کو حرمت کیلئے لوگوں نے متعین کر

Scanned with CamScanner

دیا تھا.....اور بعض لوگوں نے اس کو منحوس مہینہ قرار دے دیا تھا.....

اور اسی طرح ذیقعدہ کا معنی ہے .....بیٹھ جانے والا مہینہ

.....ذی الحجہ کا معنی ہے.....حج والا مہینہ.....

میرے بھائیو.....توجہ کرنا.....

محرم کا معنی	.....	حرام شدہ چیزوں کا مہینہ
صفر کا معنی	.....	زرد رنگ والا مہینہ
ربیع الاوّل کا معنی	.....	پہلی بہار کا مہینہ
ربیع الثانی کا معنی	.....	دوسری بہار کا مہینہ
جمادی الاوّل کا معنی	.....	پہلا نقطہ انجماد
جمادی الثانی کا معنی	.....	دوسرا نقطہ انجماد
رجب کا معنی	.....	دور کی گھاٹی
شعبان کا معنی	.....	دائیں طرف کی گھاٹی
رمضان کا معنی	.....	رمض کی جگہ
شوال کا معنی	.....	حرمت والا مہینہ
ذیقعدہ کا معنی	.....	بیٹھ جانے والا مہینہ
ذوالحجہ کا معنی	.....	حج والا مہینہ

لیکن ان سارے ناموں میں سے اس نام پر غور کرو.....جس کا نام

ربیع الاوّل ہے.....ربیع الاوّل پہلی بہار.....چونکہ.....

محمد ﷺ	.....	بہار اوّل ہے
محمد ﷺ	.....	عظمت اوّل ہے
محمد ﷺ	.....	برکت اوّل ہے

Scanned with CamScanner

محمد ﷺ ..... رفعت اوّل ہے

محمد ﷺ ..... مرکز اوّل ہے

محمد ﷺ ..... بلندی اوّل ہے

تو جب میرا پیغمبر ﷺ ..... رفعت میں اعلیٰ ہے

تو جب میرا پیغمبر ﷺ ..... بلندی میں اعلیٰ ہے

تو جب میرا پیغمبر ﷺ ..... عظمت میں اعلیٰ ہے

تو جب میرا پیغمبر ﷺ ..... برکت میں اعلیٰ ہے

تو پھر مجھے کہنے دو..... ساری دنیا کی خزاؤں میں جو پہلی بہار ہے..... وہ میرا محمد ﷺ ہے..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ.....

انتخاب اسم مکرم:۔

میرے بھائیو..... میرے پیغمبر کی پیدائش ہوتی ہے..... لیکن پیدائش کے بعد اس نبی کا نام کیا رکھا جائے..... بھائی نام تو عرش سے منتخب ہو چکا ہے لیکن یہاں بھی تو نام رکھنا ہے..... عرش پہ میرے نبی کا نام احمد ہے..... تو فرش پہ نام کیا ہوگا..... تو فرش پر نام محمد ﷺ رکھا گیا.....

بڑی قابل غور بات کہنا چاہتا ہوں..... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں وہ کمالات ہیں..... کہ دنیا میں تشریف لائے تو قیصر روم کے کنگرے گر گئے..... وہ اور بات ہے..... ستارے روشن ہو گئے..... تو وہ اور بات ہے..... لیکن میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے..... تو نام محمد رکھا گیا..... اس لفظ محمد پر غور کرو کہ..... محمد کا معنی بڑا عجیب ہے..... یعنی محمد وہ لفظ ہے جو حمد سے ہے.....

اور یہ نقطہ کی بات ہے کہ حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے..... آپ کھانا کھا

Scanned with CamScanner

کر کہتے ہیں شکر الحمد للہ..... حمد آخر میں ہوتی ہے..... محمد بھی حمد سے ہیں ..... چونکہ محمد بھی آخر میں ہیں اسلئے نام پیغمبر کی شان کے مطابق چنا گیا ہے ..... محمدؐ حمد سے ہے..... پھر یہ بھی دیکھو کہ محمدؐ ایسا لفظ ہے..... کہ اس پہ نقطہ کوئی نہیں.....

توجہ کیجئے..... خدا دنیا کو بتا دینا چاہتا ہے کہ جس محمد کے نام پہ نقطہ کو ئی نہیں..... اس کی ذات پہ بھی نقطہ کوئی نہیں..... اور اس بات پہ بھی غور کرو..... کہ باقی انبیاء کرام کے ناموں کا کیا معنی ہے.....

آدمؑ کا معنی	.....	گندم کے رنگ والا
نوحؑ کا معنی	.....	نوحہ کرنے والا
زکریاؑ کا معنی	.....	درس والا
ادریسؑ کا معنی	.....	سبق والا
ابراہیمؑ کا معنی	.....	بزرگی والا
اسماعیلؑ کا معنی	.....	خدا کی سنی ہوئی دعا
یعقوبؑ کا معنی	.....	بعد میں آنے والا
یوسفؑ کا معنی	.....	سوچ والا
موسیٰؑ کا معنی	.....	پانی سے نکلا ہوا
عیسیٰؑ کا معنی	.....	سیاحت کرنے والا

ان سارے ناموں کے بعد لفظ محمدؐ ہے..... محمد کا معنی یہ ہے کہ ساری دنیا مل کر جس کی تعریف کرے وہ محمدؐ بنتا ہے..... اور سب سے زیادہ جو خدا کی تعریف کرے وہ احمد بنتا ہے..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ .....

..... نام بھی بے مثال ہے .....

Scanned with CamScanner

..... بات بھی بے مثال ہے .....

..... قبیلہ بھی بے مثال ہے .....

..... والدین بھی بے مثال ہے .....

..... شان بھی بے مثال ہے .....

..... شجرہ بھی بے مثال ہے .....

..... نسب بھی بے مثال ہے .....

خوش نصیب دائی حلیمہ:۔

اور پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھئے..... کہ محمد رسول اللہ جب دنیا میں تشریف لائے ..... تو خدا نے سب سے پہلے دائیہ کا انتخاب کیا..... دائیہ سے بھی پہلے دائیہ کے قبیلے کا انتخاب کیا..... بھائی قبیلے تو اور بھی بڑے ہیں..... لیکن وہ قبیلہ جس کو بنوسعد کہتے ہیں.....

سعد عرب میں نیک بخت کو کہتے ہیں..... تو دائی کا قبیلہ بھی خدا نے عرش سے نیک بخت بنادیا..... اسی لئے تو کہتے ہیں حلیمہ سعدیہ..... سعد کا معنی نیک بخت حلیمہ..... بختوں والی حلیمہ..... بختوں والی کیوں نہ ہوتی ..... کیونکہ اس کی گود میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آنا تھا..... اسی لئے تو حلیمہ کو بختوں والی کہتے ہیں.....

دیکھئے قبیلہ کا نام بنوسعد..... یعنی بختوں والا قبیلہ..... اور نام اپنا کیا ہے حلیمہ..... حلیمہ حلم والی..... بردباری والی..... تو محمد مصطفیٰ کی بڑی صفت بردباری والی ہے..... تو جو صفت نبی میں ہے..... وہ ہر اس آدمی میں ڈال دی گئی..... جس کی نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو رہی ہے۔

تو حلیمہ کی نسبت نبیؐ کے ساتھ ہے..... تو نبی کا کمال بھی اللہ نے

Scanned with CamScanner

پہلے دے دیا..... تو نام رکھا حلیمہ..... تو حلیمہ بھی بے مثال ہے.....

خوش بخت خادمہؓ:۔

تو ایک لونڈی جو میرے نبی کو اٹھا کر بہلاتی کھلاتی ہے..... اس لونڈی کا نام اُم ایمن ہے..... اُم ایمن کا معنی علماء سے پوچھو..... ایمن کہتے ہیں..... بختوں والی کو..... محمد بختوں والا تو لونڈی بھی بختوں والی..... اوئے نبی بختوں والا ہے تو اُم ایمن بھی بختوں والی ہے..... اور اب آگے چلو.....

ازواج پیغمبر ﷺ:۔

- میرے بھائیو..... یہ تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے واقعات ہیں..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے واقعات ہیں..... ذرا نبیؐ کے نکاح کو دیکھو کہ محمد کو اللہ نے پہلی بیوی عطا فرمائی..... اس پہلی بیوی کا نام خدیجہؓ ہے..... خدیجہ کا کیا معنی ہے..... حاجیوں کی خدمت گزار..... نبی اُمت کا خدمت گزار ہے..... اور بیوی حاجیوں کی خدمت گزار ہے.....
- اور دوسری بیوی کا نام سودہؓ ہے..... سودہ کا معنی آرام والی..... نبی بھی آرام والا..... بیوی بھی آرام والی.....
- اک بیوی کا نام عائشہؓ ہے..... عائشہ کا معنی زندہ رہنے والی..... نبی بھی زندہ رہنے والا..... بیوی بھی زندہ رہنے والی.....
- ایک بیوی کا نام حفصہؓ ہے..... حفصہ کا معنی راتوں کا قیام کرنیوالی..... نبی بھی رات کو قیام کرنیوالا..... بیوی بھی رات کو قیام کرنیوالی.....
- ایک بیوی کا نام میمونہؓ ہے..... میمونہ کا معنی ہے بختوں والی..... نبیؐ بھی بختوں والا..... بیوی بھی بختوں والی.....
- ایک بیوی کا نام زینبؓ ہے..... زینب کا معنی ہے استغفار والی

Scanned with CamScanner

..... نبیؐ بھی استغفار والا ..... بیوی بھی استغفار والی .....

❁ ایک بیوی کا نام اُم حبیبہؓ ہے ..... حبیبہ کا معنی پیار والی ..... نبیؐ بھی پیار والا ..... بیوی بھی پیار والی .....

❁ ایک بیوی کا نام صفیہؓ ہے ..... صفیہ کا معنی منتخب ہونے والی ..... نبیؐ بھی دنیا میں منتخب ہے ..... بیوی بھی منتخب ہے .....

❁ ایک بیوی کا نام اُم جویریہؓ ہے ..... جویریہ کا معنی ہے پڑوس والی ..... نبیؐ بھی پڑوس والا ..... بیوی بھی پڑوس والی .....

❁ ایک بیوی کا نام ریحانہ ہے ..... ریحانہ کا معنی ہے خوشبو والی ..... نبیؐ بھی خوشبو والا ..... بیوی بھی خوشبو والی .....

میرے بھائیو ..... اسی لئے تو قرآن کہتا ہے ..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ..... اے پیغمبرؐ ہم نے .....

..... تیرے ذکر کو اونچا کر دیا .....

..... تیرے نام کو اونچا کر دیا .....

..... تیرے مقام کو اونچا کر دیا .....

..... تیری شان کو اونچا کر دیا .....

..... تیری عظمت کو اونچا کر دیا .....

..... تیری رفعت کو اونچا کر دیا .....

ابنائے پیغمبرؐ:۔

❁ میرے بھائیو ..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو دیکھو ..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے بیٹے کا نام قاسمؓ ہے ..... قاسم کا معنی ہے تقسیم کرنے والا ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... اِنَّمَا

Scanned with CamScanner

اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ .....دینے والا اللہ ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں .....حضور بھی قاسم ہیں.....بیٹا بھی قاسم ہے.....

- ایک بیٹے کا نام ہے طاہر طیبؓ.....طاہر کا معنی بھی پاک ہے .....اور طیب کا معنی بھی پاک ہے.....نبیؐ بھی پاک ہے اور بیٹا بھی پاک ہے.....
- ایک بیٹے کا نام ہے ابراہیم .....ابراہیم کا معنی بزرگی والا .....نبی بھی بزرگی ولا.....بیٹا بھی بزرگی والا.....

بنات پیغمبرؐ:۔

- ایک بیٹی کا نام ہے زینبؓ.....زینب کا معنی ہے استغفار والی .....نبیؐ بھی استغفار والا.....بیٹی بھی استغفار والی.....
- ایک بیٹی کا نام ہے رقیہؓ.....رقیہ کا معنی ہے خاوند کی خدمت کرنیوالی .....نبیؐ امت کی خدمت کرنے والا.....بیٹی خاوند کی خدمت کرنیوالی.....
- ایک بیٹی کا ہے نام اُم کلثومؓ.....اُم کلثوم کا معنی ہے بچوں کی تربیت کرنیوالی.....نبیؐ اُمت کی تربیت کرنیوالا.....بیٹی بچوں کی تربیت کرنیوالی۔
- ایک بیٹی کا نام ہے فاطمہؓ.....فاطمہ کا معنی جہنم سے آزاد..... نبی بھی جہنم سے آزاد ہیں.....بیٹی بھی جہنم سے آزاد ہے.....وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ.....اے پیغمبر ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا.....

ثنائے محمدؐ بزبان قرآن:۔

میرے بھائیو.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی صفت ہے .....جس صفت کا ذکر اللہ نے قرآن میں نہیں کیا.....اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کا ذکر آیا تو قرآن بول پڑا.....اور اسی طرح اگر.....

Scanned with CamScanner

نبی کی زلفوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَالَّیْلِ کہا
نبی کے دانتوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے یٰسِیْن کہا
نبی کے زمانے کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَالْعَصْر کہا
نبی کے کمبل کا ذکر آیا ..... قرآن نے یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کہا
نبی کے چہرے کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَالضُّحٰی کہا
نبی کی کملی کا ذکر آیا ..... قرآن نے یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کہا
نبی کی آنکھوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے مَاذَاغَ الْبَصَرُ کہا
نبی کے ہونٹوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَلِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ کہا
نبی کے مدینے کا ذکر آیا ..... قرآن نے لَآاُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ کہا
نبی کی زبان کا ذکر آیا ..... قرآن نے لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کہا
نبی کے سینے کا ذکر آیا ..... قرآن نے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کہا
نبی کے اخلاق کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کہا
نبی کی رحمت کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَمَاارْسَلْنٰكَ اِلَّارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کہا

میرے نبیؐ کے کردار کا ذکر آیا..... تو قرآن نے..... لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کہا..... یہ پیغمبر ﷺ کی شان ہے.....

مجھے بتاؤ تو سہی قرآن آسمانوں سے اُترا..... قرآن بتا رہا ہے کہ میں کس پر اُترا ہوں..... نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّھُوَ مِنْ رَّبِّ الْحَق .....

قرآن کہتا ہے مجھے جبرئیلؑ لایا ہے..... محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لایا ہے

میرے بھائیو..... پیغمبرؐ کا مکہ میں آنا قرآن بیان کرے ..... مدینہ میں آنا قرآن بیان کرے..... صحابہ کی عظمت قرآن بیان کرے..... ازواج کی عفت قرآن بیان کرے.....

Scanned with CamScanner

❁ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر آئے ..... تو قرآن ..... وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ کہے.....

❁ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر آئے ..... تو قرآن ..... رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا کہے.....

❁ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا ذکر آئے ..... تو قرآن ..... یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا کہے.....

❁ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ذکر آئے ..... تو قرآن ..... سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کہے.....

❁ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر آئے ..... تو قرآن ..... فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ، مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَھَّرَۃٍ ، بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ ، کِرَامٍ بَرَرَۃٍ ، کہے.....

❁ کبھی اس پوری جماعت صحابہ کا ذکر آئے ..... تو قرآن ..... اُوْلٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہے ..... کبھی قرآن ان مقدس صحابہ کرام کو ..... اُوْلٰئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ کے تمغات سے نوازے.....

چھبیس سو آیتوں میں ..... اللہ کی توحید کا اعلان ہے
بارہ سو آیتوں میں ..... محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان ہے
سات سو آیتوں میں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان ہے

یہ قرآن ہے..... نبیؐ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے..... دنیا کی حالت کیا تھی.....

ایک ہندو شاعر جگن ناتھ آزاد کہتا ہے.....

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمین پر آج تک تخریب کی دنیا

Scanned with CamScanner

یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
افلاطوں کی خرد بقراط کی دانش بھی افسانہ
غرض دنیا میں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتہً سیلاب نور آیا
جہاں میں کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے قدم چومے وہ فقیر آیا
اور مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعالمین آیا

شیخ الہند کا جنت کو خطاب:۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیو بندی رحمہ اللہ ..... جنت کو خطاب کرتے ہیں ..... یعنی مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ .....

اے جنت تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ہے کہ ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر اے جنت
میرے دل میں حضور ﷺ رہتے ہیں

یہ مرے نبی کی شان ہے ..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ .....

نسبتِ پیغمبر ﷺ:۔

جب آپ کو پتہ چلا گیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے ..... خدا نے مکہ کی قسم کھائی ..... نبیؐ سواری پہ چڑھے ..... خدا نے سواری کی قسم کھائی

Scanned with CamScanner

..... نبیؐ کے کندھے پر چادر آئی ..... تو چادر کا ذکر قرآن نے کیا .....

میرے بھائیو .....

نبیؐ کی وجہ سے ..... پتھر کو عزت مل گئی

نبیؐ کی وجہ سے ..... سواری کو عزت مل گئی

نبیؐ کی وجہ سے ..... چادر کو عزت مل گئی

مجھے بتاؤ تو سہی کیا ضرورت تھی ..... چادریں تو دنیا میں اور بھی بڑی ہیں ..... آپ کے شہروں میں کتنی چادریں فروخت ہوتی ہیں ..... لیکن وہ چادر جو نبیؐ کے کندھے پر آئی ..... اس چادر کو قرآن نے یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کہا ..... اے چادر اوڑھنے والے ..... کیوں کہ چادر کی نسبت نبیؐ کے ساتھ ہوگئی .....

اور اسی طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک مکہ کی زمین پر لگیں ..... تو قرآن ..... وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ کہے ..... مجھے ان مکہ کے پتھروں کی قسم ..... جن پتھروں پہ تیرے مبارک قدم آئے .....

میرے بھائیو ..... حتی کہ .....

جس شہر میں نبیؐ آئے ..... اس کا ذکر قرآن میں

جس سواری پہ نبیؐ سوار ہو ..... اس کا ذکر قرآن میں

جو چادر نبیؐ کے کندھے پہ آئی ..... اس کا ذکر قرآن میں

تو گویا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے .....

پانی کو عزت ..... مل سکتی ہے

دنوں کو عزت ..... مل سکتی ہے

مہینوں کو عزت ..... مل سکتی ہے

کپڑوں کو عزت ..... مل سکتی ہے

Scanned with CamScanner

تو پھر پیغمبر کی وجہ سے..... پیغمبرؐ کے ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کو بھی عزت مل سکتی ہے..... اگر پتھر کی عزت ہے..... قرآن کی زبان میں تو حبشہ کے کالے بلال کا مقام بھی..... اسی قرآن کی زبان میں ہے..... اور حضرت بلالؓ کا مقام و مرتبہ..... کائنات کے تمام.....

اولیاء سے اُونچا ہے
اتقیاء سے اُونچا ہے
ابدالوں سے اُونچا ہے
قطبوں سے اُونچا ہے
غوثوں سے اُونچا ہے
بزرگوں سے اُونچا ہے

ایک لاکھ چوالیس ہزار محمد ﷺ کے صحابہؓ ایک طرف..... اور انبیاء کے علاوہ ساری کائنات ایک طرف.....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العالمین

Scanned with CamScanner

تیرا عکس کرم ﷺ

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ..... وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ..... لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ..... (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطُھُوْرًا وَ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ ..... اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام..... (مسلم شریف ص ۱۹۹ ج ۱)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ..... وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.....

اشعار:۔

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا تیرے بغیر
اِک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

Scanned with CamScanner

یہ پھول نہ ہوتا تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقشِ ہستی پہ یہ غنچے بھی پریشان ہوتے
رختِ بردوش پہ سب دست و گریباں ہوتے
خیمۂ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزمِ توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دست و جبل توحیدی کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین تیرے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصول وحی میں موسیٰ طور پہ پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضور ﷺ پر پہنچے
تجھ سا نہیں پایا کوئی چشم فلک نے
ناز کیا تیری آمد پہ مالک نے ملک نے

تمہید:۔

واجب الاحترام
قابل صد اکرام
میرے ہم مشن غیور نوجوان دوستو

آج آپ حضرات کے اس شہر میں .....صرف تقریر کی غرض سے حاضری کا اتفاق ہوا ہے.....جیسا کہ جلسے کے عنوان سے ظاہر ہے کہ یہ جلسہ سیرت طیبہ کے مقدس عنوان پر منعقد ہو رہا ہے.....اور غیور سنی نوجوانوں کے زیر اہتمام.....یہ پروگرام آپ کے سامنے انعقاد پذیر ہے.....انشاء اللہ اسی عنوان کے مطابق میں اپنی معروضات آپ کے سامنے رکھوں گا.....اور جو لوگ

Scanned with CamScanner

میری تقریر پہلے سنتے رہتے ہیں..... ان کو علم ہے کہ میں جلسہ کے مقرر کردہ موضوع پر ہی تقریر کرنا پسند کرتا ہوں..... اور جو موضوع میرے ذمے لگایا گیا ہے ..... میں انشاء اللہ اسی موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا..... اور اس مقدس موضوع کی روشنی میں..... اپنی جماعت کا موقف بھی آپ کے سامنے رکھوں گا.....

میرے بھائیو..... حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے..... اس سمندر میں بڑے بڑے لوگوں نے غوطے لگائے ہیں ..... اس سمندر میں بڑے بڑے لوگوں نے غواصی کی ہے..... لیکن کوئی شخص وہاں سے موتی نکالنے میں کامیاب نہیں ہوسکا..... ایسا موتی جس سے اس سمندر کی لمعانیت کا احاطہ ہوسکے..... چنانچہ پیغمبر کی سیرت ایک ایسا جامع پہلو ..... اور ایک ایسا بے مثال موضوع ہے..... بلکہ مجھے یہ کہنے دو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت.....

اتنی بلند ہے
اتنی ارفع ہے
اتنی اعلیٰ ہے
اتنی پاکیزہ ہے
اتنی نابغہ عصر ہے
اتنی بے مثال ہے
اتنی عبقری صفت ہے

کہ پوری کائنات میں کوئی زبان..... اور کوئی لغت ایسی نہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کا احاطہ کر سکے..... دنیا کے تمام الفاظ

Scanned with CamScanner

.....خواہ اُردو کے ہوں.....خواہ عربی کے ہوں.....وہ رسول اللہ کے محاسن کے سامنے دست بستہ کھڑے ہیں.....وہ کملی والے کے سامنے عاجز کھڑے ہیں.....حتی کہ اس پوری دنیا میں.....

..... جتنی لغات ہیں .....

..... جتنے معانی ہیں .....

..... جتنے افکار ہیں .....

..... جتنی عشقیں ہیں .....

..... جتنی بلندیاں ہیں .....

..... جتنی رفعتیں ہیں .....

وہ تمام کی تمام تاجدار رسالت .....سرور کونین پیغمبرؐ.....

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کے سامنے.....

فروتنی کے ساتھ

عاجزی کے ساتھ

درماندگی کے ساتھ

بے مائیگی کے ساتھ

ہاتھ باندھ کر کھڑی ہیں.....اور وہ کیا کہتی ہیں.....وہ یہی کہتی ہیں کہ.....بعد از خدائی تو ئی بزرگ قصہ مختصر.....

اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے سامنے.....سیرت رسول کا باب کھولوں.....تو پھر توجہ میری طرف رہے.....اگر آپ کی توجہ ہے تو پھر میں بھی اپنا نام ان لوگوں میں لکھوا سکوں گا.....جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے.....ان کوشش کرنے والوں میں ہمارا

Scanned with CamScanner

نام بھی آنا چاہئے.....

چالیس ہزار اشعار کا خلاصہ:۔

میرے بھائیو.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور کمالات بے مثال ہیں.....چنانچہ عربی زبان کا ایک شاعر ہے.....جس شاعر نے حضور ﷺ کی شان میں چالیس ہزار اشعار لکھے ہیں.....

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ چالیس ہزار اشعار..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے.....دنیا کا کوئی انسان ایسا نہیں جس کی منقبت میں چالیس ہزار اشعار ہوں.....پوری دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے..... جس کی عظمت میں چالیس ہزار اشعار لکھے گئے ہوں.....

اور چالیس ہزار اشعار لکھنے کے بعد جو آخری شعر لکھا ہے.....وہ اتنا بے مثال ہے کہ چالیس ہزار اشعار ایک طرف اور وہ ایک شعر ایک طرف..... اور اس آخری شعر کا ترجمہ حفیظ طاہر نے کیا ہے.....یہ اُردو کے ایک بہت بڑے شاعر گزرے ہیں.....چالیس ہزار اشعار لکھنے کے بعد آخری شعر جو اس عربی شاعر نے کہا.....اس کا ترجمہ بھی ایک شاعر نے ہی کیا ہے.....

تھکی ہے فکر رساں مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا مدح باقی ہے

یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے.....

مولانا احسنؒ گیلانی کا خط:۔

مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ نے ایک کتاب لکھی ہے.....جس

Scanned with CamScanner

کتاب کا نام ہے النبی الخاتم.....اس کتاب مین ساڑھے چار سو عنوانات ہیں رسولؐ اللہ کی شان میں.....اور اس کتاب کے ایک سو چھہتر صفحات ہیں..... عشاء کے بعد ایک دوست کو خط لکھنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو صبح تک کتاب تیار ہو چکی تھی.....اس کتاب کو کیسے شروع کیا؟..... تو اس کتاب کو شروع اس لفظ سے کیا.....یوں آنے کو تو سب آئے لیکن جو بھی آیا وہ جانے کیلئے آیا.....جبکہ مکے میں ایک ایسا آیا کہ وہ آنے کو آیا.....

وہ آیا تو آتا چلا گیا
وہ پھیلا تو پھیلتا چلا گیا
وہ بڑھا تو بڑھتا چلا گیا
وہ چڑھا تو چڑھتا چلا گیا

اور اسی کتاب کے آخر میں.....انہوں نے یہ شعر بھی لکھا..... بڑی خوبصورت بات لکھی ہے.....کہ.....

لاکھ ستارے ہر طرف ظلمتِ شب جہاں جہاں
ایک طلوعِ آفتاب دشت و نگر سحر سحر

مولانا ظفر علی خانؒ نے فرمایا:۔

یہ بات مولانا ظفر علی خان رحمہ اللہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کے روضے پر جا کر کہی تھی.....یعنی مدینہ منورہ میں جا کر کہی تھی.....

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں نبی ﷺ کی دہلیز چومتا ہوں
شرابِ عشق پی کر جھومتا ہوں رہے سلامت پلانے والا

شیخ العرب والعجمؒ نے فرمایا:۔

شیخ العرب والعجم سید حسینؒ احمد مدنی نے کہا.....جب انہیں

Scanned with CamScanner

گرفتار کیا گیا مدینہ منورہ سے.....تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کو خطاب کر کے کہا.....

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالیؓ

میرے بھائیو.....تقریر تو ابھی شروع نہیں ہوئی.....لیکن میں آپ کی توجہ اپنی طرف دلانا چاہتا ہوں.....تا کہ آج خالص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وشوکت بیان ہو.....

ایک اور دیوانہ بول اُٹھا:۔

میرے بھائیو.....بڑے بڑے لوگوں نے باتیں کی ہیں.....کسی نے نبی ﷺ کی شان میں حسن کا ذکر کیا ہے.....کسی نے کمالات کا ذکر کیا ہے .....اور اقبال سہیل نے یہ کہہ دیا.....

کتاب فطرت کے سرورق پہ جو نام احمد رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روح حق سے نقاب اُٹھتا نہ ظلمتوں کا حجاب اُٹھتا
فروغ بخش نگاہ عرفاں اگر چراغ حرم نہ ہوتا

تیرا عکس کرم:۔

تو میری آج کی تقریر کا عنوان بھی یہی ہے.....یعنی تیرا عکس کرم

Scanned with CamScanner

.....میری آج کی تقریر کا عنوان کیا ہے.....تیرا عکس کرم.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیرالامم نہ ہوتا

میرے بھائیو.....رسول اللہ کا عکس کرم ہر صحابیؓ میں ہے.....تو آسان لفظوں میں یوں کہئے کہ جس کی نسبت رسولؐ سے ہے.....اس میں رسولؐ کی روشنی ہے.....اسی جملے کو دیکھو کہ.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

عکس کرم کا کیا معنی ہے.....عکس کرم.....یعنی کرم کا عکس .....صرف کرم کا نہیں.....تو سچا ہے.....تو سچائی کا تاجدار ہے..... تو سچائی کا مہر منیر ہے.....یہ جو صداقت کا مہر منیر ہوتا ہے.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

عکس کرم کا یہی معنی ہے کہ تو سچا ہے.....کیونکہ جس نے آپ کو بھیجا وہ سب سے سچا ہے.....فَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا .....اللہ سے زیادہ سچا کوئی نہیں.....تو جب اللہ نے تجھے بھیجا ہے.....تو تو انسانوں میں سب سے سچا ہے.....تو سچائیوں کا تاجدار ہے.....تو سچائیوں کا مہر منیر ہے .....اسلئے تیرے دشمنوں نے کہا تھا.....مَا وَجَدْنَا كَ اِلَّا صَادِقًا .....کہ اے پیغمبر تیری رائے سے اختلاف ہوسکتا ہے.....لیکن تیری صداقت والی چادر پہ داغ نہیں ہوسکتا.....

صفاتِ پیغمبرؐ کے امین صحابہ رضی اللہ عنہم۔

اور یہ جو صفت تھی سچائی والی.....تو اس صفت کو جسمانی شکل میں دیکھنا ہے.....تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھو.....

Scanned with CamScanner

پیغمبرؐ عادل تھا.....پیغمبرؐ عدالت کا مہر منیر تھا.....اس عدالت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے.....تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھو.....

پیغمبرؐ شرافت والا ہے اور پیغمبر حیا والا ہے.....اگر اس شرم وحیا والی صفت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے تو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھو.....

پیغمبرؐ شجاع اور بہادر ہے .....اور شجاعت و بہادری کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے.....تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھو.....

پیغمبر فقر وفاقہ کا مہر منیر ہے.....پیغمبرؐ کے اس فقر کو.....پیغمبرؐ کی اس فقیری کو.....پیغمبر کی اس درویشی کو.....اگر جسم کی شکل میں دیکھنا ہے.....تو سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھو.....

پیغمبر مفسر قرآن ہے .....پیغمبر کی اس تفسیر قرآن کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے.....تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھو.....

پیغمبرؐ راتوں کو جاگنے والا ہے .....پیغمبر کے اس زہد کو اگر جسم کی شکل میں دیکھنا ہے.....تو ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھو.....

پیغمبرؐ استقامت کا پہاڑ ہے .....پیغمبر کے اس استقامت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے.....تو سیدنا حبشی بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھو.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیرالامم نہ ہوتا

میرے بھائیو.....عکس کرم کس کو کہا گیا ہے.....

لبینہؓ کی چمڑی ادھیڑ دی گئی ..... یہ عکس کرم ہے
عثمانؓ کو ذبح کر دیا گیا ..... یہ عکس کرم ہے
حسینؓ کو ذبح کر دیا گیا ..... یہ عکس کرم ہے

Scanned with CamScanner

عمرؓ کو مصلے پر شہید کیا گیا ..... یہ عکس کرم ہے
بلالؓ کو پتھروں پر لٹایا گیا ..... یہ عکس کرم ہے
لعدیہؓ کی چمڑی ادھیڑ دی گئی ..... یہ عکس کرم ہے
یاسرؓ کو چوک میں شہید کیا گیا ..... یہ عکس کرم ہے
خبابؓ کو انگاروں پر تڑپایا گیا ..... یہ عکس کرم ہے
زنیراؓ کی آنکھیں نکال دی گئیں ..... یہ عکس کرم ہے
حمزہؓ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے ..... یہ عکس کرم ہے

کس کا عکس کرم ہے..... کہ رسول اللہ کے گلے میں رسیاں ڈال کر
.....طائف میں گھسیٹا گیا..... پیغمبرؐ استقامت کا پہاڑ بنا رہا.....

..... اور .....

استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو بلالؓ بھی بنا
استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو سلیمانؓ بھی بنا
استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو لبینہؓ بھی بنا
استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو حمزہؓ بھی بنا
استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو عثمانؓ بھی بنا
استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو یاسرؓ بھی بنا
استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو خبابؓ بھی بنا
استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو حسینؓ بھی بنا
استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو زنیراؓ بھی بنی
استقامت کا پہاڑ جب نبیؐ بنا ..... تو لعدیہؓ بھی بنی

یہ صفت استقامت والی.....

Scanned with CamScanner

صحابہؓ میں آئی

تاجروں میں آئی

غلاموں میں آئی

ابن عوفؓ میں آئی

آزادلوگوں میں آئی

حبشے کے بلالؓ میں آئی

صنعا کے قالبؓ میں آئی

فارس کے سلیمانؓ میں آئی

ایک لاکھ چوالیس ہزار غلاموں میں آئی

یہ صفت استقامت کی جب سب میں ملکر جمع ہوگئی..... تو پھر مجھے کہنا پڑا..... تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا.....

صاحبِ کوثرؐ خدیجہؓ کے گھر:۔

میرے بھائیو..... رسول اللہ جب غار سے تشریف لائے..... تو سیدھے اپنے گھر تشریف آئے..... اور خدیجۃ الکبریٰؓ کے پاس آئے..... اور یہ بھی یاد رکھو..... سیدہ خدیجہؓ وہ عورت ہے..... جس نے محمد کو رسول بننے کے بعد سب سے پہلے دیکھا.....

سیدہ خدیجہؓ کے پاس وہ آنکھ ہے..... جس آنکھ نے محمد کو رسول بننے کے بعد سب سے پہلے دیکھا.....

سیدہ خدیجہؓ کے پاس وہ کان ہے..... جس کان نے قرآن کا لفظ سب سے پہلے سنا..... یہ اُم المؤمنین سیدہ خدیجہؓ ہے.....

چنانچہ سیدہ خدیجہؓ کے پاس رسول اللہ تشریف لائے..... حضور صلی

Scanned with CamScanner

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ .....
مجھے چادر اوڑھا دو ..... مجھے چادر اوڑھا دو..... پیغمبرؐ کا جسم کانپ رہا تھا
..... چونکہ وحی اتر چکی تھی..... اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ.....
رسول اللہ پڑھ چکے تھے..... اللہ کے قرآن کی ہیبت پیغمبرؐ کے چہرے سے نمایاں
تھی..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کپکپا رہے تھے.....

سیدہؓ خدیجۃ الکبریٰ کو دیکھو..... سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے اپنے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ..... یعنی اپنے شوہر کو دیکھا تو پریشان ہو گئی
..... خدیجۃ الکبریٰؓ نے دیکھا کہ رسول اللہ کانپ رہے ہیں تو سیدہ خدیجہؓ نے
ایک لفظ کہا کیا لفظ کہا علماء جانتے ہیں..... میں آپ کو سناتا ہوں.....

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کہا اے محمدؐ..... اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ
وَتَصْدُقُ الْحَدِیْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ
وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ..... (بخاری شریف ص ۴۰۷ ج ۲ سطر ۱۰)

اے محمدؐ تو کیوں کپکپاتا ہے..... تجھے کچھ نہیں ہوگا..... کیوں
نہیں کچھ ہوگا..... اسلئے کہ..... اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ..... تو لوگوں پر رحم
کرتا ہے..... تو رشتہ داروں سے صلی رحمی کرتا ہے..... اور تو مہمان نواز
بھی ہے..... تو عورتوں اور لوگوں کی گٹھریاں اٹھاتا ہے..... تو لوگوں
کے کام آتا ہے..... یہ لفظ کہے خدیجۃ الکبریٰؓ نے.....

عظمتِ صدیق اکبرؓ:۔

میرے بھائیو ان لفظوں پر غور کرو..... اور جس وقت صحابہؓ کے راستے
میں کانٹے بچھائے گئے..... صحابہ کو گالیاں دی گئیں..... دھکے دیئے گئے
اور مارا گیا..... تو ابوبکر صدیقؓ نے سارے گھر کا سامان ایک اونٹ پر لادا

Scanned with CamScanner

.....چلنے لگے تو عتبہ نے کہا ابو بکر کہاں جاتا ہے.....ابو بکرؓ نے کہا میں مکہ چھوڑتا ہوں مجھے مارا جا رہا ہے.....میں مکے کا تاجر ہوں.....

تو عتبہ نے جواب دیا کہ اے ابو بکرؓ.....اگر تو مکے میں نہ رہا.....تو مکے میں کسی اور کو رہنے کی ضرورت نہیں.....اسلئے کہا.....اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ.....چنانچہ جو الفاظ خدیجہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے تھے کہ یہ صفات اے محمدؐ تیرے اندر ہیں.....وہی صفات ایک کافر نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو کہیں.....اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

میرے بھائیو.....یہ وہ لفظ ہے کہ جس لفظ پر.....اللہ کی توفیق سے ساری رات گفتگو ہو سکتی ہے.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

اگر میں یہ دیکھتا ہوں کہ سیدنا بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹایا جا رہا ہے .....تو یہ میرے نبیؐ کا عکس کرم ہے.....

اگر میں یہ دیکھتا ہوں کہ سیدنا زیدؓ ابن دثنہ کو پھانسی دی گئی.....تو یہ میرے نبیؐ کا عکس ہے.....

اگر میں دیکھتا ہوں کہ سیدنا خبابؓ بن ارت کو آگ کے انگاروں پر لٹایا گیا .....اور اسکی چمڑی پگھل کر انگارے بجھا گئی.....لیکن اس نے خدا کو نہیں چھوڑا.....تو پھر مجھے یہ کہنا چاہئے کہ یہ میرے نبیؐ کا عکس کرم ہے.....

میرے بھائیو.....آج میں سیرت کا ایک بالکل انوکھا اور اچھوتا انداز آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں.....تو پھر اس لفظ پہ غور کرو.....

Scanned with CamScanner

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

میرے بھائیو..... کیسے نہ ہوتا کہ رسول اللہ میں جتنے بھی کمالات تھے لامتناہی تھے..... اور جس کی نسبت رسولؐ سے ہے..... اس میں جو کمال ہے ..... وہ حقیقت میں رسولؐ اللہ کا کمال ہے..... میں ایک انوکھے موضوع کی طرف آپ کو لا رہا ہوں کہ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ جس کی بھی نسبت ہوئی.....

..... مکے کی نسبت .....

..... مدینے کی نسبت .....

..... شہر کی نسبت .....

..... علاقے کی نسبت .....

..... بستی کی نسبت .....

..... سواری کی نسبت .....

..... بچوں کی نسبت .....

..... بیٹیوں کی نسبت .....

..... بیویوں کی نسبت .....

..... دوستوں کی نسبت .....

..... خاندان کی نسبت .....

..... رشتہ داروں کی نسبت .....

غرض جس کی بھی نسبت نبیؐ سے ہوئی ہے..... ان میں جو کمال ہے وہ رسول اللہ کی تربیت کا کمال ہے..... وہ رسول اللہ کی وجہ سے ہے.....

اس پر غور کریں..... اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو بھیجنا تھا..... تو اپنے رسولؐ کو بھیجنے کیلئے..... اللہ نے فیصلہ کیا کہ اس رسول کو کون سی جگہ بھیجا

Scanned with CamScanner

جائے..... جگہیں تو دو تھیں..... دُعا ابراہیمؑ کر چکے تھے.....

خلیل امتحانات میں کامیاب ہو گئے:۔

ابراہیمؑ نے چار امتحان دیئے تھے اللہ کو..... اور چاروں امتحانوں میں ابراہیمؑ اعلیٰ نمبروں میں پاس ہوئے تھے..... اللہ نے فرمایا کہ آگ میں کود جاؤ تو ابراہیمؑ بغیر تامل کود گئے..... بچے کو جنگل میں چھوڑ دو..... ابراہیمؑ نے یہ نہیں کہا کہ یہ تو رو رو کر مانگا گیا ہے..... بچہ بڑا ہوا..... فرمایا اس کے گلے میں چھری چلا دو.....

حفیظ طاہر نے اسی کو کہا.....

پدر بولا کہ بیٹے رات کو میں نے خواب دیکھا
کتاب زندگی کا اک نرالا باب دیکھا
یہ دیکھا کہ خود میں تجھ کو ذبح کرتا ہوں
اللہ کے حکم سے تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں

میرے بھائیو..... لیکن بیٹے نے آگے سے کیا جواب دیا.....

بیٹے نے کہا..... یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ..... اے ابا جان جو حکم ہوا تجھے وہ کر گزر..... لیکن یہاں پر بات ختم نہیں ہوئی..... اس میں بڑی حکمتیں تھیں ..... تو ابراہیمؑ نے امتحان دیا..... اسماعیلؑ بچے تھے..... اللہ نے انہیں امتحان میں پاس کیا..... ابراہیمؑ نے چار امتحان دیئے.....

آتش نمرود میں گرنے کا امتحان آیا ..... تو ابراہیمؑ پاس ہو گئے
بچے کو جنگل میں چھوڑنے کا امتحان آیا ..... تو ابراہیمؑ پاس ہو گئے
بچے کے گلے پر چھری چلانے کا امتحان آیا ..... تو ابراہیمؑ پاس ہو گئے
جب بچہ بڑا ہوا تو خانہ کعبہ کی تعمیر کا امتحان آیا ..... تو ابراہیمؑ پاس ہو گئے

Scanned with CamScanner

دعائے خلیلؑ:۔

امتحان چار تھے.....ان چاروں امتحانوں میں جب ابراہیمؑ پاس ہوگئے.....تو اللہ نے کہا ابراہیمؑ کیا مانگتا ہے.....تو ابراہیمؑ نے کعبے کی دیوار کے نیچے کھڑے ہو کر کہا.....اے اللہ میں تجھ سے دنیا کی دولت نہیں مانگتا .....میں تجھ سے صرف یہ مانگتا ہوں.....ایک ایسی چیز مانگتا ہوں جو تیرے خزانے میں بھی ایک ہے.....اس ایک کے سوا وہ تیرے خزانے میں دوسرا کوئی نہیں ہے.....تو میں وہی ایک مانگتا ہوں.....

مولا کریم نے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے.....عرض کیا میں وہی محمدؐ مانگتا ہوں جو تیرے خزانے میں ایک ہے.....جس کو تو نے پیدا کرنیکا فیصلہ کرلیا ہے .....میری دعا یہ ہے کہ اس کو میری اولاد میں سے پیدا کر.....تو یہ دعا اتنی پسند آئی اللہ کو.....کہ اللہ نے اس دعا کو قرآن بنادیا.....فرمایا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ..... اے اللہ آپ نے جس محمد کو پیدا کرنا ہے اسے میری اولاد میں پیدا کردے.....آواز آئی کہ فیصلہ ہوگیا.....تو گویا کہ ابراہیمؑ نے دو چیزیں مانگیں.....ایک اسماعیلؑ کو مانگا تھا.....

اور اسماعیل کا معنی کیا ہے.....اور اسمع کا معنی ہے سن.....عیل کا معنی ہے اللہ..... یعنی اے اللہ تو سن.....یہ عبرانی زبان میں ہے اسماعیل.....یعنی اے اللہ تو سن.....تو جب اللہ نے سن لیا تو وہی نام رکھ دیا.....اور اسماعیلؑ کو اللہ سے سیدنا ابراہیمؑ نے مانگا تھا.....اور اسکے بعد اسی ابراہیمؑ نے اللہ سے محمد مصطفیٰؐ کو مانگا تھا.....تو گویا ابراہیمؑ نے اللہ سے دو چیزیں مانگیں تھیں.....ایک اسماعیل مانگا تھا اور ایک محمد رسول اللہؐ مانگا تھا.....

بلکہ مجھے یہ کہنے دو کہ ابراہیمؑ نے اللہ سے دو مانگے تھے.....ایک حوض

Scanned with CamScanner

کوثر والا مانگا تھا اور ایک زم زم والا مانگا تھا..... تو زم زم والا بھی مل گیا.....
اور حوض کوثر والا بھی مل گیا..... یعنی دونوں دعائیں قبول ہو گئیں.....

اور یہ بات ذرا دیکھیں..... سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ایک سیدنا اسماعیل علیہ السلام تھے..... اور ایک سیدنا اسحاق علیہ السلام تھے.....

چنانچہ سیدنا اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں..... باقی اٹھارہ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے..... جبکہ سیدنا اسماعیلؑ کی اولاد میں..... صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے..... جب یہ فیصلہ ہوا تو اکتالیس پشتوں کے بعد آمنہ کا در یتیم دنیا میں تشریف لایا.....

استقبال پیغمبر ﷺ:۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لانے کا انتظام ہو رہا تھا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ نے ایک پیغمبر کو بھیجا..... جسکا نام سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تھا..... اس عیسیٰ کو مسیح بھی کہتے ہیں..... اور مسیح عربی زبان میں کہتے ہیں معائنہ کرنیوالے کو..... مشاہدہ کرنے والے کو..... یعنی آخر میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تا کہ یہ معائنہ کر کے..... اور مشاہدہ کر کے یہ بتلائے کہ انکے آنے کا راستہ بنا ہے کہ نہیں.....

اور پھر اس کو اتنی جلدی بھیج دیا کہ اسکے بعد انتظار نہیں کیا..... اور پھر اس نے بتا دیا کہ..... مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ يَّأْتِیْ مِنْ بَعْدِی اِسْمُهٗ اَحْمَد ..... کہ محمدؐ کے آنے کا راستہ بن چکا ہے..... تو اس کو اتنی جلدی آسمانوں پر اٹھا لیا..... کہ اس کی موت کا انتظار بھی نہیں کیا.....

عرب و عجم میں فرق:۔

یہ وہ گہری بات ہے کہ شاید آپ اس کو پک (PICK) نہ کر سکیں.....

Scanned with CamScanner

اسلئے میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا..... بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کا راستہ بن رہا تھا..... جب راستہ بنادیا گیا..... پھر فیصلہ یہ ہوا کہ علاقے دو ہیں..... ایک علاقہ عرب ہے اور ایک عجم ہے ..... ان دو علاقوں میں سے کون سے علاقے کا انتخاب کیا جائے.....

عرب اور عجم میں فرق دیکھو کہ عرب کا معنی کیا ہے..... اور عجم کا معنی کیا ہے..... عجم کا معنی ہے گونگا..... اور عرب کا معنی ہے فصیح و بلیغ ..... تو جب نبی فصیح و بلیغ تھا..... اسلئے اسے گونگوں کی جگہ نہیں بھیجا ..... اور ایسی جگہ جس کا نام عرب تھا..... فصاحت و بلاغت والا..... چونکہ افصح العرب الخطیب تھا..... تو اس کیلئے جگہ بھی وہ منتخب کی گئی..... جو فصیح و بلیغ تھی.....

میرے بھائیو..... جس چیز کی نسبت نبیؐ کے ساتھ ہے..... اس میں پیغمبرؐ کی شان چمک رہی ہے..... اس پر غور کریں..... اس میں نبیؐ کا عکس نظر آرہا ہے..... اس میں نبیؐ کے کمالات نظر آرہے ہیں..... اس میں پیغمبرؐ کا حسن نظر آرہا ہے..... پیغمبرؐ کا جمال نظر آرہا ہے.....

انتخاب عرب کیوں:۔

اور دیکھئے دو جگہیں تھیں..... ایک عرب ہے اور ایک عجم ہے..... عرب و عجم میں سے اللہ نے عرب میں نبیؐ کو بھیجنے کا فیصلہ کیا..... اور عرب میں علاقے اور بھی بڑے تھے..... تو کس علاقے میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جائے..... اس علاقے میں جس کا نام مکہ ہے..... اور عربی میں اسے بکہ کہتے ہیں..... قرآن نے کہا..... لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا..... بکہ وہ جگہ ہے کہ جس کا معنی ہے درمیانی جگہ..... یعنی بکہ وہ جگہ ہے..... جو پوری

Scanned with CamScanner

کائنات کے درمیان ہے.....

چونکہ محمد مصطفیٰؐ ساری کائنات کیلئے تھے.....اسلئے انہیں درمیان میں بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا.....تا کہ مشرق اور مغرب، شمال اور جنوب میں اس مکی سورج کی کرنیں برابر روشن ہوں.....اس چاند کی لمعانیت برابر روشن ہو.....

لہذا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیانی جگہ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا.....اور مقام عرب کا انتخاب کیا گیا.....پھر مکے کا انتخاب کیا گیا.....

قبیلہ کا انتخاب:۔

جگہ کے انتخاب کے بعد حضور علیہ السلام کے قبیلے کا انتخاب کیا گیا.....

دنیا میں قبیلے اور بھی بہت آباد تھے.....چنانچہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے چوالیس (۴۴) قبیلے آباد تھے.....جبکہ مکے میں.....

بنونظیر کا قبیلہ تھا

بنوثقیف کا قبیلہ تھا

بنوخزرج کا قبیلہ تھا

بکر بن وائل کا قبیلہ تھا

اور اسی طرح اور بھی بڑے قبیلے تھے.....لیکن ان سارے قبیلوں میں اللہ نے اپنے پیغمبر کیلئے وہ قبیلہ منتخب کیا.....جس کا نام قریش تھا.....کیونکہ قریش قرش سے ہے.....اور قرش وہ جگہ جو کبھی ہل نہ سکے.....جو کبھی حرکت پیدا نہ کر سکے.....

چونکہ محمد مصطفیٰؐ ایسے مستقل مزاج تھے.....کہ جن میں کوئی تحرک نہ تھا .....تبھی تو ان کیلئے وہ قبیلہ منتخب کیا.....جو پہلے سے مستقل مزاج تھا .....یعنی وہ قبیلہ چنا جو پہلے سے مستحکم تھا.....

Scanned with CamScanner

بنو ہاشم کا انتخاب:۔

قریش میں شاخیں اور بھی بڑی تھیں.....اس شاخ میں رسول اللہ کو بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا جس کا نام بنو ہاشم تھا.....ہاشم کس کا نام ہے.....علماء کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فلاں پردادا کا نام تھا.....لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہاشم عربی زبان میں.....کسی ایک متعین آدمی کا نام نہیں ہوتا وہ تو صفت ہے.....

ہاشم عربی زبان میں اس کو کہا جاتا ہے.....جو شوربے میں روٹی ڈال کر پوری دنیا کو کھلائے.....یعنی جو علاقے کا سب سے بڑا مہمان نواز ہو .....بنو ہاشم یعنی مہمان نوازوں کا قبیلہ.....نبیؐ چونکہ مہمان نوازوں کے سردار تھے.....اسلئے ان کیلئے قبیلہ وہ منتخب کیا گیا.....اور شاخ وہ منتخب کی گئی.....جو پہلے سے مہمان نوازوں کی سردار تھی.....

انتخاب جدامجد:۔

بنو ہاشم میں اور بھی لڑکے تھے.....بنو ہاشم کی اور بھی اولاد تھی .....لیکن اس شخص کو محمد مصطفیٰ کا دادا بنانے کیلئے چنا جس کا نام عبدالمطلب تھا .....کیونکہ عبدالمطلب کعبے کا متولی تھا.....اور حضور علیہ السلام نے ساری دنیا کا متولی بننا تھا.....اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دادا وہ چنا .....جو پہلے سے کعبے کا متولی تھا.....

انتخاب والد محترم:۔

پھر عبدالمطلب کے تو بارہ بیٹے تھے.....ان بارہ بیٹوں میں سے کس کو نبیؐ کا والد بنایا جائے.....یہ فیصلہ بھی عرش پر ہوا.....

میرے دوستو.....عبدالمطلب کے ایک بیٹے کا نام عبدالعزی ہے

Scanned with CamScanner

.....عبدالعزی وہ ہے جس کو ابولہب کہتے ہیں.....ایک بیٹے کا نام عبدمناف ہے.....جس کو ابوطالب کہتے ہیں.....اور اسی طرح.....

ایک بیٹے کا نام ..... نوفل ہے
ایک بیٹے کا نام ..... عباس ہے
ایک بیٹے کا نام ..... عبداللہ ہے
ایک بیٹے کا نام ..... عبدالود ہے
ایک بیٹے کا نام ..... عبدالات ہے
ایک بیٹے کا نام ..... عبدالشمس ہے
ایک بیٹے کا نام ..... عبدالحارث ہے

میرے بھائیو.....اب ان پورے ناموں پر غور کرو.....پھر ان ناموں کے معانی پر غور کرو.....کہ.....

حمزہ کا معنی ہے ..... لمبی جگہ
نوفل کا معنی ہے ..... سخت جگہ
عباس کا معنی ہے ..... پتھریلی جگہ
عبدود کا معنی ہے ..... بت کا بندہ
عبدالات کا معنی ہے ..... بت کا بندہ
عبدالعزی کا معنی ہے ..... بت کا بندہ
عبدمناف کا معنی ہے ..... بت کا بندہ
عبدحارث کا معنی ہے ..... کھیتی کا بندہ
عبدالشمس کا معنی ہے ..... سورج کا بندہ

اور انکے مقابلے میں ایک نام ہے.....عبداللہ.....تو عبداللہ کا

Scanned with CamScanner

معنی ہے.....اللہ کا بندہ.....

میرے بھائیو.....خدا اگر اپنے پیغمبر کو بت کے بندے کے گھر میں بھیج دیتا.....سورج کے بندے کے گھر میں بھیج دیتا تو آج دنیا یہ کہتی کہ وہ محمدؐ بتوں کو کیسے مٹا سکتا ہے.....جو خود بت کے بندے کے گھر میں آیا ہے.....وہ تو خود سورج کے بندے کے گھر میں آیا.....وہ تو کھیتی کے بندے کے گھر میں آیا .....تو خدا نے اپنے محمد کو اس کے گھر میں بھیجا جس کا نام ہی عبداللہ تھا..... تا کہ خدا دنیا کو بتائے کہ میرا جو سب سے بڑا بندہ ہے.....وہ میرے ہی بندے کے گھر میں آسکتا ہے.....یہ میرے نبی کی شان ہے.....اور یہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے والد کا انتخاب ہوا.....

اُمِ محمدؐ کے قبیلے کا انتخاب:۔

والد محترم کے انتخاب کے بعد.....اب رسول اللہ کی والدہ محترمہ کا انتخاب ہوتا ہے.....توجہ کریں جب رسول اللہ کیلئے.....

شہر کا انتخاب ہو رہا ہے

جگہ کا انتخاب ہو رہا ہے

دادا کا انتخاب ہو رہا ہے

باپ کا انتخاب ہو رہا ہے

بستی کا انتخاب ہو رہا ہے

قبیلہ کا انتخاب ہو رہا ہے

علاقے کا انتخاب ہو رہا ہے

تو میں آگے بڑھ کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے..... والدہ کا بھی انتخاب ہوتا ہے.....والدہ سے پہلے قبیلے کا انتخاب ہوتا ہے.....

Scanned with CamScanner

اور مدینہ منورہ سے چند میلوں کے فاصلے پر ایک بستی ہے.....جس کا نام ابوی ہے.....ابوی بستی میں.....اور بھی بڑے قبیلے تھے.....

بنونظیر کا قبیلہ تھا

بنوشتیبہ کا قبیلہ تھا

بنوثقیف کا قبیلہ تھا

بنوخزرج کا قبیلہ تھا

شتیبہ کا معنی ہے ..... ٹہنیوں والا

ثقیف کا معنی ہے ..... شاخوں والا

نظیر کا معنی ہے ..... کانٹوں والا

یعنی جہاں پر کانٹوں کی جھاڑیاں ہوں.....یعنی جھاڑیوں والا قبیلہ .....یہ سارے نام کسی نہ کسی عیب والے ہیں.....لیکن ان سارے ناموں میں کوئی نام ایسا نہیں ہے.....جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے مطابق ہو.....پیغمبرؐ کے مزاج کے مطابق ہو.....

تو خدا نے اپنے پیغمبرؐ کی والدہ کیلئے.....وہ قبیلہ چنا.....جس قبیلہ کا نام ہے.....بنوزہرہ.....

زہرہ کا معنی:۔

زہرہ کس کو کہتے ہیں.....زہرہ عربی میں کہتے ہیں تروتازگی کو..... چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تروتازگی کا پیغام لا رہے تھے.....اسلئے اماں کا قبیلہ پہلے سے تروتازہ بنادیا.....

اُم محمد ﷺ کا انتخاب:۔

لڑکیاں اور بھی بڑی تھیں اس قبیلے میں.....یعنی بنوزہرہ کے قبیلہ

Scanned with CamScanner

میں لڑکیاں اور بھی بڑی تھیں.....

ایک لڑکی کا نام خنساء ہے ..... جس کا معنی ہے بدشکل

ایک لڑکی کا نام نعبہ ہے ..... جس کا معنی ہے لمبے ناک والی

ایک لڑکی کا نام حربہ ہے ..... جس کا معنی ہے لڑائی کرنے والی

یہ لڑکیوں کے نام ہیں..... لیکن کسی لڑکی کو اللہ نے ان میں سے رسول اللہ کی والدہ بنانے کیلئے نہیں چنا..... بلکہ اس لڑکی کو چنا جس کا نام آمنہ تھا ..... آمنہ کا معنی ہے امانت والی..... خدا دنیا کو بتا دینا چاہتا ہے کہ آدمؑ سے لے کر آج تک..... جو امانت میری مشیت میں موجود ہے..... وہ امانت اسی آمنہ کی گود میں آسکتی ہے..... یہ میرے نبی کی شان ہے.....

اسی لئے تو میں نے کہا کہ.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
تو بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیرالامم نہ ہوتا

یہ میرے نبی کا عکس کرم ہے..... جو پیغمبر کی روشنی کا کمال ہے ..... جو نبی کی محبت کا کمال ہے..... جو نبی کی نبوت کا کمال ہے..... جو میرے پیغمبر کے والدین میں چمکتا ہے..... بلکہ نبوت محمدیؐ کی روشنی ساری کائنات میں بکھری ہوئی نظر آتی ہے..... لہذا میرے پیغمبر کی عظمت پوری کائنات کی عظمت ہے.....

انتخاب اسم محمدؐ:۔

اب ذرا اور آگے بڑھتے ہیں..... میرے پیغمبرؐ کے والد کا انتخاب ہوا..... والدہ کا انتخاب ہوا..... قبیلے کا انتخاب ہوا.....

اور اب دیکھئے رسولؐ اللہ کی پیدائش ہوتی ہے..... پیدائش کے بعد نام

Scanned with CamScanner

رکھنے کا موقع آتا ہے..... یعنی رسول اللہ کا نام کیا رکھا جائے..... وہ نام رکھا جائے جو پہلے کسی نے نہیں رکھا..... وہ نام رکھا جائے جس نام کا مقابلہ کوئی نہ کرسکتا ہو..... وہ نام کونسا ہو..... یہ فیصلہ بھی عرش پر ہوا..... لیکن اللہ نے عبدالمطلب کے قلب اطہر پر..... وہ نام اُتارا ہے..... اس نام کا معنی بھی بے مثال ہے.....

میرے بھائیو..... اس سے پہلے آنے والے دوسرے نبیوں کے ناموں پر غور کرو..... یعنی.....

آدمؑ کا معنی	.....	گندمی رنگ والا
نوحؑ کا معنی	.....	نوحہ کرنے والا
ابراہیمؑ کا معنی	.....	بزرگی والا
اسماعیلؑ کا معنی	.....	سنی ہوئی دُعا
زکریاؑ کا معنی	.....	سبق والا
ادریسؑ کا معنی	.....	درس والا
ایوبؑ کا معنی	.....	لوٹنے والا
یعقوبؑ کا معنی	.....	بعد میں آنے والا
یوسفؑ کا معنی	.....	افسوس والا
داؤدؑ کا معنی	.....	محبت والا
موسیٰؑ کا معنی	.....	پانی سے نکلا ہوا
عیسیٰؑ کا معنی	.....	سیاحت کرنے والا

یہ سارے پہلے نبیوں کے نام ہیں..... اور ان کے مقابلے میں دیکھو ..... ایک لفظ محمدؐ ہے..... محمدؐ اس کو کہتے ہیں کہ ساری کائنات ملکر جس کی

Scanned with CamScanner

تعریف کرے.....اور جب تعریف ختم نہ ہو تو محمدؐ بنتا ہے.....

محمدؐ و احمد پیغمبر:۔

میرے بھائیو.....اس لفظ محمد پر غور کرو.....ایک لفظ ہے محمد .....اور ایک لفظ ہے احمد.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عرش پر احمد ہے .....اور فرش پر محمد ہے.....احمد اور محمد دونوں کا مادہ ایک ہے.....اور دونوں کا مادہ حمد ہے.....پھر حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے.....

آپ ذرا یوں سمجھئے کہ ہم روٹی کھا کر کہتے ہیں .....شکر الحمد للّٰہ .....ہر چیز کھانے کے بعد کہتے ہیں.....الحمد للّٰہ .....یعنی حمد آخر میں ہوتی ہے.....چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی آخر میں تشریف لائے..... تو حمد بھی آخر میں ہو رہی ہے.....

نام میں بھی نقطہ گوارا نہیں:۔

پھر اس لفظ پر غور کرو.....محمدؐ ایک لفظ ہے.....اور احمد بھی ایک لفظ ہے.....نہ محمدؐ پہ نقطہ ہے.....نہ احمد پہ نقطہ ہے.....سارے لفظ صاف ہیں.....خدا دنیا کو بتا دینا چاہتا ہے کہ اس کے نام پر کوئی نقطہ نہیں.....اور اس کی ذات پر بھی کوئی نقطہ نہیں ہے.....اس کی بات پر بھی کوئی نقطہ نہیں ہے .....اس کے کردار پر بھی کوئی نقطہ نہیں ہے.....

اس لفظ پر غور کرو کہ ایک کافر ہے .....جو میرے نبیؐ کا نام لیتا ہے .....اور محمد کہتا ہے.....حالانکہ پکا کافر ہے مانتا ہی نہیں ہے.....لیکن جب نام لیتا ہے تو اس کے دونوں لب مل جاتے ہیں.....آپ بھی ایک مرتبہ کہو.....محمدؐ.....محمدؐ کا لفظ بولا تو لب مل گئے.....خدا دنیا کو بتا دینا چاہتا ہے، جس محمدؐ نبی کا نام لیکر تمہارے لب ملتے ہیں.....اگر اس کا نام لو گے لب ملیں

Scanned with CamScanner

گے.....اور اس کی بات مانو گے تو تمہارے دل بھی مل جائیں گے.....

انتخاب قبیلہ دائیہ:۔

میرے بھائیو.....اب توجہ کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد دائی کی بات آتی ہے.....

.....رسول اللہ کیلئے دائی کا انتخاب کیسے ہو.....یعنی آپ کیلئے دائی کس کو منتخب کیا جائے.....دائیاں تو اور بھی بہت تھیں.....

لیکن اللہ نے اپنے پیغمبر کی دائی کا انتخاب بھی عرش پر کیا.....بلکہ دائی کے قبیلہ کا انتخاب بھی عرش پر کیا.....کتنے نام تھے دائیوں کے قبائل کے.....ان ناموں میں ایک بڑا خوبصورت نام تھا.....اس کا نام تھا بنو سعد.....بنو سعد یعنی سعد والا قبیلہ.....سعد عربی میں کس کو کہتے ہیں .....سعد نیک بخت کو کہتے ہیں.....چونکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بختوں والا تھا.....اس لئے دائی کا قبیلہ پہلے سے بختوں والا بنا دیا.....

دائیہ کا انتخاب:۔

اور پھر اس بنو سعد کے قبیلہ میں.....عورتیں تو اور بھی بہت تھیں .....لیکن اس عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی بنایا گیا.....جسکا نام حلیمہ ہے.....جس کا معنی ہے حلم والی.....چونکہ نبی بھی حلم والا تھا.....

لہذا دائی کو پہلے ہی سے حلم والا بنا دیا تھا.....

میرے بھائیو.....اس بات پر غور کرو کہ رسول اللہ کیلئے نام کا انتخاب بھی عرش پر ہوا.....

ملک کا انتخاب بھی عرش پر ہوا
شہر کا انتخاب بھی عرش پر ہوا

Scanned with CamScanner

برادری کا انتخاب بھی عرش پر ہوا
قبیلہ کا انتخاب بھی عرش پر ہوا
دادا کا انتخاب بھی عرش پر ہوا
والد کا انتخاب بھی عرش پر ہوا
والدہ کا انتخاب بھی عرش پر ہوا
دائی کا انتخاب بھی عرش پر ہوا

ازواج پیغمبر کا انتخاب:۔

میرے بھائیو.....اب میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا انتخاب ہوتا ہے.....میرے پیغمبرؐ کا پہلا نکاح سیدہ خدیجہؓ سے ہوا.....یعنی رسول اللہ کو اللہ نے جو پہلی بیوی عطا فرمائی ہے.....

- پیغمبر کی اس بیوی کا نام سیدہ خدیجہؓ ہے.....خدیجہ کا معنی ہے حاجیوں کی خدمت کرنے والی.....نبیؐ اُمت کی خدمت کرنے والا.....اور بیوی حاجیوں کی خدمت کرنے والی ہے.....
- ایک بیوی وہ تھی.....جس کا نام سیدہ سودہؓ ہے.....سودہ کا معنی آرام والی.....نبی بھی آرام والا.....بیوی بھی آرام والی.....
- اک بیوی وہ تھی.....جسکا نام سیدہ عائشہؓ ہے.....عائشہ کا معنی ہے عیش وراحت والی.....نبی بھی عیش وراحت والا ہے.....
- ایک بیوی وہ تھی.....جس کا نام سیدہ حفصہؓ ہے.....حفصہ کا معنی ہے راتوں کا قیام کرنیوالی.....نبیؐ بھی راتوں کو قیام کرنے والا.....بیوی بھی راتوں کو قیام کرنے والی.....
- ایک بیوی وہ تھی.....جس کا نام سیدہ میمونہؓ ہے.....میمونہ کا

Scanned with CamScanner

معنی ہے بختوں والی..... نبی بھی بختوں والا..... بیوی بھی بختوں والی.....

❁ ایک بیوی وہ تھی..... جس کا نام سیدہ صفیہؓ ہے..... صفیہ کا معنی منتخب ہونے والی..... نبی بھی منتخب ہونے والا ہے..... بیوی بھی منتخب ہونے والی.....

❁ ایک بیوی وہ تھی..... جس کا نام سیدہ زینبؓ ہے..... زینب کا معنی ہے استغفار والی..... نبی بھی استغفار والا..... بیوی بھی استغفار والی.....

❁ ایک بیوی وہ تھی..... جسکا نام سیدہ اُم سلمہؓ ہے..... اُم سلمہ کا معنی ہے سلامتی والی..... نبیؐ بھی سلامتی والا..... بیوی بھی سلامتی والی.....

❁ ایک بیوی وہ تھی..... جس کا نام سیدہ اُم حبیبہؓ ہے..... حبیبہ کا معنی پیار والی..... نبیؐ بھی پیار والا..... بیوی بھی پیار والی.....

❁ ایک بیوی وہ تھی..... جس کا نام سیدہ اُم جویریہؓ ہے..... جویریہ کا معنی ہے پڑوس والی..... نبی بھی پڑوس والا..... بیوی بھی پڑوس والی.....

❁ ایک بیوی وہ تھی..... جس کا نام سیدہ ریحانہؓ ہے..... ریحانہ کا معنی ہے خوشبو والی..... نبی بھی خوشبو والا..... بیوی بھی خوشبو والی.....

میرے بھائیو..... جب محمدؐ کا حسن بیویوں کے کمالات میں ہے ..... خاندان میں ہے..... تو پھر مجھے کہنے دو.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

Scanned with CamScanner

بنین مکرمین :۔

❁ میرے بھائیو..... خدا نے پیغمبر کو ایک بیٹا عطا کیا تھا جس کا نام قاسمؓ ہے..... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ ..... کہ دینے والا اللہ ہے اور تقسیم کرنیوالا میں ہوں..... یعنی نبی بھی تقسیم کرنے والا ہے..... اور بیٹا بھی تقسیم کرنے والا ہے.....

❁ ایک بیٹا وہ دیا ہے..... جس کا نام طاہر وطیبؓ ہے..... طیب کا معنی بھی پاک ہے..... اور طاہر کا معنی بھی پاک ہے..... نبیؐ بھی پاک ہے بیٹا بھی پاک ہے.....

❁ ایک بیٹا وہ دیا ہے..... جس کا نام ہے ابراہیمؓ..... ابراہیم کا معنی ہے بزرگی والا..... بیٹا بھی بزرگی والا باپ بھی بزرگی والا.....

بناتِ طیبات :۔

❁ ایک بیٹی وہ دی ہے..... جس کا نام ہے سیدہ زینبؓ..... زینب کا معنی ہے استغفار والی..... نبیؐ بھی استغفار والا بیٹی بھی استغفار والی.....

❁ ایک بیٹی وہ دی ہے..... جس کا نام ہے سیدہ رقیہؓ..... رقیہ کا معنی ہے خاوند کی خدمت کرنے والی..... نبیؐ امت کی خدمت کرنیوالا ..... بیٹی خاوند کی خدمت کرنے والی.....

❁ ایک بیٹی وہ دی ہے..... جس کا نام ہے سیدہ اُم کلثومؓ..... اُم کلثوم کا معنی ہے بچوں کی تربیت کرنے والی..... نبیؐ اُمت کی تربیت کرنے والا..... بیٹی بچوں کی تربیت کرنے والی.....

❁ ایک بیٹی وہ دی ہے..... جس کا نام ہے سیدہ فاطمہؓ..... فاطمہ

Scanned with CamScanner

کا معنی ہے دوزخ سے آزاد..... نبی بھی دوزخ سے آزاد ہیں..... بیٹی بھی دوزخ سے آزاد.....

جہاں جہاں قدم پڑا:۔

میرے بھائیو..... پھر آؤ مجھے بتاؤ..... میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں..... یہ تو فیصلہ کرو..... جب میرے نبیؐ مکہ میں تشریف لائے..... تو مکہ مکۃ المکرمہ ہوگیا.....

جب میرے نبیؐ مدینہ میں تشریف لائے..... تو مدینہ مدینۃ المنورہ ہوگیا..... خدا نے اپنے پیغمبر کو رمضان میں پیدا نہیں کیا..... تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نبی کو رمضان کی وجہ سے فضیلت ملی ہے.....

میرے بھائیو..... اس محمد مصطفیٰ کی وجہ سے مکے کے پتھروں کو فضیلت مل گئی..... کیونکہ نبیؐ کے قدم پتھروں پر آئے..... خدا نے کہہ دیا ..... لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ..... اے میرے پیغمبرؐ مجھے مکے کے شہر کی قسم..... اے اللہ میرے شہر کی قسم کیوں کھاتا ہے..... کیا اس کے اندر تیرا خانہ کعبہ موجود ہے.....

..... یا پھر قسم .....

اس وجہ سے کھاتا ہے ..... عرفات کا میدان ہے

اس وجہ سے کھاتا ہے ..... صفا مروہ کی پہاڑی ہے

اس وجہ سے کھاتا ہے ..... مقام منیٰ موجود ہے

اس وجہ سے کھاتا ہے ..... مقام ابراہیم ہے

اس وجہ سے کھاتا ہے ..... آب زم زم ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... اے میرے محمدؐ.....

Scanned with CamScanner

کعبہ تو پہلے بھی تھا
زم زم تو پہلے بھی تھا
عرفات تو پہلے بھی تھا
صفا مروہ تو پہلے بھی تھا
مقام منیٰ تو پہلے بھی تھا

میں نے اس مکے کی قسم.....

زبور میں نہیں کھائی
انجیل میں نہیں کھائی
تورات میں نہیں کھائی
صحیفوں میں نہیں کھائی

عرض کیا..... آج کیوں کھاتا ہے فرمایا اس لئے کہ..... وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ..... کہ تیرے نبوت والے نورانی قدموں کی تلیاں..... ان مکے کے پتھروں پر لگ چکی ہیں..... اور تیری نسبت جس چیز میں ہے..... میں نے اس میں روشنی رکھی ہے..... اس میں تیرا عکس نمایاں نظر آتا ہے.....

ذکر احمد بزبان قرآن:۔

جب تیری زلفوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَالَّیْلِ کہا
جب تیرے دانتوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے یٰسٓ کہا
جب تیرے زمانے کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَالْعَصْر کہا
جب تیرے کمبل کا ذکر آیا ..... قرآن نے یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ کہا
جب تیرے چہرے کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَالضُّحٰی کہا
جب تیری کملی کا ذکر آیا ..... قرآن نے یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کہا

Scanned with CamScanner

جب تیری آنکھوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے مَازَاغَ الْبَصَرُ کہا

جب تیرے ہونٹوں کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ کہا

جب تیرے مدینے کا ذکر آیا ..... قرآن نے لَآاُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ کہا

جب تیری زبان کا ذکر آیا ..... قرآن نے لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ کہا

جب تیرے سینے کا ذکر آیا ..... قرآن نے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

جب تیرے اخلاق کا ذکر آیا ..... قرآن نے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کہا

جب تیری رحمت کا ذکر آیا..... قرآن نے وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کہا

جب تیری جماعت کا ذکر آیا..... قرآن نے اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ کہہ دیا

اور اسی طرح جب تیرے صحابہؓ کا ذکر آیا..... قرآن نے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہہ دیا.....

اور جب تیرے شاگردوں کا ذکر آیا..... تو قرآن نے كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ کہہ دیا.....

جب تیرے کردار کا ذکر آیا..... تو قرآن نے..... لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کہہ دیا..... یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے.....

کیوں کہا..... اسلئے کہا کہ.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیرالامم نہ ہوتا

وہیں وہیں سحر ہوئی:۔

اب ذرا توجہ کر..... میری جماعت اسی مؤقف پر کھڑی ہے ..... اسی بنیاد پر کھڑی ہے..... اسی اساس پر کھڑی ہے..... کہ.....

Scanned with CamScanner

نبی ﷺ کی وجہ سے ..... شہر اُونچا ہوا
نبی ﷺ کی وجہ سے ..... پتھر اُونچا ہوا
نبی ﷺ کی وجہ سے ..... کپڑا اُونچا ہوا
نبی ﷺ کی وجہ سے ..... ملک اُونچا ہوا
نبی ﷺ کی وجہ سے ..... قبیلہ اُونچا ہوا
نبی ﷺ کی وجہ سے ..... نسب اُونچا ہوا
نبی ﷺ کی وجہ سے ..... درخت اُونچا ہوا
نبی ﷺ کی وجہ سے ..... سواری اُونچی ہوئی

میرے بھائیو..... چادریں بازار میں اور کتنی ہیں..... کسی چادر کا ذکر قرآن میں نہیں آیا..... اس چادر کا ذکر قرآن میں آیا..... جو چادر میرے محمدؐ کے کندھے پر آئی..... اس کمبل کا ذکر قرآن میں آیا..... جو کمبل میرے نبیؐ کے جسم اقدس پر آیا..... کیوں..... اسلئے کہ جس چیز کی نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی..... وہ چیز اُونچی ہوگئی.....

پتھر کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو پتھر اُونچا ہوگیا
مہینے کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو مہینہ اُونچا ہوگیا
شہر کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو شہر اُونچا ہوگیا
ملک کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو ملک اُونچا ہوگیا
نسب کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو نسب اُونچا ہوگیا
بستی کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو بستی اُونچی ہوگئی
دائیہ کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو دائیہ اُونچی ہوگئی
علاقے کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو علاقہ اُونچا ہوگیا

Scanned with CamScanner

خاندان کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو خاندان اُونچا ہوگیا
برادری کی نسبت نبی ﷺ سے ہوئی ..... تو برادری اُونچی ہوگئی

جب اس محمد ﷺ کی وجہ سے .....

شہر ..... اُونچا ہوگیا
کپڑا ..... اُونچا ہوگیا
کمبل ..... اُونچا ہوگیا
رات ..... اُونچی ہوگئی
کرنیں ..... اُونچی ہوگئی
آنکھیں ..... اُونچی ہوگئیں
گلیاں ..... اُونچی ہوگئیں
پہاڑ ..... اُونچے ہوگئے
بازار ..... اُونچے ہوگئے
دن ..... اُونچے ہوگئے

میرے بھائیو ..... پھر مجھے یہ بھی کہنے دو کہ اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ..... میرے پیغمبر علیہ السلام کا .....

صدیق رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
فاروق رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
عثمان رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
علی رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
حسن رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
حسین رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا

Scanned with CamScanner

معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
طلحہ رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
زبیر رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
سعد رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
سعید رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
بلال رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا
عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی ..... اُونچا ہوا

میں کبھی نہ مانتا:۔

میں صدیق رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ مانتا ..... اگر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبرؐ کے مصلے پر نہ آتا
میں فاروق رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ مانتا ..... اگر پیغمبر اس عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت نہ بتاتے
میں عثمان رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ مانتا ..... اگر عثمان غنی رضی اللہ عنہ دوہرا داماد پیغمبرؐ نہ ہوتا
میں علی رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ مانتا ..... اگر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پیغمبرؐ کا صحابی نہ ہوتا
میں حسن رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ مانتا ..... اگر حسن رضی اللہ عنہ صلح پسند اُمت محمدی نہ ہوتا
میں حسین رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ مانتا ..... اگر حسین بن علی رضی اللہ عنہ نواسۂ پیغمبرؐ نہ ہوتا
میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ مانتا ..... اگر امیر حمزہ رضی اللہ عنہ سید الشہداء نہ ہوتا
میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ مانتا ..... اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی نہ ہوتا
میں بلال رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ مانتا ..... اگر بلال حبشی رضی اللہ عنہ مؤذن رسول نہ ہوتا

اسلئے کہ اگر نبیؐ کا قدم لگنے سے پتھر اُونچا ہوسکتا ہے.....تو جنہوں نے ۲۳ سال محمدؐ کا چہرہ دیکھا وہ بھی اُونچے ہوگئے ہیں.....اسلئے مجھے کہنے دو کہ.....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....اگر ایک شخص کہے میں پیغمبر ﷺ کو مانتا ہوں ..... لیکن پیغمبر ﷺ کے دوستوں کو نہیں مانتا.....

میں پیغمبر ﷺ کو مانتا ہوں.....لیکن جو پیغمبر ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوئے.....ان لوگوں کو نہیں مانتا.....

میں پیغمبر ﷺ کو مانتا ہوں.....اور جنہوں نے پیغمبر ﷺ کیلئے پتھر کھائے.....انہیں نہیں مانتا.....

میں پیغمبر ﷺ کو مانتا ہوں.....اور جن کی چمڑی پیغمبر ﷺ کیلئے ادھیڑ دی.....گئی انہیں نہیں مانتا.....

میں پیغمبر ﷺ کو مانتا ہوں.....مگر جنہوں نے پیغمبر ﷺ کو تلواروں کے نیچے اکیلا نہیں چھوڑا.....انہیں نہیں مانتا.....

جن کو ظلماً ذبح کیا گیا تھا ..... انہیں نہیں مانتا

جن کو چوکوں میں گھسیٹا گیا تھا ..... انہیں نہیں مانتا

جن کو گرم پتھروں پر لٹایا گیا تھا ..... انہیں نہیں مانتا

جن کے بازو کاٹ دیئے گئے تھے ..... انہیں نہیں مانتا

جن کے بچے نبی ﷺ کیلئے یتیم ہو گئے ..... ان کو نہیں مانتا

جن کو دھکتے ہوا نگاروں پر تڑپایا گیا تھا ..... انہیں نہیں مانتا

جن کی بیویاں نبی ﷺ کیلئے بیوہ ہو گئیں ..... ان کو نہیں مانتا

جن کو بے دردی سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا تھا ..... انہیں نہیں مانتا

جن کو اُونٹوں کیساتھ باندھ کر دو ٹکڑے کر دیا گیا تھا ..... انہیں نہیں مانتا

میں صحابہ کرامؓ کا غلام ہوں:۔

میں کہتا ہوں کہ تو صحابہ کرام ؓ کے سپاہی کے لفظ پر غور کر.....

Scanned with CamScanner

سپاہی ایک علیحدہ لفظ ہے.....اور صحابہ ایک علیحدہ لفظ ہے.....سپاہی کا معنی ہے صحابہ کی چوکیداری کرنیوالا .....اور صحابہ کا معنی ہے پیغمبر ﷺ کی چوکیداری کرنیوالے .....ایک آدمی مجھے کہتا ہے کہ تم صحابہؓ کے سپاہی ہو .....اور میں نبی کا سپاہی ہوں.....

میں کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے .....لیکن اس بات پر غور کر کہ ایک پیر صاحب کو ایک شخص نے کہا کہ میں تیرا غلام ہوں.....وہ بھی غلام ہے..... لیکن ایک دوسرے نے کہا کہ اے پیر جی.....میں تو تیرے غلاموں کا بھی غلام ہوں.....اور تو کہتا ہے کہ میں نبی کا غلام ہوں.....اور میں کہتا ہوں کہ میں تیرے نبیؐ کے غلاموں کا بھی غلام ہوں.....لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جو سپاہی ہے.....وہ نبی علیہ السلام کے غلاموں کا بھی غلام ہے.....

میری جماعت کیا چاہتی ہے؟:۔

میرے بھائیو.....میری جماعت یہ چاہتی ہے کہ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے خلاف .....بکواس بند کردی جائے.....اور.....

صحابہ ﷺ کے خلاف کوئی کتاب نہ چھپے
صحابہ ﷺ کے خلاف کوئی لٹریچر نہ چھپے
صحابہ ﷺ کے خلاف کوئی تحریر نہ چھپے
صحابہ ﷺ کے خلاف کوئی زبان نہ اُٹھے
صحابہ ﷺ کے خلاف کوئی تحریر نہ لکھے

اور جو شخص صحابہؓ کے خلاف لکھے.....ایسے شخص کو سزائے موت دی جائے.....ٹھیک ہے یا نہیں.....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....صرف یہ ایک بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں
.....کہ میری جماعت ان لوگوں کی مخالفت کررہی ہے.....جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف لٹریچر چھاپتے ہیں.....

مدح صحابہ کا فروغ اور قدح صحابہ.....یہ ہمارے دو مشن ہیں
.....اس مقدس مشن کیلئے آؤ.....صحابہ کی عظمت کیلئے ہمارا ساتھ دو
.....بس اسی پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں.....

..... کہ .....

تیرے غلاموں میں بھی نمایاں جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیرالامم نہ ہوتا

☆☆☆

تم ایسا کرنا کہ کوئی جگنو کوئی ستارہ سنبھال رکھنا
میرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے گھر کا خیال رکھنا

☆☆☆

اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

..... آمین .....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿فضائل سیّدہ عائشہ صدیقہؓ﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ..... وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ..... اِنَّ الَّذِیْنَ جَاءُ وْ بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْھُمْ مَّا اکْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْھُمْ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ..... (پ۱۸ سورۃ النور آیت ۱۱)

❁ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ ..... اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ..... وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی ..... اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی ..... وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ..... (پ۳۰ لیل آیت ۱۸ تا ۲۱)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ..... وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.....

اشعار:۔

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خاک ہوجاؤ گے افسانوں میں کھو جاؤ گے

Scanned with CamScanner

اپنے پرچم کا رنگ کہیں بھلا مت دینا
سرخ شعلوں سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے
تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
بھیڑ میں ست چلو گے تو کچل جاؤ گے

تمہید:۔

واجب الاحترام
قابل صد احترام
غیور نوجوان دوستو

میں نے جو آیت کریمہ آپ کے سامنے تلاوت کی ہے..... اس آیت
اللہ تبارک وتعالیٰ نے..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ﷺ کی شان میں
.....ایک نیا عنوان تیار کیا ہے..... ویسے تو سارا قرآن صحابہ ﷺ کی شان
راہوا ہے..... یہ ایک علیحدہ موضوع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے..... قرآن
بس صحابہ ﷺ کی شان اس اہتمام سے کیوں فرمائی ہے..... آخر اس کی کیا
رت تھی..... کیونکہ.....

نوح علیہ السلام کیلئے قرآن میں	.....	۲۷ آیتیں آئیں
ابراہیم علیہ السلام کیلئے قرآن میں	.....	۴۲ آیتیں آئیں
موسیٰ علیہ السلام کیلئے قرآن میں	.....	۳۶ آیتیں آئیں
عیسیٰ علیہ السلام کیلئے قرآن میں	.....	۲۸ آیتیں آئیں
دیگر انبیائے کرام کیلئے قرآن میں	.....	۱۳۰۰ آیتیں آئیں
توحید باری تعالیٰ پر قرآن میں	.....	۲۲۰۰ آیتیں آئیں

لیکن .....

Scanned with CamScanner

صرف صحابہ کرامؓ کی شان میں ۷۰۰ آیتیں آئیں..... کسی دوسرے پیغمبر کے صحابی کیلئے اللہ نے یہ انداز اختیار نہیں کیا.....

زبور کھولو

انجیل کھولو

توریت کھولو

صحائف کھولو

کسی بھی پیغمبر کے دور میں.....اور کسی بھی نبی کے صحابی کے لئے ..... اللہ نے اپنی کلام میں اتنی تاکید نہیں فرمائی.....جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کیلئے فرمائی ہے.....میں آج کی اس تقریر میں قرآن پاک کے انداز اور استدلال سے.....اپنی جماعت کا موقف پیش کروں گا.....

شان صحابہ رضی اللہ عنہم :۔

سات سو قرآن کی آیات.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی شان میں اتریں.....اور صرف یہ نہیں کہا کہ سارے صحابہؓ اچھے تھے .....اور ہر موقع پر یہی انداز اختیار نہیں کیا.....بلکہ.....

خیبر میں جو لوگ گئے	.....	ان کی شان علیحدہ بیان کی
مکہ میں جو لوگ گئے	.....	ان کی شان علیحدہ بیان کی
بدر میں جو لوگ گئے	.....	ان کی شان علیحدہ بیان کی
اُحد میں جو لوگ گئے	.....	ان کی شان علیحدہ بیان کی
خندق میں جو لوگ گئے	.....	ان کی شان علیحدہ بیان کی
حنین میں جو لوگ گئے	.....	ان کی شان علیحدہ بیان کی
تبوک میں جو لوگ گئے	.....	ان کی شان علیحدہ بیان کی

Scanned with CamScanner

بیر معونہ میں جو لوگ گئے ..... ان کی شان علیحدہ بیان کی
جن کے بچے یتیم ہو گئے ..... ان کی شان علیحدہ بیان کی
جن کی بیویاں علیحدہ ہو گئیں ..... ان کی شان علیحدہ بیان کی

- جن کو دھکے دے کر لوگوں نے مکے سے نکال دیا.....ان کی شان علیحدہ بیان کی.....
- جنہوں نے مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا .....ان کی شان علیحدہ بیان کی.....
- جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا مال نچھاور کیا.....ان کی شان علیحدہ بیان کی.....
- جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان لٹائی.....ان کی شان علیحدہ بیان کی.....
- جنہوں نے پیغمبرؐ کے ساتھ ہر دکھ اور درد میں جو بھی مؤقف اختیار کیا .....اللہ نے قرآن میں اس کو نقل کر دیا.....

عظمت خسر نبیؐ:۔

جب خلیفۃ الرسولؐ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بات آئی.....تو اللہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نو آیتیں قرآن میں اُتار دیں.....

عظمت دامادِ علی رضی اللہ عنہ:۔

جب داماد علی رضی اللہ عنہ خسر النبیؐ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات آئی..... تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں ستائیس آیتیں قرآن میں اُتار دیں.....

عظمت دامادِ نبیؐ:۔

جب مظلوم مدینہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا موقع آیا.....تو سیدنا عثمان غنیؓ

Scanned with CamScanner

کیلئے پندرہ سو صحابہ کو اللہ نے جنت عطا کر دیا اور کہہ دیا..... رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ..... اللہ ان سے راضی ہو گیا اور یہ اللہ سے راضی ہوئے.....

تو آپ دیکھیں کہ صحابی کا وزن کتنا اونچا ہے..... یہ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ عثمان غنی ؓ کو اللہ کے پیغمبرؐ نے سفیر بنا کر بھیجا..... خبر غلط مشہور ہو گئی کہ عثمان غنی ؓ تو شہید ہو گئے ہیں.....

اللہ کو تو معلوم تھا کہ خبر غلط ہے..... لیکن پیغمبرؐ پر ابھی وحی بھی نہیں آئی تھی کہ خبر غلط ہے..... خبر تو غلط تھی..... لیکن پیغمبر ایک صحابیؓ کے دفاع کیلئے..... یعنی حضرت عثمان غنیؓ کا انتقام لینے کیلئے..... رضوان کے درخت کے نیچے ساڑھے چودہ سو صحابہؓ سے بیعت لی ہے..... جسے بیعت رضوان کہتے ہیں..... اور ساڑھے چودہ سو صحابہؓ سے کہا کہ کون ہے تم میں سے..... جو میرے ساتھ مل کر عثمانؓ کے قتل کا بدلہ لے گا..... حالانہ ابھی عثمان غنی ؓ تو شہید نہیں ہوئے.....

سارے صحابہؓ نے کہا کہ ہم بدلہ لیں گے..... تو پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ آؤ زبانی بات نہیں میرے ہاتھ پر بیعت شہادت کرو..... تو نبیؐ نے یہ ہاتھ اس طرح پھیلایا اور صحابہؓ سے کہا میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھو..... ساڑھے چودہ سو ہاتھ پیغمبر ﷺ کے ہاتھ پر آئے..... اور ساڑھے چودہ سو ہاتھوں کے بعد پیغمبر ﷺ نے اپنا ہاتھ اوپر رکھ دیا..... اور فرمایا کہ میں بھی اپنے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں کہ میں عثمانؓ کا بدلہ لے کر جاؤں گا.....

جب اللہ کے نبیؐ نے ہاتھ رکھا..... تو اللہ نے فرمایا کہ اگر تم ہاتھ رکھتے ہو..... تو عرش سے میں بھی اعلان کرتا ہوں..... یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ..... میں بھی ہاتھ رکھتا ہوں..... حالانکہ اللہ کو پتہ تھا کہ سیدنا عثمان ؓ شہید

Scanned with CamScanner

نہیں ہوئے .....اسکے باوجود عثمان غنیؓ کے قتل کا بدلہ لینے کیلئے نبیؐ تیار ہوئے .....اوراب آپ دیکھئے اس کو کہتے ہیں صحابی کی قیمت .....کہ ایک صحابی کا بدلہ لینے کیلئے .....بنفس نفیس .....

خود نبی ﷺ بھی شہید ہونے کو تیار ہے
صدیق رضی اللہ عنہ بھی شہید ہونے کو تیار ہے
فاروق رضی اللہ عنہ بھی شہید ہونے کو تیار ہے
علی رضی اللہ عنہ بھی شہید ہونے کو تیار ہے
بزرگ بھی شہید ہونے کو تیار ہے
جوان بھی شہید ہونے کو تیار ہے

اکیلے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیلئے .....اور جب وہ لوگ بیعت سے فارغ ہو گئے .....آخر میں ابھی کچھ لوگ باقی تھے .....کسی نے آکر بتایا کہ عثمان بھی زندہ ہے .....لیکن پیغمبرؐ نے بیعت لینی بند نہیں کی .....یہ بات غور ہے .....بیعت تو عثمان غنیؓ کا بدلہ لینے کیلئے تھی .....اللہ نے فرمایا بیعت جاری رکھو .....

اللہ نے یہ کیوں فرمایا .....اس لئے کہ اللہ کو پتہ تھا کہ کبھی نہ کبھی عثمانؓ ضرور شہید ہوگا .....اور یہ آج کی بیعت اس وقت کام آئیگی .....چنانچہ جب خبر ملی کہ عثمانؓ زندہ ہے .....تو پیغمبرؐ نے اپنے اس ہاتھ کو فرمایا کہ لوگو یہ میرا ہاتھ ہے .....یہ بھی میرا ہے .....آپ ایک منٹ کیلئے اسے نبی کا ہاتھ تسلیم کریں .....اوراس ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ تسلیم کریں .....

اب دیکھو کہ عثمانؓ کا ہاتھ میرے ہاتھ پر ہے .....تو نبی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ مبارک پر اپنے دوسرے ہاتھ مبارک کو رکھ کر .....سیدنا عثمان

Scanned with CamScanner

نی ﷺ کا ہاتھ قرار دیا..... اس میں بڑی حکمت ہے.....

حضرت عثمان غنی ﷺ وہ عظیم انسان تھے جو قرآن لکھتے رہے..... تو دنیا کو بتا دینا چاہتا تھا کہ عثمان ﷺ کا ہاتھ..... اتنا قیمتی ہے کہ یہ تو نبی کا ہاتھ ہے..... جو ہاتھ قرآن لکھتا رہا ہے..... اگر اس ہاتھ والے عثمان ﷺ کو خیانت کار کہو گے..... تو نبی کا ہاتھ خیانت کار ہوگا.....

تو میں کہنا چاہتا تھا کہ دیکھئے..... حضرت عثمان غنی ﷺ کی وجہ سے ساڑھے چودہ سو صحابہ کرام ﷺ کو جنت ملی..... جب صحابہ کرام ﷺ بیعت سے فارغ ہو گئے..... تو آسمانوں سے قرآن اترا..... لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ..... (پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۱۸)

جن لوگوں نے رضوان کے درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت کی..... اور عثمان ؓ کا بدلہ لینے کیلئے بیعت شہادت کی..... تو عرش سے خدا ان سب سے راضی ہو گیا..... اس درخت پر قربان جاؤں..... جو درخت عثمان کی بیعت کیلئے تیار ہوا..... درخت دنیا میں کتنے ہیں..... کسی درخت کا ذکر قرآن میں نہیں آیا..... لیکن اس درخت کا ذکر قرآن میں آیا..... جس درخت کے نیچے عثمان غنی ؓ کا بدلہ لینے کیلئے بیعت کی تھی.....

محافظ عظمت صحابہ ﷺ کون؟:۔

بحر حال آج میرا موضوع اور ہے..... بات کہیں اور نکل جائے گی ..... میں آپ کو اس تقریر میں بتانا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ..... جب بھی کسی صحابیؓ پر تنقید ہوتی..... تو اس کے جواب میں نبی ﷺ نہیں بولا..... بلکہ خدا خود بولا..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جب بھی کسی صحابی کو برا کہا گیا.....

Scanned with CamScanner

نیت سے برا کہا
دشمنی سے برا کہا
غلط فہمی سے برا کہا
اصلاح کی نیت سے تنقید کی

لیکن جب بھی پیغمبرؐ کے دور میں صحابہؓ پر کسی نے تنقید کی.....تو جواب میں پیغمبر کو بولنا چاہئے تھا کہ تم ان پر تنقید نہ کرو.....لیکن جواب میں نبیؐ خاموش رہتا ہے اور خدا بولتا ہے.....میری آج کی تقریر کا موضوع یہ ہے.....نبیؐ کے دور میں صحابیؓ پر تنقید ہو.....اس تنقید کے جواب میں قرآن بول رہا ہے.....

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھو.....صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ غلام آزاد کئے.....عرب میں غلامی کا رواج تھا.....جنگوں میں جو لوگ قید ہوتے انہیں غلام بنالیا جاتا پھر پیسے لے کر انہیں آزاد کر دیا جاتا.....اسلام پہلا مذہب ہے پوری دنیا میں جس نے غلامی کو ختم کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے.....اور لوگوں سے کہا کہ جو پیسے دیکر غلاموں کو آزاد کروائے گا.....اللہ پاک اسے بہت زیادہ اجر وثواب سے نوازیں گے.....

سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا سودا ہو گیا:۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ حبشے کا کالا بلالؓ.....تپتی ریت پر لٹا یا جا رہا ہے.....اور اسکے جسم پر پتھر رکھے گئے ہیں.....اور اسکی زبان منہ سے باہشت بھر باہر آ گئی اور وہ اَحد اَحد پکار رہا ہے.....تو صدیقؓ اکبر اُمیہ سے کہتے ہیں کہ اسے آزاد کر دو.....کتنے پیسے لیکر اسے آزاد کرو گے.....اس نے کہا آٹھ ہزار درہم اور ایک غلام لوں گا.....صدیقؓ اکبر نے نستورہ نامی غلام اور آٹھ ہزار درہم اُمیہ کو دے دیئے.....اور سیدنا بلالؓ کو آزاد کروا دیا.....

Scanned with CamScanner

اٹھارہ غلام آزاد ہو گئے:۔

میرے دوستو.....سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اگلے ہفتے پھر پتہ چلا کہ عامر بن فہیرہ ایک غلام ہے.....جس پر مختلف قسم کے ظلم ڈھائے جا رہے ہیں.....اس کو مارا پیٹا جا رہا ہے.....سیدنا صدیق اکبرؓ اس کو بھی آزاد کرانے کیلئے پہنچ گئے.....حتیٰ کہ اس کو بھی آزاد کرا دیا.....

میرے دوستو.....پھر صدیق اکبر کو پتہ چلا کہ میرے محلے میں ایک اور غلام ہے.....اس کا نام ابو فعیہہؓ ہے.....اس کو بھی مار پڑ رہی ہے..... ابو بکرؓ اس کو بھی آزاد کرانے کیلئے پہنچے.....کسی کو آزاد کرانے کیلئے دس ہزار درہم دیئے.....کسی کو آزاد کرانے کیلئے آٹھ ہزار درہم دیئے..... اور کسی کو آزاد کرانے کیلئے چار ہزار درہم دیئے.....

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ غلام آزاد کرانے کیلئے.....اپنے گھر کی ساری دولت لٹا دی.....اور گھر میں جو نقد پیسے تھے وہ بھی دیدیئے..... اور باقی ماندہ دولت بھی دے دی .....سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ غلاموں کو آزاد کرا رہا ہے ..... اور جن کو آزاد کراتا گیا .....جن غلاموں پر پیسے لٹائے گئے .....وہ غریب اور مسکین لوگ تھے.....

کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے.....دکھ اُٹھا رہے ہیں

کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے.....طعنے سن رہے ہیں

کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے.....مصائب سامنے موجود ہیں

کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے.....تکالیف برداشت کر رہے ہیں

کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے.....زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں

کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے.....مشکلات میں گھرے جا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے..... ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگادی گئی ہیں
کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے..... پاؤں میں بیڑیاں پہنادی گئیں ہیں
کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے..... نبیؐ کی محفل میں انہیں اجازت نہیں ہے
کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے..... چمکتی ہوئی تلواروں کے نیچے کھڑا کر دیا گیا ہے
کلمہ نبی ﷺ کا پڑھا ہے..... تیل کے کڑاہے میں ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھر کی ساری دولت لٹا کر انہیں آزاد کرانے کیلئے بے چین ہیں..... کیونکہ ابوبکرؓ نے جب گھر کے بہت سے پیسے اور دولت ان غلاموں پر لٹادی..... تو صدیق اکبر کے والد ابوقحافہ عثمان کو یہ بات اچھی نہ لگی ..... سیدنا ابوقحافہ عثمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے.....

صدیق رضی اللہ عنہ پر والد کی تنقید:۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بیٹھے ہیں..... ابوقحافہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھینچ کر ایک طرف لے گئے ..... اور لے جا کر کہا اے ابوبکر.....

تیرا دماغ کام نہیں کرتا ہے
تجھے غیرت نہیں آتی ہے
تیرے اندر کوئی فکر نہیں ہے
تیرے اندر کوئی سوچ نہیں ہے
تیرے اندر کوئی عقل نہیں ہے

ابوبکرؓ کہتے ہیں..... اے ابا جان آخر میں نے کیا قصور کیا ہے ..... تو والد کیا کہتے ہیں..... والد نے کہا کہ اٹھارہ غلاموں پر یہ ساری گھر کی دولت تو نے لٹادی ہے..... آخر کیوں دولت لٹاتا ہے..... ان غلاموں سے

Scanned with CamScanner

بے کیا ملے گا.....اور نوکروں سے تجھے کیا ملے گا.....یعنی بلال پر پیسہ لگانے سے کیا ملے گا.....اگر پیسہ لگانا چاہتا ہے تو.....

کسی یہودی پر پیسہ خرچ کر ..... کل کو تجھے دولت ملے گی

کسی سردار پر پیسہ خرچ کر ..... کل کو تجھے فائدہ پہنچائے گا

کسی بڑے آدمی پر پیسہ خرچ کر ..... کل کو تیرے لئے مفید ثابت ہوگا

اے ابوبکرؓ.....میں نہیں جانتا کہ تو حبشہ کے کالے بلال پر دولت لٹائے گا تو تجھے فائدہ ہوگا.....اگر تو شہرت چاہتا ہے.....اگر دنیا کی چودھراہٹ چاہتا ہے.....تو چوھدریوں پر پیسہ خرچ کر.....دنیا کے ان غلاموں پر.....اور ان بھوکے پیاسے لوگوں پر پیسہ لٹانے سے.....

تجھے شہرت نہیں ملے گی

تجھے عزت نہیں ملے گی

تجھے عظمت نہیں ملے گی

تجھے دولت نہیں ملے گی

تجھے سرداری نہیں ملے گی

جواب تنقید:۔

باپ کے دل میں ابھی تک نبی کا کلمہ نہیں تھا.....اور اسکو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ یہ دولت کیوں لٹا رہا ہے.....وہ سمجھتا تھا کہ شاید یہ دولت اپنی شہرت کیلئے لٹائی جارہی ہے.....شاید یہ دولت اپنی چودھراہٹ کیلئے لٹائی جارہی ہے.....سیدنا صدیق اکبرؓ نے جب باپ کی اس سرگزشت کو دیکھا.....باپ نے ابوبکر کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا اور سخت سست کہا.....سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.....

Scanned with CamScanner

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے تاجدار رسالت کی محفل میں چلے آئے ..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابوبکر کیا ہوا ہے ..... عرض کیا کہ میرا ابا کہتا ہے کہ ان غلاموں پر دولت لٹانے سے کچھ نہیں ہوگا ..... تو چودھراہٹ چاہتا ہے ..... تو بڑائی چاہتا ہے ..... تو دنیا میں سرداری چاہتا ہے ..... تو پھر پیسے سرداروں پر خرچ کر .....

پیغمبر ایک لمحے کیلئے خاموش ہو جاتے ہیں ..... صدّیق پر تنقید باپ نے کی ہے ..... صدّیق پر تنقید یہودی نے نہیں کی ہے ..... صدّیق پر تنقید عیسائی نے نہیں کی ہے ..... صدّیق پر تنقید منافق نے نہیں کی ہے ..... لیکن صدّیق پر تنقید باپ نے کی ہے ..... اور باپ کی تنقید جب بیٹا سنتا ہے ..... تو آنکھوں سے آنسو آجاتے ہیں ..... چاہئے تو یہ تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم باپ کو بلاتے اور کہتے کہ تو نے صدّیق پر تنقید کیوں کی ہے ..... لیکن نبیؐ نہیں بولتے ہیں ..... کیونکہ .....

معاملہ نیت کا ہے
معاملہ دل کا ہے
معاملہ خلوص کا ہے
معاملہ قلب کا ہے
معاملہ محبت کا ہے
معاملہ ایمان کا ہے

نبی نہیں بولا جبرئیل کو خدا عرش سے بھیجتا ہے ..... اور جبرئیل کو بھیجا کہ اے جبرئیل ..... تو جلدی کر میرے پیغمبر کو یہ قرآن جا کر سنا دے .....

اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی ..... وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی

Scanned with CamScanner

.....اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی.....وَلَسَوْفَ یَرْضٰی.....

میرے بھائیو.....میں ترجمہ سناتا ہوں.....اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ..... اے محمد صدیق جو دولت غلاموں پر لٹاتا ہے.....

مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ..... یہ دل کے تزکیہ کیلئے لٹاتا ہے.....وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی..... اس نعمت کا بدلہ لینا نہیں چاہتا.....اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی..... یہ چاہتا ہے کہ عرش والا خدا مجھ سے راضی ہوجائے.....آخر یہ اعلان کس نے کیا ہے.....یہ اعلان اللہ نے کیا ہے .....یعنی خدا صدیق پر باپ کی تنقید کو بھی برداشت نہیں کرتا ہے.....

عبداللہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کا واقعہ:۔

میرے بھائیو.....پیغمبر ﷺ کی محفل میں ایک صحابیؓ بیٹھے ہوئے ہیں .....صحابی کا نام عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ ہے.....آنکھوں سے نابینے ہیں .....ایک آدمی نے باہر سے پیغام دیا کہ مکہ کے سردار .....عتبہ، عتیبہ اور شیبہ آپؐ سے ملاقات کرنے کیلئے آئے ہیں.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابنؓ مکتوم سے فرمایا کہ عبداللہ تم اٹھ جاؤ سردار آئے ہیں.....

عبداللہ باہر بیٹھے ہیں.....عبداللہ نابینا تھا اور صحابی رسول تھا..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام کہا عبداللہ سے کہا کہ باہر چلے جاؤ.....یہ کوئی گناہ نہ تھا.....یہ کوئی غلطی نہ تھی.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تھا کہ یہ تو صحابی ہے.....جو سردار آئیگا شاید ابھی آکر کلمہ پڑھ لے گا..... شاید وہ ابھی آکر ایمان لے آئیگا..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس نابینے صحابی کو اپنی محفل سے اٹھایا تو اللہ کی غیرت کو جوش آیا.....قرآن بول اٹھا .....جبرئیل جلدی کر.....عَبَسَ وَتَوَلّٰی .....اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی

Scanned with CamScanner

.....وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى ..... (پ۳۰عبس آیت ۱تا۳)

قرآن کہتا ہے.....عَبَسَ وَتَوَلّٰى .....اے پیغمبرؐ جب تیری محفل میں.....یعنی تیری عدالت میں ایک نابینا صحابی آیا.....اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰى .....نابینا آیا تو تو نے اس نابینے کو کہا کہ چلے جاؤ.....اسلئے کہ شاید مکے کے سردار تیرا کلمہ پڑھ لیں.....اے پیغمبرؐ تجھے نہیں پتا کہ اس نابینے کے قدموں کا مقابلہ بھی کوئی سردار نہیں کرسکتا.....اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰى .....

تیرے دل میں تو ہے کہ وہ کلمہ پڑھے گا.....لیکن جو کلمہ اس نابینا کے دل میں آج موجود ہے.....اے محمدؐ اسکی خدا کے نزدیک بہت اہمیت ہے .....چنانچہ یہ قرآن کی آیت پیغمبر علیہ السلام کیلئے اتری.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کو برا نہیں کہا.....صحابیؓ پر تنقید نہیں کی.....جو کچھ پیغمبرؐ نے کہا وہ نبی کا حق تھا.....پیغمبرؐ نے اصلاح کی نیت سے کہا.....

لیکن اللہ نے فرمایا کہ اے پیغمبرؐ.....اس نابینے صحابی کو تیری محفل سے اٹھانا اللہ کی مشیت میں شامل نہیں تھا.....اللہ کے ارادے میں نہیں تھا .....چنانچہ صحابیؓ وہیں آکر بیٹھے جہاں بیٹھے تھے.....تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صدیقؓ پر تنقید باپ کرے تو خدا بولا.....صحابیؓ کو نبیؐ نے فرمایا کہ چلے جاؤ تو خدا بولا.....اب ذرا آگے چلئے.....

سیدہ عائشہؓ میدان جنگ میں:۔

میرے دوستو.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ..... دو جنگیں ایسی ہیں.....جن جنگوں میں حضرت عائشہ صدیقہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئیں تھیں.....ہر جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرعہ ڈالتے تھے.....قرعہ اندازی کرتے تھے.....جس بیوی کے نام کا قرعہ نکلتا تھا

Scanned with CamScanner

.....وہی بیوی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں جایا کرتی تھی .....

بحر حال دو جنگوں میں سے ایک جنگ ہے.....ذات الرقاع.....

✿ ذات الرقاع کہتے ہیں.....پاؤں کے اوپر ورم کی وجہ سے جو ٹکڑیاں باندھی جاتی ہیں.....یعنی جو کپڑا باندھا جاتا ہے.....اسے رقاع کہتے ہیں.....غزوہ ذات الرقاع.....

✿ اور ایک بنی مصطلق یہ دو جنگیں ہیں.....جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عائشہؓ صدیقہ شریک تھیں.....غزوہ ذات الرقاع میں مقام جرف پر.....مدینہ منورہ سے چند میلوں کے فاصلے پر آپؐ نے پڑاؤ ڈالا .....رات کا وقت ہے.....حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی ہیں.....اور حضرت عائشہؓ کا سر آپؐ کے جسم کے ساتھ لگا ہوا ہے.....اور آپؐ ساتھ تشریف فرما ہیں.....اس وقت تک پردے کی آیتیں نہیں اتریں تھیں.....یعنی پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا.....یہ اس سے پہلے کی بات ہے.....رات آدھی گزر گئی.....

صحابہ کا تقاضا یہ تھا کہ جلدی چلنا چاہئے.....اسلئے کہ جہاں ہم نے پڑاؤ ڈالا ہوا ہے.....یہاں پانی نہیں ہے.....اگر یہیں رات قیام کیا تو صبح کی نماز رہ جائے گی.....تہجد رہ جائے گی.....وضو نہیں ہوگا کیونکہ پانی نہیں ہے.....

کچھ صحابہؓ صدیق اکبرؓ کے پاس آئے.....اور آکر عرض کیا کہ اے ابو بکرؓ آپ کی بیٹی عائشہؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں.....وہ پیغمبرؐ کے قریب لیٹی ہوئی ہیں.....وہ گہری نیند سوئی ہوئی ہیں.....ان کی وجہ سے پیغمبرؐ نہیں اٹھتے.....پیغمبرؐ کے جسم اطہر کے ساتھ ان کا سر لگ

Scanned with CamScanner

رہا ہے..... شاید اس وجہ سے پیغمبرؐ اٹھتے ہی نہیں ہیں..... عائشہؓ اٹھے تو پیغمبر اٹھیں..... عائشہؓ اٹھے تو نبی علیہ السلام بھی اٹھیں.....

لہذا جاؤ ابو بکرؓ..... اپنی بیٹی کو کہو کہ تیری وجہ سے پوری جماعت پریشان ہے..... پورے سپاہی اور فوجی بیٹھے ہوئے ہیں..... لشکر روانہ ہونے سے بیٹھا ہوا ہے..... اگر یہیں رات گزر گئی تو تہجد کے وقت پانی نہیں ملے گا..... تہجد نہیں پڑھی جائے گی..... فجر کی نماز نہیں ہوگی.....

تیمّم کی سہولت مل گئی:۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے..... دیکھا کہ حضرت عائشہ ؓ لیٹی ہوئی ہیں..... حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کی کمر پر اس طرح انگوٹھے سے چونکا لگایا..... اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کو جب یہ انگوٹھا حضرت صدیق اکبرؓ نے مارا اور مار کر کہا..... عائشہؓ تو اٹھتی کیوں نہیں ہے..... تیری وجہ سے سارا لشکر پریشان ہے..... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکرؓ..... عائشہؓ کو کیوں تنگ کرتے ہو..... اسے سونے کیوں نہیں دیتے..... تو صدیق اکبرؓ نے عرض کیا حضرت..... سارا لشکر اسلئے پریشان ہے کہ یہاں پانی نہیں ہے..... یہاں رات بیت گئی تو تہجد کیسے پڑھیں گے..... فجر کی نماز کیسے پڑھیں گے.....

میرے بھائیو..... یہ بات کرنے کی دیر تھی کہ پیغمبرؐ پر وحی کے آثار نمودار ہوئے..... نبیؐ کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے..... تھوڑی دیر صدیق اکبرؓ دیکھتے رہے..... کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کی حالت میں ہیں..... چند لمحوں بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اے ابو بکرؓ کی اولاد تجھے مبارک ہو..... اسلئے کہ اللہ کی طرف سے

Scanned with CamScanner

جبرئیل امین اللہ کا یہ پیغام لے کر پہنچا ہے..... فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ..... (پ۵۔النساء آیت ۴۳)

اے پیغمبر آج اعلان کردو کہ جہاں پانی نہ ہو تیمّم کرو..... جب تیمّم کی آیت اتری..... تو عمار ابن یاسر کھڑے ہو گئے..... اور کھڑے ہو کر انہوں نے کہا..... ما اول برکة یا آل ابی بکرؓ..... اے ابوبکرؓ کی اولاد یہ کوئی تمہاری پہلی برکت نہیں ہے..... بلکہ قیامت کی صبح تک آنے والی انسانیت کو..... عائشہ صدیقہؓ کی وجہ سے تیمّم کی سہولت مل گئی ہے.....

میرے بھائیو..... سیدنا صدیق اکبرؓ نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو ایک چونکا لگایا..... اور یہ چونکا لگانا بھی خدا کو پسند نہیں آیا..... بلکہ خدا نے اپنے دین کا ضابطہ ہی بدل دیا..... ضابطہ کیا ہے.....

قرآن نے کہا کہ..... يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ..... جب نماز کے لئے اٹھو..... وضو کرو ..... ہاتھ دھوؤ..... منہ دھوؤ..... کہنیاں دھوؤ..... اور پاؤں دھوؤ..... (پ۶ سورۃ المائدہ آیت ۶)

یہ قرآن کا حکم ہے..... یہ قرآن کا ضابطہ ہے..... لیکن اس ضابطے کو آج سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی وجہ سے بدل کر..... خدا نے کہہ دیا کہ جہاں تمہیں پانی نہ ملے تیمّم کرلیا کرو.....

نبی ﷺ بھی تیمّم کرے
صدیق رضی اللہ عنہ بھی تیمّم کرے
فاروق رضی اللہ عنہ بھی تیمّم کرے

Scanned with CamScanner

عثمان ؓ بھی تیمم کرے
علی ؓ بھی تیمم کرے
ولی بھی تیمم کرے
پیر بھی تیمم کرے

کس وجہ سے.....

عائشہؓ کی عظمت کی وجہ سے.....

میرے بھائیو.....خدا کو سیدہ عائشہؓ کے جسم پر لگنے والا وہ چونکا پسند نہیں..... جو عائشہ صدیقہؓ کا سگا باپ..... یعنی حقیقی باپ سیدنا ابوبکر صدیقؓ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو چونکا لگائے یا عائشہ صدیقہؓ کو انگلی لگائے.....

میرے بھائیو.....جس عائشہ صدیقہؓ کو خدا باپ کا چونکا لگانا برداشت نہ کرے.....میں اس عائشہ صدیقہؓ کو گالی کیسے برداشت کرلوں .....میں اس عائشہؓ کی توہین کیسے برداشت کرلوں.....اگر صدیقؓ کی ایک انگلی خدا برداشت نہیں کرتا.....تو میں بھی عائشہؓ کی عزت کیلئے.....

جان لٹا سکتا ہوں
بچے یتیم کرا سکتا ہوں
ہتھکڑی پہن سکتا ہوں
پھانسی کے پھندے پر لٹک سکتا ہوں
اپنی جان کے ٹکڑے ٹکڑے کروا سکتا ہوں
مگر عائشہؓ کی توہین کبھی برداشت نہیں کرسکتا.....

واقعہ افک:۔

میرے بھائیو.....اُم المؤمنین صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہؓ

Scanned with CamScanner

کی اللہ کے دربار میں.....

کتنی عظمت ہے
کتنی بلندی ہے
کتنی رفعت ہے
کتنی اہمیت ہے
کتنی فضیلت ہے

میرے بھائیو.....اماں نے ایسا کردار پیش کیا ہے.....یہ تو جنگ ذات الرقاع کی بات ہے.....ایک اور جنگ ہے جس میں عائشہ صدیقہؓ حضور کے ساتھ گئیں..... اس جنگ کا نام ہے جنگ بنی مصطلق .....اس جنگ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں.....آپؐ واپس لوٹے.....اس لئے کہ جنگ نہیں ہوئی تھی اور دشمن بھاگ گئے تھے.....آٹھ دن آپؐ نے بنی مصطلق کے علاقے میں قیام فرمایا.....آٹھ دن قیام کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس ہوئے..... مدینہ اور بنی مصطلق کے درمیان.....ایک مقام پر رات کو پڑاؤ ڈالا گیا.....

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....قضائے حاجت کیلئے یہاں ٹھہرو.....اس کے فوراً بعد واپس چلنا ہے.....سب لوگ قضائے حاجت کیلئے چلے گئے.....حضرت عائشہؓ وہ بھی قضائے حاجت کیلئے چلی گئیں.....قضائے حاجت سے فارغ ہوکر واپس آنے لگیں تو ان کا ہار زمین پر گر گیا.....ہار تلاش کرتی رہیں.....اتنی دیر ہوگئی کہ جب اماں واپس آئی.....تو قافلہ جا چکا تھا.....جہاں قافلے کا پڑاؤ تھا اماں اسی جگہ پر افسردہ

Scanned with CamScanner

بیٹھ گئی اور افسوس کیا..... ہلکا پھلکا جسم تھا وزن زیادہ نہیں تھا..... قافلے والوں نے سمجھا کہ کجاوے میں اماں موجود ہیں..... انہوں نے کجاوا اٹھا کر اُونٹ پر رکھ دیا..... اور قافلہ چل پڑا.....

ادھر اماں واپس آئی تو قافلے کو وہاں نہ پا کر پریشان ہوگئی..... لیکن اماں سمجھدار اور ذہین تھیں..... پیچھے نہیں چلی جہاں قافلے نے پڑاؤ ڈالا تھا..... بلکہ اسی جگہ پر چادر کا ایک پلو بچھایا..... اور دوسرا حصہ اوپر لیا اور لیٹ گئی..... اس پریشانی کے عالم میں نیند کیسے آتی.....

بہتان عظیم کی وجہ:۔

ایک صحابی جن کا نام حضرت صفوان ابن معطلؓ ہے..... ان کی ڈیوٹی یہ تھی کہ وہ قافلے کے ایک دو میل پیچھے چلتے تھے..... تاکہ قافلہ کی باقی ماندہ چیزوں کو لے جاسکیں..... انہوں نے دور سے دیکھا کہ کوئی چیز پڑی ہوئی ہے..... انہوں نے سمجھا کہ پروگرام کے مطابق قافلے نے یہاں پڑاؤ ڈالنا تھا..... یعنی یہاں ٹھہرنا تھا کوئی چیز رہ گئی ہوگی.....

جب وہ قریب آئے اور دیکھا..... تو افسوس کیا کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے..... بلکہ یہ تو کوئی آدمی لیٹا ہوا ہے..... انہوں نے کہا کون ہے..... تو اماں نے کہا کہ میں عائشہؓ ہوں..... اماں نے قدموں کی آہٹ پاکر کپڑا اٹھایا.....

چنانچہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں..... کہ میں نے نزول پردہ کی آیات سے پہلے چونکہ اماں کو دیکھا ہوا تھا..... اس لئے میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی..... اور میری زبان سے صرف یہی الفاظ نکلے ..... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ .....

Scanned with CamScanner

اماں فرماتی ہیں کہ میں نے پوری زندگی میں.....ایسا پاکباز انسان نہیں دیکھا.....کہ جس کی زبان سے میرے لئے.....سوائے ان الفاظ کے کچھ نہ نکلا کہ اس نے کہا.....اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.....

بحرحال اس نے اپنا اونٹ زمین پر بٹھا دیا.....میں اس کے کجاوے میں بیٹھ گئی.....پورے راستے میں اس نے کلام تک نہیں کیا.....اگلا دن آیا صبح دس بجے کے قریب ہمارا یہ اونٹ اس قافلہ میں جا پہنچا.....جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قافلہ مدینے سے ابھی چند میل پیچھے تھا.....قافلے میں چلے گئے .....اونٹ میرا بٹھایا گیا.....میں اپنے کجاوے سے نکل کر دوسرے کجاوے میں چلی گئی.....ہم سفر پر رواں دواں ہو گئے.....

بہتان عظیم کی ابتداء:۔

اماں فرماتی ہیں کہ مجھے کسی نے نہیں پوچھا کہ تم لیٹ کہاں سے آئی ہو .....کون ہو.....کیا بات ہے.....حتی کہ ہم مدینہ پہنچ گئے.....

ایک دن گزرا.....دوسرا دن گزرا.....تیسرے دن اماں فرماتی ہیں کہ میں قضائے حاجت کیلئے نماز مغرب کے بعد باہر جانے لگی.....تو میری نوکرانی جس کا نام اُم مصطح تھا.....وہ بھی میرے ساتھ تھی.....اور جب میں چند قدم باہر نکلی تو اس کا پاؤں زمین پر پھسلا.....اور اس نے کہا کہ مصطح تجھ پر ہلاکت ہو .....میں نے کہا ام مصطح وہ تو تیرا بیٹا ہے.....تو اس کیلئے بددعا کرتی ہے.....

اُم مصطح نے کہا عائشہؓ تو بڑی بھولی بھالی ہے.....تجھے نہیں پتہ مدینہ میں کون سی قیامت برپا ہو گئی ہے.....عائشہؓ جن لوگوں نے تجھ پر تہمت لگائی ان میں میرا بیٹا بھی شامل ہے.....غلط فہمی سے میرا دھیان اس طرف تھا اس لئے میرا پاؤں پھسل گیا.....

Scanned with CamScanner

اماں کہتی ہے ..... کون سی تہمت ..... فرمایا تم رات کے وقت صفوان ابن معطل کے ساتھ آئی تھی ..... تو مدینہ کے منافقوں نے کہا عائشہؓ کا دامن داغدار ہے ..... العیاذ باللہ اس کا کردار ٹھیک نہیں ..... یہ تہمت لگائی ..... سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ مجھے قضائے حاجت بھول گئی ..... ان ہی قدموں سے واپس آئی ..... مجھے احساس تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مہر و محبت ..... جو آج سے پہلے میں دیکھتی تھی ..... وہ ان ایک دو دنوں میں نظر نہیں آئی .....

صدیقہ صدیق کے گھر میں:۔

اگلے دن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی ..... میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ..... مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے میکے گھر چلی جاؤں ..... چند دن ٹھہر کر آ جاؤں گی ..... آج سے پہلے اماں فرماتی ہیں کہ میں جب بھی اجازت مانگتی تھی ..... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے عائشہؓ میکے گھر جا کر کیا کرو گی ..... نبی کا گھر بھی تو تیرا ہی گھر ہے لیکن آج میں نے اجازت مانگی تو پیغمبرؐ نے یہ نہیں فرمایا ..... بلکہ فرمایا تجھے اجازت ہے ..... جب ایک ہی دفعہ کہنے سے اجازت مل گئی ..... اماں کہتی ہے میری چیخ نکل گئی ..... میں پریشان ہو گئی ..... اور میرے دل میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ تو واقعی میری اس تہمت پر پریشان ہیں ..... اور پیغمبرؐ بھی شاید لوگوں کی باتوں میں آ گئے .....

اماں فرماتی ہیں کہ میں اپنے میکے گھر چلی گئی ..... جب میکے گھر پہنچی اور دروازہ پر دستک دی ..... تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرا بوڑھا باپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ..... مصلے پر بیٹھا رو رہا ہے اور میری اماں بھی رو رہی ہے ..... میں نے کہا تم

Scanned with CamScanner

بہت پریشان ہوئی.....

میرا باپ ابوبکرؓ کہتا ہے کہ تو پریشان ہے.....تو تیرا باپ بھی پریشان ہے.....تیری ماں بھی بڑی پریشان ہے.....عائشہؓ تجھے کیا ہو گیا.....تجھے میری پوزیشن کا پتہ نہیں میں کون ہوں.....میں نے رسول اللہ کے ساتھ پچاس سال گزارے.....پینتالیس سال محمدؐ کی محبت میں گزارے.....آج تک تیرے باپ کو کسی نے برا نہیں کہا.....

لیکن آج عائشہؓ مدینے کی گلیوں میں لوگ انگلیاں اٹھا اٹھا کر.....تیرے باپ کی طرف کہتے ہیں کہ یہ ابوبکرؓ ہے.....جس کی بیٹی عائشہؓ پر تہمت لگی ہے.....عائشہؓ آج تو تیرا باپ مدینے کی گلیوں میں چل نہیں سکتا.....تیرا باپ مدینے کی گلی سے گزر نہیں سکتا.....تیرے باپ نے پینتالیس سال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں بڑا پیارا وقت گزارا ہے.....لیکن اے عائشہؓ تیری وجہ سے آج دنیا کا سردار پیغمبر بھی پریشان ہے.....اور تیرا باپ بھی پریشان ہے.....تیری ماں بھی مصلے پر پریشان بیٹھی ہے.....

سیدہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب میں نے باپ کی گفتگو سنی.....میں پریشان تھی.....لیکن میں صبر کے بندھن سنبھال کر بیٹھی تھی.....اماں فرماتی ہیں کہ میں گھر کے پچھلے کمرے میں بیٹھ گئی.....میں نے مصلیٰ بچھایا.....میں مصلے پر سر رکھ کر ساری رات روتی رہی.....

میں نے کہا اے اللہ.....میری صفائی آج دینے والا کوئی نہیں.....اے اللہ تو میری نیت کو جانتا ہے.....اے اللہ تو جانتا ہے کہ میرا دامن پاک ہے.....تو جانتا ہے کہ میری عفت کی چادر پر کوئی داغ نہیں.....لیکن میرا تو پیغمبر بھی لوگوں کی باتوں سے پریشان ہے.....

Scanned with CamScanner

پیغمبر ﷺ کا صدیقہؓ سے استفسار:۔

اماں ایک دن گزارتی ہے.....دوسرا دن گزارتی ہے.....تیسرا دن گزارتی ہے.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دروازہ کھٹکھٹایا .....دروازہ کھلا .....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کہاں ہے .....سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عائشہؓ تو جس دن سے آئی ہے .....پچھلے حجرے میں مصلے پر رو رہی ہے.....رسول اللہ حضرت عائشہؓ کے کمرے میں چلے گئے .....سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے مصلیٰ چھوڑ دیا .....اور میں نے پیغمبر ﷺ کو جگہ دے دی.....

میرے دوستو.....جو لفظ پیغمبر علیہ السلام نے فرمائے تھے..... وہ لفظ آج بھی بخاری شریف میں موجود ہیں.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....عائشتی .....اے عائشہؓ.....ان کنت الخطیئتی فتوبی الی اللّٰہ.....اگر تجھ سے غلطی ہوگئی ہے تو خدا سے معافی مانگ لے .....میں بھی تیری سفارش کروں گا تو بھی معافی مانگ.....

میرے بھائیو.....غائب کے خزانے اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہیں.....پیغمبر کو غائب کا پتہ ہوتا.....تو آج ساری کائنات کا سردار پیغمبر .....سیدہ عائشہؓ سے نہ کہتا کہ عائشہ اگر غلطی ہوگئی ہے.....تو اللہ سے معافی مانگ لے.....رسول اللہ نے جب یہ بات کہی.....

صدیقہؓ کی بارگاہ الٰہی میں اپیل:۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں .....تو مجھے رونا آ گیا .....اور میں نے کہا یا رسول اللہ.....میری مثال یوسف کے باپ کی سی ہے .....اماں فرماتی ہیں کہ مجھے یوسف کے باپ یعقوب کا نام بھول گیا.....

Scanned with CamScanner

دکھ میں میں نے کہا میری مثال یوسف کے باپ کی سی ہے..... کہ جس نے چالیس سال رو کر کہا تھا کہ..... قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ..... (پارہ ۱۳ سورۃ یوسف آیت ۸۶)

آج عائشہؓ بھی کہتی ہے..... اے اللہ میرے غموں کو دور کرنے والا اس دنیا میں تیرے سوا کوئی نہیں ہے..... میری صفائی پیش کرنے والا اس کائنات میں تیرے سوا کوئی نہیں.....

پیغمبر ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی قدموں سے اٹھ کر واپس چلے آئے ..... ادھر مدینہ میں قیامت برپا ہے.....

کسی نے کہا ..... نبی ﷺ کے گھر کا کیا بنے گا؟
کسی نے کہا ..... نبی ﷺ کی چادر کا کیا بنے گا؟
کسی نے کہا ..... نبی ﷺ کی محنت کا کیا بنے گا؟
کسی نے کہا ..... نبی ﷺ کے مقام کا کیا بنے گا؟
کسی نے کہا ..... نبی ﷺ کی طہارت کا کیا بنے گا؟
کسی نے کہا ..... نبی ﷺ کا خاندان کہاں جائے گا؟

سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا تقدس اگر خراب ہوگیا..... تو شریعت محمدی کہاں جائے گی..... جب سارے مدینہ میں کہرام برپا ہوا..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ میں عائشہؓ کے بارے میں کیا کہوں ..... تو صحابہؓ نے کہا کہ آپؐ میٹنگ بلائیں..... آپؐ اجلاس بلائیں ..... پروپیگنڈہ عام ہوگیا ہے.....

ساری دنیا کے سردار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے..... مسجد نبوی میں

Scanned with CamScanner

تمام صحابہ کا اجلاس بلایا ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحابیو ..... بتاؤ میری عائشہؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے .....

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مشورہ:۔

چنانچہ سیدنا حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے ..... انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ..... میری رائے مائی عائشہؓ کے بارے میں یہ ہے کہ آپ تحقیق فرمائیں ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کس سے تحقیق کروں ..... تو سیدنا سلیمان فارسیؓ نے عرض کیا کہ عائشہ صدیقہؓ کے گھر میں جو نوکرانی ہے بریرہ ..... جس کی عمر دس بارہ سال ہے ..... کئی سال ہو گئے ہیں عائشہؓ کے گھر آئی ہوئی کو ..... وہ معصوم بچی ہے ..... اس بریرہ کو بلاؤ ..... وہ جھوٹ نہیں بولے گی ..... اسے بلا کر پوچھو کہ عائشہؓ کے دامن پر تو نے کوئی داغ دیکھا .....

سیّدہ بریرہؓ کی گواہی دینا:۔

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی محفل میں سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا گیا ..... بارہ تیرہ سال کی بچی بریرہؓ سے پوچھا گیا کہ تم ..... عائشہؓ کی ملازمہ ہو ..... عائشہ کی نوکرانی ہو ..... کیا عائشہؓ کے بارے میں تم نے کوئی بری چیز دیکھی ہے ..... یا کوئی عائشہ میں غلطی دیکھی ہے .....

سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے ..... میں نے اتنے سال عائشہؓ کے ساتھ گزارے ہیں ..... میں نے عائشہؓ میں صرف ایک غلطی دیکھی ہے ..... اور وہ غلطی یہ ہے کہ عائشہؓ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے ..... اسے پتہ تک نہیں چلتا ..... اس غلطی کے علاوہ میں نے عائشہؓ کے دامن پر کوئی داغ نہیں دیکھا ہے .....

Scanned with CamScanner

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مشورہ:۔

داماد رسولؐ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کھڑے ہو گئے ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ ..... عائشہؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ..... عرض کیا کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ تہمت صحیح ہے یا غلط ہے ..... لیکن اگر ایک تہمت عورت پر لگ گئی تو آپؐ اسے چھوڑ دیں ..... اور دوسرا نکاح کر لیں ..... اور بھی تو عورتیں موجود ہیں .....

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا مشورہ:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر صحابہ سے سوال کیا ..... کسی صحابیؓ نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ چند دن اور دیکھیں ..... کسی نے کہا آپ بہتر جانتے ہیں ..... کسی نے کہا ہمیں علم نہیں ہے ..... کسی نے کہا صبر فرمائیں .....

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مشورہ:۔

تمام صحابہؓ کے مشورہ کے بعد ..... داماد علی المرتضیٰؓ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اٹھے ..... جو سب سے پیچھے تشریف فرما تھے ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ کھڑے ہو جاؤ ..... تم بتاؤ کہ عائشہؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے .....

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے ..... اور عرض کیا یا رسول اللہ ..... عائشہؓ کے ساتھ آپ کا نکاح ہم نے کرایا تھا یا خدا نے کرایا تھا ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ کے ساتھ میرا نکاح عرش پر ہوا تھا ..... اور خدا نے خود کرایا تھا ..... فاروق اعظمؓ نے عرض کیا کہ اگر عائشہؓ کے ساتھ آپ کا نکاح خدا نے کرایا ..... تو خدا اتنا بھولا بھالا نہیں ہے ..... جو

Scanned with CamScanner

آپ کے جسم پر گندی مکھی نہیں بیٹھنے دیتا..... وہ آپ کے بستر پر غلط عورت کیسے آنے دے گا..... یا رسول اللہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کو یہ تجویز دوں کہ آپ عائشہؓ کا معاملہ اسی خدا کے سپرد کر دیں..... جس خدا نے آپ کا نکاح اس عائشہؓ سے کیا ہے.....

میرے بھائیو..... جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ کہے..... حدیث شریف میں آتا ہے کہ ساری کائنات کے سردار کا چہرہ چمک اٹھا ..... فرمایا..... جزاك الله ابن خطاب ..... ابن خطاب خدا تجھے جزائے خیر دے..... تو نے محمدؐ کے دل کی گرانی کو دور کر دیا.....

پاک پیغمبرؐ صدیق کے گھر:۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگلے دن عائشہ صدیقہؓ کے گھر گئے..... دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر چلے گئے..... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جس چٹائی پر بیٹھے ہیں..... رسولؐ اللہ اسی چٹائی پر بیٹھ گئے.....

صدیقہؓ کی اپیل منظور ہو گئی:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکرؓ..... میں نے عائشہ کا معاملہ خدا کے سپرد کر دیا ہے..... یہ کہنے کی دیر تھی کہ پیغمبرؐ کے ماتھے پر وحی کے آثار نمودار ہوئے..... پیغمبرؐ کے ماتھے پر پسینہ آیا.....

ابو بکرؓ نے اپنی بیوی زینب اُم رومان سے کہا کہ زینب ادھر آؤ..... دیکھو اللہ سے ڈرو پیغمبرؐ پر وحی آ گئی ہے..... اللہ کی طرف سے عائشہ کا فیصلہ آ رہا ہے ..... اللہ کے سامنے گڑگڑاؤ..... اس فیصلے پر میری یا تمہاری بقا کا انحصار ہے ..... چند لمحوں کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی آ گئی..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ تجھے مبارک ہو..... خدا نے تیری

Scanned with CamScanner

شان میں قرآن کی اٹھارہ آیتیں اتار دیں ہیں.....

قرآن کی گواہی:۔

میرے بھائیو..... مجھے بتاؤ کہ تہمت عائشہؓ پر لگے.....تو خدا بولے.....تنقید صدیقؓ پر ہو.....تو خدا بولے.....محفل سے حضرت عبداللہ ابنؓ مکتوم کو اٹھایا جائے.....تو خدا بولے.....اور جب تہمت سیدہ عائشہؓ پر لگی تو خدا کیسے بولا.....

قرآن نے کہا..... اِنَّ الَّذِیْنَ جَاءُ وْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ .....وہ لوگ جنہوں نے عائشہؓ پر تہمت لگائی.....اے پیغمبرؐ وہ بھی مدینہ کے رہنے والے لوگ ہیں..... لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ .....اس تہمت کو عائشہؓ کے بارے میں برا نہ سمجھو.....بلکہ اسے بہتر سمجھو .....اگر تہمت نہ لگتی تو عرش سے خدا نہ بولتا.....

کیوں.....لِكُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ..... لیکن جو تہمت لگانے والوں کا سردار ہے.....اس کیلئے بہت بڑا عذاب مقرر کر رکھا ہے.....

اور قرآن نے آگے.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہا کہ .....لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ.....

اور یہ بھی کہا.....لَوْلَا جَآءُ وْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ..... فَاِذْلَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ..... اے محمدؐ جب عائشہؓ پر تہمت لگی.....تو تم نے اس تہمت کو کیوں مانا.....اس لئے کہ وہ چار گواہ پیش نہیں کر سکتے تھے.....تو تجھے تہمت قبول نہیں کرنی چاہئے

Scanned with CamScanner

تھی..... کیونکہ ..... جب لوگ عائشہؓ پر تہمت لگاتے ہیں.....
انہوں نے یہ بات سنی اور غلط سنی.....

اور قرآن نے آگے کہا..... وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ..... اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّالَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ.....

عرش والے کا فیصلہ:۔

میرے بھائیو..... عرش والے کا فیصلہ قرآن ان الفاظ میں بیان کرتا ہے..... ذرا قرآن کے اس انداز کو دیکھو..... وَلَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ..... سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ..... يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ..... وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ..... عرش والے کا فیصلہ ہے کہ بہت بڑا بہتان ہے جو عائشہؓ پر لگا ہے..... (پ ۱۸ سورۃ النور آیت ۱۱ تا ۱۸)

وکیل صفائی کون؟:۔

میرے دوستو..... تہمت سیدنا یوسف پر لگتی ہے..... تو تین ماہ کا بچہ بولتا ہے..... اس تہمت کا ذکر قرآن میں ہے کہ زلیخا نے تہمت لگائی سیدنا یوسف علیہ السلام پر..... تو قرآن کہتا ہے..... قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَآ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ..... وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ..... (پ ۱۲ سورۃ یوسف آیت ۲۷ تا ۲۸)

تہمت سیدہ مریم رضی اللہ عنہا پر لگی..... یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر

Scanned with CamScanner

باپ کے پیدا ہوئے..... قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا ..... تو لوگوں نے کہا..... اے مریم تجھے کیا ہو گیا ہے..... یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ ..... اے ہارون کی بہن..... مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا..... تیری ماں بھی اچھی تھی..... تیرا بھائی بھی اچھا تھا..... تو بغیر خاوند کے بچہ کہاں سے لائی ہے.....

فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ..... تو سیدہ مریم رضی اللہ عنہا رو کر اشارہ کرتی ہے..... اور بچے کو گود میں لے کر کہتی ہے..... لوگو اس بچے سے پوچھو تو کہاں سے آیا ہے..... اگر میری شادی نہیں ہوئی اور یہ بچہ پیدا ہو گیا ہے ..... تو میں یہ بچہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہوں ..... تم اس بچے سے پوچھو کہ اے بیٹے تو کہاں سے آیا ہے.....

سیدہ مریم صدیقہؓ نے جب بچے کی طرف اشارہ کیا..... قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا..... تو قوم نے کہا یہ پنگھوڑے کا بچہ کیسے بولے گا..... تو وہ بچہ بول کر کہتا ہے کہ..... قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ ..... اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا..... اولوگو میں خدا کا بندہ ہوں..... میں وہ بندہ ہوں جس کے سر پر خدا نے نبوت کا تاج رکھا ہے..... یعنی میں عیسیٰ ابن مریم ہوں میں بغیر باپ کے پیدا ہوا ہوں..... (پ ۱۶ مریم آیت ۲۸ تا ۳۰)

میرے بھائیو.....

تہمت مریمؑ پر لگی	.....	انجیل نہیں بولی
تہمت یوسفؑ پر لگی	.....	توریت نہیں بولی
مریمؑ پر تہمت لگے	.....	تو بچہ بولے
یوسفؑ پر تہمت لگے	.....	تو بچہ بولے

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....عائشہؓ پر تہمت لگے.....

..... چاند بول سکتا تھا .....

..... ستارے بول سکتے تھے .....

..... درخت بول سکتے تھے .....

..... سواری بول سکتی تھی .....

لیکن خدا نے فرمایا.....

اے محمدؐ تجھے بولنے کی اجازت نہیں

اے صدیقؓ تجھے بولنے کی اجازت نہیں

اے ستارو تمہیں بولنے کی اجازت نہیں

اے چاند تمہیں بولنے کی اجازت نہیں

اے اُونٹ تجھے بولنے کی اجازت نہیں

آج عرش سے خدا خود بولے گا.....اور عائشہؓ کا وکیل صفائی بن کر عدالت کے کٹہرے میں آجائے گا.....اور خدا وہ صفائی پیش کرے گا..... جو صفائی قرآن کی صفائی میں ہوگی.....تراویح میں بچہ قرآن پڑھے گا .....تو عائشہؓ کی صفائی کا اعلان کرتا رہے گا.....

وآخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿ فضائل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ..... وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ..... اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِ..... اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا..... فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ..... وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا ..... وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ..... (پ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۴۰)

❁ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ..... مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ..... اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَام.....

(صحیح بخاری شریف ج۱ص ۹۳، ۹۵، ۹۸، ۹۹ ج۲ص ۱۰۸۵۔ مسلم شریف ج۱ص ۱۷۸۔ ترمذی شریف ج۲ص ۲۰۸۔ نسائی شریف ج۱ص ۹۵)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.....

Scanned with CamScanner

اشعار:۔

جس کو صدّیق ذات خدا نے کہا
اور صدّیق ہی مصطفیٰؐ نے کہا
اس کو صدّیق ہی مرتضیٰؓ نے کہا
یوں ہی صدّیق سب اولیاءؒ نے کہا
میں بھی کہتا ہوں صدّیق صدّیق ہے
جو نہ مانے وہ زندیق زندیق ہے

تمہید:۔

واجب الاحترام
قابل صد اکرام
معزز علمائے کرام
سنی قوم کے غیور نوجوان بھائیو

مجھ سے قبل مختلف جید حضرات علمائے کرام نے.....نہایت خوبصورت انداز میں.....اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے.....آج کا یہ پروگرام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یاد میں منعقد ہو رہا ہے.....تو میں نے اس مناسبت سے قرآن پاک کی آیت بھی.....حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان والی پڑھی ہے.....اگر آپ بیدار رہے اور توجہ میری طرف رکھی.....تو انشاءاللہ تقریر بھی معلوماتی ہوگی.....

اور اگر آپ سست رہے تو تقریر بھی سست ہوگی.....اصل بات آپ کی توجہ ہے.....اللہ کا احسان اور فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق بخشی ہے .....کہ میں آپ حضرات کے سامنے حاضر خدمت ہوں.....لیکن آپ

Scanned with CamScanner

کا جذبہ اور شوق مجھے بتا رہا ہے کہ آپ تقریر سننے کے موڈ میں ہیں..... میں انشاء اللہ آج کی اس تقریر میں چند ایسی باتیں کروں گا..... جو شاید آپ پہلی مرتبہ سنیں گے..... اور وہ باتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہی ہوں گی..... اس لئے آپ کی پوری توجہ ہونی چاہئے..... اور مجھے معلوم ہونا چاہئے..... کہ آپ کو میری بات سمجھ میں آ رہی ہے.....

صدیق رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر:۔

میرے بھائیو..... میں یہاں آپ حضرات کے سامنے موجود ہوں ..... کوئی دوسرا آدمی کل کو یہ بات نہیں کر سکتا کہ تمہارا مولوی آیا نہیں تھا..... کیوں نہیں کہہ سکتا..... کیونکہ میں تو حاضر ہوں..... میں تو اب آ گیا ہوں ..... اگر کسی کو میرے آنے پر اعتراض ہو..... تو وہ آدمی یہ تو کہہ سکتا ہے کہ آیا کیوں ہے..... لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا ہی نہیں.....

میرے بھائیو..... جس کو اعتراض ہو میرے آنے پر..... تو وہ رو سکتا ہے..... پیٹ سکتا ہے..... سینہ کوبی کر سکتا ہے..... ماتم کر سکتا ہے..... اشک بہا سکتا ہے..... لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمہارا مولوی آیا نہیں تھا..... کیونکہ میرا آنا تو واقع ہو چکا ہے..... اور آپ حضرات نے اچھی طرح ملاحظہ کر لیا ہے کہ میں آیا ہوں.....

اور اسی طرح اب اس بات پر ذرا غور کرو..... امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلا خلیفہ ہے..... جس کو اعتراض ہو وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ بنا کیوں..... مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنا ہی نہیں تھا ..... تو بہر حال جس آدمی کو اعتراض ہے..... کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلا خلیفہ کیوں بنا؟.....

Scanned with CamScanner

وہ روئے

وہ چلائے

وہ اشک بہائے

وہ خاک اُڑائے

لیکن یہ نہیں کہہ سکتا..... کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے نمبر پر نہیں آیا..... اور اس کے آنے کو ساری دنیا دیکھ چکی ہے..... سورج دیکھ چکا ہے..... چاند دیکھ چکا ہے..... ستارے دیکھ چکے ہیں..... جو یہ کہتا ہے کہ نہیں آیا.....

وہ رو سکتا ہے

وہ چیخ سکتا ہے

وہ چلا سکتا ہے

لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ ابوبکرؓ صدیق پہلے نمبر پر نہیں آیا.....

میرے بھائیو..... دمادم مست قلندر..... علی کا پہلا نمبر..... یہ نعرہ لگا کر سورج کی روشنی کو ختم نہیں کیا جا سکتا..... ابوبکرؓ کے پہلے نمبر پر آنے کی روشنی پوری دنیا میں چمک رہی ہے.....

جس کو اعتراض ہو وہ یہ کہے کہ کیوں بنا..... وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ نہیں بننا چاہئے تھا..... لیکن یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ ابوبکرؓ پہلے نمبر پر نہیں آیا..... کیونکہ ابوبکرؓ تو پہلے نمبر پر آ چکا ہے..... اور تو اور.....

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر ..... علی رضی اللہ عنہ نے مانا ہے

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر ..... حسن رضی اللہ عنہ نے مانا ہے

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر ..... حسین رضی اللہ عنہ نے مانا ہے

Scanned with CamScanner

حتی کہا بوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر.....سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مانا ہے.....اگر تجھے تکلیف ہے.....تو پھر.....

تو ماتم کر

تو اشک بہا

تو افسوس کر

تو سینہ کوبی کر

تو ہائے ہائے کر

تو سر میں خاک ڈال

لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے نمبر پر آ چکا ہے.....

عمر میں باپ بیٹے کا فرق ہے:۔

میرے بھائیو.....سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ وسیدنا علی رضی اللہ عنہ دنیا کے دو کردار ہیں.....اور آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ ابوبکرؓ وعلیؓ میں کتنا فرق تھا.....یہ فرق آپ کو کسی دوسرے نے نہیں بتایا ہوگا کہ ابوبکرؓ وعلیؓ کی عمروں میں.....باپ اور بیٹے کا فرق ہے.....جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی.....تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۲۹ سال تھی.....اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر اکسٹھ سال تھی.....

میں کہتا ہوں کہ ابوبکرؓ کے پہلا خلیفہ ہونے کی کوئی دلیل نہ ہو.....اکسٹھ سال اور انتیس سال کے دو آدمیوں کو کھڑا کر دو.....اور فیصلہ تیسرے آدمی سے پوچھو کہ ان میں مرتبہ کس آدمی کا ہے.....تو وہ آدمی کہے گا کہ ایک باپ ہے اور ایک بیٹا ہے.....اگر مرتبہ بیٹے کا زیادہ ہے تو تب بھی بتاؤ.....اگر مرتبہ باپ کا زیادہ ہے تب بھی بتاؤ.....ایک کی عمر انتیس سال ہے.....اور ایک کی

Scanned with CamScanner

عمر اکسٹھ سال ہے.....

محبت پیغمبر ﷺ میں اوّل نمبر:۔

ایک آدمی کہنے لگا چلو یار ساری باتیں چھوڑو.....صرف یہ بتاؤ کیا علی المرتضیٰؓ پیغمبرؐ کے داماد نہیں ہیں.....میں نے کہا کیا ہوا.....کہنے لگا کہ جو داماد ہے پہلے نمبر پر تو وہی آیا ہے.....

میں نے کہا اگر داماد ہونے پر خلافت اوّل ملتی ہے.....تو علیؓ کے گھر تو نبیؐ کی ایک بیٹی ہے.....جبکہ عثمان غنیؓ کے گھر نبیؐ کی دو بیٹیاں ہیں .....تو پھر خلیفہ اول تو عثمانؓ کو ہونا چاہئے تھا.....

اس نے کہا کہ حضرت علیؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے .....میں نے کہا اگر چچا زاد ہونے کی وجہ سے خلافت ملتی ہے.....تو پھر حضرت عباسؓ کا کیا قصور تھا.....علیؓ چچا کے لڑکے ہیں.....اور عباسؓ خود چچا ہیں.....اگر چچا کے لڑکے ہونے پر خلافت ملنی ہوتی.....تو پھر حق حضرت عباسؓ کا تھا.....کیونکہ حضرت عباس تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں .....پھر ان کا کیا قصور تھا.....ان کا کیا جرم تھا.....انہیں خلیفہ ہونا چاہئے تھا.....کیونکہ چچا خود موجود ہے.....جبکہ تم چچے کو چھوڑ کر چچازاد کو خلافت کا مستحق سمجھتے ہو.....

ایک آدمی کہنے لگا کہ علیؓ تو داماد ہیں.....میں نے کہا داماد ہیں یہ بات بھی ٹھیک ہے.....چلو اسی رشتے پر آجاتے ہیں.....علیؓ داماد ہے اور ابو بکر صدیقؓ خسر ہے.....داماد اور خسر کو ایک جگہ کھڑا کر دیتے ہیں .....باقی باتیں چھوڑ کر اسی پر فیصلہ کر لیتے ہیں.....تو پھر داماد کیا ہوتا ہے .....داماد یہ ہوتا ہے کہ اس نے بیٹی لی ہے.....اور جبکہ خسر نے بیٹی دی

Scanned with CamScanner

ہے.....داماد کو جتنا بھی بڑھاؤ گے.....لیکن وہ بیٹے کے مقام پر رہے گا.....اور خسر کو جتنا بھی گھٹاؤ گے.....خسر باپ کی جگہ پر رہے گا.....

میرے بھائیو.....میں کہتا ہوں کہ خلیفہ اوّل ہونے کیلئے.....

اصل بات یہ نہیں ہے.....بلکہ اصل بات.....

نہ داماد ہونا ہے

نہ مکے میں رہنا ہے

نہ مدینے میں رہنا ہے

نہ رشتہ داری ہونا ہے

اصل بات تو ہے محبتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم.....اب دیکھنا یہ ہے کہ محبتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں زیادہ حصہ کس کو ملا ہے.....

علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے گھر:۔

جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے تھے.....تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر دو سال تھی.....

مسعودی اُٹھاؤ

ترمذی شریف اُٹھاؤ

ساری کتابیں اُٹھاؤ

طبقات ابن سعد اُٹھاؤ

تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ علیؓ نبیؐ کے گھر آئے.....تو علیؓ کی عمر دو سال تھی.....دو سال کی عمر میں علیؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے .....علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پرورش پائی ہے.....

اور یہاں ایک اور بات کی بھی وضاحت کرتا چلوں.....کہ یہ کہنا کہ

Scanned with CamScanner

ابو طالب نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی ہے.....ابو طالب نبیؐ کے سرپرست تو ضرور تھے.....لیکن پرورش کی بات نہیں ہے.....ابو طالب تو خود ایک ٹانگ سے معذور تھے.....ابو طالب کے چار بچے تھے.....انہوں نے چاروں بچے دوسروں کے گھروں میں پرورش کیلئے بھیجے ہوئے تھے.....جو پرورش کیلئے اپنے بچے دوسروں کے گھروں میں بھیجتا ہے.....وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کیسے کرسکتا ہے.....

آپ میری بات پر غور نہیں کر رہے.....کہ حضرت علیؓ دو سال کی عمر میں نبیؐ کے گھر کیوں آئے تھے.....حضرت علیؓ تو ابو طالب کے لڑکے تھے .....تو دو سال کے بچے کو کوئی باپ کسی کے گھر بھیجتا ہے.....تو پھر حضرت علیؓ کیوں آئے تھے.....وہ اس لئے کہ ابو طالب ایک ٹانگ سے معذور تھے .....قلاش اور غریب تھے.....کوئی پرسان حال نہ تھا.....غربت تھی چار بچے تھے.....چاروں کسی کے گھر میں تھے.....

علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو پیغمبرؐ کے گھر بھیجا
عقیل رضی اللہ عنہ کو عباس رضی اللہ عنہ کے گھر بھیجا
جعفر رضی اللہ عنہ کو نوفل کے گھر بھیجا
طالب بچپن میں ہی فوت ہوگیا

لیکن جتنے دن زندہ رہا وہ بھی ایک بھائی کے گھر میں رہا.....تو پرورش کیلئے کوئی بچہ بھی اپنے گھر میں نہیں رکھا.....جو اپنے بچوں کی پرورش نہیں کرسکتا .....وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کیسے کرسکتا ہے.....

بحرحال ابو طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرپرست اور ہمدرد تھے.....اس میں کوئی شبہ نہیں ہے.....

Scanned with CamScanner

پیغمبرؐ نے نام تبدیل کر دیئے:۔

میرے بھائیو.....اور یہاں ایک غلطی کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ابوطالب نے نبی کا کلمہ پڑھا تھا یا نہیں.....اگر کوئی کہے کہ ابوطالب مسلمان ہوگیا تھا.....ابوطالب نے کلمہ پڑھا تھا تو اس سے یہ پوچھو کہ ابوطالب کا نام عبد مناف ہے.....عبد مناف تو کافروں کا نام ہے یعنی بت کا بندہ.....اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی کوئی کافر کلمہ پڑھتا.....سب سے پہلے اس کا نام تبدیل کرتے.....جیسے ابو ہریرہؓ کا نام عبد شمس تھا..... جب انہوں نے کلمہ پڑھا.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا.....حتیٰ کہ سینکڑوں صحابہؓ کے نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے .....اور اسی طرح ابوبکر کا نام عبدالکعبہ تھا.....یعنی کعبے کا بندہ..... جب کلمہ پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بھی عبداللہ رکھا.....تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی.....

ابوطالب کا اصلی نام؟:۔

میرے بھائیو.....اگر ابوطالب نے نبیؐ کا کلمہ پڑھا تھا..... تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے کون سا نام رکھا تھا..... اگر ابوطالب نے کلمہ پڑھا تھا.....تو ابوطالب کا نام عبد مناف تھا.....تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد مناف نام تبدیل کیوں نہیں کیا.....اگر تبدیل کیا تو پھر کونسا نام رکھا.....بتاؤ کہاں لکھا ہے.....صرف ایک نام ہی کی بات پر تم کوئی جواب نہیں دے سکتے.....

جب صدیق رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھا:۔

میرے بھائیو.....ابوطالب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سرپرست

Scanned with CamScanner

تھے.....اور یہ بھی بتاؤں کہ مؤرخین نے لکھا ہے.....اور آپ نے پڑھا یا سنا ہوگا.....اور جب کوئی تاریخ کی بات آتی ہے.....تو کہا جاتا ہے کہ جناب پہلے کلمہ کس نے پڑھا تھا.....تو کہتے ہیں کہ.....

بزرگوں میں ..... ابوبکرؓ نے کلمہ پڑھا تھا

بچوں میں ..... علیؓ نے کلمہ پڑھا تھا

غلاموں میں ..... زیدؓ نے کلمہ پڑھا تھا

عورتوں میں ..... خدیجہؓ نے کلمہ پڑھا تھا

تو یہ تقسیم ہوتی ہے.....اس تقسیم کو کرنے میں بھی بہت سارے دماغ.....اور بہت سارے ذہن کی ضرورت ہوتی ہے.....اور میں آپ سے سوال کرسکتا ہوں کہ خدیجہؓ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے..... بیوی نے شوہر کا کلمہ پڑھا تو کیا کمال کیا.....میں ایک نئے نکتے کی بات کررہا ہوں.....توجہ کریں.....

علیؓ کی پرورش نبیؐ کے گھر میں ہوئی.....جس کے گھر سے آدمی کھائے اس کا کلمہ پڑھا کیا کمال کیا.....

زیدؓ نبی کا غلام ہے.....اگر غلام نے آقا کا کلمہ پڑھا.....تو کیا کمال کیا.....کمال تو اس آدمی کا ہے.....

جو نہ نوکر تھا

جو نہ غلام تھا

جو نہ بچہ تھا

نہ اس کی کوئی اور بات تھی

بلکہ وہ تو کپڑے کا سب سے بڑا تاجر تھا.....تو خدیجہؓ کے کلمہ

Scanned with CamScanner

پڑھنے سے کوئی قیامت نہیں ٹوٹی.....ابو جہل پر کوئی دورہ نہیں پڑا.....
زیدؓ کے کلمہ پڑھنے سے مدینہ کی گلیوں میں کچھ نہ ہوا.....علیؓ کے کلمہ پڑھنے
سے کچھ نہ ہوا.....قیامت تو تب برپا ہوئی.....جب عرب کا سب سے
بڑا تاجر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ.....محمد ﷺ کے قدموں میں آیا.....

ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ابو بکر کہنے کی وجہ:۔

اور یہاں ایک بات اور بتاؤں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام کیا ہے.....
عبداللہ.....ابو بکر کو ابو بکر کیوں کہتے ہیں.....کبھی آپ نے اس بات
پر غور کیا ہے.....رافضی کا ایک ایک بچہ اپنے امام کی بات کرتا ہے.....
لیکن صدیاں گزر گئیں.....سفید داڑھیاں آ گئیں.....آپ کو اپنے پہلے
امام کے نام کا ہی پتہ نہیں ہے کہ کیا نام رکھا گیا اور کیوں رکھا گیا.....ابو بکر کو ابو بکرؓ
کیوں کہتے ہیں.....کسی نے کہا کہ پہلے اسلام لائے.....کسی نے کہا
بکر کا معنی صبح ہونا.....کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ کہا.....میں نے کہا
یہ سب جاہلانہ باتیں ہیں.....آدمی بغیر مطالعہ کے ایسی باتیں کرتا ہے کہ
پہلے اسلام لائے تب ابو بکرؓ ہے.....ابو بکر کو ابو بکرؓ کیوں کہتے ہیں.....
جب یہی پتہ نہیں.....ابو بکرؓ کا معنی ہے بکر کے باپ.....

اولاد صدیق رضی اللہ عنہ:۔

میرے بھائیو.....ابو بکر صدیقؓ کے چھ بچے ہیں.....اور ان
چھ بچوں میں سے کسی کا نام بکر نہیں ہے.....تو پھر آپ کو ابو بکرؓ کیوں کہتے
ہیں.....جبکہ امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین.....سیدنا ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ کے چھ بچوں میں سے.....

ایک بچے کا نام ..... عبدالرحمٰنؓ ہے

Scanned with CamScanner

دوسرے بچے کا نام ..... عبداللہؓ ہے

تیسرے بچے کا نام ..... محمدؐ ہے

ایک بچی کا نام ..... اسماءؓ ہے

دوسری بچی کا نام ..... عائشہؓ ہے

تیسری بچی کا نام ..... اُم کلثومؓ ہے

ان چھ ناموں میں سے کسی بچے کا نام بکر نہیں ہے..... تو پھر آپ کو ابوبکرؓ کیوں کہا جاتا ہے..... ابوبکر کا معنی تو ہے بکر کے باپ..... بکر کون ہے ..... بکر میرے نبیؐ کا پہلا خلیفہ ہے..... جس کے کندھوں پر اسلام کی ساری عمارت کھڑی ہے..... اور آپ کو اپنے اس پہلے خلیفہ کا نام معلوم نہیں ہے ..... اور یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ نام کیوں رکھا گیا ہے..... کس نے رکھا ہے ..... کیسے رکھا ہے.....

میرے بھائیو..... سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے ایک عورت سے نکاح کیا تھا..... وہ عورت ایک کافرہ لونڈی تھی ..... اس لونڈی کا نام تھا اُم بکر..... اُم بکر کا معنی ہے ''بکر کی ماں'' ..... اور بکر وہ بچہ تھا..... جو اس لڑکی کے پچھلے خاوند سے تھا..... اور وہ لڑکی بیوہ تھی..... جس کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے نکاح کیا تھا.....

جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے نکاح کیا..... تو وہ بچہ بھی ابوبکرؓ کے گھر آیا..... اور وہ عورت اُم بکر کہلائی..... یعنی بکر کی ماں ..... اور جب ابوبکر صدیقؓ نے اس سے نکاح کیا..... تو صدیق اکبرؓ اس لڑکے کے سوتیلے باپ بن کر ابوبکرؓ کہلائے.....

Scanned with CamScanner

ازواج الصدیق رضی اللہ عنہ :۔

اور یہاں یہ بھی بات یاد رکھیں ..... کہ سیدنا ابوبکرؓ کی اس عورت کے علاوہ چار بیویاں تھیں ..... اسلام لانے کے بعد صدیق اکبرؓ نے چار نکاح کئے ..... اور چار عورتوں کے تین بچے اور تین بچیاں پیدا ہوئیں ..... شاید آپ کو یاد نہ رہے ..... لیکن آپ کے فائدے کیلئے بتانا چاہتا ہوں .....

ابوبکر صدیقؓ کی پہلی بیوی کا نام ہے ..... حبیبہ بنت خارجہ

ابوبکر صدیقؓ دوسری بیوی کا نام ہے ..... قتیلہ بنت عبدالعزیٰ

ابوبکر صدیقؓ تیسری بیوی کا نام ہے ..... زینب اُم رومان

ابوبکر صدیقؓ چوتھی بیوی کا نام ہے ..... اسماء بنت عمیس

اور یہ جو آخری بیوی ہیں ..... سیدہ اسماء بنت عمیس ..... ان کا تھوڑا سا تعارف کرادوں ..... تاکہ آپ کو ابوبکرؓ کی ایک اور عظمت کا پتہ چل جائے ..... یہ جو حضرت اسماء بنت عمیس ہیں ..... یہ کل نو بہنیں ہیں ..... ان نو بہنوں میں سے پانچ بہنیں ..... بڑے بڑے صحابہؓ کے گھروں میں ہیں ..... اور جن صحابہؓ کے گھروں میں یہ بہنیں ہوں گی ..... تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے کیا ہوئے سانڈو ..... یعنی ہم زلف ..... سانڈو اور ہم زلف ہونا تو آپس میں محبت کی دلیل ہے .....

اب یہ بھی دیکھیں ..... یہ جو سیدہ اسماء ہے ..... اس اسماء کا پہلا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی حضرت جعفر طیارؓ سے ہوا ..... اور اسی اسماءؓ کے بطن سے دو بچے پیدا ہوئے .....

ایک بچے کا نام ..... محمد بن جعفر رکھا گیا

ایک بچے کا نام ..... عبداللہ بن جعفر رکھا گیا

Scanned with CamScanner

میرے بھاؤے.....اور جنگ موتی میں حضرت جعفر طیارؓ جب شہید ہوگئے.....تو یہ سیدہ اسماءؓ بیوہ ہوگئیں.....حضرت علیؓ نے اپنی اس بیوہ بھابھی کا نکاح.....حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کردیا.....یہ جو اسماء تھیں یہ حضرت علیؓ کی رشتہ میں کیا لگیں.....بھابھی.....

بیوہ امام جعفر رضی اللہ عنہ سے اولاد صدیق رضی اللہ عنہ:۔

میرے بھائیو.....حضرت علیؓ نے اپنی بیوہ بھابھی کا نکاح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ کردیا.....اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر میں اس بیوہ کے بطن سے.....ایک بچہ پیدا ہوا.....جس کا نام محمد بن ابی بکر رکھا گیا .....حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جن کے بارے میں یہ وصیت کی تھی.....کہ میرا یہ بیٹا مجھے غسل دے گا.....(الاستیعاب تذکرہ اسماء بنت عمیس)

بیوہ امام جعفرؓ سے اولاد علی رضی اللہ عنہ:۔

میرے دوستو.....آپ حیران ہوں گے کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ فوت ہوگئے.....تو اس بیوہ بھابھی کے ساتھ حضرت علیؓ نے خود نکاح کرلیا .....تو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو اس بیوہ بھابھی کے بطن سے .....حضرت علیؓ کے دو بچے پیدا ہوئے.....

ایک بچے کا نام ..... محمد اصغر ابن علیؓ رکھا گیا

دوسرے بچے کا نام ..... یحییٰ ابن علیؓ رکھا گیا

چنانچہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے بچے.....محمد اصغر اور یحییٰ اسی اسماءؓ کے بطن سے تھے.....(خلفائے راشدینؓ از عراقی ص ۶۱۱)

پانچ ہم زلف:۔

❁ میرے بھائیو.....اب عورت ایک ہے اور ہم زلف بن گئے پانچ

.....اب اس عورت کی چار بہنیں اور بھی ہیں.....اس اسماء بنت عمیس کی ایک بہن کا نام ہے سلمٰی بنت عمیس.....یہ حضرت حمزہؓ کی بیوی ہیں.....

- ایک بہن کا نام ہے ام الفضل بنت عمیس.....یہ حضرت عباسؓ کی بیوی ہیں.....
- ایک بہن کا نام ہے قریبۃ الصغریٰ.....یہ امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں.....
- اور ان کی ایک سوتیلی بہن ہے.....جس کا نام ہے میمونہ بنت حارث.....جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں.....
- اور ایک اور بہن بتاؤں یہ پانچ بہنیں تو مسلمان تھیں.....ایک اور عورت ہے جو بعد میں مسلمان ہوئی تھی.....اس عورت کا نام ہے لباتہ الصغریٰ.....اس لباتہ الصغریٰ کا نکاح ہوا ولید کے ساتھ.....

اور اسی لباتہ الصغریٰ کے بطن سے جرنیل اسلام حضرت خالدؓ پیدا ہوئے .....یہ سیدنا خالد بن ولید جو ہیں اس اسماءؓ کے بھانجے ہیں.....اور اسی اسماء کی بنیاد پر سیدنا خالدؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سگے خالو ہوئے.....اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بتاؤ کہ ایک ہیں ابو بکرؓ اور ایک ہے اسماءؓ .....تو اس اسماءؓ کی وجہ سے حضرت ابو بکرؓ.....

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی ہم زلف ہوئے
حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بھی ہم زلف ہوئے
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھی ہم زلف ہوئے
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بھی ہم زلف ہوئے
اور پیغمبر علیہ السلام کے بھی ہم زلف ہوئے

Scanned with CamScanner

چنانچہ ابوبکرؓ تو سارے خاندان نبوت میں شامل ہوگیا..... تم دشمنی کی بات کرتے ہو میں نسبت کی بات کرتا ہوں..... ایسی محبت تو لاؤ..... کہاں گئی دشمنی..... کس دلیل سے دشمنی کی بات کرتے ہو..... میں محبت کی بات کرتا ہوں..... کیونکہ ہم زلف ہونا محبت ہے نہ کہ دشمنی.....

پہلا کلمہ گو کون؟:۔

یہاں ایک ضروری بات رہ گئی ہے..... آپ نے یہ سنا ہے کہ ابوبکرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ سب سے پہلے پڑھا..... لیکن آپ میں سے کوئی آدمی بتا سکتا ہے کیسے پڑھا..... کیا کیفیت تھی..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کس جگہ پر تھے جس وقت ابوبکرؓ نے کلمہ پڑھا..... آپ نے یہ تو سنا ہے کہ سب سے پہلے کلمہ پڑھا ہے..... اور میں بتانا چاہتا ہوں کہ کس کے کہنے پر پڑھا اور کس جگہ پڑھا..... شاید آپ یہ بات پہلی مرتبہ سن رہے ہیں.....

میرے بھائیو..... ابوبکرؓ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ سب سے پہلے پڑھا..... اس میں کوئی شک نہیں..... لیکن پڑھا کیسے..... کس کے کہنے پر پڑھا..... یہ بات قابل غور ہے.....

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاران کی چوٹی پر اعلان توحید کیا..... تو اس جگہ پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پتھر مارے..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پریشان ہو گئے..... چہرے پر پتھر ..... جسم پر پتھر..... نبی کا جوتا خون سے بھر گیا..... کپڑے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے چمٹ گئے..... ایک آدمی نے بھی کلمہ نہیں پڑھا..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سارا چہرہ زخمی ہوا..... جسم زخمی ہوا..... نبی پریشان ہو کر گھر آ گئے..... رات کا وقت ہے نماز فرض نہیں ہوئی..... پیغمبر صلی اللہ

Scanned with CamScanner

علیہ وسلم نے توحید کی دعوت پیش کی ہے.....کوئی مسلمان نہیں ہوا.....
ابوجہل نے کہہ دیا.....یَا مُحَمَّدُ اَلِھٰذَا جَمَعْتَنَا .....کیا اس
پہاڑ پر تو نے ہمیں اسی لئے بلایا تھا.....جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
.....ھَلْ وَجَدْتُمُوْنِیْ صَادِقًا اَوْ کَاذِبًا.....لوگو میں سچا ہوں یا جھوٹا
.....تو انہوں نے کہا تھا.....مَا وَجَدْنَاکَ اِلَّا صِدْقًا مِرَارًا .....
یہ بڑی لمبی بات ہے.....لیکن جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان توحید کیا
.....تو کوئی آدمی کلمہ پڑھنے والا نہیں تھا.....کیا کیفیت ہوگی.....
میرے بھائیو.....ذرا مجھے بتاؤ کہ دنیا کے سب سے بڑے سردار
.....جس کے چہرے کی قسمیں قرآن کھاتا ہے.....جب اس عظیم پیغمبر کا
چہرہ زخمی ہوا تھا.....تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی.....

کیا کیفیت ہوگی
کتنی مایوسی ہوگی
کتنی پریشانی ہوگی

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی مشکل میں ہوں گے.....
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اسی پریشانی میں گھر آئے.....رات گزر گئی.....
اس پہاڑ پر ابوبکر صدیقؓ نہیں تھے.....ابوبکرؓ کپڑے کی تجارت کیلئے ملک شام
گئے ہوئے تھے.....جس دن پہاڑ کا یہ واقعہ پیش آیا.....اسی دن کی رات کو
ابوبکرؓ گھر تشریف لائے.....اگلے دن چونکہ ابوبکرؓ ملک شام سے کپڑے کی
تجارت کا مال لے کر آئے تھے.....اس کپڑے کو لیکر اس منڈی میں جہاں
اس کپڑے کو فروخت کرنا تھا گئے.....وہاں کپڑے کے کافی بیوپاری اور تاجر
بیٹھے ہوئے تھے.....جو کپڑا خریدنے آئے ہوئے تھے.....

Scanned with CamScanner

چنانچہ ابوبکرؓ ایک رات پہلے کپڑا سواریوں پر لاد کر لائے تھے.....اور بڑے بڑے بیوپاری دور دور سے کپڑا لینے آئے ہوئے تھے.....ابوبکرؓ کپڑا فروخت کرنے لگے.....تو انکے پاس حکیم بن حزام ہیں جو سیدہ خدیجہؓ کے بھانجے ہیں وہ بھی بیٹھے ہوئے تھے.....اور دوسرے تاجر لوگ بھی تھے..... ابوجہل بھی تھا اور عتبہ، شیبہ بھی تھے.....اس دوران کپڑا بیچا جا رہا تھا.....خرید وفروخت کی باتیں ہو رہی تھیں کہ اس کپڑے کی کیا قیمت ہے.....شام سے کتنے کا کپڑا آیا یہاں کتنے کا بیچنا ہے.....یہ باتیں ہو رہی تھیں.....

اس میٹنگ میں ان تمام باتوں کے اندر.....حکیم بن حزام نے روک کر ابوبکر کو کہا.....کہ اے ابوبکر یہاں تو ایک بات ہو گئی ہے.....کل یہاں قلعے میں ایک عجیب واقعہ ہوا.....حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پوچھا کیا واقعہ ہوا.....اس نے کہا میری پھوپھی ہیں نا خدیجہؓ.....ابوبکرؓ نے فرمایا ہاں.....وہ خدیجہؓ کیا کہتی ہے.....تو حکیم بن حزام نے کہا کہ میری پھوپھی جو خدیجہؓ ہے اس کے جو شوہر ہیں.....محمد جن کا نام ہے.....میں نے سنا کہ وہ محمد نبی بن گئے ہیں.....ابوبکر کیا تمہیں پتہ چلا کہ وہ جو محمد ہیں .....یعنی میرے پھوپھا وہ نبی بن گئے ہیں.....

ابوبکرؓ کے ہاتھوں میں کپڑا پڑا ہوا ہے.....کپڑا کاٹ رہے ہیں .....جب کہا کہ محمدؐ نبی بن گئے ہیں.....اسی جگہ پر کپڑا چھوڑا اور کھڑے ہو گئے.....کپڑے کے بیوپاری بیٹھے ہیں.....کسی سے کچھ نہ کہا..... ابوبکرؓ نے کپڑا وہاں چھوڑا اور سیدھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آ گئے..... جس گلی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر تھا.....اس گلی میں آ گئے.....اور آ کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ کھٹکھٹایا.....جبکہ کپڑا گود میں پڑا ہوا تھا اور تجارت

Scanned with CamScanner

ہورہی تھی..... بیوپاری بیٹھے ہوئے تھے..... سودا ہورہا تھا.....
لیکن ابوبکرؓ نے کپڑے کا کیا سودا کرنا تھا..... ابوبکرؓ نے تو خود اپنے آپ کا سودا کرنا تھا..... ابوبکرؓ کپڑے کا سودا چھوڑ کر وہاں سے اٹھے.....
.....اور جا کر دروازہ کھٹکھٹایا..... یہ جو دروازہ نبیؐ نے کھٹکھٹایا تھا ہجرت کی رات..... یہ تو بدلہ تھا..... اسی طرح دروازہ کھٹکھٹایا جارہا ہے
..... جب دروازہ ابوبکرؓ نے کھٹکھٹایا..... تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر سے باہر تشریف لائے..... تو ابوبکرؓ نے نکلتے ہی فرمایا کہ اے محمد ﷺ
..... میں نے حکیم بن حزام کی زبان سے سنا ہے کہ آپ نبی ہو گئے ہیں
..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں نبی بن گیا ہوں..... تو صدیقؓ نے فرمایا کہ پھر ہاتھ بڑھا دیجئے میں کلمہ پڑھتا ہوں.....

پہلا کلمہ گو بچہ:۔

ساری کتابوں میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علیؓ کو اسلام پیش کیا..... تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں اپنے والد ابوطالب سے پوچھتا ہوں..... رافضیت کی کتب میں لکھا ہوا ہے کہ ابوطالب سے حضرت علیؓ نے پوچھا کہ میں مصطفیٰؐ کا کلمہ پڑھوں..... تو والد نے کہا کہ میں کچھ نہیں کہتا..... تیری مرضی ہے پڑھ یا نہ پڑھ..... حضرت علیؓ نے اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ لیا.....

میرے دوستو..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کلمہ پڑھ..... تو علیؓ نے تب کلمہ پڑھا..... اور ادھر صدیقؓ کو کافر نے کہا کہ محمدؐ نبی ہو گئے..... تو ابوبکرؓ نے کپڑا چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ کھٹکھٹایا..... اور اسلام قبول کر لیا.....

Scanned with CamScanner

انسان کیلئے تین قیمتی چیزیں:۔

میرے بھائیو.....انسان کیلئے دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی تین چیزیں ہیں.....کتنی چیزیں ہیں.....تین.....

سب سے پہلی جان

دوسرے نمبر پر اولاد

تیسرے نمبر پر مال

میں چیلنج کرتا ہوں کہ جب سے یہ دنیا بنی ہے.....ان چیزوں کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ابوبکرؓ سے زیادہ کسی نے فدا کیا ہو.....تو کوئی مثال لاؤ.....اور میں صرف دعویٰ ہی نہیں کرتا.....بلکہ دلیل بھی دیتا ہوں کہ انسان کیلئے قیمتی چیزیں صرف تین ہیں.....

میرے بھائیو.....آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے اپنے نبیؐ پر اپنی قیمتی چیزیں کیسے نچھاور کیں ہیں.....جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کعبے میں کھڑے ہوکر توحید کا اعلان کیا.....تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کافروں نے حملہ کردیا.....نیزے مارے.....سلاخیں ماریں .....سلاخ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر چلائی تو پیغمبر کے اوپر ابوبکرؓ آگئے .....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر گرے تو ابوبکر بھی اوپر گرے.....دشمن مار رہے ہیں.....ابوبکرؓ نے جسم آگے کردیا.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ہیں اور ابوبکرؓ اوپر ہے.....سلاخیں ماری گئیں.....لاٹھیاں ماری گئیں .....جوتے مارے گئے.....اور دارارقم کے آدمیوں نے رسول اللہ کو نیچے سے نکالا.....اور اپنے ساتھ لے گئے.....اور ابوبکرؓ اوپر تھے.....ابو بکر کو مارنا شروع کردیا.....میں نے طبری میں پڑھا ہے کہ ابوبکر کو سیدھا لٹا

Scanned with CamScanner

دیا.....اور ابوبکرؓ کے منہ پر جوتے مارے.....تو پھر.....

ناک سے لہو ..... نکلنے لگ گیا

منہ سے لہو ..... نکلنے لگ گیا

آنکھوں سے لہو ..... نکلنے لگ گیا

جسم سے لہو ..... نکلنے لگ گیا

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم نیچے تھا.....ابوبکرؓ کا جسم اوپر تھا.....

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا گیا.....ابوبکر کو لٹایا گیا.....اور لٹا کر مارا گیا

.....ایک آدمی نے نہیں مارا.....بلکہ.....

بچوں نے مارا

بوڑھوں نے مارا

جوانوں نے مارا

پورے شہر نے مارا

پورے علاقے نے مارا

اور جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے.....تو انہوں نے سمجھا کہ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں.....ابوبکر کا جو قبیلہ ہے بنو تیم.....یہ قریشیوں کا قبیلہ ہے.....یہ لوگ آ کر کہیں بدلہ نہ لے لیں.....چلو بھاگو یہ تو مر گیا ہے.....اب کہیں بدلہ لینے والے ہی نہ آ جائیں.....ابوبکر کو مار پیٹ کر پھینک کر چلے گئے.....

استقامتِ صدیق رضی اللہ عنہ :۔

ابوبکرؓ اکیلے کعبہ کے صحن میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں.....اور منہ اور آنکھوں سے لہو ہے.....کپڑے خون سے آلودہ ہیں.....

Scanned with CamScanner

کسی نے دھکا دیا

کسی نے جوتا مارا

کسی نے خنجر مارا

کسی نے لاٹھی ماری

کسی نے سلاخیں ماریں

کسی نے کپڑے پھاڑے

کیوں پھاڑے..... اسلئے پھاڑے کہ محمد مصطفیٰ سے محبت کیوں کرتا ہے..... جان تھی قربان کردی..... جسم تھا آگے کردیا..... کپڑے تھے پھٹ گئے..... اور اپنا سب کچھ لٹا دیا..... لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ تک نہ آنے دی..... چند لمحوں کے بعد ابو بکرؓ کے رشتہ دار آگئے۔.....

چچا آگیا

باپ آگیا

والدہ آگئی

بیوی آگئی

رشتہ دار آگئے

میرے بھائیو..... جب سب لوگوں نے آکر سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو دیکھا تو مختلف باتیں کرنے لگے.....

کسی نے کہا مر گیا ہوگا

کسی نے کہا سانس آرہا ہے

کسی نے کہا لہو بہہ رہا ہے

کسی نے کہا دفن کا انتظام کرو

Scanned with CamScanner

ابوبکرؓ کے مارنے والوں کو پکڑو..... جاؤ اپنے قبیلہ بنو تیم کے لوگوں کو بلا کر لاؤ..... ہم اپنے بچے کا بدلہ لیں گے..... ابوبکر کو مارا گیا..... ہم اپنا بدلہ لیں گے..... ہمارا لڑکا ہے..... یہ بات ہوگئی کہ ابوبکرؓ تو مر گئے ..... چند لمحے گزرے ابوبکرؓ کے جسم میں حرکت آئی..... انہوں نے کہا زندہ ہے ابوبکرؓ کو چارپائی پر ڈالا گھر لے گئے..... ابوبکرؓ بے ہوش ہیں ..... گھر لے جا کر چٹائی پر لٹا دیا..... ابوبکر کی اماں پریشان ہوگئی.....

ابوبکرؓ کی والدہ یعنی سلمیٰ بنت صخر جن کی کنیت ام الخیر..... اپنے بیٹے کے سرہانے کھڑی ہے..... اور دودھ کا پیالہ ان کے ہاتھ میں ہے ..... اور اس دودھ کے پیالے میں شہد ڈالا ہوا ہے..... اور ایک چمچ شہد کا اور ایک چمچ دودھ کا لے کر کھڑی ہے کہ اس کو ہوش آئے تو پلاؤں..... تھوڑی دیر کے بعد جب ابوبکرؓ کی آنکھ کھل گئی..... تو اماں کو خوشی ہوئی..... ماں نے کہا بیٹا ابوبکرؓ تو تو پریشان ہے..... تو زندہ ہے.....

ماں رو رہی ہے

چچا پریشان ہے

باپ پریشان ہے

بھائی پریشان ہے

رشتہ دار پریشان ہیں

ہم بڑے پریشان ہیں

سارا قبیلہ سرہانے کھڑا ہے ابوبکرؓ کیلئے کہ اس کا سانس آئے..... ہمیں پتہ چلے کہ یہ زندہ ہے..... بس یہ بات کہنے کی دیر تھی..... ابوبکر کی آنکھیں کھلیں..... ابوبکرؓ نے ہاتھ سے روک دیا..... کیوں روکا ہے..... ابوبکرؓ

Scanned with CamScanner

نے فرمایا مجھے پیدا کرنے والے رب کی قسم ہے..... میں دودھ نہیں پیوں گا جب تک یہ پتہ نہ چلے..... کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے.....

بس یہ بات کہنے کی دیر تھی کہ باپ برس پڑا..... ماں برس پڑی کہ جس محمدؐ کے پیچھے لگ کر تو جان کٹوانا چاہتا ہے..... جب ہوش آیا تو اسی کا پوچھتا ہے..... تو تو اسی کیلئے مر گیا تھا..... اسی کیلئے دنیا سے چلا گیا تھا..... اب بھی اسی محمدؐ کے پیچھے لگا ہوا ہے..... تجھے ہوا کیا ہے..... تو دودھ پئے گا تجھے پینا پڑے گا..... اس نے کہا میں نہیں پیتا..... جب تک مجھے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ نہیں چلے گا..... میں دودھ کا ایک قطرہ بھی منہ میں نہیں ڈالوں گا.....

صدیق رضی اللہ عنہ بازی لے گئے:۔

چچا پریشان ہے..... رشتہ دار پریشان ہیں..... سب لوگ پریشان ہیں..... ابوبکرؓ کی اماں نے کان میں پوچھا محمدؐ کا ہمیں کیا پتہ ہم تو اس کو مانتے نہیں..... ہم اس کو جانتے نہیں ہم کو کیا پتہ..... ابوبکرؓ نے فرمایا اماں تو نہیں مانتی میرے گھر کی پچھلی طرف دو گلیاں چھوڑ کر ایک گھر ہے.....

جس میں ایک عورت رہتی ہے جس کا نام اُم جمیل ہے..... اس اُم جمیل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ ہوگا کہ کہاں ہیں..... قربان جاؤں اس اُم جمیل کے قدموں کی خاک پر کہ رات کا وقت ہے..... نماز عشاء کا وقت ہے..... اب بوڑھی اماں ابوبکرؓ کی والدہ پتھروں پر چل کر اس اُم جمیل کے گھر گئی..... اور جا کر اُم جمیل سے کہا کہ اُم جمیل میرا بیٹا ابوبکرؓ بڑا بیمار ہے..... بڑا زخمی ہے اور بڑا پریشان ہے وہ پوچھتا ہے رسول اللہ کہاں ہیں..... رسول اللہ کا کیا حال ہے..... تو اُم جمیل نے کہا کہ مجھے تو رسول اللہ

Scanned with CamScanner

کا کچھ پتہ نہیں..... واپس آ کر بتایا بیٹا اُم جمیل کہتی ہے کہ مجھے تو پتہ نہیں۔

سیدنا ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اماں اُم جمیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز رکھ لیا ہے اسے پتہ ہے..... تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ جاؤ جا کر اس اُم جمیل کو میرے پاس لاؤ..... چنانچہ اُم جمیل آتی ہے..... اور آ کر ابوبکرؓ کے کان میں کہتی ہے کہ ابوبکر..... تیری ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ پوچھتی ہے تیری اجازت ہو تو بتا دوں..... ابوبکرؓ نے کہا کہ میری اماں کو بتا دے تو بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں ہیں.....

میرے بھائیو..... اب دیکھو..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم میں موجود ہیں.....

دودھ وہیں پڑا رہا
شہد وہیں پڑا رہا
چمچ وہیں پڑا رہا
پیالہ وہیں پڑا رہا

ابوبکرؓ نے کہا مجھے اُٹھاؤ.....

چہرہ خون آلود ہے ..... کسی نے دھویا نہیں
منہ سے لہو بہتا ہے ..... کسی نے دھویا نہیں
گرد و غبار پڑی ہوئی ہے ..... کسی نے دھویا نہیں

ابوبکرؓ نے ایک ہاتھ اپنی اماں کے کندھے پر رکھا..... اور ایک ہاتھ اُم جمیل کے کندھے پر رکھا..... اور اسی طرح گھسٹتے ہوئے اور تڑپتے ہوئے ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل پڑے..... رات کی تاریکی ہے..... میں ان گلیوں کے پتھروں پر قربان جاؤں کہ جس کے اوپر ابوبکرؓ کے

Scanned with CamScanner

پاؤں کے تلوے آئے ..... میں اس رات کے سناٹوں پر قربان جاؤں کہ مکہ کی گلیوں کا وہ سناٹا ..... جو ابو بکرؓ کے سانسوں کو سمیٹ رہا تھا ..... میں اس دھرتی کی عظمت پر قربان جاؤں ..... جس پر ابو بکرؓ جا رہے ہیں ..... ایک ہاتھ اُم جمیل کے کندھے پر ہے ..... اور ایک ہاتھ اپنی اماں کے کندھے پر ہے ..... آدھی رات کا وقت ہے .....

ابو بکرؓ نے دروازہ کھٹکھٹایا ..... دار ارقم زید ابن ارقم کی حویلی ہے ..... دروازہ کھول دیا گیا ..... پوچھا کون ہے ..... فرمایا ابو بکرؓ ہوں ..... ابو بکرؓ اندر آ گئے ..... اور اندر جا کر جس وقت ابو بکرؓ بیٹھے ہیں ..... تو کیا بیٹھنا تھا زخمی تھے گر گئے ..... ہوش نہیں رہا گرے ہی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر آ گئے .....

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر آ کر دیکھا تو چہرہ زخمی ہے ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو آ گئے ..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے رو کر کہا ابو بکرؓ تجھے کیا ہوا ..... ابو بکرؓ کے ماتھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا ..... جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا ..... تو نبوت کا چہرہ دیکھ کر کہا ..... کل مصیبة بعد محمد جللو ..... تیرا چہرہ دیکھا مصیبتیں ختم ہو گئیں .....

میرے بھائیو ..... سب سے قیمتی چیز کیا ہے جان ..... ابو بکرؓ نے وہ بھی دے دی ..... کوئی فرق نہیں چھوڑا ..... کوئی کسر باقی نہ چھوڑی ..... اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آں جناب کا چہرہ دیکھا تو کوئی پریشانی نہ رہی ..... کچھ بھی نہ رہا ..... یہ اس طرح ہوا تھا ..... جس طرح اُحد کے میدان میں ہوا تھا .....

Scanned with CamScanner

محبتِ رسول ﷺ کا انوکھا انداز:۔

اُحد کے اندر ایک بوڑھی عورت ..... رسول اللہ کی شہادت کی خبر پا کر چلی تھی ..... منظر تو وہی آیا تھا ..... جس کی ایک شاعر نے اپنے انداز میں منظر کشی کی ہے ..... وہ شاعر لکھتا ہے کہ .....

چلی تھی اک ضعیفہ جستجو حال کرنے کو
کسی اچھی خبر کا بڑھ کر استقبال کرنے کو
گئے تھے جنگ میں اس کا برادر اور شوہر بھی
نچھاور کردیئے تھے اس نے فرزندوں کے گوہر بھی
ملے رستے میں ان سب کے شہادت کے پیغام اس کو
سنانی ہی سناتے جارہے تھے خاص و عام اس کو
مگر اس کی زبان پر ایک ہی اسم گرامی تھا
اسی کا، نام نامی تھا جو مظلوموں کا حامی تھا
بھائی کا نہ بیٹوں کا نہ شوہر کا خیال آیا
رسول اللہ کیسے ہیں یہی لب پر سوال آیا
نظر آیا کہ ہاں جلوہ فگن نور تجلی ہے
پکار اٹھی کہ اب میری تسلی ہی تسلی ہے

میزبانِ رسول ﷺ کون؟:۔

آج ابوبکرؓ نے یہی کہا تھا ..... اسی طرح ہوا یا نہیں ہوا ..... (ہوا) ..... جان تھی وہ بھی دے دی ..... اولاد تھی تو اولاد بھی دے دی ..... صدیق اکبرؓ کی اولاد میں بڑے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن ہے .....

Scanned with CamScanner

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تھے..... ہجرت رسول کا واقعہ علیحدہ ہے ..... میں ہجرت کا واقعہ شروع نہیں کرنا چاہتا..... میں تو صرف یہ بات کہتا ہوں کہ..... میرے پیغمبرؐ تو غار میں تھے..... میرے نبیؐ تو غار میں تھے..... لیکن.....

نبیؐ کو کھانا غار میں ..... کس نے دیا
نبیؐ کو کھانا پکا کر ..... کس نے دیا
نبیؐ کو کھانا جا کر ..... کس نے دیا
نبیؐ کو کھانا غار میں ..... کس نے پہنچایا
نبیؐ کو غار میں دودھ ..... کس نے پہنچایا

اسی پر غور کر لو..... سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی سیدہ اسماء کھانا پکا رہی ہے..... اور ابو بکرؓ کے بیٹے عبدالرحمٰن کھانا دینے جا رہے ہیں..... اور ابو بکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہؓ بکریاں لے کر جا رہا ہے.....

بیٹی کھانا پکائے
بیٹا لے کر جائے
غلام دودھ پلائے

اور خود غار میں بیٹھ کر ہاتھوں پر اٹھائے..... اولاد بھی دے دی ..... حتیٰ کہ سارا خاندان نبی کی خدمت کیلئے وقف کر دیا..... کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی..... اپنی قیمتی چیزیں نچھاور کر دیں.....

بنتؓ صدیقؓ نکاحِ نبوتؐ میں:۔

دوسری قیمتی چیز یہ ہے کہ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں..... تو پھر کیا ہوا..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پریشان ہیں

Scanned with CamScanner

.....جب پریشان دیکھا تو پوچھا کہ کیوں پریشان ہیں.....فرمایا خدیجہ سے مجھے بڑی محبت تھی .....ساری دنیا نے مجھے ٹھکرایا مگر خدیجہ نے میرا ساتھ نہ چھوڑا.....نبی صلی اللہ علیہ کے گھر میں کچھ نہیں ہے.....ابوبکرؓ نے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی دیکھی تو رہا نہ گیا.....جب اپنے گھر دیکھا تو اسماء کا نکاح حضرت زبیر سے ہو چکا ہے.....گھر میں اور بچی کوئی نہ تھی.....ایک چھ سال کی بچی تھی جس کا نام عائشہ تھا.....چھ سال کی بچی ہو اور دوست کی عمر اکاون سال ہو.....اکاون سال کے دوست کو چھ سال کی بچی کوئی نہیں دیتا.....سینے پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ.....اور غور کرو حوصلہ دیکھو.....اس پورے مجمع میں مجھے کوئی بتائے .....دوست کی عمر ۵۱ سال ہے.....بچی کی عمر ۶ سال ہے.....

میں کہتا ہوں اور بڑی حکمتیں ہیں .....اللہ کو یہ منظور تھا..... جبرئیل نے یہ کہا تھا.....کپڑے میں یہ آیا تھا.....قرآن نے یہ کہا تھا ..... یہ سب باتیں اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہیں.....لیکن میں یہ بتاؤں کہ واقعہ ہوا کیا تھا.....چھ سال کی عمر ہے.....ابوبکرؓ نے ڈرتے ہوئے کہہ دیا یا رسول اللہ عائشہ حاضر ہے.....اور ابوبکرؓ کے دل پر یہ خیال بھی آیا تھا کہ طبعی عمر تو ساٹھ سال ہے.....عام آدمی کی طبعی عمر ساٹھ سال تھی..... میری بچی کی عمر چھ سال ہے.....چلو نو سال یا دس سال کی عمر میں بالغ ہوئی .....تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھیج دوں گا.....

لیکن دس سال یا نو سال کی بیٹی ہو.....اور رسول اللہ کی عمر اس وقت ترپن سال ہوگی.....ساٹھ سال کی عمر طبعی ہے.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دس سال کے بعد دنیا سے رخصت ہو جائیں گے.....میری بیٹی

Scanned with CamScanner

جوانی میں بیوہ ہو جائے گی.....

میرے بھائیو.....ذرا ان سے پوچھو جن کی بیٹیاں جوانی میں بیوہ ہو جاتی ہیں.....ان سے دکھوں کا تو پوچھو کہ دکھ ہوتے کیا ہیں.....ابوبکرؓ کے دل میں خیال آیا کہ میری بیٹی جوانی میں بیوہ ہو سکتی ہے.....اور ہوا بھی ایسے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے .....عائشہ صدیقہ کی عمر انیس (۱۹) سال تھی.....اور حضرت عائشہؓ (۱۹) اُنیس سال کی عمر میں بیوہ ہوئیں .....اور اُنیس (۱۹) سال کی عمر میں عائشہؓ بیوہ ہوئی.....اور عائشہؓ کی بیوگی کا دکھ صدیق اکبرؓ نے اٹھایا.....

فائدہ از مرتب:۔

اُم المؤمنین صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر کے بارے میں مختلف روایات ہیں لیکن تحقیق عمر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیلئے مندرجہ ذیل تصنیفات یعنی حکیم فیض عالم صدیقی شہید رحمہ اللہ، حکیم نیاز احمد صاحب، علامہ حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی رحمہ اللہ وغیرہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ عائشہؓ کی عمر بوقت نکاح انیس سال کی تھی کاتب سے عشرۃ کا لفظ رہ گیا ہے جو سبب بنا اُنیس سال سے نو سال کی عمر کے مغالطے کا۔ واللہ اعلم

(از ابو اسامہ مرتب خطبات فاروقی شہیدؒ)

اور جب صدیق اکبرؓ نے بیٹی کو نبوت کے سامنے پیش کیا ہوگا.....تو دل میں تو یہ خیال آیا ہوگا کہ جوانی میں بیوہ ہو جائے گی.....لیکن صدیق نے سوچا ہوگا کہ میں اپنی بیٹی کی جوانی کی بیوگی کا دکھ اٹھا سکتا ہوں.....لیکن آج میں اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان نہیں دیکھ سکتا.....

مسلمانو ایک بیٹی ہے.....جو گھر میں کھانا پکائے.....ایک بیٹا

Scanned with CamScanner

ہے جو دودھ دوہنے کیلئے جائے.....اور ایک چھوٹی سی بچی رہ گئی تھی.....
وہ بھی اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھیج دی.....تو پھر ماننا چاہئے کہ
ابو بکرؓ نے جان بھی دی.....اولاد بھی پیش کر دی.....یعنی دو چیزیں
دے دیں.....اگر یہ دو چیزیں ہی دے دیں تو پھر رہ کیا گیا.....

تیسری قیمتی چیز:۔

دیکھئے ایک آدمی خیرات کرتا ہے.....آپ بھی کرتے ہیں.....
میں بھی کرتا ہوں.....صحابہؓ بھی کرتے تھے.....لیکن ایک ہے خیرات کرنا
.....اور ایک ہے خیرات کی انتہا کرنا.....خیرات سارے صحابہؓ نے کی
.....لیکن ابو بکرؓ نے خیرات کی انتہا کی.....اس لئے خواجہ دل محمد مجذوب کو کہنا
پڑا.....خواجہ دل محمد مجذوب کہتا ہے.....کہ.....

اصحابؓ پاک مصطفیٰؐ کو حق نے کیا جگر دیا
باہر قوم بے دھڑک سب نے مال و زر دیا
کسی نے سل سلا دیا کسی نے نصف گھر دیا
مگر عائشہؓ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لاکے دھر دیا

صدیقؓ کیلئے خدا کا رسولؐ بس:۔

میرے بھائیو.....جب میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے چندہ
مانگا.....تو سیدنا عمر فاروقؓ نے گھر کا آدھا سامان دے دیا.....سیدنا عثمان
غنیؓ نے (۹۰۰) نو سو اونٹ غلے کے لدے لدائے دے دیئے.....ایک عورت
نے سر کے بال اتار کر دے دیئے.....ایک عورت نے تین ماہ کا بچہ لا کر دے
دیا.....ایک صحابی نے ساری رات مزدوری کی یہودی کی.....اور دو سیر

Scanned with CamScanner

چھوہارے صبح کو لا کر دے دیئے..... سب کچھ عشق اور محبتِ رسولؐ میں ہوا ..... لیکن ابو بکرؓ نے گھر کا سارا سامان دے دیا..... میں کہتا ہوں سارا سامان دے دیا..... یہ عشق تھا..... یہ محبت تھی..... یہ پیار تھا ..... لیکن اس سے بھی آگے اور گھر کے سارے سامان دینے کے بھی آگے ہوا..... اور وہ عجیب بات ہوئی کہ ابو بکرؓ نے گھر کا سارا سامان دے دیا..... جب سارا سامان دے دیا.....

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے اسی کی منظر کشی کی ہے.....

پروانے کو شمع بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

لیکن اس سے بھی آگے بڑھتا ہوں کہ کیا ہوا..... تفسیر جمل تفسیر جلالین شریف کی شرح میں ہے..... یعنی اس کے حاشیے میں ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے جب سارا سامان دے دیا..... تو شام کو اس طرح دیوار پر ہاتھ پھیر رہے تھے ..... حضرت عائشہؓ نے پوچھا ابا جان کیا کرتے ہو..... فرمایا بیٹی ایک کپڑے سینے والی سوئی ملی ہے..... اسے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاعی فنڈ میں بھیج دو..... کسی صحابیؓ کے کپڑا سینے کے کام آجائے گی..... حتیٰ کہ وہ سوئی بھی دے دی.....

تن کے کپڑے بیچ کر:۔

اور اس سے بھی آگے بڑھ کر ہوا..... آدھی رات کا وقت ہے..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اس وقت اپنے باپ کے گھر میں تھی..... تو میں نے دیکھا کہ ساری رات میرے والد کروٹیں بدلتے رہے..... میں نے تہجد کے وقت پوچھ لیا..... کل رات کو آپ سوئے کیوں نہیں تھے..... ابو بکرؓ

Scanned with CamScanner

رو پڑے اور کہنے لگے عائشہ تجھے کیا پتہ ہے..... میں کیوں نہیں سویا.....
صدیقہؓ نے پوچھا کہ ابا جان کیوں نہیں سوئے بتایئے.....

تو اماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے والد نے رو کر تہجد کے وقت کہا .....عائشہ میں رات کو لیٹا ہوا تھا.....تو مجھے خیال آیا کہ رسول اللہ نے ساری زندگی اتنی تکلیف سے چندہ نہیں مانگا.....آج تو پیغمبرؐ نے پانچویں مرتبہ چندہ مانگا.....تو میرے پاس دینے کیلئے کچھ بھی نہ تھا.....گھر میں جو کپڑے سینے والی سوئی تھی.....وہ بھی نبی کو لا کر دے دی تھی.....

پھر میں غور کیا کہ ابو بکرؓ اتنا بڑا عاشق ہے.....تو یہ جو کپڑے تو نے پہنے ہوئے ہیں.....یہ کپڑے تو بڑے مہنگے ہیں.....اور ۳۲ درہم گز کا کپڑا ہے.....ابو بکرؓ تیرا نبی پریشان ہو اور تو اتنے مہنگے کپڑے پہن کر پھرے.....یہ تیرے عشق کے خلاف ہے.....

میں ساری رات یہ سوچتا رہا.....اور کروٹیں بدلتا رہا.....اس لئے میرے دل نے چاہا کہ یہ رات تو عشق و محبت کے خلاف ہے.....اماں عائشہ فرماتی ہیں صبح اٹھے.....صبح کو بازار گئے اور وہاں جا کر اپنے کپڑوں کو اتار دیا.....اور وہاں اپنے کپڑوں کو فروخت کیا.....اور فروخت کرنے کے بعد وہاں سے ٹاٹ کا لباس خریدا.....ٹاٹ کی ٹاکیوں والے کپڑے پہنے.....ٹاٹ کا لباس پہن کر ابو بکرؓ رسول اللہ کے پاس آئے.....

عشق کی بازی وہ کرے جو سر کی بازی کر سکے
تن کے کپڑے بیچ کر محبوب کو راضی کر سکے

جبرئیلؑ امین ٹاٹ میں ملبوس:۔

اس میں دو روایتیں ہیں.....ایک روایت یہ ہے کہ جب ابو بکرؓ نے

Scanned with CamScanner

ٹاٹ کا لباس پہنا.....اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں آئے.....تو رسول اللہ نے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ جبرئیلؑ امین مسجد نبویؐ کے دروازے پر کھڑے ہیں.....اوران کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت ہے.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غور سے دیکھا.....کہ یہ تو جبرئیلؑ بھی ٹاٹ کا لباس پہن کر کھڑا ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جبرئیلؑ تجھے کیا ہوا.....فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ ابوبکرؓ نے آپؐ کے عشق میں ٹاکیوں والا لباس پہنا ہے.....تو اللہ کی رحمت کو جوش آیا.....

صدیقؓ کو سلام ہو:۔

یہ بات تو مشکوۃ شریف میں بھی ہے کہ ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے.....اتنے میں جبرئیلؑ آئے.....اور جبرئیلؑ نے آکر کہا یارسول اللہ.....اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں جا کر آپؐ کے ذریعے.....ابوبکرؓ کو سلام دوں.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ.....یہ جبرئیلؑ آیا ہے.....اور جبرئیلؑ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو سلام بھیجا ہے.....

اور اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ ابوبکرؓ یہ بات تو بتاؤ.....کہ کل جب تو نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا تھا.....تو اس وقت ستر ہزار درہم کا مالک تھا.....اور تیرے پاس اتنا پیسہ تھا کہ تو بہت بڑا تاجر تھا.....اور آج تجھے کیا ہوا کہ تو ٹاٹ کا لباس پہن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں آیا ہے.....

تیرے پاس تو کھانے کو بھی کچھ نہ رہا.....بدن پر کپڑے پہننے کو کچھ نہ رہا اور اللہ نے سلام بھیجا ہے.....اور اللہ نے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ سے پوچھو.....ٹاکیوں کے اس لباس میں بھی ابوبکرؓ خدا سے راضی ہے.....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو..... جب اتنی بات کہی تو ابو بکرؓ کی چیخیں نکل گئیں ..... ابو بکرؓ رونے لگ گئے..... اور رو کر کہا اے اللہ کے رسول..... یہ تو کپڑے کی ٹاکیاں ہیں..... میرے جسم کی چمڑی اتر جائے..... میرے جسم پر ٹاکیاں لگ جائیں..... ابو بکرؓ تب بھی خدا سے راضی ہے..... اور اپنے پیارے پیغمبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی راضی ہے.....

تو میرے بھائیو..... ابو بکرؓ نے تینوں چیزیں قربان کر دیں..... اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکا..... اللہ پاک ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت اور طاقت نصیب فرمائے.....

..... آمین .....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿ فضائل سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْرًا .....وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ..... اُولٰئِکَ کَتَبَ فِی قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ..... (پارہ ۲۸ المجادلہ آیت ۲۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ .....(رواہ الترمذی)

عَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا.....

(ترمذی شریف ص ۲۰۹ ج ۲ سطر ۲۲)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.....

اشعار:۔

تقاضا ہے کہ پھر دنیا میں شان حق ہویدا ہو
عرب کے رہگذاروں سے کوئی فاروق پیدا ہو
نہ استحصال قیصر ہو نہ استبداد کسریٰ ہو

Scanned with CamScanner

مساوات و عدالت کا زمانے بھر میں چرچا ہو
وہی برق تجلی پھر افق پر آشکارا ہو
اندھیرے دور ہوجائیں اُجالا ہی اُجالا ہو
بڑا غوغا ہے پھر قصر جہاں میں اہل باطل کا
کوئی فاروق پھر اٹھے تو حق کا بول بالا ہو

تمہید:۔

واجب الاحترام
معزز علمائے کرام
بزرگ دوستو اور عزیز بھائیو

میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان وشوکت میں ..... کچھ باتیں آپکے سامنے عرض کروں گا..... اور میں یہ کوشش کروں گا کہ آپ حضرات کے سامنے..... اہل بیت کی تفصیل بھی آج بیان ہوجائے.....

کون عمر رضی اللہ عنہ :۔

میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو احادیث مبارکہ ..... اس جرنیل اسلام امیر عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پڑھی ہیں.....

جو عمر رضی اللہ عنہ ..... دو قبیلوں کا فاتح تھا
جو عمر رضی اللہ عنہ ..... داماد حیدر کرار تھا
جو عمر رضی اللہ عنہ ..... غیرت میں مشہور عالم تھا
جو عمر رضی اللہ عنہ ..... بیت المقدس کو فتح کرنے والا تھا
جو عمر رضی اللہ عنہ ..... کعبہ میں اللہ کا نام بلند کرنے والا تھا
جو عمر رضی اللہ عنہ ..... لقب فاروق دربار رسالت سے حاصل کرنیوالا تھا

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....دنیا کی تاریخ میں یہ کارنامے کسی اور کے نہیں ہیں.....کوئی ایسا شخص جو دو قبیلوں کا فاتح ہو.....

مجھے بتاؤ.....کہ.....

کلمہ تو نبیؐ کا ..... علیؓ نے بھی پڑھا تھا

کلمہ تو نبیؐ کا ..... حمزہؓ نے بھی پڑھا تھا

کلمہ تو نبیؐ کا ..... عثمانؓ نے بھی پڑھا تھا

کلمہ تو نبیؐ کا ..... صدیقؓ نے بھی پڑھا تھا

لیکن کعبے میں خدا کا نام بلند علیؓ کی موجودگی میں بھی نہیں ہوا تھا.....

کعبہ میں خدا کا نام بلند اس وقت ہوا.....جب وہی عمرؓ میرے نبیؐ کے دروازے پر آیا.....اور کملی والے نے پوچھا عمر کیسے آیا ہے.....تو عمرؓ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.....اور رو کر عرض کیا کملی والے آیا تو سر لینے کیلئے تھا.....لیکن آج عمرؓ سر دینے کیلئے آیا ہے.....

اس عمرؓ نے پیغمبرؐ کا جب کلمہ پڑھ لیا تو کہا کملی والے اب میں نے کلمہ پڑھ لیا ہے تو پھر عرض کیا آقا کیا ہم حق پر ہیں یا نہیں.....پیغمبرؐ نے فرمایا حق پر ہیں.....تو عرض کیا کہ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا کہ عمرؓ کلمہ بھی پڑھ لے اور اذان آج بھی دار ارقم میں ہو.....ایسا نہیں ہوگا.....آج کعبے کی چھت ہوگی اور خدا کا نام بلند ہوگا.....یہ عمرؓ کا مقام ہے.....

عمر رضی اللہ عنہ فقیر ہے

عمر رضی اللہ عنہ درویش ہے

عمر رضی اللہ عنہ بادشاہ ہے

ایک آدمی بادشاہ بھی ہو اور فقیر بھی ہو.....یہ حقیقت عمرؓ کے سوا کسی

Scanned with CamScanner

اور میں نہیں پائی جاتی.....اسی لئے تو کسی نے کہا ہے کہ.....

متاع عام نہیں ہے خسرو درویشی
کب ایک شخص میں ہوتے ہیں یہ ہنر پیدا
جلال کا پیکر بنا قبا کا ہر پیوند
عمرؓ کے بعد کب ہوا ہے عمرؓ پیدا

نفاذِ اسلام میں رکاوٹ:۔

میرے بھائیو.....یہ کمال صرف سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ملا ہے .....آپ دیکھئے کتنے برس اس ملک کو بنے ہوئے ہو گئے ہیں.....اس ملک میں اسلام کیوں نہیں آتا.....کیونکہ جو حکمران آتا ہے وہ اس قوم کو اُلو بناتا ہے .....اور کہتا ہے کہ ان موجودہ قوانین کو ہم اسلام کے سانچے میں ڈھالیں گے .....ہم اسلامی قوانین نافذ کریں گے.....

بھائی ہمیں تو وہ سانچہ کہیں نظر نہیں آتا.....اس ملک میں کوئی حکمران اب ایسا نظر نہیں آتا جو واقعی اس ملک میں اسلام لے آئے.....آخر اس کی وجہ کیا ہے کہ ایک آدمی نمازیں بھی پڑھتا ہو اور دعوے بھی کرتا ہو..... لیکن اس کی حکومت نو یا دس سال بھی گزار لے وہ اسلام نہ لا سکے.....تو اسکے ناکام ہونے کا سبب کیا ہے.....جبکہ ان کے پاس.....

مجالس شوریٰ بھی ہوں
نظریاتی کونسلیں بھی ہوں
تحقیقاتی ٹریبونل بھی ہوں
مشاورتی کونسلیں بھی ہوں
اور چند خریدے ہوئے ملاں بھی ہوں

Scanned with CamScanner

اور ان تمام شوراؤں کے باوجود بھی اسلام نہ آئے ..... تو پھر اسکے نہ آنے کی وجہ کیا ہے ..... کوئی کہتا ہے کہ یہ حاکم وقت مخلص نہیں ہے .....

میں کہتا ہوں یہ وجہ نہیں ہے ..... یہ مخلص ہو کر بھی اسلام کا دعویٰ کرے ..... اس وقت تک اسلام نہیں آسکتا ..... اس وقت تک اسلامی نظام نہیں بن سکتا ..... جب تک یہ خلافت راشدہ کے قانون کو نہ اپنائیں ..... جب تک عمرؓ کے دروازے پر نہ آئیں .....

آج عیسائی اور یہودی بلکہ پوری دنیا کا کافر ..... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دروازے سے طرز حکمرانی حاصل کرنے کیلئے جاتا ہے .....

اور تم کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھ کر بھی عمرؓ کے دروازے پر نہیں جاتے .....

تو پھر تم کروڑ مرتبہ اسلام کا دعویٰ کرو ..... تم جھوٹ بکتے ہو ..... اس لئے کہ یہ اسلام تو سیدنا فاروق اعظمؓ کے دروازے سے آئے گا .....

حاکم وقت کی ذمہ داری:۔

سیدنا فاروق اعظمؓ نے ایران اور روس کا سرکاری دورہ کیا ..... تو فاروق اعظمؓ دریائے دجلہ کے کنارے پر ..... ایک بوڑھی عورت کی کٹیا میں چلے گئے ..... اور اس بوڑھی عورت سے کہنے لگے کہ اماں عمرؓ کے بارے میں تیرا کیا حال ہے ..... تو وہ بوڑھی عورت کہنے لگی کہ قیامت کا دن ہوگا عمرؓ کا گریبان ہوگا ..... اور میرا ہاتھ ہوگا ..... حضرت عمرؓ نے فرمایا اماں کیا وجہ ہے ..... کہنے لگی اتنا طویل عرصہ ہو گیا عمر کو خلیفہ بنے ہوئے ..... اس نے ایک مرتبہ بھی میری کٹیا میں آکر مجھ سے نہیں پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے .....

کیونکہ اس بوڑھی عورت کو خبر نہ تھی کہ یہی عمرؓ ہے ..... فاروق اعظمؓ نے فرمایا اے اماں ..... عمر کو کیا پتہ کہ تیری کٹیا یہاں ہے ..... تو تو یہاں

Scanned with CamScanner

دریائے دجلہ کے کنارے پر رہتی ہے.....

تو وہ بوڑھی عورت کہتی ہے اے نوجوان.....اگر عمر کو یہ پتہ نہیں کہ میری ملکیت میں ایک بوڑھی عورت دجلہ کے کنارے پر رہتی ہے.....تو عمرؓ کو حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے.....یہ ہے طرز حکمرانی جس کو اس ملک میں لائے بغیر اسلام پاکستان میں نافذ نہیں ہوسکتا.....

فاروقی عدالت کی کھلی کچہری:۔

یہ امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے.....

چنانچہ سیدنا فاروق اعظمؓ مکہ مکرمہ میں ہر سال کھلی کچہری لگاتے ہیں.....ایسی کھلی کچہری نہیں جیسے آج کل یہاں کھلی کچہریاں لگتی ہیں.....

یعنی جو زمانے کے ٹاؤٹ ہوں ان کو پاس دے دیئے جاتے ہیں.....اور اعلان ہوجاتا ہے کہ جناب یہ کھلی کچہری فلاں گورنر صاحب نے لگائی ہے.....یہ کھلی کچہریاں نہیں ہوتیں.....بلکہ.....

یہ ٹاؤٹوں کی کچہریاں ہوتی ہیں
یہ دلالوں کی کچہریاں ہوتی ہیں
یہ نمائشی لوگوں کی کچہریاں ہوتی ہیں
یہ کاروباری لوگوں کی کچہریاں ہوتی ہیں
یہ بازاری لوگوں کی کچہریاں ہوتی ہیں

میرے بھائیو.....یہ کھلی کچہری اصل میں اس عمرؓ کی تھی کہ جس کے مجمع میں دس لاکھ انسان موجود تھے.....اور پوری دنیا کے لوگ اس کچہری میں موجود تھے.....حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ.....

..... اگر .....

Scanned with CamScanner

کسی کو مجھ سے شکایت ہو
کسی کو گورنر سے شکایت ہو
کسی کو وزیر سے شکایت ہو
کسی کو مشیر سے شکایت ہو
کسی کو افسر سے شکایت ہو

تو وہ آئے اور آکر بیان کرے.....ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہوگیا .....اس نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے کہا ہے کہ کوئی گورنر.....اپنے دروازے پر دربان مقرر نہ کرے.....کوئی گورنر باریک کپڑے نہ پہنے..... لیکن مصر کا جو گورنر ہے عیاض بن غنمؓ.....اسکے دروازے پر چوکیدار بیٹھا ہے .....اور اسکے کپڑے بھی باریک ہیں.....سیدنا فاروق اعظمؓ نے تفتیشی محکمے کے ڈائریکٹر.....سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ جاؤ مصر کے گورنر کو کان سے پکڑ کر میرے پاس لاؤ.....

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عدالت قائم ہے..... محمد بن مسلمہ مصر کے گورنر کے پاس گئے.....انہوں نے دیکھا کہ دربان مقرر ہے.....اور انہوں نے دیکھا کہ باریک کپڑا ابھی پہنا ہوا ہے.....محمد بن مسلمہؓ نے عیاض بن غنم کو گرفتار کیا.....گرفتار کر کے امیر المؤمنین سیدنا عمرؓ کی عدالت میں لا کر پیش کر دیا.....

سیدنا فاروق اعظمؓ موجود ہیں.....اور ہزاروں کا اجتماع ہے .....سیدنا عمرؓ کی عدالت لگی ہوئی ہے.....امیر المؤمنین فاروق اعظمؓ نے فرمایا.....او عیاض بن غنم تجھے شرم نہیں آتی.....تیرا باپ تو بکریاں چرایا کرتا تھا.....اور تو گورنر بن کر اپنی اوقات بھول گیا ہے.....

Scanned with CamScanner

محمد بن مسلمہ اسکے کپڑے اتار دو..... اسکی گورنری ختم کر دو..... اور مکے کی بھیڑیں اور بکریاں اس کو دے دو..... اور مکے کے پہاڑوں پر اس کو بھیج دو..... یہ چھ ماہ بھیڑ بکریاں چرائے..... جب اس کا دماغ ٹھیک ہو جائے گا پھر ہم دیکھیں گے..... چنانچہ محمد بن مسلمہ نے اس گورنر کو مکے کے پہاڑوں پر بکریاں چرانے کیلئے بھیج دیا..... تو عیسائیوں نے کہا کہ اس جیسا عادل حکمران ..... اس روئے زمین پر پیدا ہی نہیں ہوا ہے.....

آج گورنر ظلم کریں
آج گورنر زیادتیاں کریں
آج گورنر بدمعاشیاں کریں
آج گورنر بے ایمانیاں کریں

تو ان بے مہار شتر مرغ صفت حکمرانوں کو..... پوچھنے والا کوئی نہیں ہے..... اور یہ بھونکتا اس عمر فاروق کو ہے جس نے کائنات ہستی میں..... حقیقی نظام حکومت کی بنیاد رکھ کر..... کائنات کے کفار کو ششدر کر دیا تھا ..... یہ اس عمرؓ کی عظمت ہے.....

فاروقی عدالت کا فیصلہ:۔

اس عمرؓ کی عدالت میں ایک آدمی نے شکایت کی کہ اے امیر المؤمنین آپ یہاں بیٹھے ہیں..... اور فلاں شہزادے نے یعنی غسان کے شہزادے نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے..... تو سیدنا عمرؓ نے پولیس کو بھیجا شہزادے کو گرفتار کر کے لے آئے.....

سیدنا عمرؓ نے فرمایا او غسان کے شہزادے..... تجھے شرم نہیں آتی تو نے غریب کو طمانچہ کیوں مارا..... اس نے کہا کہ یہ بدو بڑا بدتمیز ہے.....

Scanned with CamScanner

میں طواف کررہا تھا اس نے میرے جیسے شہزادے کے جبے پر پاؤں رکھ دیا.....

سیدنا فاروق اعظمؓ نے کہا او شہزادے.....آدھی زمین پر تو چلے اور آدھی زمین پر تیرا جبہ چلے.....تو میرے محمد ﷺ کے غریب کہاں جائیں.....

شہزادے نے کہا کہ تو بڑا بدتمیز ہے.....عمرؓ نے کہا کوئی بدتمیزی نہیں ہے.....تیار ہو جا جس طرح اس کو تم نے طمانچہ مارا ہے.....اسی طرح یہ تجھے طمانچہ مارے گا.....اب وہ کانپنے لگا کہ میرا ہاتھ تو نرم تھا .....یعنی اس نے نرم ہاتھ سے طمانچہ مارا تھا.....لیکن جب بدو کا مکھن کا پلا ہوا ہاتھ باہر نکلا.....تو اس شہزدے کا پیشاب نکلنے لگا.....تو اس شہزادے نے کہا معاف کردے.....بدو نے کہا نہیں میں معاف نہیں کرسکتا.....

ہائے یہ عمرؓ کی عدالت ہے.....لیکن جب بدو کے طمانچہ مارنے کا وقت آیا .....جب مقابلے کا وقت آیا.....جب بدلہ لینے کا وقت آیا.....تو اس کا پیشاب نکل گیا.....اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین کانپنے لگی.....

میرے بھائیو.....اس بدو نے کہا کہ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بدلہ لینے سے معاف کردینا بہتر ہے.....وہ بدو بھی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق تھا.....وہ سنت نبویؐ پر عمل کرنے والا تھا.....او صحابہ کو برا کہنے والو.....ڈوب کر مر کیوں نہیں جاتے ہو.....

امریکہ کے یاروں کو ..... کوئی برا نہ کہے
برطانیہ کے چاپلوسوں کو ..... کوئی برا نہ کہے
یورپ کے یاروں کو ..... کوئی برا نہ کہے
تمہارے یاروں کو ..... کوئی برا نہ کہے
میرے یاروں کو ..... کوئی برا نہ کہے

Scanned with CamScanner

اگر کوئی برا کہے.....تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کو ہی برا بھلا کہے.....تمہیں شرم آنی چاہئے.....

آج تو کہتا ہے.....

نبی کا حکم ہے زکوۃ دے ..... تو زکوۃ نہیں دیتا

نبی کا حکم ہے نماز پڑھ ..... تو نماز نہیں پڑھتا

نبی کا حکم ہے روزہ رکھ ..... تو روزہ نہیں رکھتا

نبی کا حکم ہے حج کر ..... تو حج نہیں کرتا

اور بھونکتا صحابہؓ کو ہے.....

اطاعت گزار صحابہؓ:۔

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں صحابہ کو حکم دیا کہ اولوگو بیٹھ جاؤ.....سب لوگ بیک وقت بیٹھ گئے.....ایک ہی لمحے میں بیٹھ گئے .....حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھ کر باہر جانے لگے.....تو آپ نے ایک صحابی کو دیکھا.....اس کا ایک پاؤں دہلیز کے اوپر ہے.....اور ایک دہلیز کے نیچے ہے.....وہ وہیں بیٹھا ہوا ہے.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو سیدھا ہو کر کیوں نہیں بیٹھا.....

اس صحابیؓ نے کہا کہ کملی والے جب آپ کا حکم میرے کانوں میں گونجا.....تو میں نے سوچا کہ اب اگر میں سیدھا ہوتا ہوں.....تو فرمان رسولؐ کی بجا آوری میں دیر ہوتی ہے.....یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق ہے.....

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر بکریوں کے باڑے میں چلے گئے.....بکریوں کے باڑے میں ادھر ادھر بکریاں ہیں.....ان بکریوں کے درمیان میں ایک صحابیؓ بیٹھا ہوا ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Scanned with CamScanner

ابو درداؓ میں نے تجھے تو نہیں کہا تھا کہ بیٹھ جاؤ..... میں نے تو مسجد والوں سے کہا تھا کہ بیٹھ جاؤ..... تو بکریوں کے باڑے میں بیٹھ گیا ہے.....

ابو درداؓ نے عرض کیا اے کملی والے..... جب آپ کا حکم میرے کانوں میں آیا تو میں یہیں بیٹھ گیا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مسجد میں بیٹھ جاتا..... اس ابو درداؓ نے ایک عجیب جملہ کہا..... جس کا ترجمہ کسی شاعر نے کیا ہے کہ ابو درداؓ نے کہا تھا.....

بات تیری محفل کی ہے
بات تیری عظمت کی ہے
بات تیری بلندی کی ہے
بات تیری رفعت کی ہے
بات تیرے مقام کی ہے

شاعر نے عجیب منظر کشی کی ہے..... کہ.....

درد مندوں سے نہ پوچھ کہاں بیٹھ گئے
تیری محفل میں غنیمت ہے جہاں بیٹھ گئے

جنتی کی زیارت کرلو:۔

میرے بھائیو..... زیاد ابن مسکنؓ میرے نبی ﷺ کا صحابی ہے.....

جس کی لاش اُحد کے پہاڑوں کے نیچے تڑپ رہی تھی..... اور ایک آدمی پانی کا مشکیزہ لے کر جا رہا تھا..... اس تڑپنے والے نے اشارہ کر کے اس کو بلایا ..... اس آدمی نے کہا تو کیا کہتا ہے..... اس نے اشارہ کیا کہ میرے جسم سے لہو بہہ رہا ہے..... اس مشکیزے والے نے دیکھا کہ اس صحابیؓ کے جسم سے لہو نکل رہا ہے..... تو اس نے کہا کہ.....

Scanned with CamScanner

تجھے پانی چاہئیے
تجھے روٹی چاہئیے
تجھے مرہم چاہئیے
تجھے پٹی چاہئیے
تجھے دوائی چاہئیے

تو تڑپنے والے صحابیؓ نے کہا تھا..... مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے..... ایک مرتبہ کملی والے کا چہرہ دیکھ لوں..... اس صحابیؓ نے پانی کا مشکیزہ زمین پر رکھا..... اس تڑپنے والے صحابی کو کندھے پر اٹھایا..... اور اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے پہاڑ پر رونق افروز تھے..... آپؐ کے قدم زمین کی طرف لٹک رہے تھے.....

یہ صحابیؓ دور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دور سے دیکھ کر کہنے لگا مجھے چھوڑ دو..... فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَہ ..... کعبے کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھا نیچے بیٹھ گیا..... اب یہ صحابی گھسٹتا ہوا..... تڑپتا ہوا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا..... جس کے جسم سے لہو بہہ رہا تھا ..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم لٹک رہے ہیں..... اس نے اپنے رخساروں کو رسول اللہ کے قدموں کے تلووں سے لگا دیا..... اور اسی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ تو زیاد ابن مسکنؓ ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولوگو..... جس کسی نے جنتی دیکھنا ہو تو وہ زیاد ابن مسکنؓ کو دیکھ لے..... یہ سیدھا جنت میں جا رہا ہے..... اور اسی حالت میں جب

Scanned with CamScanner

اس کی جان نکل گئی.....تو کہنے والے نے کہہ دیا.....

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

یہ عشق رسولؐ تھا.....اور ایک یہ عاشق رسول سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات ہے.....

صدیق رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر:۔

میرے بھائیو.....جب ہم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کریں گے.....تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آگے نظر آئیں گے.....لیکن کائنات انسانی میں ایک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد.....سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا.....ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مقابلہ عمرؓ کیوں نہیں کر سکتے.....

اس کی وجہ یہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مصلے پر کھڑا کیا.....اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کا زمانہ ہے .....فاروق اعظمؓ کے دل میں خیال آیا کہ ہر نیکی میں.....سیدنا ابوبکرؓ مجھ سے بڑھ گیا ہے.....لہذا کوئی ایسا کام میں بھی کروں کہ میں ابوبکرؓ سے کسی کام میں بڑھ جاؤں.....

سیرت اور تاریخ اسلامی کی کتب میں لکھا ہے.....فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر..... ایک نابینی صحابیہؓ رہتی ہے.....(۸۰) اسی سال اس کی عمر ہے.....ابوبکرؓ کو تو اس صحابیہ کا علم نہیں ہے.....مجھے پتہ ہے.....میں صحابیہؓ کی خدمت کر کے ابوبکرؓ سے اس نیکی میں بڑھ جاتا ہوں.....

Scanned with CamScanner

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ بات سوچ کر ارادہ کر کے لیٹ گئے .....صبح یعنی فجر کی نماز کے بعد اس بوڑھی عورت کی کٹیا میں گئے.....مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر بوڑھی عورت رہتی ہے.....اور جا کر کہنے لگے اماں میں تیرا خدمت گزار بننا چاہتا ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہؓ ہے..... (۸۰) اسی سال تیری عمر ہے.....میں تیری خدمت کروں گا.....

بوڑھی عورت کہتی ہے بیٹا عمر کیا خدمت کرے گا.....کہنے لگے میں تیرے جھونپڑے کی صفائی کرتا رہوں گا.....تیرے لئے پانی بھرتا رہوں گا .....اس بوڑھی عورت نے کہا بیٹا.....ابھی تھوڑی دیر گزری تھی ایک آدمی آیا تھا.....وہ پانی بھر گیا ہے.....صفائی بھی کر گیا ہے.....

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ کون آدمی ہوگا..... فاروق اعظمؓ کہتے ہیں کہ میں واپس چلا گیا.....دوسرے دن میں نماز فجر سے بھی پہلے آ گیا.....تو بوڑھی عورت نے کہا کہ وہ آدمی آج بھی آیا تھا .....وہ پانی بھی بھر گیا ہے اور صفائی بھی کر گیا ہے.....

سیدنا عمرؓ کہتے ہیں کہ تیسرے دن میں اس سے بھی پہلے آ گیا.....تو بوڑھی عورت نے کہا بیٹا وہ آدمی آ چکا ہے.....میرے جھونپڑے کی اس نے صفائی کر دی ہے.....وہ پانی لینے گیا ہوا ہے.....عمرؓ راستے میں کھڑے ہو گئے.....پہاڑ کے دامن میں جس راستے سے پانی آنا تھا.....

سیدنا عمرؓ اسی راستے میں کھڑے ہو گئے.....تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ ایک آدمی ہے.....اس نے چہرے پر کپڑا ڈالا ہوا ہے.....آسمان کے چاند کی روشنی چمک رہی ہے.....اور وہ آدمی قریب آیا.....اسکے چہرے پر کپڑا ہے.....اور اس کی بغل میں پانی کا برتن ہے.....وہ جب قریب

Scanned with CamScanner

آتا ہے.....عمرؓ نے اس کا بازو پکڑ لیا کہ تو کون ہے.....وہ نہیں بولا .....عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کھینچ کر جب اسکے چہرے سے کپڑا ہٹایا.....تو میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی.....میں نے دیکھا کہ وہ اس وقت کا خلیفہ ابوبکر صدیقؓ تھا.....کہنے کو تو آدمی بڑی بڑی باتیں کہہ سکتا ہے..... کہ علیؓ کا درجہ ابوبکرؓ سے زیادہ ہے.....

محمدی لباس ہی عمرؓ کی پسند:۔

میرے بھائیو.....یہ عدالت عمرؓ کی ہے.....یہ عمرؓ ہے جو مدینے کی گلیوں میں رات کو پہرے دیتا ہے.....یہ عمرؓ ہے جو فوجیوں کے دروازے کھٹکھٹا کر عورتوں سے کہتا ہے.....بہن تجھے خط لا دوں..... بہن تجھے پانی لا دوں.....بہن تجھے سبزی لا دوں.....

میرے بھائیو.....یہ عمر کون ہے.....جو بادشاہ ایسا ہے کہ قیصر وکسریٰ اس کے نام سے کانپتے ہیں.....جو فقیر ایسا ہے کہ سترہ پیوند اس کے کپڑے پر لگے ہوئے ہیں.....تمہیں پتہ ہے کہ وہ عمرؓ جب بیت المقدس کو فتح کرنے کیلئے جانے لگا.....تو اس عمرؓ کے کپڑے ٹاکیوں والے تھے .....سترہ ٹاکیاں لگی ہوئی ہیں.....تو صحابہؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ آپ عمرؓ سے کہیں آپ یہودیوں اور عیسائیوں کے ملک میں جا رہے ہو..... وہ کیا کہیں گے کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو اچھا کپڑا بھی نہ ملا.....آپ عمرؓ کو سمجھا دو.....ان کو کہو کہ آج کے دن تو اچھے کپڑے پہن لیں.....

سیدنا عمرؓ کے پاس علی المرتضیٰؓ صحابہ کا پیغام لیکر جب آئے..... تو حضرت علیؓ نے کہا مجھ میں قوت گویائی نہیں ہے کہ میں عمرؓ سے کہوں..... جب سیدنا علیؓ نے جواب دے دیا تو سب نے کہا کہ عمرؓ کو کہے تو کون کہے.....

Scanned with CamScanner

فیصلہ یہ ہوا کہ عمرؓ کو اماں عائشہؓ کہے یا اماں حفصہؓ کہے ..... صحابہؓ جمع ہو کر حضرت حفصہؓ کے پاس آئے ..... تو سیدہ حفضہؓ نے کہا بے شک میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہوں ..... عمرؓ کی بیٹی ہوں ..... لیکن میں اپنے باپ عمرؓ سے نہیں کہہ سکتی ..... آپ اماں عائشہؓ سے کہیں .....

چنانچہ اماں عائشہؓ نے حضرت فاروق اعظمؓ کو بلایا ..... اور بلا کر کہا کہ اے امیر المؤمنین تمہیں پتہ ہے کہ تم عیسائیوں کے ملک میں جا رہے ہو ..... لہذا یہ پیوند شدہ کپڑے اتار کر اچھے کپڑے پہن لو ..... جب عمرؓ عائشہؓ کے پاس آئے .....

میرے بھائیو ..... ازالۃ الخفاء میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ..... کہ عمرؓ دوزانوں ہو کر اماں کے سامنے بیٹھ گئے ..... اور اماں کہتی ہے اے عمرؓ کپڑے تو بدل لو ..... تو سیدنا عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ..... سیدنا عمرؓ نے کہا اے اماں تو مجھے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرنا چاہتی ہے ..... اے اماں تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ وقت یاد نہیں ہے ..... جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تین تین دن چولہا نہیں جلا کرتا تھا ..... اے اماں تجھے وہ وقت یاد نہیں ہے ..... جب میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پہنے ہوئے کپڑوں پر ٹاکیاں لگی ہوئی ہوتی تھیں ..... اے اماں جو لطف عمرؓ کو ان پھٹے ہوئے کپڑوں میں ہے ..... وہ کسی اور چیز میں نہیں ہے .....

سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غریبی کا ذکر جب حضرت عمرؓ کر رہے تھے ..... تو حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی رو رہی تھیں ..... اور حضرت حفصہؓ بھی رو رہی تھیں .....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو..... یہ وہی امیر المؤمنین عمرؓ تھا کہ جس کی عدالت مدینے میں لگا کرتی تھی..... جو مدینہ کی گلیوں میں پہرہ دیا کرتا تھا..... .....بہت لمبے واقعات ہیں میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا.....

حاکم وقت مگر صحابہ کا چوکیدار:۔

آدھی رات کا وقت ہے..... اسی عمر فاروق کے دروازے پر ایک آدمی آیا کہ ملک شام سے ایک وفد آیا ہے..... ایک لشکر آیا ہے جو ملک شام کی طرف جا رہا ہے..... اور وہ صحابہ کا لشکر ہے.....

امیر المؤمنین کو اطلاع دینے آیا ہوں..... امیر المؤمنین اپنے مکان سے نیچے اتر کر اپنے وزیر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس گئے .....اور جا کر سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عبدالرحمٰن .....چلو مدینہ سے باہر صحابہؓ کے فوجیوں کا لشکر آیا ہے..... ہم ان کی طرف چلتے ہیں.....

سیدنا عمرؓ اپنے وزیر کو ساتھ لے کر اس لشکر کے پاس پہنچتے ہیں..... عمرؓ کوئی آج کل کا حکمران تو نہیں تھا..... جو یہ کہتا کہ ہم کل کو آئیں گے یا ہم دو روز کو آئیں گے..... اور اس کے پروٹوکول اور ہوتے اور اسکا نام اور ہوتا..... عمرؓ تو ان کا نوکر بن کر آیا تھا..... عمرؓ تو اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نوکر تھا..... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار تھا.....

چنانچہ امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسی وقت گئے..... اور عمرؓ نے جا کر اس لشکر کے جو چند چوکیدار رات کو جاگ رہے تھے..... ان چوکیداروں کو بلایا..... اور بلا کر کہا کہ بھائی چوکیدارو تم سو جاؤ..... ہم مدینہ سے نئے چوکیدار آئے ہیں..... ہم پہرہ دیں گے..... چوکیدار سمجھ نہ سکے کہ یہ

Scanned with CamScanner

پہرے دار کون ہیں..... یہ چوکیدار کون ہیں..... وہ چوکیدار سو گئے .....اور ساری رات فاروق اعظمؓ نے اس لشکر کا پہرا دیا.....

ایک معذور فوجی کا واقعہ:۔

صبح کا وقت ہوا تو فاروق اعظمؓ نے سپہ سالار سے پوچھا کہ کتنا سامان چاہیے..... کسی نے کہا کہ کھانے کا کچھ سامان نہیں ..... فاروق اعظمؓ نے آدمی بھیجا کہ کھانے پینے کا سامان لے کر آئے..... جب سامان لایا گیا .....اور سالن پکایا گیا..... تو فاروق اعظمؓ خود سالن تقسیم کرنے کیلئے بیٹھ گئے..... اتنا بڑا صحابہ کا لشکر ہے..... اور عمرؓ فاروق خود سالن تقسیم کر رہے ہیں..... سالن تقسیم کرتے کرتے ایک آدمی کو دیکھا..... کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی بجائے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہے.....

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کے پاس چلے گئے..... اور جا کر کہا بھائی تجھے پتہ نہیں کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا چاہیے..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے..... تو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے..... تو اس نے فاروق اعظمؓ کی طرف دیکھا..... اور دیکھ کر کہا عمرؓ تجھے پتہ نہیں غزوہ تبوک میں .....میں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تھا..... تو میرا یہ دایاں ہاتھ کٹ گیا تھا..... اسلئے میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا ہوں.....

عمرؓ اس معذور کے سامنے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ جوڑ دیئے..... اور عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا مجھے معاف کر دے..... اس نے کہا امیر المؤمنین آپ کا کیا قصور ہے..... کہنے لگے میرا قصور یہ ہے کہ اگر قیامت کے دن میرے نبیؐ نے پوچھا کہ میرا ایک معذور فوجی تھا..... وہ غسل کیسے کرتا ہوگا..... وہ کھانا کیسے کھاتا ہوگا..... وہ کپڑے کیسے دھوتا ہوگا..... وہ

Scanned with CamScanner

کپڑے کیسے پہنتا ہوگا..... تو میرے پاس اسکا جواب کوئی نہیں..... اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا کہ تو نے اس کا نوکر مقرر کیوں نہیں کیا..... تو میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں..... اس لئے اے فوجی مجھے معاف کردے..... تا کہ عمرؓ قیامت کی رسوائی سے بچ جائے..... یہ حاکم وقت عمرؓ تھا..... یہ عمرؓ کی عدالت ہے..... یہ عمرؓ کا قانون ہے.....

ساٹھ ہزار کا مقابلہ ساٹھ کے ساتھ:۔

ایڈورڈ گبن ایک انگریزی تاریخ کا مؤرخ ہے..... جس نے ۲۲ جلدوں میں صحابہ کی فتوحات لکھی ہیں..... اور وہ انگریزی کی کتاب کراچی کی ایک لائبریری میں موجود ہے..... اس کتاب میں ایڈورڈ گبن لکھتا ہے کہ اسی عمرؓ کے دور میں حضرت خالد بن ولیدؓ..... ایک لڑائی کا معائنہ کرنے کیلئے قادسیہ کے علاقے کی طرف گئے..... معائنہ کرنے پر حضرت فاروق اعظمؓ نے واپسی پر پوچھا کہ کتنے فوجی ہیں دشمن کے.....

ایڈورڈ گبن لکھتا ہے..... کہ خالد ابن ولیدؓ نے کہا کہ دشمن کی فوج ساٹھ ہزار ہے..... فاروق اعظمؓ نے پوچھا ساٹھ ہزار فوجیوں کیلئے کتنے آدمی چاہئے..... خالد بن ولیدؓ نے کہا مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس غلاموں کی ضرورت ہے.....

ایڈورڈ گبن کہتا ہے..... کہ چشم فلک نے یہ نظارہ کبھی نہیں دیکھا تھا..... کہ ساٹھ ہزار کے مقابلے میں صرف (۳۰) آدمی جائیں..... سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ یہ آدمی تو بہت تھوڑے ہیں..... تو سیدنا خالدؓ نے کہا کہ چلو تیس اور ساتھ کردو.....

ایڈورڈ گبن کہتا ہے..... کہ ساٹھ ہزار دشمن کے مقابلے میں رسول

Scanned with CamScanner

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غلام لے کر خالدؓ ابن ولید گیا.....۳۵ ہزار آدمی میدان چھوڑ کر بھاگ گئے.....۹ ہزار قتل ہوئے.....اور باقیوں کو گرفتار کر کے مدینے لایا گیا.....یہ فاروق اعظمؓ کے دور کی فتح تھی.....

دشمن اسلام کی غلیظ حرکت:۔

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں .....قیصر روم نے ایک آدمی بھیجا کہ جاؤ جا کر عمرؓ کو دیکھو.....کہ عمرؓ کیا کھاتا اور پیتا ہے.....اور یہ بھی دیکھو کہ کیا کرتا ہے.....

ایڈورڈ گبن کہتا ہے.....اس خادم نے آ کر دیکھا کہ عمرؓ مسجد نبوی کے صحن میں بیٹھا ہوا ہے.....عمرؓ کے سرہانے اینٹیں پڑی ہوئی ہیں..... عمرؓ سارا دن کام کرتا ہے اور رات کو اللہ کے حضور روتا ہے.....

قیصر کے قاصد نے جا کر کہا کہ عمرؓ کا مقابلہ تم نہیں کر سکتے.....اس لئے کہ.....ھم با لیل رھبانا و با لنھار فرسانا.....عمرؓ اور اس کی فوج دن کو گھوڑے کی پشت پر ہوتی ہے.....اور رات کو مصلے کی پشت پر ہوتی ہے.....تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے.....تو قیصر روم نے کہا کہ کوئی ایسی صورت تو نکالو کہ عمرؓ کا ہم مقابلہ کریں.....

تو اس قاصد نے کہا ایک صورت ہے کہ تم ایران اور روم کی نوجوان لڑکیوں کو قطاروں میں کھڑا کر دو.....جس جگہ سے عمرؓ کی فوج گزریگی لڑکیاں بے پردہ کھڑی ہوں.....اور نوجوان لڑکیوں کی طرف عمرؓ کی فوج کی نگاہیں جائیں گی تو ان کا خدا ان سے ناراض ہو جائیگا.....اور ہم عمرؓ کے اوپر غالب آجائیں گے.....دشمن اسلام کو بھی پتہ تھا کہ عمر کا خدا عمرؓ سے راضی ہے .....لیکن آج پاکستان کے یہودیت زدہ سبائی کہتے ہیں کہ عمرؓ سے خدا ناراض

Scanned with CamScanner

تھا..... یہ تو ان یہودیوں سے بھی بدتر ہیں..... یہ خبیث الفطرت لوگ سیدنا عمر کو نہیں پہچان سکے..... عمر کو عیسائی نے پہچانا..... عمر کو یہودی نے پہچانا..... عمرؓ کو اس دور کے بڑے بڑے دشمنوں نے پہچانا.....

سیدنا فاروق اعظمؓ کے بارے میں جب اس قاصد نے کہا..... تو کچھ عرصے کے بعد قادسیہ کی لڑائی کا وقت آیا..... اس لڑائی میں سعد بن ابی وقاصؓ تھے..... امین الامت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے..... سپہ سالاروں میں بڑے جلیل القدر صحابہؓ تھے..... صحابہ کی فوج جانیوالی ہے.....

چنانچہ فاروق اعظمؓ کو کسی نے آ کر بتا دیا..... کہ امیر المؤمنین دشمن اس دفعہ یہ حربہ استعمال کریگا..... کہ نوجوان لڑکیوں کو قطاروں میں کھڑا کر دیا جائیگا..... تو فاروق اعظمؓ نے لشکر کو جمع کر کے قرآن کا یہ حکم سنایا..... قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ..... (پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۳۰)

کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم..... مومنوں سے کہہ دو کہ یہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں..... یہ قرآن کا حکم ہے جو عمرؓ نے لوگوں کو سنا دیا..... اور فوج چلی گئی..... لشکر چلا گیا..... قادسیہ کے علاقے میں جب داخل ہوا.....

ایڈورڈ کپن کہتا ہے..... پانچ میل لمبی لڑکیوں کی قطار ہے ..... تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فوج اس قطار سے گزر گئی..... یہاں تک کہ کسی ایک آدمی نے بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا.....

ایڈورڈ کپن کہتا ہے..... كَاَنَّهَا عَلٰى رُئُوْسِهِمُ الطَّيْرُ ..... ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ان فوجیوں کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں..... ایک بھی سر نہیں ہلاتا تھا..... جب فوج گزر گئی تو ان لڑکیوں نے کہا..... مَا هٰذَا

Scanned with CamScanner

بَشَـرًا اِنْ هٰـذَا اِلَّا مَـلَكٌ كَـرِيْـمٌ ..... خدا کی قسم یہ انسان نہیں ہیں بلکہ یہ آسمانوں کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں ..... (سورۃ یوسف آیت ۳۱)

میرے بھائیو ..... اسی عمر فاروقؓ کے دور میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس ایک یرموک کے علاقے کا بوڑھا آیا ..... کہنے لگا خالد یہ زہر کی شیشی ہے ..... اس زہر کو تم پی لو اور بچ جاؤ ..... تو ہم تمہارے نبی کا کلمہ پڑھ لیں گے ..... اگر تم نہیں پیتے ہو تو پھر ہم پی کر مر جاتے ہیں .....

ایڈورڈ گبن کہتا ہے ..... کہ خالدؓ نے اس بوڑھے سے زہر کی شیشی پکڑی اور پکڑ کر ساری شیشی منہ میں ڈال لی ..... سیدنا خالدؓ بن ولید کو کچھ بھی نہ ہوا تو وہ بوڑھا بے ہوش ہو گیا ..... تھوڑی دیر کے بعد بوڑھے کو ہوش آیا ..... خالدؓ نے پوچھا تجھے کیا ہوا ..... بوڑھا کہنے لگا کہ خالدؓ تم نے مجھ پر بھی اور شیشی پر بھی دم پڑھ دیا تھا ..... خالدؓ نے کہا او بتوں کو پوجنے والے تجھے تیرے بتوں نے سکھایا ہے کہ زہر مارتا ہے مجھے میرے مصطفیٰ نے سکھایا ہے کہ جب تک خدا نہ مارے ..... دنیا کی کوئی طاقت مار نہیں سکتی ..... یہ فاروقؓ اعظم کا دور خلافت ہے ..... یہ فاروق اعظمؓ کی عظمت ہے .....

آج اس ملک پاکستان میں ..... اس عمرؓ کی عزت محفوظ نہیں ہے ..... اس عمرؓ کے خلاف کتابیں چھپتی ہیں ..... اور ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے ..... جبکہ علماء حق پر پابندیاں ..... زبان پر پابندیاں ..... ضلع بندیاں ..... حکومت پاکستان کا قانون بنتا جا رہا ہے ..... دعا ہے کہ اللہ پاک ان حکمرانوں کو راہ راست پر لائے ..... اور دشمنان صحابہ کو ذلیل کرے .....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿ فضائل سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ..... وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ..... لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ..... (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۱۸)

❁ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ..... (رواہ الترمذی)

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ھٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِھَا عَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ لِعُثْمَانَ..... (الاصحاب فی الکتاب ص ۲۳۳)

❁ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فِیْ کُمِّہٖ حِیْنَ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرِ فَنَثَرَھَا فِیْ حَجْرِہٖ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَلِّبُھَا فِیْ حَجْرِہٖ وَیَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ ..... (رواہ مسند امام احمدؒ)

❁ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ

Scanned with CamScanner

اَلَا اَسْتَحْیِ مِنْ رَّجُلٍ یَسْتَحْیِ مِنْهُ الْمَلَائِکَةُ .....(رواہ صحیح مسلم)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.....

تمہید:۔

عزیز دوستو

واجب الاحترام

قابل صد علمائے کرام

اور غیور نوجوانو دوستو

ساری اسلامی تاریخ شہداء کے خون سے رنگین ہے..... اسلامی سال کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے اور اختتام ذوالحجہ پر ہوتا ہے..... محرم کی یکم تاریخ کو امام عدل وحریت سیدنا فاروق اعظم کی شہادت ہے..... اور اسی محرم کی دس تاریخ کو..... نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول..... سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت ہوئی ہے..... اسلامی سال کے آخری مہینے ذوالحجہ کی اٹھارہ تاریخ کو..... مظلوم مدینہ..... داماد رسول..... میر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی ہے.....

مظلوم مدینہ کون؟

میرے بھائیو..... امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایسے مظلوم ہیں کہ دنیا کے اندر لوگوں نے بڑے بڑے مظلوم دیکھے..... اور لوگوں نے بڑے بڑے ستم رسیدہ لوگ دیکھے..... ظلم و بربریت کی آغوش میں بسنے والے دیکھے..... اور ستم ظریفیوں میں پسی ہوئی انسانیت کو دیکھا..... ظلم وستم کے طوفانوں میں گھرے ہوئے..... اور غضب وقہر کے پہاڑوں کے

Scanned with CamScanner

ملبے میں دبے ہوئے انسانوں کی سسکیوں کو دیکھا.....لیکن.....

❁ آپ نے ایسا مظلوم کوئی نہ دیکھا ہوگا.....جس کو بیاسی سال کی عمر میں اس طرح ذبح کر دیا گیا ہو.....جس طرح بکرے کو ذبح کیا جاتا ہے.....

❁ آپ نے ایسا شہید نہ دیکھا ہوگا.....جس نے ساری زندگی دشمن کو بھی اُف تک نہیں کہا.....

❁ آپ نے ایسا شہید نہیں دیکھا ہوگا.....جس نے اپنے مخالف کو بھی کبھی برا نہیں کہا.....

❁ آپ نے ایسا شہید نہیں دیکھا ہوگا.....جس کی حیا پرور مثالی زندگی دیکھ کر.....گواہی اللہ کا پیغمبر دیتا ہے.....

❁ آپ نے ایسا شہید نہیں دیکھا ہوگا.....جس کو شہید کرنے کے بعد اس کی لاش پر پہرہ بٹھا دیا گیا ہو.....

❁ آپ نے ایسا شہید نہیں دیکھا ہوگا.....جس کو کفن پہنانے سے لوگوں کو روک دیا گیا ہو.....

❁ آپ کی نظر ایسے شہید پر نہیں پڑی ہوگی.....جس کا جنازہ جب پیغمبرؐ کے روضے کے قریب سے گزرا تو فضائے ملاکوتی بھی رو پڑی.....اور آسمانوں کے فرشتے بھی رو رہے تھے.....

❁ آپ نے ایسا شہید کہاں دیکھنا ہے.....کہ جس پر (۴۰) چالیس دن پانی بند کر دیا گیا تھا.....جبکہ آپ تو صرف تین دن کے پیاسے شہید کو چودہ سو سال سے رو رہے ہیں.....اور آپ کو چالیس دن کا بھوکا اور پیاسا نظر نہیں آتا.....

❁ آپ کو کعب بن مالک کا مرتبہ یاد نہیں آتا.....سب نے کہا کہ

Scanned with CamScanner

اوکعب تو اپنے باپ مالک کی موت پر روتا ہے.....

❁ تو اس عثمانؓ کی شہادت پر آنسو کیوں نہیں بہاتا.....جس کی شہادت سے پہاڑوں پر زلزلہ آیا.....

❁ تو اس عثمانؓ کی شہادت پر کیوں نہیں روتا.....جس کی شہادت پر سمندروں کا پانی ٹھہر گیا.....

❁ تو اس عثمانؓ کی شہادت پر کیوں نہیں روتا.....جس کی شہادت سے زمین و آسمان روئے.....

مظلوم مدینہ کی رشتہ داری:۔

میرے بھائیو.....میں چاہتا ہوں کہ آج اس کی شہادت سے پردہ اٹھایا جائے.....اس مظلوم مدینہ کی شہادت کا تذکرہ کیا جائے.....جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بڑی گہری رشتہ داری ہے.....

حضرت عثمان غنیؓ ایک ایسے صحابی ہیں جن کے باپ کا شجرہ نسب بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے.....اور جن کی والدہ کا شجرہ نسب بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے.....یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خاندان بنو اُمیہ کے چشم و چراغ ہیں.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پردادا کا نام ہے عبد شمس.....عبد شمس کے دو بیٹے ہیں.....ایک کا نام اُمیہ ہے.....اور ایک کا نام ہاشم ہے .....ہاشم کی اولاد کو بنو ہاشم یا بنو عباس کہتے ہیں.....اُمیہ کی اولاد کو بنو اُمیہ کہتے ہیں.....پھر اُمیہ کے ایک بیٹے کا نام حکم ہے.....ایک بیٹے کا نام حرب ہے.....حکم کے ایک بیٹے کا نام مروان ہے.....اور ایک بیٹے کا نام ابو سفیان ہے.....ابو سفیان کے ایک بیٹے کا نام معاویہ ہے

Scanned with CamScanner

.....اور اُمیہ کے ایک بیٹے کا نام عفان ہے.....اور عفان کے بیٹے کا نام عثمان ہے.....گویا عبد شمس کے آگے دو سلسلے چلے ہیں.....ایک اُمیہ اور ایک ہاشم.....اُمیہ کی اولاد میں کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے.....اور ازواج مطہرات یعنی حضرت خدیجہ، حضرت میمونہ بنت حارث اور حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنھن اُمیہ کی اولاد میں سے ہیں.....

اور ہاشم کی اولاد میں پوری کائنات کے سردار حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم.....اور داماد رسول سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور آل علیؓ یعنی اہل بیت علیؓ ہیں.....حضرت عثمان غنیؓ کے پردادا اور حضورؐ کے پردادا ایک ہیں.....یہ والد کی طرف سے عثمانؓ کا نبیؐ سے رشتہ ہے.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کا نام عبداللہ اور والدہ محترمہ کا نام آمنہ ہے.....آپ کے والد جب پیدا ہوئے تو آپ کے والد عبداللہ کے ساتھ ایک لڑکی جڑواں پیدا ہوئی.....یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ اپنی ایک جڑواں بہن کے ساتھ پیدا ہوئے.....اس جڑواں بہن کا نام جو عبداللہ کی بہن ہے.....اس کا نام بیضاء ہے.....

یہ بیضاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں.....اس بیضاء کی ایک لڑکی کا نام ہے عروہ.....یہ عروہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی والدہ ہے.....گویا کہ سیدنا عثمان غنیؓ کی نانی میرے پیغمبر علیہ السلام کی پھوپھی ہے.....میرے نبی کا پردادا عثمانؓ کا پردادا ہے.....جو عثمانؓ باپ کے رشتے میں بھی نبوت سے جا ملے.....اور ماں کے رشتے میں بھی نبوت سے جا ملے.....وہ عثمان غنی کتنا بڑا اعزاز رکھتا ہے.....

Scanned with CamScanner

خصائل سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ:۔

میرے دوستو..... سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پوری تاریخ میں ایسا انسان ہے
.....جس نے کفر کی حالت میں بھی کوئی گناہ نہیں کیا.....
عثمان غنیؓ وہ انسان ہے..... جس نے کبھی نظر اٹھا کر کسی غیر محرم کو
بھی نہیں دیکھا..... یہ وہ اعزازات ہیں جو فطری کمالات کا شاہکار ہے
.....جو اللہ نے اس مدینہ کے مظلوم کو عطا فرمائے تھے.....
سیدنا عثمان غنیؓ تین کمالات ایسے رکھتے ہیں کہ جن کا کوئی ثانی نہیں ہے
.....عثمان غنیؓ وہ انسان ہے..... کہ جن کو یکے بعد دیگرے میرے نبیؐ
نے دو بیٹیاں عطا فرمائی ہیں.....
تو ہم جب اپنی بہن، بیٹی کا رشتہ تلاش کرتے ہیں..... تو جہاں لڑکا
ہوتا ہے..... ہم کوشش کرتے ہیں کہ وہاں جائیں..... محلے والوں سے
پوچھیں کہ فلاں لڑکا کیسا ہے..... تو محلے والے کہتے ہیں کہ وہ لڑکا چھابڑی
لگاتا ہے غریب آدمی ہے.....
آپ کہتے ہیں غربت کی کوئی بات نہیں..... یہ بتاؤ کہ کیا وہ شریف ہے
.....آپ میں جتنی عقل ہے مجھ میں بھی اتنی عقل ہے..... آپ میں اتنا
شعور ہے کہ اپنی لڑکی کے رشتے کیلئے شریف آدمی تلاش کریں..... کیا تیرے
نبی میں تیرے جتنا بھی شعور نہیں.....
تو نواسی، بہن اور بیٹی کے رشتے کیلئے چھابڑی والے سے گزر کر.....
شرافت کی بھیک مانگنے کے لئے در در پھرے کہ شریف لڑکا مل جائے .....
تیرے پیغمبرؐ نے ایک بیٹی جس کو دے دی..... اور پھر دوسری بھی دے دی
.....اور پھر اس کی وفات پر فرمایا کہ اگر میری چالیس (۴۰) بیٹیاں ہوتیں تو

Scanned with CamScanner

میں باری باری تجھے ہی دیتا جاتا.....اسلئے کہ مجھ سے بہتر خسر کوئی نہیں اور تجھ سے بہتر داماد کوئی نہیں.....کیا نبیؐ نے شرافت نہیں دیکھی.....

میرے بھائیو.....عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بات ایک منٹ کیلئے چھوڑ دیجئے.....ذرا مجھے بتایئے کہ اس انتخاب کا کیا ہوگا.....کہ جس کو مصطفیٰ نے منتخب کیا ہے.....اس انتخاب کا کیا بنے گا.....تو تو اتنا عقلمند ہے کہ اپنی بیٹی کے رشتے کیلئے شریف آدمی تلاش کرے.....حتی کہ محلے گلیوں میں شرافت کی بھیک مانگتا پھرے.....چھابڑی والے سے گذر کر ریڑھی والے تک شرافت تلاش کرتا پھرے.....تو اتنا عقلمند ہے.....

لیکن تیرے نبیؐ نے دولخت جگر جس کو دے دیں.....تو اسے اپنے جیسا بھی عقلمند نہیں سمجھتا.....فضائل کو چھوڑو کیونکہ آپ کے ذہن میں یہ بات آئے گی.....آپ کہو گے کہ دیکھو جی جس کی تعریف کرتے ہیں.....اس کیلئے فضائل کی بات کرتے ہیں.....جبکہ میں تیرے دروازے پر عقل کی بات کرتا ہوں.....میں تیرے دروازے پر عقل کا سوال کرتا ہوں.....

اگر تیرا دماغ ماؤف نہیں ہوا.....تو پھر اپنی عقل سے تو سوچ.....عقل کی بات کہہ کہ تیری نیچر کیا کہتی ہے.....تیری فطرت کیا کہتی ہے.....حالات کیا کہتے ہیں کہ آپ نے جس آدمی کو اپنی دو بیٹیاں بیاہ دی ہیں.....اس خوش نصیب کو اس کائنات میں لقب ملے ذوالنورین کا.....یعنی دو نوروں والے شخص.....دو بیٹیوں والے ذوالنورین داماد اس کو اسلئے کہتے ہیں کہ ہمارے نبی کی دو بیٹیاں عثمان غنی کو دی گئیں.....

ایک یہ اعزاز ہے سیدنا عثمانؓ غنی کا جو سب سے بڑا ہے.....جو کہ کائنات میں ایسا اعزاز کسی دوسرے داماد کو نہیں ملا.....میں بڑی قابل غور

Scanned with CamScanner

بات کر گیا ہوں.....

سفیر اسلام کون؟:۔

دوسرا اعزاز ہے کہ عثمان غنیؓ دو موقعوں پر موجود نہیں تھے.....اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو موجود مانا ہے..... یہ اعزاز بھی دنیا میں کسی اور انسان کے حصے میں نہیں آیا..... میں بیعت رضوان کا واقعہ نہیں دہرانا چاہتا..... بلکہ ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ ساڑھے چودہ سو صحابہ کرام کو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کرنے کیلئے لے گئے.....تو مکہ سے پانچ چھ میل پہلے حدیبیہ ایک جگہ آتی ہے.....وہاں آپ نے پڑاؤ ڈالا.....اور آپ نے فرمایا.....اولوگو.....تم میں کوئی آدمی ایسا ہے کہ جو میرا سفیر بن کر مکے جائے.....اور ابوسفیان سردار مکہ سے اجازت مانگے کہ محمدؐ عمرہ کرنا چاہتا ہے.....لہذا تم اجازت دے دو.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کس کو فرمایا.....یہ بھی آپ کی معلومات کیلئے عرض کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے.....حضرت عمرؓ فاروق سے فرمایا کہ تم میرے پاس آؤ.....اور میرے سفیر بن کر مکہ جاؤ.....عمرؓ فاروق نے فرمایا اللہ کے نبیؐ اگر میں سفیر بن کر مکے جاؤں گا.....تو میری مکے میں بڑی دشمنی ہے.....مجھے صحیح بات معلوم نہ ہو سکے گی.....اللہ کے نبیؐ میں آپ کو ایک ایسا آدمی بتاتا ہوں کہ دشمن بھی جس کا احترام کرتا ہے.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کون ہے.....سیدنا عمرؓ فاروق نے فرمایا کہ وہ عثمان غنیؓ ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان آؤ.....عثمانؓ تشریف لائے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چار صحابیوں کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ ملا دیا.....اور فرمایا کہ عثمانؓ تم میری طرف سے سفیر ہو.....

Scanned with CamScanner

میرے دوستو.....

پاکستان کا سفیر ..... پاکستان کی عزت ہے

ہندوستان کا سفیر ..... ہندوستان کی عزت ہے

امریکہ کا سفیر ..... امریکہ کی عزت ہے

عیسائیوں کا سفیر ..... عیسائیوں کی عزت ہے

یہودیوں کا سفیر ..... یہودیوں کی عزت ہے

مگر میرے محمدؐ کا سفیر ..... پورے اسلام کی عزت ہے

عثمان غنیؓ ساری دنیا کے سردار پیغمبر کا سفیر ہے..... یہ اعزاز دنیا میں کسی اور کو نہیں ملا..... میں واقعہ نہیں دہرانا چاہتا..... لیکن میں آپ کو وہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ جس کی طرف کبھی کسی نے توجہ نہیں کی.....

حضور ﷺ نے عثمان غنی کو سفیر بنا کر بھیجا..... سیدنا عثمان غنی تشریف لے گئے..... جب وہاں پہنچے تو ابوسفیان نے کہا عثمانؓ..... تیرے محمد مصطفیٰ کو اجازت نہیں کہ وہ عمرہ کریں..... لیکن تجھے اجازت ہے..... یہ قبلہ موجود ہے..... تو عمرہ کر یا طواف کر.....

حضرت عثمان غنیؓ مکے میں تھے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تھے..... حضورؐ حدیبیہ کے مقام پر تمام صحابہ کو جمع کر کے بیٹھے ہیں ..... اور مجمع میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر کہہ دیا کہ عثمان تو بڑے مزے میں ہوں گے..... ہم تو یہاں ہیں پتہ نہیں عمرہ کرنا ہے یا نہیں ..... عثمانؓ اکیلے عمرہ کر لیں گے..... حضورؐ نے اس مجلس میں فرمایا ادلو گو..... میرا دل کہتا ہے کہ عثمانؓ میرے بغیر عمرہ نہیں کر سکتا.....

چنانچہ ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بات فرمائی ..... اور

Scanned with CamScanner

ادھر سیدنا عثمانؓ کو ابوسفیان نے کہا..... کہ تو عمرہ کر لے یہ قبلہ موجود ہے .....سیدنا عثمان غنیؓ نے زبان دل سے جو بات کہی وہ یہ ہے کہ..... قبلہ تو ہے قبلہ نما نہیں ہے..... یعنی جس نے قبلہ دکھایا ہے وہ نہیں ہے..... عثمانؓ طواف نہیں کر سکتا..... عثمان عمرہ نہیں کر سکتا..... عثمانؓ بغیر عمرے کے وہاں موجود ہے..... اور بات مشہور ہوگئی کہ..... انه عثمان قد قتل ..... عثمان تو شہید کر دیئے گئے..... خبر غلط تھی..... مشہور ہوگئی.....

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ میں پتہ چلا کہ عثمانؓ شہید ہوگئے ہیں..... خبر غلط تھی یا صحیح تھی لیکن کسی نے کہہ دیا کہ عثمانؓ شہید ہوگئے ہیں ..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر کھڑے ہوگئے..... پیغمبرؐ کا چہرہ انور سرخ ہے..... صحابہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رضوان کے درخت کے نیچے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں.....

اے لوگو عثمانؓ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ شہید ہوگئے ہیں ..... ان کو ظلماً قتل کر دیا گیا ہے..... تم جتنے بھی لوگ ہو..... تم میں کون ہے جو عثمانؓ کا بدلہ لینا چاہتا ہے..... ساڑھے چودہ سو صحابہؓ اس مجمع میں موجود تھے..... حضورؐ نے فرمایا تم بدلہ لینا چاہتے ہو.....

تو تمام صحابہؓ نے عرض کیا ہاں ہم بدلہ لینا چاہتے ہیں..... تو پھر آؤ میرے نبوت والے ہاتھ پر بیعت کرو..... چنانچہ حضورؐ نے اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کیلئے کہا..... کیا بیعت تھی کہ عثمانؓ کو قتل کر دیا گیا ہے..... ہم نے اس کا بدلہ لے کر جانا ہے ویسے واپس نہیں جانا..... اور کسی کا بدلہ لینے کیلئے آدمی جب بیعت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے..... کہ بدلہ لیتے ہوئے.....

Scanned with CamScanner

میں مر بھی سکتا ہوں
میں کٹ بھی سکتا ہوں
میں لٹ بھی سکتا ہوں
میں قربان بھی ہوسکتا ہوں
میں زخمی بھی ہوسکتا ہوں
میں فاتح بھی ہوسکتا ہوں

میرے بھائیو..... یہ ہے قیمت عثمانؓ کی..... کہ عثمان غنی تو ایک ہے..... لیکن اس کیلئے ابوبکرؓ نے بھی نبوت کے ہاتھ میں ہاتھ رکھا ..... یعنی ابوبکرؓ نے کہا میں بھی کٹ سکتا ہوں..... عمرؓ نے کہا میں بھی کٹ سکتا ہوں..... علیؓ نے کہا میں بھی کٹ سکتا ہوں.....

قیمتی انسان:۔

میرے دوستو..... میں آج آپ حضرات کو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قیمت بتانا چاہتا ہوں..... کہ سیدنا عثمان غنی کی قیمت کتنی بڑی ہے ..... سیدنا عثمان تو ایک ہے..... اور اس اکیلے عثمانؓ کیلئے.....

صدیقؓ بھی مرنے کو تیار ہے
عمرؓ بھی مرنے کو تیار ہے
علیؓ بھی مرنے کو تیار ہے
طلحہؓ بھی مرنے کو تیار ہے
زبیرؓ بھی مرنے کو تیار ہے

بلکہ ساڑھے چودہ سو صحابہؓ اس عثمانؓ کیلئے..... مرنے کو تیار ہیں ..... اور جب سب نے بیعت کر لی..... تو پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے

Scanned with CamScanner

بھی اپنا ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر کہا کہ میں بھی مرنے کو تیار ہوں ..... یہ قیمت ہے ..... اور اس کو کہتے ہیں قیمت ..... کہ نبوت جس کیلئے فدا ہونے کو تیار ہے ..... وہ سیدنا عثمانؓ ہے .....

میرے بھائیو ..... بیعت رضوان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت عثمان کی طرف سے بیعت کی تھی ..... اور اپنے دست مبارک کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا ..... اور ارشاد فرمایا ..... فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدہ الیمنی ھذہ ید عثمان فضرب بھا علی یدہ وقال ھذہ لعثمان ..... (رواہ الترمذی) (الاصحاب فی الکتاب ص ۲۳۳)

اور جس وقت اللہ نے دیکھا کہ نبوت بھی عثمانؓ کا بدلہ لینے کیلئے میدان میں کھڑی ہے ..... تو اللہ نے فرمایا میں بھی کسی سے پیچھے نہیں ہوں ..... قرآن کہتا ہے ..... یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ..... یعنی پہلے نبیؐ کا ہاتھ ہے ..... پھر ساڑھے چودہ سو صحابہؓ کے ہاتھ ہیں ..... پھر ان تمام ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے .....

تو اگر بازار میں اپنے بچے کی انگلی پکڑ کر لے جائے ..... تو تیرے ہاتھ سے انگلی کوئی چھڑا نہیں سکتا ..... اور تیرا بچہ گم نہیں ہو سکتا ..... اور جن صحابہ کے ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہوں ..... ان پر کوئی تنقید نہیں کر سکتا ہے ..... اس کو کہتے ہیں قیمت .....

میرے دوستو ..... جب کچھ صحابہ بیعت کرنے سے رہ گئے ..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ عثمان غنی شہید ہوئے ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیعت بند کرنا چاہتے ہیں ..... لیکن اللہ نے فرمایا ..... اے میرے نبیؐ بیعت جاری رکھیں .....

Scanned with CamScanner

سوال پیدا ہوتا ہے کہ بیعت تو عثمانؓ کے خون کے بدلہ کیلئے تھی جبکہ وہ تو شہید نہیں ہوئے ..... لیکن جو غیب جاننے والا تھا ..... اس کو معلوم تھا آج تو شہید نہیں ہوئے ..... لیکن جب شہید ہوں گے تو اس وقت بدلہ لینے والے ..... اسی بیعت سے کام چلائیں گے ..... شاید میری بات آپ نہ سمجھ سکے ..... یعنی جب شہید ہوں گے .....

تو یہ جو سیدہ عائشہ صدیقہؓ اونٹ پر سوار ہو کر ..... جنگ جمل میں عثمانؓ کا بدلہ لینے کیلئے ..... ہزاروں صحابہ کرام کو لے کر گئیں تھیں کہ عثمانؓ شہید ہو گئے ہیں ..... میں بدلہ لوں گی ..... کیوں ..... وہ اس لئے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ اس بیعت میں شریک تھے ..... انہوں نے نبوت کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ عثمانؓ کا بدلہ لے کر رہیں گے .....

میرے دوستو ..... یہ عثمان غنی کی قیمت بڑی ہے ..... واہ عثمانؓ تیرے قدموں کی مٹی پر قربان جاؤں کہ جس کی قیمت کیلئے ..... آمنہ کا در یتیم بھی ایک طرف کھڑا ہے ..... اتنا قیمتی عثمانؓ کہ جس کے گھر میں ..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں ہیں .....

اور دوسری قیمت یہ ہے کہ جس وقت ساڑھے چودہ سو صحابہ کرامؓ بیعت کر چکے تھے ..... تو قرآن کی یہ آیت اتری ..... لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ..... (پ ۲۶ الفتح آیت ۱۸)

اے نبیؐ اس درخت کے نیچے جن آدمیوں نے ..... عثمانؓ کیلئے بیعت کی ہے ..... عرش پر خدا ان سے راضی ہو چکا ہے ..... کتنی بڑی قیمت ہے ..... ایک یہ ہے کہ نبیؐ عثمان غنی کیلئے شہید ہونے کیلئے تیار ہے ..... دوسرا یہ ہے کہ عثمان غنیؓ کی وجہ سے ..... ساڑھے چودہ سو صحابہؓ

Scanned with CamScanner

کو جنت کا ٹکٹ ملا..... یہ کسی اور کو اعزاز نہیں ملا.....

فنڈ برائے جنگ تبوک:۔

ایک اور بات عرض کرتا ہوں..... سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بڑے صاحب حیا تھے..... اس میں کوئی شک نہیں..... بڑے مالدار بھی تھے ..... اس میں بھی کوئی شک نہیں..... آپ کو پتہ ہے کہ جنگ تبوک میں عثمان غنیؓ نے کیا کیا تھا..... اس طرح مجمع لگا ہوا ہے..... مسجد نبویؐ میں ہزاروں لوگ موجود ہیں..... صحابہؓ بے چارے عیال دار تھے..... غربت وافلاس تھی..... لٹے پٹے آئے تھے..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک میں ارشاد فرمایا..... کہ بھائی چندہ ہے تو دو..... نبیؐ نے اتنی زوردار اپیل کبھی نہیں فرمائی تھی..... کیوں.....

اس لئے کہ یہ تبوک کی جنگ اڑھائی لاکھ عیسائی رومیوں کے ساتھ تھی ..... اور صحابہ کرامؓ کی کل تعداد تیس ہزار تھی..... تیس ہزار آدمیوں کیلئے کھانے پینے کے ایک وقت کا بندوبست کرنا ہو تو کتنا پیسہ چاہئے؟..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم پریشان تھے..... اور پریشانی کے عالم میں آپؐ نے فرمایا کہ ہے کوئی تم میں چندہ دینے والا.....

سر کے بال قربان کر دیئے:۔

یہ وہی جنگ ہے..... کہ جس میں ایک عورت نے اپنے سر کے بال اُتار کر نبوت کے قدموں میں ڈال دیئے تھے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ میں ان بالوں کو کیا کروں!..... تو رو کر عرض کرنے لگی..... کہ اگر میرا کوئی جوان بیٹا ہوتا تو میں جناب کے قدموں میں لے آتی..... اے تاجدار رسالت یہ میرے سر کے بال ہیں..... کسی فوجی کی مہار کے کام

Scanned with CamScanner

آجائیں گے.....

تین ماہ کا بچہ قربان کر دیا:۔

ایک عورت نے تین ماہ کا معصوم بچہ رسول اللہ کے قدموں میں ڈال دیا۔ .....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بہن.....میں اس تیرے معصوم بچے کو کیا کروں گا.....تو رو کر کہنے لگی جوان بیٹا کوئی نہ تھا.....میرے سارے بچے جنگوں میں شہید ہو گئے ہیں.....میرا خاوند بھی ایک جنگ میں شہید ہو چکا ہے.....یہ میرا ایک بچہ جو میرا سہارا تھا آپؐ نے اپیل فرمائی تو .....میں یہی تین مہینے کا بچہ لے کر آئی ہوں.....

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اس بچے کا کیا کروں گا.....تو کہنے لگی جس فوجی کے پاس ڈھال نہ ہو میرا بچہ اس کو دے دیں.....دشمن کا تیر آئے گا تو وہ میرے بچے کو آگے کر دے گا اور میرے بچے کا حلق چیر کر وہ تیر نکل جائے گا.....قیامت کے دن خدا پوچھے گا کیا لائی ہے.....تو میں کہوں گی کہ اے اللہ.....تیرے نبیؐ کے نام پر بچے کے ٹکڑے کرا لائی ہوں.....

شیخین مکرمین کا فنڈ میں حصہ:۔

میرے بھائیو.....یہ وہی غزوہ تھا جس میں امیر المؤمنین خلیفہ بلافصل .....خسر النبیؐ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گھر کا سارا سامان دے دیا تھا.....اور امیر المؤمنین خلیفہ ثانی .....جرنیل اسلام خسر النبیؐ داماد علیؓ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آدھا مال دے دیا تھا.....

آج عثمانؓ بازی لے گیا:۔

میرے دوستو.....یہی وہ غزوہ تھا.....جس غزوے میں حضور صلی اللہ علیہ نے فرمایا تھا.....ہے کوئی تم میں سے چندہ دینے والا.....ابھی تو

Scanned with CamScanner

چندہ بہت تھوڑا سا ہوا تھا..... کوئی اور اٹھے..... سیدنا عثمانؓ اٹھ کر کھڑے ہوگئے فرمایا..... دو سو اونٹ غلے کے لدے لدائے دیتا ہوں..... سیدنا عثمان غنیؓ بیٹھ گئے.....

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی اور..... جب کوئی اور نہ اٹھا تو عثمان غنیؓ پھر کھڑے ہو گئے..... فرمایا تین سو اونٹ اور دیتا ہوں.....

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اور بولے..... جب کوئی اور نہ بولا..... تو سیدنا عثمان غنیؓ پھر کھڑے ہوئے..... اور فرمایا..... دو سو اونٹ اور دیتا ہوں.....

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی اور بولے..... جب کوئی اور نہ بولا..... تو سیدنا عثمان غنیؓ کھڑے ہوئے..... اور فرمایا دو سو اونٹ دیتا ہوں..... نو سو اونٹ غلے کے لدے لدائے اور ایک ہزار اشرفیاں سیدنا عثمان غنی گھر سے لائے..... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیں.....

حدیث شریف میں آتا ہے..... کہ جب عثمانؓ ایک ہزار اشرفی لے کر آئے..... ایک ہزار اشرفیوں کی قیمت نو سو اونٹوں کی مالیت سے بھی زیادہ تھی..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان اشرفیوں کو اپنے ہاتھوں پر یوں پلٹتے تھے اور فرماتے تھے..... ماضر عثمان ماعمل بعد الیوم مرتین ..... عثمان آج کے بعد کوئی غلطی کرے گا..... تو خدا تیری غلطی کو بھی نیکی بنا کر لکھے گا..... یہ اعزاز دنیا میں کسی اور کو نہیں ملا..... واہ عثمانؓ تو کتنا عظیم انسان ہے.....

پوری حدیث شریف ان الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں..... عن عبدالرحمن

Scanned with CamScanner

بن سمرته قال جاء عثمان الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بالف دینار فی کمه حین جهز جیش العر فنثرها فی حجره فرأیت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یقلبها فی حجره ویقول ماضر عثمان ماعمل بعد الیوم مرتین.....(رواہ احمد)

عثمانؓ پھر بازی لے گیا:۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے.....قحط پڑ گیا ہے .....صحابہ بھوک کی وجہ سے پریشان ہونے لگے.....پریشانی کا عالم ہے .....ابوبکرؓ پریشان ہیں.....لوگوں نے شور مچایا اے صدیقؓ قحط پڑ گیا کچھ پاس نہیں ہے.....

ابوبکرؓ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا.....اے اللہ آج مدینے کے بھوکوں اور غریبوں کی مدد فرما.....جمعہ کی نماز ختم ہوئی.....ملک شام کی طرف سے گھوڑوں کی اڑتی ہوئی غبار نظر آئی.....لوگوں نے دیکھا کہ کوئی قافلہ آرہا ہے .....تھوڑی دیر کے بعد پتہ چلا کہ اونٹوں کا ایک بہت بڑا قافلہ ہے..... جو غلے سے لدا لدایا ہے.....مدینے کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی.....شام کا وقت ہوا.....صبح کو منڈی کے اندر یہ غلہ تقسیم ہونا تھا.....لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا.....مدینہ کے جو بیوپاری تھے.....وہ سارے کے سارے مل کر تلاش کرنے لگے.....اس غلہ کے مالک کو جس کا وہ غلہ تھا .....عشاء کی نماز کے بعد ان کو پتہ چلا.....کہ یہ کئی سو اونٹ غلے کے لدے لدائے ہیں.....ان تمام کا مالک سیدنا عثمان غنیؓ ہے.....

مدینے کے بیوپاری جمع ہو کر سیدنا عثمان غنیؓ کے پاس گئے.....اور دروازہ کھٹکھٹایا.....اے عثمان ہم تمہارے دروازے پر آئے ہیں.....

Scanned with CamScanner

تشریف لایئے بیٹھئے..... کہنے لگے اے عثمانؓ ہم مدینہ کے بیوپاری ہیں .....ہم تاجر ہیں..... ہم یہ چاہتے ہیں کہ ملک شام سے جس بھاؤ تم نے غلہ خریدا ہے..... تو ہم چالیس درہم پر دو درہم منافع دیتے ہیں..... ہم تمہیں دو درہم منافع دیتے ہیں..... مثلاً ایک من تم نے چالیس درہم کا خریدا ہے .....تو ہم چالیس درہم پر دو درہم اور منافع دیتے ہیں.....

یہاں کھڑے ہوئے سیدنا عثمان غنیؓ نے فرمایا..... مجھے اس سے بھی زیادہ ملتا ہے..... انہوں نے سوچا کوئی اور تاجر ہوگا..... جو انہیں پیش کش کر گیا ہوگا..... انہوں نے کہا ہم اس سے بھی زیادہ دیتے ہیں .....دو کی بجائے ہم چار منافع دیتے ہیں.....

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس سے بھی زیادہ ملتا ہے .....انہوں نے کہا ہم چار کی بجائے آٹھ دیتے ہیں..... عثمان غنیؓ نے فرمایا مجھے اس سے بھی زیادہ ملتا ہے..... انہوں نے کہا ہم آٹھ کی بجائے دس دیتے ہیں..... سیدنا عثمان غنیؓ نے فرمایا مجھے اس سے بھی زیادہ ملتا ہے .....انہوں نے کہا کہ مدینہ کے تاجر ہم ہیں..... تمہیں اس سے زیادہ دینے والا کون ہے.....

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے تاجر اس سے زیادہ دیتا ہے .....جو ایک کے بدلے میں دس دیتا ہیں دیتا ہے..... اور ستر آخرت میں دیتا ہے .....اسلئے اے مدینہ کے تاجرو تم اس تاجر کا مقابلہ نہیں کر سکتے..... اسلئے تم گواہ ہو جاؤ کہ..... میں نے کئی سو اونٹوں پر لدا لدایا یہ قافلہ..... اللہ کے راستے میں خیرات کر دیا ہے..... تاکہ عثمانؓ دنیا کی بجائے..... جنت سے یہ فائدہ وصول کرے.....

Scanned with CamScanner

سیدنا حسنؓ کا خواب:۔

البدایۃ والنہایۃ میں نواسہ رسولؐ.....جگر گوشہ بتولؓ.....سیدنا حسن بن علیؓ کا خواب موجود ہے.....میں آپ کو وہ خواب سنانا چاہتا ہوں .....حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ عثمانؓ نے جب سارے اونٹ خیرات کر دیئے .....تو رات کو خواب میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا..... میرے نانا بڑی جلدی میں ہیں.....ایک براق پر سوار ہیں اور سبز چادر اوڑھے ہوئے ہیں.....اور جلدی میں گھوڑے پر سوار ہیں.....اور گھوڑا بڑی تیزی سے دوڑا رہے ہیں.....میں نے کہا نانا جی آپ جلدی میں ہیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسنؓ.....تمہیں پتہ نہیں کہ عثمانؓ نے اللہ کے راستے میں.....کتنی بڑی خیرات کی ہے کہ جس کو عرش پر خدا نے قبول کر لیا ہے.....اور اس خیرات کی وجہ سے اللہ نے آج عثمان غنیؓ کے ساتھ.....ایک جنتی حور کا نکاح کرنا ہے.....میں اس کی محفل عروسی میں شرکت کیلئے جا رہا ہوں.....یہ حضرت حسنؓ کا خواب البدایۃ والنہایۃ میں موجود ہے.....کتنا عظیم انسان ہے عثمانؓ.....

مسجد نبویؐ کی توسیع:۔

میرے بھائیو.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے ایک مسجد کی جگہ خرید کر وقف کر دے گا.....وہ جنتی ہے.....سیدنا عثمانؓ اٹھ کر کھڑے ہو گئے.....سیدنا عثمان غنیؓ نے بتیس ہزار درہم اسی جگہ پر دے دیئے .....اور مسجد نبویؐ سے ملحقہ سارے مکانات خرید کر سیدنا عثمانؓ نے مسجد میں دے دیئے.....جاؤ جا کر آج بھی مدینہ کے پٹواری کی فائلوں کو کھول کر دیکھ لو کہ مدینہ منورہ کی ان فائلوں میں.....ان جمع بندیوں میں.....مسجد نبویؐ

Scanned with CamScanner

والی جگہ میں عثمان غنیؓ کا نام لکھا ہوا ہے.....

کنواں خرید کر وقف کر دیا:۔

بئر رومہ ایک یہودی کا کنواں ہے.....اس یہودی سے پینے کا پانی صحابہ کو خریدنا پڑتا تھا.....مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا .....من یحضر بئر رومہ فلہ الجنہ .....جو آدمی یہ کنواں خرید کر وقف کرے گا.....میں اس کیلئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں.....سیدنا عثمان غنیؓ نے بیس ہزار درہم یہودی کو دے دیئے.....اور وہ کنواں خرید کر وقف کر دیا.....(بخاری شریف ص ۳۸۹، ۵۲۲ ج ۱)

جنتی انسان دیکھ لو:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او لوگو.....کیا تم لوگ جنتی دیکھنا چاہتے ہو.....لوگوں نے کہا جی ہاں.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کے چہرے پر نقاب ہے وہ جنتی ہے.....لوگ بھاگ کر اس کے پاس گئے.....وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ جنتی کیسا ہے.....لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم نے اس نقاب پوش کے چہرے پر سے کپڑا ہٹایا.....تو وہ سیدنا عثمان غنیؓ تھے.....

جس کا حیا خود رسولؐ نے کیا:۔

میرے بھائیو.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکان اس طرح بنا ہوا تھا .....کہ اگر کوئی آدمی دروازے سے داخل ہوتا.....تو پہلے اس دیوار سے گذر کر جاتا جس سے آنا جانا صاف دکھائی دیتا تھا.....چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دیوار کے اوپر سے ایک آدمی گزر رہا ہے.....اور وہ آدمی ابوبکر

Scanned with CamScanner

صدیق ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا لیکن اپنے معمول پر ہی اندر بیٹھے رہے..... جب سیدنا عمر فاروق آئے تو پھر بھی حضورؐ اسی طرح بیٹھے رہے ..... لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ سیدنا عثمان غنیؓ دیوار کے قریب سے گزر رہے ہیں..... تو اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے ہیں.....

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ..... میرے باپ ابوبکرؓ آئے آپؐ بیٹھے رہے..... عمرؓ آئے آپؐ بیٹھے رہے ..... لیکن جب عثمان غنی آئے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے..... کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ عثمان غنیؓ آپؐ کے داماد ہیں..... اور آپ نے داماد کی عزت کی ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں عائشہؓ..... میں اس عثمانؓ سے کیوں حیا نہ کروں ..... جس سے آسمانوں کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں..... مسلم شریف میں حدیث مبارک ان الفاظ سے مروی ہے ..... عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان الاستحى من رجل يستيحى منه الملائكته..... (رواہ مسلم)

خلافت عثمانیؓ:۔

میرے دوستو..... سیدنا فاروق اعظمؓ کو فیروز ایرانی نے شہید کیا ..... عمرؓ فاروق کی شہادت کے بعد ایرانیوں نے سمجھا کہ اسلام ختم ہو گیا ..... سیدنا عثمان غنیؓ تشریف لائے..... سیدنا عثمان غنی طبعاً شریف آدمی تھے..... چھ سال تک عثمان غنیؓ کی فتوحات کا دور ہے.....

حضرت عثمان غنیؓ کی کل عمر بیاسی (۸۲) سال تھی..... حضرت عثمان غنیؓ نے بارہ (۱۲) سال کے زمانے میں..... چوالیس (۴۴) لاکھ

Scanned with CamScanner

مربع میل پر اسلامی خلافت قائم کی.....حضرت عمرؓ فاروق کا دور خلافت بائیس (۲۲) لاکھ مربع میل زمین پر قائم تھا.....حضرت عثمان غنیؓ نے بائیس (۲۲) لاکھ مربع میل اور فتح کر کے .....چوالیس (۴۴) لاکھ مربع میل زمین پر اسلامی پرچم لہرایا.....

اور آپ کا پاکستان کراچی سے لے کر پشاور تک .....پھیلے تین لاکھ مربع میل پر قائم ہے.....اور عثمان غنیؓ کا دور خلافت چوالیس (۴۴) لاکھ مربع میل پر قائم تھا.....اتنی بڑی عثمانی سلطنت تھی.....

ابن سبا کی سازشیں:۔

چھ سال امن سے گزرے..... چھ سال کے بعد پھر اختلاف کا دور شروع ہوا.....سازشیں شروع ہوگئیں.....پھر ایسا وقت آیا.....کہ مصر کے اندر عبداللہ ابن سبا جو رافضی مذہب کا بانی ہے.....یہ مدینے میں آیا .....سیدنا عثمان غنیؓ نے اس کو شرارتوں کی وجہ سے مدینے سے نکال دیا تھا .....یہ یہاں سے اٹھا مصر میں جا کر آباد ہو گیا.....

پہلی سازش:۔

اس نے سب سے پہلے دنیا میں یہ نعرہ لگایا کہ خلافت .....ابوبکرؓ وعمرؓ اور عثمانؓ کا حق نہیں تھا.....خلافت تو دراصل علیؓ کا حق تھا.....سب سے پہلے مصر میں اس نعرے کو بلند کرنے والا عبداللہ ابن سبا تھا.....اس نعرے کی بنیاد پر ساڑھے چار سو بلوائیوں کو اس نے تیار کر لیا.....اور کہا کہ مدینہ منورہ جاؤ اور عثمان غنیؓ کو قتل کر ڈالو یا ان سے خلافت چھین لو.....تا کہ ہم حضرت علیؓ کو خلیفہ بنا سکیں.....یہ اس کا نعرہ تھا.....شیر خدا سیدنا علیؓ المرتضی کو اس بات کی کوئی خبر نہیں تھی.....

Scanned with CamScanner

دوسری سازش:۔

ساڑھے چار سو باغیوں نے موقع تلاش کیا.....اور کہا کہ ایک موقع ہے.....یعنی جب لوگ حج کو چلے جائیں گے تو پھر کچھ کریں گے.....ذی قعدہ کی تقریباً ۸ تاریخ بنتی ہے.....سیدنا عثمان غنیؓ مدینہ میں موجود ہیں.....اکثر لوگ حج کو چلے گئے.....ساڑھے چار سو باغی مدینہ میں داخل ہوئے.....ان کا مطالبہ کیا ہے.....خلافت چھوڑ دے بس اور کوئی مطالبہ نہیں ہے.....مسجد میں داخل ہو گئے.....

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہیں.....جب خطبہ شروع کیا تو ایک آدمی کھڑا ہوا.....وہ کہنے لگا امیر المؤمنین عثمانؓ خطبہ بند کر دے.....سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خطبہ بند نہیں کیا.....بلکہ خطبہ جاری رکھا.....

دوسرا کھڑا ہو گیا

تیسرا کھڑا ہو گیا

چوتھا کھڑا ہو گیا

ساڑھے چار سو بیک وقت کھڑے ہو گئے.....اور کہنے لگے اے عثمانؓ خطبہ بند کر دو.....ہم تمہارا خطبہ سننے کے لئے تیار نہیں ہیں.....جب حضرت عثمان غنیؓ نے خطبہ بند نہیں کیا.....تو ایک باغی نے نیچے سے پتھر اٹھا کر عثمان غنیؓ کے چہرے پر مارے.....اور ایک باغی آگے بڑھا.....اس نے عثمان غنیؓ کے ہاتھ سے وہ عصا مبارک پکڑ لیا.....جس پر آسرا لگا کر وہ خطبہ دیا کرتے تھے.....~~اسوہ~~عصا پکڑ کر دوسری طرف کر کے.....دو آدمیوں نے مل کر توڑ دیا.....

Scanned with CamScanner

ان ظالموں نے یہ نہ سوچا کہ یہ وہی عصا ہے..... جس عصا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسرا لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے..... وہ عصا مبارک توڑ کر پھینک دیا..... عثمان غنیؓ کے چہرے پر پتھر مارے..... پیغمبرؐ کا دوہرا داماد جس کو باری باری نبوت نے دو بیٹیاں عطا فرمائیں تھیں..... بے ہوش ہو کر زخمی چہرے کے ساتھ زمین پر گر پڑتا ہے..... عثمان غنیؓ کو اٹھا کر گھر لے جایا گیا..... منہ میں دودھ اور شہد ڈالا گیا..... حضرت عثمانؓ غنی کو تھوڑی دیر بعد ہوش آیا..... سرہانے علی المرتضیٰؓ بیٹھے ہیں.....

حضرت علیؓ نے فرمایا امیر المؤمنین آپ کا کیا حال ہے..... میں قربان جاؤں اس مدینے کے مظلوم پر..... کہ اس نے ہوش میں آنے پر پوچھا کہ اے علیؓ..... میرا حال کیوں پوچھتے ہو مجھے بتاؤ کہ میرے محمدؐ کے مدینے کا کیا حال ہے.....

چنانچہ حضرت علیؓ نے فرمایا اے امیر المؤمنین..... ہم آپ کا حال پوچھتے ہیں..... آپ مدینے والوں کا حال پوچھتے ہیں..... حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اے علی..... تجھے پتہ نہیں یہ مدینہ مصطفیٰؐ کا مدینہ ہے..... قیامت کے دن میں اپنے نبی کو کیا جواب دوں گا..... کہ میں تمہارے مدینے کو..... کس حال میں چھوڑ کر آیا تھا.....

سیدنا عثمانؓ پر پابندیاں:۔

تھوڑی دیر گزری مدینہ میں ایک آدمی نے اعلان کیا..... خبردار کوئی آدمی کوشش نہ کرے..... ہم عثمان غنی کو مسجد نبوی میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے.....

ایک نے کہا خبردار عثمان غنیؓ..... مسجد نبویؐ میں جماعت نہیں

Scanned with CamScanner

کراسکتا.....ایک نے کہا خبردار عثمان غنیؓ.....خطبہ نہیں دے سکتے .....ایک نے کہا خبردار عثمان غنیؓ.....اپنے گھر سے باہر نہیں نکل سکتے .....یہ اعلان ہورہے ہیں.....

دامادرسول بھی نظر بند:۔

مظلوم مدینہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو.....اپنے مکان میں بند سات دن گزر گئے.....باغیوں نے کہا کہ آج کے بعد عثمان غنیؓ کے گھر میں کوئی آدمی کھانا نہیں لے جاسکتا.....باغیوں نے محاصرہ کرلیا.....ایک دن محاصرہ نہیں.....

دودن	.....	گذر گئے
تین دن	.....	گذر گئے
چاردن	.....	گذر گئے
پانچ دن	.....	گذر گئے
چھ دن	.....	گذر گئے
دس دن	.....	گذر گئے
بارہ دن	.....	گذر گئے
پندرہ دن	.....	گذر گئے
بیس دن	.....	گذر گئے

لیکن مدینے کا مظلوم اپنے گھر میں بند ہے.....بیس دن گزر گئے .....لیکن کوئی روٹی نہیں لے جاسکتا.....کوئی پانی نہیں لے جاسکتا.....

حضرت علیؓ بارہ دنوں کے بعد تشریف لائے.....فرمایا.....

اے عثمانؓ اگر آپ مجھے اجازت دیں.....میں ان کو ٹھیک کرتا ہوں.....

Scanned with CamScanner

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ تشریف لائے ..... عرض کیا کہ آپ ہمیں اجازت دیں ..... ہم ان باغیوں کو قتل کر ڈالیں .....

سیدنا عثمانؓ غنی نے فرمایا ..... اے مغیرہؓ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو ..... اے علیؓ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو ..... تو پھر خاموش ہو کر اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ ..... عثمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا ..... لیکن ایسا خلیفہ نہیں بننا چاہتا کہ جس کے دور میں ..... مدینے کی گلیوں میں مسلمانوں کا خون بہے .....

حضرت مغیرہؓ نے فرمایا ..... پھر آپ مدینہ چھوڑ دیں مکے چلے جائیں ..... حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں محمد علیہ السلام کا مدینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا ..... پھر فرمایا کہ آپ ملک شام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جائیں ..... فرمایا میں یہ بھی نہیں کر سکتا ..... عثمانؓ غنی گھر میں موجود ہیں .....

دو شہید دو ساقی :۔

سیدنا علی المرتضیٰ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ..... صحابہؓ روتے ہوئے گھروں کو چلے گئے ..... اور مدینے کا مظلوم اپنے گھر میں اللہ کا قرآن پڑھ رہا ہے ..... پندرہ دن گذر گئے ..... بیس دن گذر گئے .....

حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت علی المرتضیٰؓ کو پیغام بھیجا کہ اگر مجھے پانی بھیج سکتے ہو تو کچھ پانی بھیجو ..... چنانچہ البدایۃ میں موجود ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر گئے ..... پانی کا مشکیزہ بھرا ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشکیزہ اپنے کندھوں پر رکھا ..... اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیلئے پانی لا رہے ہیں .....

میرے دوستو ..... میں سیدنا عثمانؓ کی عظمت پر قربان جاؤں

Scanned with CamScanner

.....تو اس حسینؓ کی عظمت کو بیان کرتا ہے کہ جس کا ساقی عباسؓ تھا.....
کربلا کے میدان میں حسینؓ کو عباسؓ نے پانی پلایا تھا.....لیکن اس عثمان کو
یاد نہیں کرتا کہ کربلا کے میدان میں .....پیاسا حسینؓ تھا.....ساقی
عباسؓ تھا.....اور یہاں مدینہ کی گلیوں میں .....پیاسا عثمانؓ تھا .....
اور ساقی علی المرتضیٰؓ تھا.....

حضرت علیؓ پانی کا مشکیزہ لے کر حضرت عثمانؓ کے گھر کے قریب پہنچنے
والے ہیں.....باغیوں نے تیر مارا تو وہ تیر اس مشکیزے کے اندر سے گذر
گیا اور سارا پانی نیچے بہہ گیا.....ایک قطرہ بھی پانی کا اس مشکیزے میں نہیں
بچا.....حضرت علیؓ دروازے پر کھڑے ہیں.....حضرت علی المرتضیٰ
ؓ نے اس دروازے کے باہر کھڑے ہو کر فرمایا.....اے امیر المؤمنین میں پانی
تو لایا تھا.....لیکن پانی آپ تک ان ظالموں نے پہنچنے نہ دیا.....

علیؓ کی پگڑی غنیؓ کی گود میں:۔

سیدنا علیؓ نے اپنے سر کی پگڑی اتار کر دروازے کے اوپر سے.....
سیدنا عثمان غنیؓ کی جھولی میں پھینکی.....پگڑی اتار کر کسی کی جھولی میں پھینکنا
اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ اے عثمانؓ .....میں تیرے لئے قربانی دینے
کیلئے تیار ہوں.....میں تجھ پر قربان ہوں.....میرے پاس کوئی اور چیز
نہیں.....میرے سر کی عزت ہے.....جس کو میں تیری جھولی میں ڈال
رہا ہوں.....سیدنا عثمان غنیؓ قرآن کی تلاوت میں مصروف ہیں.....

علیؓ کا سوال اور غنیؓ کا جواب:۔

حضرت علی المرتضیٰؓ نے پوچھا.....اے امیر المؤمنین بیس دن گذر

Scanned with CamScanner

گئے.....پھر پچیس دن گذر گئے.....حضرت علیؓ تشریف لائے.....
.....پچیس دنوں کے بعد فرمایا امیر المؤمنین.....پچیس دن گذر گئے کھانا نہیں ملا.....پانی نہیں ملا.....کیسے گذارا کرتے ہو.....اس مدینے کے مظلوم کی بات سنو.....

مظلوم مدینہ نے کہا
امام مظلوم نے کہا
شہید مدینہ نے کہا
دامادرسولؐ نے کہا
امیر المؤمنین نے کہا

اے علیؓ بھوک لگتی ہے.....تو نماز پڑھتا ہوں.....اور اگر پیاس لگتی ہے.....تو پھر قرآن پڑھتا ہوں.....

کرسی کا نشہ:۔

میرے دوستو.....سینتیس (۳۷) دن گذر گئے.....عثمان غنیؓ سینتیس (۳۷) دنوں کے بعد تشریف لائے.....

میرے دوستو.....مدینے کے اس مظلوم کی حالت کو دیکھو.....
سیدنا عثمان غنیؓ مکان کی چھت پر کھڑے ہیں.....فرمایا او باغیو.....
میری بات سنو.....مجھے پہچانو کیا میں وہ عثمان نہیں ہوں.....جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جنت میں ہر نبی کا ساتھی ہوگا.....میرا ساتھی جنت میں عثمان غنیؓ ہوگا.....

اولوگو.....کیا میں وہ عثمان نہیں ہوں.....جس نے رومہ کا کنواں خرید کر دیا تھا.....اور آج اس کنوئیں سے جو میرا خریدا ہوا ہے

Scanned with CamScanner

.....تم مجھے دو گھونٹ پانی پینے کی اجازت نہیں دیتے ہو.....

اوباغیو.....کیا میں وہ عثمان نہیں ہوں.....جس نے مسجد نبویؐ کی جگہ خرید کر وقف کی تھی.....میں آج اپنی خریدی ہوئی جگہ پر دو رکعت نفل پڑھنے کی اجازت مانگتا ہوں.....تم مجھے وہاں بھی دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے.....باغیوں نے کہا کہ عثمانؓ تیری ساری باتیں ٹھیک ہیں.....لیکن خلافت چھوڑ دے.....ہم تیری کسی بات کو سننے کیلئے تیار نہیں ہیں.....

فرمان رسولؐ پر جان بھی قربان ہے:۔

سیدنا عثمانؓ نے فرمایا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان یاد ہے .....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمانؓ.....ایک وقت آئے گا اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی قمیض پہنائے گا.....ساری دنیا کہے گی کہ خلافت کی قمیض اتار دے.....اگر تو نے قمیض اتار دی تو قیامت کے دن تجھ سے پوچھا جائے گا.....اے عثمانؓ کبھی بھی قمیض نہ اتارنا.....

سیدنا عثمان غنیؓ نے فرمایا اوباغیو.....میں اپنے پیغمبر کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا.....سیدنا عثمان غنیؓ یہ کہہ کر مکان کی چھت سے نیچے اتر آئے .....حضرت علیؓ یہ خطبہ سن کر رونے لگے.....حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے بیٹے محمد اور عبداللہ بھی رونے لگے.....

نبیؐ کے نواسے غنیؓ کے چوکیدار:۔

حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں حضرات حسن و حسین کو کہا کہ بیٹو جاؤ..... مجھے خطرہ ہے کہ کہیں باغی تمہارے چچا کو شہید نہ کر دیں.....جاؤ اپنے چچا

Scanned with CamScanner

کے دربان بن جاؤ.....

حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں حسنؓ و حسینؓ کو بھیجا.....اور آ کر وہ دونوں شہزادے حضرت عثمان غنیؓ کے دروازے کے چوکیدار بن گئے.....

سیدنا حسنؓ و حسینؓ چوکیدار کیوں بنے.....

لوگ کہتے ہیں کہ وہ چوکیدار تھے.....میں کہتا ہوں کہ صرف چوکیدار نہ تھے.....بلکہ سیدنا عثمان غنیؓ کی عثمانی یونیورسٹی میں حسنؓ و حسینؓ داخلہ لینے آئے تھے.....تا کہ اس یونیورسٹی میں داخلہ لے کر آج وہ یہ سبق سیکھ کر جائیں.....کہ پیاسا رہ کر قرآن کیسے پڑھا جاتا ہے.....

حضرت عثمان غنیؓ اپنے مکان کے اندر قرآن پڑھ رہے ہیں.....

اور باہر حسنؓ و حسینؓ، محمد بن طلحہؓ، عبداللہ ابن زبیرؓ کھڑے ہیں.....جمعۃ المبارک کا دن آیا.....چالیس دن کا بھوکا پیاسا عثمان غنیؓ ہے.....

شہادت کی تیاری:۔

حضرت نائلہؓ زوجہ عثمانؓ فرماتی ہیں کہ تہجد کا وقت ہے.....میرے شوہر تہجد کے وقت اٹھے اور فرمایا اے نائلہ.....میری شہادت کا وقت قریب آ چکا ہے.....حضرت نائلہؓ رونے لگی.....فرمایا امیر المؤمنین لوگ آپ کو قتل نہیں کر سکتے.....فرمایا نائلہؓ میری شہادت کا وقت قریب آ چکا ہے.....میرا پاجامہ نکالو.....میرے لئے پاجامہ تیار کرو.....مجھے صاف کپڑے پہناؤ.....نائلہؓ کہتی ہے کہ شہادت کے دن صبح امیر المؤمنین نے اچھے کپڑے پہنے.....

بڑے خوش ہیں.....میں نے پوچھا امیر المؤمنین آج کیا بات ہے.....فرمایا مجھے خواب میں ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

Scanned with CamScanner

ہوئی ہے..... حضورؐ نے فرمایا عثمانؓ آج چالیس دن ہو گئے ہیں.....
تو نے روزہ رکھا ہوا ہے..... آج چالیس دن کے بعد تیرا روزہ افطار ہوگا
..... حوض کوثر پر آ کر تو ہمارے ساتھ مل جائے گا.....

باحیا شوہر کی باوفا بیوی:۔

حضرت نائلہ فرماتی ہیں کہ سیدنا عثمان غنیؓ تلاوت میں مصروف ہو گئے
..... فجر کی نماز پڑھی پھر تلاوت میں مصروف ہو گئے ..... جمعہ کا دن تھا
صبح دس بجے کا وقت ہے..... مکان کی پچھلی طرف سے چار باغیوں نے
دیوار پھلانگی..... ایک باغی اندر داخل ہو گیا جس کا نام کنانہ بن بشر تھا
..... کنانہ بن بشر نے اندر داخل ہوتے ہی عثمان غنیؓ کی داڑھی پکڑ لی
..... اور کہا کہ امیر المؤمنین ہم نے کہا تھا کہ خلافت چھوڑ دے.....

ایک اور آدمی آگے آیا جس کا نام عمرو بن الحمق تھا..... یہ سینہ پر چڑھ گیا
..... اور جسم کے مختلف حصوں پر پے در پے نوے زخم لگائے..... ایک اور
آدمی آگے آیا..... جس کا نام مالک الاشتر بلخی تھا..... باری باری آگے آئے
..... ایک ظالم نے قریب ہو کر عثمان غنیؓ کے سر اقدس پر لوہے کی لٹھ ماری
..... یہ لٹھ مارنے والا بدبخت کنانہ بن بشر ہی تھا..... جب اس نے زور سے
لٹھ ماری تو سیدنا عثمانؓ پہلو کے بل زمین پر گر گئے..... اس وقت بھی انکی زبان
سے..... بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ..... کا جملہ نکلا..... اور سر
سے لہو کے فوارے جاری ہو گئے.....

ایک اور آدمی آگے آیا اس نے سیدنا عثمان غنیؓ کے تلوار یا خنجر مارنا چاہا
..... تو عثمان غنی کی وفادار بیوی حضرت نائلہؓ نے بھاگ کر پکڑا..... جس
وجہ سے حضرت نائلہؓ کی انگلیاں کٹ کر زمین پر جا گریں..... جب حضرت

Scanned with CamScanner

نائلہؓ کی انگلیاں کٹیں تو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو آ گئے۔
.....اور فرمایا اے اللہ میرے حرم پر حملہ کر دیا.....

اے اللہ اس کے ..... ہاتھ توڑ دے
اے اللہ اس کے ..... پاؤں توڑ دے
اے اللہ اس کو ..... جہنم میں پھینک دے

اور اس نے حضرت عثمانؓ کے سینے میں خنجر پیوست کر دیا.....تیسرا آدمی آیا.....اس نے عثمانؓ کو پکڑا اور پکڑ کر نیچے گرایا.....عثمانؓ کی لاش کو پکڑ کر گھسیٹا.....گھسیٹ کر باہر کوڑا کرکٹ پر ڈال دیا.....

خونِ عثمانؓ بر گودِ قرآن:۔

خون بہہ رہا ہے.....قرآن پاک کے صفحات خون سے رنگین ہو گئے ہیں.....عثمان غنیؓ کا چہرہ خون آلود ہے.....قرآن کا دامن خون آلود ہے .....اور صفحے خون سے رنگین ہو چکے ہیں.....عثمان غنیؓ مظلوم ہے..... .....اس کو ذبح کر کے اس کی لاش کوڑے کرکٹ پر ڈال دی.....اس مدینے کے مظلوم کو دیکھو.....شہید مدینہ کو دیکھو.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد کو دیکھو.....حضرت نائلہ کہتی ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے.....مسجد نبویؐ میں اذان کی آواز نہیں آئی.....

باغیوں کی پابندیاں:۔

باغیوں نے اعلان کیا.....خبردار.....

کوئی عثمان رضی اللہ عنہ کو کفن نہیں پہنا سکتا
کوئی عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن نہیں کر سکتا

Scanned with CamScanner

کوئی عثمان ؓ کی لاش نہیں اٹھا سکتا
کوئی عثمان ؓ کو غسل نہیں دے سکتا

کسی ایسے مظلوم کے ساتھ..... کسی ایسے شہید کے ساتھ.....
کوئی ایسی مظلومیت کی داستان تو وابستہ نہیں ہے..... جو داستان بعد میں آنے والے شہداء کیلئے مثال بن جائے.....

حضرت نائلہ ؓ کہتی ہے کہ میں اپنے مظلوم عثمان ؓ کی لاش پر بیٹھی ہوں .....میرے دل میں خیال آیا کہ اس مظلوم کے چہرے پر کپڑا ڈال دوں .....خون آلود چہرہ ہے..... کہنے لگی میں مکان کے اندر کپڑا لینے گئی .....تو میں نے دیکھا کہ سارے مکان کا سامان جل چکا ہے..... سارے مکان کو آگ لگا دی گئی ہے..... عثمان ؓ کتنا مظلوم ہے..... فرمایا جب کوئی کپڑا نہ ملا تو میں نے اپنے سر کا دوپٹہ اتار کر..... مظلوم مدینہ سیدنا عثمان ؓ کے چہرے پر ڈال دیا.....

مظلوم مدینہ کی مظلوم بیوی:۔

کسی عورت کا خاوند فوت ہو جائے..... تو اس عورت کا باپ آتا ہے .....اس کا بھائی آتا ہے..... اسکے سر پر ہاتھ رکھتا ہے..... کہتا ہے بہن اگر تیرا سہاگ اجڑ گیا ہے..... تو کوئی بات نہیں ہم تیرے محافظ ہیں .....باپ کہتا ہے بیٹی تیرا سہاگ اجڑ گیا ہے تو کوئی بات نہیں..... ہم تیرے محافظ ہیں.....

لیکن آج سارا دن گذر گیا ہے..... ساری رات گذر گئی ہے .....حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کو مدینے کی گلیوں سے تسلی دینے والا کوئی نہیں آیا..... مکان کے باہر پہرہ لگا ہوا ہے..... حضرت نائلہ ؓ کہتی ہیں

Scanned with CamScanner

چوبیس گھنٹے گذر گئے.....

ظلم کی اخیر ہوگئی:۔

چوبیس گھنٹے کے بعد صبح دس بجے کا وقت ہے..... تیزی سے ایک آدمی بھاگتا ہوا آیا..... حضرت نائلہؓ فرمانے لگیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ کوئی سیدنا عثمان غنی کا غم گسار ہوگا..... مجھے تسلی دے گا..... کہنے لگی جب وہ قریب آیا..... تو اس بد بخت نے ظلم کا مظاہرہ کرتے ہوئے..... ایسا رویہ اپنایا کہ جو چشم فلک نے کبھی نہ دیکھا ہوگا..... بھاگ کر عثمانؓ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور ایک زوردار طمانچہ عثمانؓ کے منہ پر مار دیا.....

اے عثمانؓ تو کتنا مظلوم ہے..... بیاسی سال کا مظلوم بوڑھا جس نے زندگی میں کسی کو گالی نہیں دی..... جس نے زندگی میں کسی کو برا نہیں کہا..... جس نے نظر اٹھا کر کسی غیر محرم کو کبھی نہیں دیکھا..... جس نے کبھی اپنے نوکر کو بھی کیوں نہیں کہا..... یعنی کیوں کا لفظ نہیں بولا..... آج وہ کتنا مظلوم ہے کہ اس کی لاش کوڑے کرکٹ پر پڑی ہوئی ہے..... اور اس کی بیوی آنسو بہا رہی ہے..... جنازہ اٹھانے کی بھی اجازت نہیں ہے..... دو دن گذر گئے..... تین دن گذر گئے.....

اُم المؤمنینؓ کی دھمکی:۔

میرے غیور دوستو..... جب تین دن گذر گئے..... اور صبر کے پیمانے لبریز ہوئے..... تو پھر شیر اسلام کی بہن..... یعنی سیدنا امیر معاویہؓ کی بہن اُمِ حبیبہؓ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے رہا نہ گیا..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی محترمہ سیدہ اُم حبیبہؓ مسجد نبوی کی

Scanned with CamScanner

سیڑھیوں پر آ کر کھڑی ہوگئی.....اور فرمایا.....او باغیو.....اگر آج تم نے سیدنا عثمانؓ کا جنازہ نہ اٹھانے دیا.....تو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سر سے دوپٹہ اتار کر مدینہ کی گلیوں میں آجاؤں گی.....

جنازہ کس نے اٹھایا:۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں.....کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اگر دوپٹہ اتار دیتی.....تو آسمان سے پتھر برستے.....اور زمین پھٹ جاتی.....تو حضرت اُم حبیبہؓ کی دھمکی سے باغی ڈر گئے.....انہوں نے نے کہا اُم حبیبہؓ جنازہ اٹھا سکتے ہو.....کل چار آدمی رات کے وقت نماز عشاء کے بعد جنازہ اٹھالیں.....یعنی.....

حضرت علیؓ

حضرت حسنؓ

حضرت حسینؓ

حضرت محمد بن طلحہؓ

یہ حضرات سیدنا عثمان غنی کا جنازہ اٹھانے کیلئے آئے.....جنازہ اٹھایا.....چار سے زیادہ کوئی جنازہ نہیں پڑھ سکتا.....کوئی جنازے میں نہیں جا سکتا.....ان چار آدمیوں نے جنازہ اٹھایا.....حضرت نائلہؓ اپنی کٹی ہوئی انگلیوں کے ساتھ.....جنازے کے آگے آگے چراغ لے کر جارہی ہیں.....آنکھوں سے آنسو جاری ہیں.....

مظلوم مدینہ کا جنازہ:۔

ہائے کعب بن مالک نے اپنے مرثیے میں کہا.....کیا عجیب بات لکھی ہے.....وہ کہتا ہے کہ.....جب عثمانؓ کا جنازہ گلیوں سے گذر

Scanned with CamScanner

رہا تھا..... تو عجیب منظر تھا..... جب جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کے قریب پہنچا..... تو حاطف غیب سے آواز آئی..... اے روضے میں سونے والے پیغمبر..... اپنا چہرہ قبر سے اٹھا کر اس مظلوم کو دیکھ لے کہ جس کو تو نے باری باری دو بیٹیاں عطا فرمائی تھیں..... آج یہ کتنا مظلوم ہے کہ اسکے جنازے میں چار سے زیادہ آدمی نہیں آسکتے..... ہائے..... کعب کہتا ہے کہ تو اپنے مالک کی موت پر روتا ہے..... تو اس عثمانؓ کی شہادت پر اشک کیوں نہیں بہاتا.....

جس کی شہادت سے ..... زمین وآسمان روئے
جس کی شہادت سے ..... پہاڑوں میں زلزلہ آیا
جس کی شہادت سے ..... سمندروں کا پانی ٹھہر گیا
جس کی شہادت سے ..... آسمانوں کے فرشتے روئے
جس کی شہادت سے ..... آسمانوں کے پرندے روئے

پھولوں کی جگہ پتھر برسے:۔

ذرا توجہ کر..... جب تیرے عزیز کا جنازہ تیرے شہر کے بازاروں سے گذرے..... تو لوگ پھول برسائیں..... لیکن عثمانؓ اتنا مظلوم ہے کہ مدینے کی گلیوں سے عثمانؓ کا جنازہ اٹھا..... تو باغیوں نے مکانوں کی چھتوں سے..... عثمانؓ کے جنازے پر پتھر برسائے..... جنازہ جنت البقیع میں باہر جا کر رکھا گیا.....

مدفن عثمانؓ:۔

میرے دوستو..... جنازہ جب لے جا کر رکھا گیا..... تو باغیوں نے کہا خبردار سیدنا عثمانؓ کو مسلمانوں کے [illegible]

Scanned with CamScanner

اجازت نہیں.....تو پھر ایک کونے میں دفن کیا گیا.....یہ سیدنا عثمانؓ کی کرامت ہے کہ جس کونے میں.....مظلوم عثمانؓ کو دفن کیا گیا تھا.....آج وہی کونہ جنت البقیع کا درمیان نظر آتا ہے.....چنانچہ سیدنا عثمان غنیؓ جنت البقیع کے درمیان میں دفن ہیں.....اور عثمان غنیؓ کو حلیمہ سعدیہؓ کے قدموں میں جگہ ملی ہے.....

ابن علیؒ کا خواب:۔

عثمانؓ تو کتنا مظلوم ہے.....عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں .....البدلیۃ والنہایۃ میں یہ خواب موجود ہے.....حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ جس رات سیدنا عثمانؓ کو شہید کیا گیا.....تو میں نے خواب میں اپنے نانا کو دیکھا .....میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں پریشان ہیں.....اور میں دیکھتا کیا ہوں.....حضورؐ عرش الٰہی کا پایہ پکڑ کر کھڑے ہیں.....تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابوبکرؓ صدیق تشریف لائے.....وہ بھی پریشان ہیں.....حضورؐ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے.....پھر حضرت عمرؓ آئے.....اور وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہو گئے.....

حضرت حسنؒ کہتے ہیں کہ میں نے اسکے بعد دیکھا کہ سیدنا عثمان آئے .....ان کے ہاتھوں میں اپنا سر پکڑا ہوا ہے.....ہائے اپنا سر ہے .....ابوبکرؓ و عمرؓ اور پیغمبرؐ کی محفل میں سیدنا عثمان غنیؓ آئے.....اپنے ہاتھوں میں اپنا سر پکڑا ہوا ہے.....سر سے خون بہہ رہا ہے.....اور فرمایا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم.....اس قوم سے یہ پوچھ کر بتاؤ کہ کس جرم میں مجھے ذبح کیا گیا ہے.....میرا جرم کیا ہے.....

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اسی وقت عرش الٰہی ہلنے لگا

Scanned with CamScanner

.....عرش کا پایہ ہلنے لگا.....تھوڑی دیر کے بعد خون کی دوندیاں آسمانوں سے زمین کی طرف بہادی گئیں.....اور آواز آئی کہ آج تک کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو قتل نہیں کیا تھا.....لیکن عثمانؓ کی شہادت کے بعد اب مسلمان مسلمان کو قتل کرتا رہے گا.....

قاتلین عثمانؓ کا انجام:۔

عبداللہ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا .....تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا.....وہ غلاف کعبہ پکڑ کر رو رہا تھا .....اور کہتا تھا اے اللہ مجھے معاف کر دے.....لیکن مجھے پتہ ہے تو مجھے معاف نہیں کرے گا.....کہنے لگا چالیس سال سے تیرے دروازے پر روتا چلا آرہا ہوں.....لیکن مجھے پتہ ہے کہ تو مجھے معاف نہیں کرے گا.....

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا بازو پکڑ لیا..... میں نے کہا تو کون ہے؟.....کہنے لگا میں وہ بدنصیب کنانہ بن بشر ہوں .....جس نے عثمان غنیؓ کے سر اقدس پر لوہے کی لٹھ ماری تھی.....جس ہاتھ سے میں نے لٹھ ماری تھی.....اے عبداللہ دیکھو میرا یہ ہاتھ لکڑی کا بن چکا ہے.....اور چالیس سال سے میں رو رہا ہوں لیکن مجھے معافی نہیں ملتی..... عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا.....دفع ہو جا روئے زمین پر تجھ سے بڑا بد بخت کوئی نہیں.....

ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں ملک شام سے واپس آرہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ جامع مسجد کے آگے.....ایک آدمی تڑپ رہا ہے.....میں قریب ہوا تو اس نے کہا ابوموسیٰ پیچھے ہٹ جائیں.....میں حیران ہوا کہ یہ مجھے کیسے جانتا ہے.....لیکن میں قریب ہو کر اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ تو

Scanned with CamScanner

کون ہے.....جبکہ وہ مجھ سے کہنے لگا ابو موسیٰ پیچھے ہٹ جا.....میرے قریب نہ ہونا.....میں نے پوچھا کیا بات ہے.....تو وہ رو کر کہنے لگا اے ابو موسیٰ مجھے نہیں جانتے ہو.....میں نے کہا کہ میں تجھے نہیں پہچانتا .....اے ابو موسیٰ میں وہ بدنصیب عمرو بن حمق ہوں ..... جس نے سیدنا عثمان غنیؓ کی حرم اقدس پر خنجر چلایا تھا.....اور حضرت نائلہ کی انگلیاں کٹ کر زمین پر گر پڑیں تھیں .....تو عثمانؓ نے فرمایا تھا اے اللہ اس کے ہاتھ توڑ دے.....اس کے پاؤں توڑ دے.....اور اس کو جہنم میں ڈال دے.....ابو موسیٰ دیکھو .....یہ میرے دونوں ہاتھ ٹوٹ چکے ہیں .....میرے پاؤں ٹوٹ چکے ہیں.....اب صرف جہنم میں جانا باقی رہ گیا ہے.....

شہادت عثمان رضی اللہ عنہ پر صحابہ کا بیان:۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں.....کہ عثمانؓ کی شہادت پر صحابہؓ نے کہا.....

آسمان پھٹ جاتا تو حق ہوتا
زمین پھٹ جاتی تو حق ہوتا
پتھر ریزہ ریزہ ہو جاتے تو حق ہوتا
آگ ہمیشہ کے لئے بجھ جاتی تو حق ہوتا

..... یعنی .....

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلومیت سے
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر ظلم اور تشدد سے

Scanned with CamScanner

دامادِ رسول کا یومِ شہادت:۔

میرے بھائیو.....آج اس کی مظلومیت کا دن اٹھا رہ ذوالحجہ آتا ہے.....اور خاموشی سے گذر جاتا ہے.....نہ مجھے تکلیف ہے .....نہ آپ کو تکلیف ہے.....نہ پیر کو تکلیف ہے.....نہ مولوی کو تکلیف ہے.....نہ چوہدری کو تکلیف ہے.....

ہائے وہ اتنا مظلوم ہے کہ چودہ سو سال پہلے.....جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے میں شہید ہوتا ہے.....پیغمبرؐ کے پڑوس میں شہید ہوتا ہے.....اس کی شہادت کی خبر.....

نہ ریڈیو میں آئے
نہ ٹیلی ویژن میں آئے
نہ تیرے جلسوں میں آئے
نہ تیری تحریروں میں آئے
نہ تیری تقریروں میں آئے
نہ تیری اخباروں میں آئے
نہ تیرے مضامین میں آئے

تو پھر تف ہے تیری اس بے حسی پر.....اللہ مجھے اور آپ کو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مظلومیت کا تذکرہ کرنے کی ہمت.....اور فضائل بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے.....

..... آمین .....

واخر دعو نا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿فضائل سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْرًا .....وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ .....فان امنوا بمثل ماانتم به فقداهتدوا.....

❁ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی الا انزلا نبی بعدی .....

(بخاری شریف ج۱ص۵۲۶)

❁ من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ.....

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.....

تمہید:۔

واجب الاحترام

قابل قدر دوستو

آج کا یہ عظیم الشان پروگرام انتہائی اہمیت کا حامل ہے..... میں انشاءاللہ آپ حضرات کا زیادہ وقت نہیں لوں گا..... تھوڑے سے وقت میں

Scanned with CamScanner

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جلیل القدر بھائی اور داماد.....یعنی امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا انشاء اللہ ذکر کروں گا.....

میرے دوستو.....آپ کو معلوم ہے کہ حضرت علیؓ کی اسلام میں بڑی فضیلت ہے.....یہ بات ذرا ذہن میں رکھیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے بعد.....اور ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے بعد.....کائنات میں سب سے اونچا درجہ سیدنا علیؓ کا ہے.....اور یہی صحیح معیار ہے.....

دو گمراہ فرقے:۔

حضرت علیؓ کے بارے میں جو بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی.....اگر وہ بات آپ اور ساری دنیا کے ذہن میں ہو.....تو دنیا کا کوئی فرقہ گمراہ نہیں ہو سکتا.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علیؓ .....تیری مثال عیسیٰ ابن مریمؑ جیسی ہے.....صحابہ حیران ہو گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کی مثال.....عیسیٰ ابن مریمؑ کی طرح فرمائی ہے کہ جس کے ساتھ ایک طبقے نے بغض رکھا.....اور دوسرے طبقے نے عیسیٰؑ کو خدا بنا دیا.....جس طرح عیسیٰ کی وجہ سے دو طبقے گمراہ ہوئے.....تیری وجہ سے بھی امت میں دو طبقے گمراہ ہوں گے.....

دنیا نے دیکھا کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ حضرت مریم پر تہمت لگائی.....اور عیسیٰ علیہ السلام کو برا کہا.....عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں نعوذ باللہ ذلیل انسان تک کہا گیا.....

لیکن دوسری طرف عیسائیوں کو دیکھو.....انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اتنا بڑھایا.....کہ عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنا دیا.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....نہ یہودی جنت میں جائیں

Scanned with CamScanner

گے.....نہ عیسائی جنت میں جائیں گے.....جو عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بناتے ہیں.....اے علیؓ تیری مثال میری اُمت میں یہی ہوگی.....

آج دنیا میں ایک فرقہ تبت اور بلتستان میں رہتا ہے.....جو علی المرتضیٰؓ کا نام جوتے کے نیچے لکھنا فخر سمجھتا ہے.....ایک اور طبقہ ہے جو تاریخ کی روشنی میں علی کو بزدل بناتا ہے.....علیؓ کو برا کہتا ہے.....ایک طبقہ علیؓ کا نام جوتے پر لکھتا ہے.....اور دوسرا طبقہ.....

علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کو حاجت روا کہتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کو معصوم عن الخطاء کہتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کو خدا کی مسند پر بٹھاتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کو نبوت کی مسند پر بٹھاتا ہے

سیدنا علیؓ کو اس کے اپنے مرتبے سے بڑھا کر.....دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ.....تیری وجہ سے دو فرقے گمراہ ہوں گے یعنی.....جو تجھے ضرورت سے زیادہ بڑھائے گا وہ بھی جہنم میں جائے گا.....اور جو تجھے ضرورت سے زیادہ گھٹائے گا وہ بھی جہنم میں جائے گا.....

میرے بھائیو.....آج تجزیہ کر کے دیکھو.....ایک رافضیوں کا فرقہ ہے.....جو سیدنا علیؓ کو خدا بناتا ہے.....مشکل کشا کہتا ہے.....ایک خارجیوں کا فرقہ ہے.....جو علیؓ کا نام جوتوں پر لکھتا ہے.....

جسٹس اسلام سیدنا علیؓ:۔

لیکن درمیان میں ایک طبقہ اہل سنت کا ہے.....جو سیدنا علیؓ کو نہ

Scanned with CamScanner

خدا بناتا ہے اور نہ برا کہتا ہے.....اور نہ علیؓ پر تنقید کرتا ہے.....

..... بلکہ .....

علی رضی اللہ عنہ کو چوتھے نمبر پر مانتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کا دنیا میں اُونچا مقام بناتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کی عظمت کو دنیا میں بلند کرتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کو برحق مانتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو سچ مانتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کو داماد رسولؐ مانتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کو وزیر صدیقؓ مانتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کو قاضی القضاۃ جانتا ہے
علی رضی اللہ عنہ کو علم کا باب مانتا ہے

اور وہ طبقہ یہ عقیدہ رکھتا ہے.....کہ.....

علی رضی اللہ عنہ مختار کل نہیں
علی رضی اللہ عنہ حاجت روا نہیں
علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا نہیں
علی رضی اللہ عنہ عالم الغیب نہیں
علی رضی اللہ عنہ معصوم عن الخطاء نہیں

کون علی رضی اللہ عنہ؟:۔

علی رضی اللہ عنہ شہر علم کا تاجدار ہے
علی رضی اللہ عنہ اقلیم زہد کا شہسوار ہے
علی رضی اللہ عنہ سلطنت فقر کا بادشاہ ہے

Scanned with CamScanner

علی رضی اللہ عنہ صرف و نحو کا موجد ہے

علی رضی اللہ عنہ چاروں سلسلوں کا بانی ہے

علیؓ اسلام کی تاریخ کا وہ درخشندہ ستارہ ہے ..... جس سے بہتر فیصلہ کرنے والا مدینے میں کوئی نہیں تھا.....

علیؓ وہ انسان ہے ..... جو ۲۷ جنگوں میں پیغمبرؐ کا ہم رکاب رہا

علیؓ وہ انسان ہے ..... جس کو پیغمبرؐ نے اپنی بیٹی عطا فرمائی تھی

علیؓ وہ انسان ہے ..... جس نے بچپن میں پہلے پیغمبرؐ کا کلمہ پڑھا تھا

علیؓ وہ انسان ہے ..... جس نے خیبر کے اندر مرہب کا سر اڑا دیا تھا

علیؓ وہ انسان ہے ..... جو مرہب کے ساتھ میدان میں اتر آیا تھا

علیؓ وہ انسان ہے ..... جو مرہب کے ساتھ پہلوانی میں اتر آیا تھا

سیدنا علیؓ وہ انسان ہے..... جس نے خیبر کا قلعہ فتح کر کے دنیا کو بتا دیا تھا کہ اولوگو چالیس آدمی جو دروازہ نہ اکھاڑ سکتے تھے..... سیدنا علیؓ نے اکیلے اکھاڑ کر ہاتھوں پر اٹھالیا..... اور دنیا نے کہا تھا..... کہ سیدنا علیؓ سے بہتر اور بہادر اس وقت کوئی نہیں ہے.....

میرا نام حیدر ہے:۔

میرے دوستو..... جب سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ اور مرہب کی کشتی ہوتی ہے..... دنیا نے دیکھا کہ مرہب کہتا تھا..... کہ میں اتنا بڑا پہلوان ہوں..... میری پچاس سال کی عمر ہے..... تو کل کا بچہ ہو کر میرا مقابلہ کیا کرے گا..... تو سیدنا علیؓ نے جواب دیا تھا..... انا اکذی تمت به ام حیدر اکلیة نظر.....

او مرہب یاد رکھ..... میں وہ علیؓ ہوں..... جس کی ماں نے اس

Scanned with CamScanner

کا نام حیدر رکھا ہے..... اور میں وہ علیؓ ہوں کہ جس طرح ایک جھاڑی کے اندر سے شیر نکل کر حملہ آور ہوتا ہے..... اس طرح میں حملہ آور ہوں گا اور تیرے قدموں کو کاٹ دوں گا..... اور تیری بہادری کو خاک میں ملا دوں گا ..... اور جس وقت علیؓ نے اس مرہب کو گرایا..... تو اس مرہب نے بڑی عجیب بات کہی..... اس نے کہا..... کہ.....

یہ شکست فاش مجھ کو آج پہلی بار ہے
معلوم ہوتا ہے کہ تو ہی حیدرؓ کرار ہے

مولودِ کعبہ کون؟:۔

میرے دوستو..... سیدنا علیؓ کے بارے میں ایک بات تصدیق تک پہنچی ہے اور اس پر بعض لوگوں نے کلام کیا ہے..... لیکن عام طور پر مؤرخین اور محدثین نے..... اس بات کو قبول کیا ہے کہ سیدنا علیؓ خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے ہیں..... سیدنا علیؓ کل چار بھائی ہیں..... ان کے والد ابو طالب کی کنیت سے مشہور ہیں اور ابو طالب کا اصل نام عبد مناف ہے.....

سیدنا علیؓ کے بڑے بھائی کا نام طالبؓ ہے..... جو پہلے ہی فوت ہو گئے تھے..... دوسرے بھائی کا نام جعفرؓ ہے..... تیسرے بھائی کا نام عقیلؓ ہے اور چوتھے خود حضرت علیؓ ہیں..... حضرت علیؓ سب سے چھوٹے ہیں..... سیدنا علیؓ کی پیدائش خانہ کعبہ میں ہوئی..... اور خانہ کعبہ میں اس مقام پر ہوئی ہے..... اور خانہ کعبہ میں سیدنا علیؓ کی پیدائش ان دنوں میں ہوئی ہے کہ جس وقت خانہ کعبہ میں (۳۶۰) تین سو ساٹھ بت رکھے جاتے تھے..... اور (۳۶۰) تین سو ساٹھ بتوں کی پرشتش ہوتی تھی.....

سیدنا علیؓ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے..... یہی فاطمہ بنت

Scanned with CamScanner

اسد کسی کام کی غرض سے وہاں گئیں ہونگی.....اور بچہ پیدا ہو گیا ہوگا.....
تو خانہ کعبہ میں پیدائش ایک اتفاقی واقعہ ہے.....

بعض لوگ مبالغہ کرتے ہیں.....اور وہ مبالغہ کر کے علیؑ کو مشکل کشا بنا دیتے ہیں.....سیدنا علیؑ کو حاجت روا کہتے ہیں.....اور اسی طرح حضرت علیؑ کی اس بات کو کہ خانہ کعبہ میں پیدائش ہوئی ہے.....ایک بہانہ بنا کر کہتے ہیں کہ شیر خدا علیؑ خانہ کعبہ میں پیدا ہوا.....جو خانہ کعبہ میں پیدا ہو خلیفہ اوّل وہی ہوتا ہے.....

ان جاہلوں کو پتہ نہیں کہ کعبے میں پیدا ہونا فضیلت نہیں ہے.....
اگر فضیلت کی بات ہے تو پھر سیدہ خدیجہؓ حضرت علیؑ کی ساس محترمہ کے بھانجے .....حکیم بن حزام بھی کئی سال قبل کعبہ میں پیدا ہوئے تھے.....معلوم ہوا کہ حدیث رسولؐ نے کعبہ کی پیدائش کو عظمت کا حاصل قرار نہیں دیا.....

میرے بھائیو.....کعبے میں پیدا ہونا ایک اتفاقی بات ہے.....
کعبے میں پیدا ہونا اگر افضل ہوتا.....تو خدا اپنے پیغمبر کو بھی کعبے میں پیدا کرتا .....ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کعبے ہی میں پیدا ہوتے.....

اگر کعبے میں پیدا ہونا عظمت کی دلیل ہوتی.....تو آمنہ کا بیٹا اپنے گھر میں پیدا نہ ہوتا.....وہ بھی کعبے میں پیدا ہوتا.....آمنہ بھی کعبے میں آتی.....اور ان کے عظیم المرتبت بیٹے کی پیدائش بھی وہاں ہوتی.....

میرے بھائیو.....کعبے میں پیدا ہونا ایک اتفاقی بات ہو سکتی ہے .....اس لئے کہ کعبہ کوئی میٹرنٹی ہوم نہیں تھا.....کوئی ولادت خانہ تو نہیں تھا.....کعبہ تو عبادت خانہ تھا.....تو عبادت خانے میں کوئی عورت کسی کام سے آتی ہے.....وہاں بچہ پیدا ہو جاتا ہے.....تو اس کو آپ

Scanned with CamScanner

فضیلت کی بات سمجھنے لگ جاتے ہیں.....اصل میں یہ انہی لوگوں کا ڈھکوسلہ ہے جنکے نزدیک علیؓ کا درجہ نبی سے بھی بلند ہے.....جو سیدنا علیؓ کا درجہ نبی سے بلند کرنا چاہتے ہیں.....وہ یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ دیکھو جی نبیؐ تو کعبے میں پیدا نہیں ہوئے.....مگر سیدنا علیؓ کعبے میں پیدا ہوئے ہیں.....اس لئے سیدنا علیؓ کا مقام نبی سے بھی زیادہ ہے.....اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ علیؓ تیری وجہ سے وہ فرقہ بھی گمراہ ہوگا جو تیری محبت میں مبالغہ کریگا.....اور وہ فرقہ بھی گمراہ ہوگا جو تیرے اختلاف میں مبالغہ کریگا.....

میرے دوستو.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اس فرقے کو گمراہ فرما دیا تھا.....اس لئے اس ولادت کی بات کو کوئی خلافت پر قیاس نہ کرے.....یا اگر اس ولادت کی بات کو کوئی پہلے نمبر پر آنے پر قیاس کرے .....تو اس سے بڑھ کر دکھ اور جھوٹ اور کیا ہوسکتا ہے.....اور اس میں کوئی شک نہیں کہ علیؓ کعبے میں پیدا ہوئے.....حضرت علیؓ کی پیدائش ۱۳ رجب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے چھ سال پہلے ہوئی.....ایک روایت میں آتا ہے کہ آٹھ سال پہلے ہوئی ہے.....

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے یہاں تک لکھا ہے.....سات سال پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی.....اس سے سات آٹھ سال پہلے یا چھ سال پہلے ہوئی.....صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ بعثت سے چھ سال پہلے پیدا ہوئے.....یعنی جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا.....اس وقت حضرت علیؓ کی عمر چھ سال تھی.....

پہلا کلمہ گو بچہ:۔

حضرت علیؓ چھ سال کے بچے تھے.....اور جب چھ سال کے بچے کے

Scanned with CamScanner

سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمے کی بات آئی ..... تو حضرت علیؓ نے پہلے فرمایا کہ میں اپنے والد سے پوچھوں گا ..... والد نے کہا تیری مرضی ہے ..... اچھی بات ہے اگر ماننا چاہتا ہے تو مان لے ..... نہیں ماننا چاہتا تو مجھے کوئی عذر نہیں ہے ..... گویا کہ ایمان لانے میں اس بچے کی عمر چھ سال ہے ..... اپنے والد سے پوچھ لیا ..... ٹھیک ہے بچے نے سب سے پہلے کلمہ پڑھ لیا ..... پہلے بھی مان لیتے ہیں ..... لیکن علی المرتضیٰؓ کی چھ سال کی عمر کا یہ کلمہ تو تمہیں یاد آتا ہے ..... کہ چھ سال کی عمر میں کلمہ پڑھ لیا ..... اور علیؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلے کلمہ پڑھنے والا بچہ تھا .....

یہ کوئی بڑی بات نہیں:۔

لیکن اس بات پر بھی تم نے غور کیا ہوتا ..... کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عمر تو چھ سال ہے ..... اور چھ سال کا بچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے کھاتا پیتا ہے ..... جس کے گھر سے کھاتا پیتا ہے ..... اس کا کلمہ پڑھ لے تو کوئی بڑی بات نہیں ہے ..... جس نے بہت بڑی بات کا اظہار کیا اور پوری دنیا کے سامنے اظہار کیا ..... وہ ابوبکرؓ صدیق ہے ..... جس کی عمر (۳۸) اڑتیس سال ہے ..... اور کپڑے کا سب سے بڑا تاجر ہے ..... اس کے کلمہ پڑھنے پر تجھے تعجب نہیں ہوتا ..... جبکہ حضرت علیؓ کے چھ سال کی عمر میں کلمہ پڑھنے پر تعجب ہوتا ہے ..... اور جس کے گھر سے کھایا ..... اسی کا کلمہ پڑھا کیا کمال کیا .....

میرے بھائیو ..... سیدنا علیؓ کے چھ سال کی عمر میں کلمہ پڑھنے پر تعجب اس لئے نہیں ہوتا ..... کہ جس کے گھر سے کھاتے ہیں اسی کا کلمہ پڑھتے ہیں ..... اور پھر ایک بات اور ہے ..... صرف حضرت علیؓ کی بات

Scanned with CamScanner

نہیں ہے بلکہ حضرت خدیجہؓ کی بھی بات ہے..... حضرت خدیجہ حضور کی بیوی ہیں ..... حضرت خدیجہؓ نے تو حضرت علیؓ سے بھی پہلے نبی علیہ السلام کا کلمہ پڑھا تھا..... اگر بیوی نے شوہر کا کلمہ پڑھ لیا تو کوئی بڑی بات نہیں ہوئی ..... اُم ایمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں ..... اگر والدہ نے بیٹے کا کلمہ پڑھ لیا تو کوئی بڑی بات نہیں ہوئی ..... زید بن حارث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں ..... اگر غلام نے آقا کا کلمہ پڑھ لیا تو کوئی بڑی بات نہ ہوئی ..... یعنی .....

بچہ کلمہ پڑھے	.....	کوئی بڑی بات نہیں
بیوی کلمہ پڑھے	.....	کوئی بڑی بات نہیں
غلام کلمہ پڑھے	.....	کوئی بڑی بات نہیں
ماں کلمہ پڑھے	.....	کوئی بڑی بات نہیں

اس لئے ابو جہل کو کلمہ پڑھنے پر کوئی تکلیف نہیں ہوئی ..... عتبہ کو تکلیف نہیں ہوئی ..... شیبہ کو تکلیف نہیں ہوئی ..... جس وقت کپڑے کا ایک بہت بڑا تاجر ابو بکر صدیقؓ ..... محمدؐ کی جھولی میں آتا ہے ..... پھر تو مکے کی گلیوں میں کہرام مچ جاتا ہے .....

غلط فہمی دور کرو:۔

میرے بزرگو ..... کلمہ پڑھنے میں حضرت علیؓ کی فضیلت اپنی جگہ پر ہے ..... ایک بات میں اپنی تقریر کے شروع کرنے سے پہلے آپ حضرات کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں ..... کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب انشاء اللہ اس مختصر وقت میں بیان کروں گا ..... لیکن حضرت علیؓ کے فضائل میں جو غلط فہمیاں ہیں پیدائش کے بارے میں جس کو بنیاد بنا کر

Scanned with CamScanner

.....پہلی خلافت کی بات کرتے ہیں.....یہ بھی پرلے درجے کی جہالت ہے.....اس کے علاوہ ایک اور بات ہے.....

جگر گوشہ رسولؐ فاطمہؓ:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ "مِنِّی ..... فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہ کو تنگ کیا.....اس نے محمد کو تنگ کیا.....ایک رافضی کہنے لگا کہ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں فرمائی ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ تھا کہ ابوبکرؓ نے میری بیٹی فاطمہ کو تنگ کرنا ہے.....اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرمادیا تھا.....کہ جس نے فاطمہ کو تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا.....

میں نے کہا حضورؐ کو علیحدہ حدیث بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی .....ابوبکر تو ہر وقت حضورؐ کے ساتھ رہتے تھے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی ابوبکرؓ کو فرمادیتے.....اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی.....فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے.....جس نے فاطمہ کو تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا.....

یہ حدیث کس کیلئے ہے لیکن فٹ ابوبکرؓ پر کردی گئی ہے.....آپ کو پتہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث کس موقع پر فرمائی.....جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوکر اپنے میکے گھر چلی آئیں .....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ فاطمہؓ کیوں ناراض ہوکر آئی ہو .....حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا اے ابا جان جس گھر میں میں رہتی ہوں .....اسی گھر میں آپؐ کے دشمن کی بیٹی بھی رہے.....پھر کیا میرا گزارا ایسے گھر میں ہوگا.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات ہوئی ہے حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ جس گھر میں میں رہتی ہوں.....علیؓ

Scanned with CamScanner

ابوجہل کی بیٹی کو اسی گھر میں لانا چاہتے ہیں.....اور حضرت علی المرتضیٰؓ آپؐ کے چچازاد بھائی ہیں.....ابوجہل کی لڑکی سے منگنی کر لی ہے.....منگنی ہو چکی ہے .....نکاح کی بات ہو چکی ہے.....اور جس گھر میں میں ہوں اس گھر میں ابوجہل کی لڑکی آئے گی تو کیا بنے گا.....

جس وقت حضرت فاطمہؓ نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی .....تو اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو بلا کر فرمایا.....اے علیؓ تجھے پتہ نہیں.....اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی مَنْ اَذَاهُم فَقَد اَذَانِیْ .....کہ فاطمہؓ محمدؐ کے جگر کا ٹکڑا ہے.....جس نے فاطمہؓ کو تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا.....

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث حضرت علیؓ نے سنی.....تو اسی جگہ شادی کا ارادہ ترک کر دیا.....چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پوری زندگی میں.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا .....یہ بھی حضرت علیؓ کا اعزاز ہے کہ پیغمبر کی خواہش پر حضرت علیؓ نے عمل کیا .....حضرت علیؓ کی فضیلت تو تب بنی.....جب حضرت علی المرتضیٰؓ نے نبی کی خواہش پر عمل کیا.....نبی کو ناراض نہیں کیا.....اپنی خواہش کو قربان کر دیا.....اور پیغمبرؐ کی خواہش پر عمل کیا.....

لیکن حدیث غلط بیان نہ کرو.....اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی مَنْ اَذَاهُم فَقَد اَذَانِیْ .....والی حدیث حضرت علیؓ کے بارے میں ہے نہ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں.....

سیدنا علیؓ کے چار اعزاز:۔

میرے دوستو.....ایک بات آپ کے ذہن میں رہنی چاہئے کہ

Scanned with CamScanner

حضرت علیؓ کا مقام چار باتوں میں.....عام صحابہ کرامؓ سے بلند ہے.....

پہلا اعزاز:۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے بچپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پرورش پائی ہے.....یہ اعزاز کسی اور صحابی کو نہیں ملا.....یعنی کسی بھی صحابی نے نبیؐ کے گھر میں اس طرح پرورش پائی ہو.....اور نبیؐ کے گھر سے اس طرح کھایا پیا ہو.....

دوسرا اعزاز:۔

دوسری فضیلت حضرت علی المرتضیٰؓ کی یہ ہے کہ حضرت علیؓ سے اچھا فقیہ .....حضرت علیؓ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی جج نہ تھا.....کئی ایسے فیصلے بھی ہوتے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمادیا کرتے تھے کہ اس کا فیصلہ علیؓ کرے گا.....

حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں کئی ایسے مسائل پیش آئے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؓ کو فیصلے کیلئے کہا تھا.....کیوں کہ حضرت علیؓ سب سے بڑے فیصلہ کرنیوالے ہیں یہ دوسرا اعزاز ہے.....

تیسرا اعزاز:۔

تیسری بات جو سب سے اہم ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍ اَمَا تَرضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ وَمُوْسٰی .....اے علیؓ تو میرے لئے اس طرح ہے.....جس طرح موسیٰ کے لئے ھارون.....یعنی جس طرح موسیٰ کا بھائی ھارون تھا.....اسی طرح میرے لئے تو ہے.....(بخاری شریف ج ا ص ۵۲۶)

Scanned with CamScanner

یہ اعزاز کسی اور کو نہیں ملا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نبی کا ذکر کر کے .....اپنے کسی دوسرے صحابی کو اس کے ساتھ مشابہت فرمائی ہو کہ اے فلاں .....تو میرے لئے اس طرح ہے جس طرح موسیٰ کیلئے ھارونؑ تھا.....لیکن اس حدیث سے لوگوں نے غلط مطلب اخذ کر لیا کہ دیکھو موسیٰ کے بعد چونکہ ھارون کا درجہ ہے.....اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علیؓ کا درجہ ہونا چاہئے.....

لیکن ایک بات میں آپ کو بتا دوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں حضرت ھارون علیہ السلام فوت ہو گئے تھے.....پھر موسیٰ علیہ السلام کے بعد ھارون علیہ السلام آئے.....پھر درجہ بعد میں کیسے ہو گیا.....آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر فرمائی تھی.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک کے موقع پر فرمایا.....علیؓ مدینہ میں تو میرا جانشین ہے.....میرا قائم مقام ہے.....

چنانچہ حضرت علیؓ مدینے میں رہ گئے.....جب وہ لشکر جنگ تبوک والا چلا گیا.....جس کی تعداد تیس ہزار تھی.....ڈھائی لاکھ رومیوں کے ساتھ جس کا مقابلہ تھا.....تو حضرت علیؓ سے مدینہ کی عورتوں نے کہا کہ اے علیؓ آپ اتنے بہادر ہیں.....آپ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہاں عورتوں میں چھوڑ کر چلے گئے.....یہ بہادری کے خلاف ہے.....

حضرت علی کو اتنا جوش دلایا جہاد کا کہ حضرت علیؓ نے مدینہ چھوڑ دیا .....مدینہ چھوڑ کر اس لشکر کے پیچھے چل پڑے.....مقام حرب پر پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات ہو گئی.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ.....میں تمہیں مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر آیا تھا..... تو میرے پیچھے چلا آیا.....تو حضرت علیؓ نے جو جواب دیا.....وہ الفاظ

Scanned with CamScanner

طبری میں موجود ہیں..... حضرت علیؓ نے عرض کیا..... اے پیغمبر آپ عورتوں اور بچوں میں مجھے چھوڑ کر آ گئے..... اس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍ اَمَا تَرضٰی اَن تَکُونَ مِنِّیَ بِمَنزِلَةِ هَارُونَ وَمُوسٰی..... (بخاری ج ا ص ۵۲۶)

اے علیؓ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہوتا..... کہ جس طرح موسیٰؑ طور پہاڑ پر گئے..... تو اپنے بھائی ھارونؑ کو بھائی سمجھ کر پیچھے چھوڑ گئے ..... تو اسی طرح میں تبوک میں آیا..... تو تجھے اپنا بھائی سمجھ کر مدینہ میں چھوڑ کر آیا ہوں..... تو یہاں سے خلافت اوّل کیسے ثابت ہوگئی چنانچہ حضرت علی المرتضیٰؓ وہیں سے واپس چلے گئے..... یہ تین اعزاز ہیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے.....

چوتھا اعزاز:۔

حضرت علی المرتضیٰؓ کا چوتھا اعزاز وہ سب سے بڑا اعزاز ہے..... وہ کائنات میں کسی اور کو ملا ہی نہیں ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ دور نبوت میں..... حضرت علی المرتضیٰؓ نے ستائیس (۲۷) جنگوں میں شرکت کی..... بدر کے میدان میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے وار سے نو (۹) نبیؐ کے دشمن قتل ہوئے.....

اُحد کے میدان میں سات نبیؐ کے دشمن..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار سے قتل ہوئے..... خندق کی لڑائی میں امر بن عبد بت پرستوں کا پہلوان تھا..... علی المرتضیٰؓ کی تلوار سے ذبح کر دیا گیا اسی طرح حضرت علیؓ نے خیبر کے، معرکے میں..... جس وقت دس بارہ بڑے بڑے قلعے تھے ..... ان بارہ قلعوں میں سے گیارہ قلعے فتح کئے..... ایک ایسا قلعہ تھا

Scanned with CamScanner

جس کو تمام صحابہؓ جا کر فتح کرنے لگے مگر وہ قلعہ فتح نہ ہوا..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں اسلام کا پرچم دوں گا .....جس کے ہاتھ پر وہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا.....

لعاب دہن کی برکات:۔

دوسرا دن ہوا تمام صحابہ آ گئے..... لیکن حضرت علیؓ نہ آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کہاں ہے..... پتہ چلا کہ علیؓ کی آنکھوں میں تکلیف ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کو بلاؤ..... علی المرتضیٰؓ کو بلایا گیا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے پوچھا .....علیؓ تو کیوں نہیں آیا..... عرض کیا میری آنکھوں میں تکلیف ہے .....پیغمبرؐ نے نبوت والا لعاب علیؓ کی آنکھوں پر لگا دیا..... وہی لعاب لگایا..... جو صدیق اکبرؓ کی ایڑھی پر لگایا گیا تھا..... وہی لعاب لگایا جو جابر ابن عبداللہ کی ہنڈیا میں ڈالا گیا تھا..... وہی لعاب حضرت علی المرتضیٰؓ کی آنکھوں پر حضورؐ نے لگایا..... علیؓ فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ کا لعاب لگا ..... تو آنکھیں ایسی ہو گئیں جیسے زندگی میں کبھی تکلیف آئی ہی نہ ہو.....

اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ..... مختار کل نہیں ہیں .....معصوم عن الخطاء نہیں ہیں..... مشکل کشا نہیں ہیں..... حاجت روا نہیں ہیں.....

جب علیؓ کو مشکل پیش آئی ہے تو علیؓ خود اپنی مشکل کشائی نہ کر سکے .....بلکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ صادر ہوا..... کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب علیؓ کی آنکھوں پر لگا..... تو یہیں سے پتہ چل گیا کہ مشکل کشا دنیا میں اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے.....

Scanned with CamScanner

بہادر علی رضی اللہ عنہ:۔

میرے دوستو..... یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے.....

بدر میں ..... بہادری کے جوہر دکھائے
فتح مکہ میں ..... بہادری کے جوہر دکھائے
جنگ خندق میں ..... بہادری کے جوہر دکھائے
جنگ موتہ میں ..... بہادری کے جوہر دکھائے
غزوہ خیبر میں ..... بہادری کے جوہر دکھائے
غزوہ حنین میں ..... بہادری کے جوہر دکھائے

اور یہ ۲۶ جنگوں میں علی المرتضٰیؓ براہ راست شریک رہے..... ہر موقع پر علیؓ کی بہادری کے نقش ..... پوری دنیا کے سامنے نقش ہو گئے ہیں ..... یہ سیدنا علی کا اعزاز ہے جو جرأت و بسالت کا سبق دنیا کو پڑھاتا ہے ..... اور ۲۷ جنگوں میں سے ۲۶ جنگوں میں شریک رہتا ہے.....

عہدِ صدیقی اور سیدنا علیؓ:۔

اور اسکے بعد جب خسر النبیؐ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ..... حتی کہ سیدنا صدیق اکبر دو سال تین مہینے دس دن تک خلیفہ رہے..... اور اس پوری مدت خلافت میں سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے سیکریٹریٹ کے سیکریٹری تھے..... اور امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے پرائم منسٹر ہاؤس کے نگران رہے..... علی المرتضٰیؓ ابوبکر صدیقؓ کے مشیر رہے..... سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے وزیر رہے..... گویا جو اصلاحات ہوئی تھیں ان اصلاحات میں بھی شیر خدا سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا حصہ تھا.....

Scanned with CamScanner

عہدِ فاروقی اور سیدنا علیؓ:۔

اور جب داماد علی عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ..... اور دس سال کی مدت خلافت میں جب سیدنا فاروق اعظمؓ نے چھتیس سو علاقوں کو فتح کر لیا ..... تو ان چھتیس سو علاقوں کی فتح کے اندر بھی ..... سیدنا علی المرتضیٰؓ کا حصہ ہے ..... کیونکہ سیدنا علی المرتضیٰؓ سیدنا عمر فاروقؓ کے دور کے اندر بھی وزیر و مشیر تھے .....

عہدِ عثمانیؓ اور سیدنا علیؓ:۔

دامادِ رسول محسن اسلام ..... سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب ۴۴ لاکھ مربع میل زمین پر ..... اسلام کا پرچم لہرا دیا ..... اور حضرت عثمانؓ نے ۴۶ ہزار علاقوں کو جب فتح کر لیا ..... تو اس موقع پر بھی علی المرتضیٰؓ سیدنا عثمان غنیؓ کے مشیر تھے ..... تو گویا کہ یہ اتنا بڑا اعزاز ہے کہ علیؓ نبوت کے ۳۲ سالوں میں بہادری کے جوہر دکھاتا ہے .....

اور سیدنا صدیق اکبرؓ کے دو سالوں میں علیؓ وزارت کا قلم اٹھاتا ہے ..... اور اپنے داماد سیدنا عمر فاروقؓ کے دس سالوں میں ..... علی المرتضیٰؓ مشیر ہونے کی حیثیت سے پوری دنیا کی فتوحات میں حصہ ڈالتا ہے ..... اور سیدنا عثمان غنیؓ کی خلافت کے دور میں ..... بارہ سال تک سیدنا علی المرتضیٰؓ عظمت و بسالت ..... جرأت و بہادری کے اندر حصہ ڈال کر ..... اپنی عظمت کا لوہا منواتا ہے .....

میرے بھائیو ..... یہ اعزاز سیدنا علی المرتضیٰؓ کے علاوہ کسی اور کو نہیں ملا ..... کہ جو علیؓ ۲۳ سالوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا غلام ہے ..... دو سال میں صدیق اکبرؓ کا مقتدی اور مشیر ہے ..... اور دس سال میں عمرؓ فاروق کا مشیر

Scanned with CamScanner

ہے..... یہ اعزاز ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ ؓ میں سے کسی اور کو نہیں ملا .....تو نے اگر علی المرتضیٰؓ کو تلاش کرنا ہے..... تو علیؓ آپ کو صدیقؓ کے پاس ملے گا..... علیؓ آپ کو ملنگوں کے گھروں میں نہیں ملے گا..... علیؓ آپ کو مسجد میں ملے گا..... ہمیں نظر آتا ہے کہ سیدنا علیؓ سیدنا صدیقؓ کے پاس سے ملے گا.....

دو بہنیں ایک ماں ایک بیوی:۔

حضرت علی المرتضیٰؓ نے سیدنا صدیق اکبرؓ سے جو رشتہ داری کی ہے .....اس رشتہ داری کی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتا..... صرف ایک بات پر کوئی آدمی انگلی نہیں رکھ سکتا..... حضرت علیؓ کی نو بیویاں ہیں.....

حضرت علیؓ کی پہلی بیوی ہیں حضرت فاطمہؓ بنت محمدؐ..... تین لڑکے تین لڑکیاں ان سے ہیں.....

دوسری بیوی کا نام ہے امامہ بنت زینب..... یہ حضرت علیؓ کی دوسری بیوی ہیں..... تمہیں پتہ ہے کہ یہ امامہ بنت زینب کون ہیں.....

رافضی لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک بیٹی تھی .....اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی تھی..... تو میں دنیائے رفض کو چیلنج کرتا ہوں کہ بتاؤ..... سدینا علی المرتضیٰؓ کی دوسری بیوی امامہ کون تھی .....کبھی اس پر بھی غور کیا ہے.....

حضرت فاطمہؓ کی وفات کا وقت آیا تو سیدنا علیؓ رونے لگے..... کتابوں میں موجود ہے..... حضرت فاطمہؓ نے پوچھا علیؓ کیوں روتے ہو .....فرمایا تیری وفات کے بعد مجھے تیرے جیسی خدمت کرنے والی عورت نہیں ملے گی..... تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا اے علیؓ..... اگر میرے

Scanned with CamScanner

جیسی عورت کو تلاش کرنا چاہتے ہو تو میری وفات کے بعد ..... میری بڑی بہن زینب کی لڑکی امامہ جوان ہو چکی ہے اور وہ میری بھانجی ہے ..... میری وفات کے بعد انکے ساتھ شادی کرنا ..... چنانچہ سیدنا علیؓ شیر خدا نے حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد اسی امامہ کے ساتھ شادی کی تھی .....

اب دیکھو امامہ کے ساتھ جب علیؓ شادی کرتا ہے ..... تو علی المرتضیٰؓ کے گھر میں ایک نبیؐ کی بیٹی فاطمہؓ ہے اور ایک نبیؐ کی نواسی امامہ آ گئی .....

اب دیکھو جب علیؓ کے گھر میں امامہ آ گئی ..... تو وہ زینب جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی ہے ..... وہ علی المرتضیٰؓ کی ساس بنی ..... اور تمہیں پتہ ہے کہ ساس ماں کے درجہ میں ہوتی ہے ..... پیغمبر کی دو بیٹیاں ہیں ..... ایک بیٹی فاطمہ علیؓ کی بیوی ہے ..... ایک بیٹی زینب جو علیؓ کی ساس ہے ..... گویا جو ساس ہے وہ علیؓ کی ماں کہلائی ..... یار لوگوں نے علی المرتضیٰؓ کی بیوی کو تو یاد رکھا ..... علیؓ کی ماں کو بھلا دیا .....

یہ بھی بڑی عجیب بات ہے کہ زینبؓ سیدنا علیؓ کی ساس ہے ..... اس ساس کو بھلاتے ہو بیوی کو یاد رکھتے ہو ..... اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے ..... اگر یہ زینبؓ ساس نہیں ہے ..... تو مجھے بتاؤ امامہ کس کی لڑکی ہے .....

ازواجِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ :۔

اور مجھے یہ بھی بتاؤ کہ جب جنگ بدر میں مال غنیمت آیا ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم کرنے لگے ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں جو بچی آ کر بیٹھی تھی ..... وہ بچی کون تھی ..... جس کے گلے میں پیغمبرؐ نے ہار ڈالا ..... وہ بچی کون تھی ..... ہائے وہ بچی یہی امامہ تھی ..... زینب کا ہار اس

Scanned with CamScanner

بچی کے گلے میں ڈال دیا..... کیوں..... اس لئے یہ وہ ہار تھا جو پیغمبرؐ نے زینبؓ کو جہیز میں دیا تھا..... وہ ہار جب پیغمبرؐ نے دیکھا تو پیغمبر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے..... اور وہ ہار اٹھا کر صحابہؓ سے فرمایا یہ میری بیٹی کا ہار ہے.....

صحابہؓ نے حیرانی کا اظہار کیا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی ہار لے کر زینبؓ کی لڑکی امامہؓ کے گلے میں ڈال دیا..... مجھے بتاؤ کہ امامہ کو اتنا مرتبہ حاصل ہے کہ امامہؓ علیؓ کی بیوی بنتی ہے..... اور پھر اسی امامہؓ کے بطن سے محمد اوسط پیدا ہوئے تھے.....

میرے بھائیو..... مجھے بتاؤ کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی.....

ایک صاحبزادی سیدہ فاطمہؓ ..... علی المرتضیٰؓ کی بیوی ہے

ایک صاحبزادی زینبؓ ..... علی المرتضیٰؓ کی ساس ہے

میرے بھائیو..... حضرت علی المرتضیٰؓ کی نو بیویاں ہیں..... ان نو بیویوں میں سے.....

پہلی بیوی کا نام ہے ..... فاطمہؓ بنت محمدؐ

دوسری بیوی کا نام ہے ..... امامہؓ بنت ابی العاص

تیسری بیوی کا نام ہے ..... اُم البنین بنت حزام

چوتھی بیوی کا نام ہے ..... لیلہ بنت مسعود تمیمی

پانچویں بیوی کا نام ہے ..... اسماء بنت عمیسؓ

چھٹی بیوی کا نام ہے ..... محیاۃ بنت امراء القیس

ساتویں بیوی کا نام ہے ..... صہباء بنت ربیعہ

آٹھویں بیوی کا نام ہے ..... خولہ بنت جعفر

نویں بیوی کا نام ہے ..... اُم سعید بنت عروہ

Scanned with CamScanner

ان ازواج کے علاوہ لونڈیاں بھی تھیں.....ان سے بھی حضرت علیؓ کی اولاد پیدا ہوئی تھی.....

اولادِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ:۔

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی نو بیویاں ہیں.....ان نو بیویوں کے نولڑکے ہیں.....حضرت علیؓ کے کل پندرہ لڑکے ہیں.....یعنی ان نو بیویوں کے نولڑکے ہیں.....باقی حضرت علیؓ کے چھ لڑکے باندیوں سے ہیں .....ان پندرہ لڑکوں میں سے.....

ایک لڑکے کا نام ..... حسنؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... حسینؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... محسنؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... زیدؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... یحییٰؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... ابوبکرؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... عمر اطرفؓ ہے

تاریخ میں اطرف لکھا ہوا ہے.....وہ علیحدہ لمبی تفصیل ہے.....

ایک لڑکے کا نام ..... عباسؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... عمرؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... جعفرؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... عبداللہؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... محمدؓ ہے
ایک لڑکے کا نام ..... عثمانؓ ہے

Scanned with CamScanner

اور ایک تاریخ میں.....میں نے یہ بھی پڑھا ہے کہ علی المرتضیٰؓ کے.....

ایک لڑکے کا نام ..... معاویہؓ ہے

ایک لڑکے کا نام ..... طلحہؓ ہے

ایک لڑکے کا نام ..... زبیرؓ ہے

ایک لڑکے کا نام ..... زید الاکبرؓ ہے

یہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے لڑکے ہیں.....اور اسی طرح سیدنا علی کی لڑکیوں میں سے.....

ایک لڑکی کا نام ..... زینب صغریٰؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... رملہ صغریٰؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... حفصہؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... میمونہؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... اُم ہانیؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... عائشہؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... اُم کلثومؓ صغریٰ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... فاطمہؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... امامہؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... خدیجہؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... اُم اکرامؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... اُم سلمہؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... اُم جعفرؓ ہے

ایک لڑکی کا نام ..... جمانہؓ ہے

Scanned with CamScanner

ایک لڑکی کا نام ..... نفیسہؒ ہے

یہ سیدنا علی المرتضیٰؓ کی بچیاں ہیں.....غرض سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی کل اولاد چونتیس (۳۴) تھی.....ان میں چودہ لڑکے اور بیس لڑکیاں تھیں .....(خلفائے راشدین عراقی ص ۶۱۲)

صحابہؓ سے محبت کے باعث :۔

اگر سیدنا علی المرتضیٰؓ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اختلاف تھا .....سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اختلاف تھا.....سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نعوذ باللہ علیؓ کا حق چھین لیا تھا.....تو علیؓ نے اپنے بچوں کے نام دشمنوں کے نام پر کیوں رکھے.....یعنی.....

اپنے بیٹے کا نام ..... ابوبکرؓ کے نام پر کیوں رکھا؟

اپنے بیٹے کا نام ..... عمرؓ کے نام پر کیوں رکھا؟

اپنے بیٹے کا نام ..... عثمانؓ کے نام پر کیوں رکھا؟

اپنے بیٹے کا نام ..... معاویہؓ کے نام پر کیوں رکھا؟

لطیفہ :۔

میرے بھائیو.....ایک رافضی مجھے کہنے لگا (یعنی حضرت فاروقی شہید رحمہ اللہ کو) کہ علیؓ نے بچوں کے نام اسلئے رکھے تھے.....تاکہ دشمن ہر وقت سامنے رہے.....میں نے کہا تو پھر اس طرح کرو آج کے بعد اپنے کسی بیٹے کا نام شمر رکھو.....کسی بیٹے کا نام یزید رکھو.....کسی کا نام ابن زیاد رکھو تاکہ دشمن ہر وقت تمہارے سامنے رہے.....اور صبح سے شام تک تم ان کی پٹائی بھی کرتے رہو.....بہر حال صحابہ کرام کے نام پر اپنے بچوں کے نام اسلئے رکھے گئے تھے.....کہ انکے درمیان محبت تھی.....

Scanned with CamScanner

زوجہ علی رضی اللہ عنہ کا جنازہ:۔

ایک ایک بات پر میں دنیائے رفض کو چیلنج کر سکتا ہوں..... کہ بتاؤ دنیا کا کون سا اسلامی کام ہے..... جس میں علیؓ ابوبکرؓ کے ساتھ شریک نہیں تھا .....ابوبکرؓ خلیفہ بنے علیؓ نے بیعت کی..... حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فاطمہؓ کی تیمارداری کی..... حضرت ابوبکرؓ کی بیوی نے حضرت فاطمہ کو غسل دیا .....اور پھر جب غسل دے دیا اور جنازہ تیار کر لیا..... اور جنازہ تیار کر کے مسجد نبویؐ کے باہر رکھا گیا..... تو حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا زمانہ ہے .....ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا علیؓ یہ آپ کی بیوی ہے..... اس کا جنازہ آپ پڑھائیں.....

حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ اے جانشین رسولؐ..... میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے..... کیا سنا ہے..... شیعہ کی کتابوں میں ہے اور سنیوں کی کتاب ''ترمذی شریف'' میں بھی ہے..... سیدنا علیؓ فرماتے ہیں..... کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا..... لاینبغی لقوم ابابکر ان یئم غیرہ ..... کہ جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہو ..... کسی اور کیلئے جائز نہیں کہ وہ مصلے پر کھڑا ہو.....

چنانچہ سیدنا علی المرتضیٰؓ نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے..... حضرت فاطمہ کا جنازہ پڑھا..... حضرت حسینؓ نے بھی ابوبکرؓ کے پیچھے والدہ کا جنازہ پڑھا..... اگر سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے حضرت علیؓ المرتضیٰ کو اختلاف تھا..... یا دشمنی تھی..... تو پھر.....

خلیفہ کیوں مانا؟

جنازہ پیچھے کیوں پڑھا؟

Scanned with CamScanner

امامت کیوں قبول کی؟

اقتداء کیوں قبول کی؟

اور جب دو سال تک صدیق اکبر خلیفہ رہے..... تو علی المرتضیٰؓ نے ان کے پیچھے نمازیں کیوں پڑھیں تھیں..... بتاؤ علی المرتضیٰؓ نے کوئی الگ مسجد بنائی ہو..... مسجد علیؓ نے علیحدہ نہیں بنائی تھی..... بلکہ صدیقؓ کو اپنا امام مانا تھا..... تو تمہیں کیا تکلیف ہوتی ہے..... علیؓ تو صدیقؓ کو امام مانے..... اور تم صدیقؓ کو گالیاں دو یہ کہاں کا انصاف ہے.....

صدیق رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ:۔

ایک اور بات ذہن میں رکھیں..... حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ کی رشتہ داری بھی بڑی قریبی ہے..... کہ سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں..... شاہ ایران کی دو لڑکیاں قید ہو کر سیدنا عمر فاروقؓ کے دربار میں لائی گئیں.....

ایک لڑکی کا نام ..... شاہ جہاں ہے

ایک لڑکی کا نام ..... نفیسہ ہے

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ لڑکیاں شہزادیاں ہیں..... ان شہزادیوں کیلئے دو شہزادوں کی تلاش ہے..... تو فاروق اعظمؓ نے دو شہزادے کون سے تلاش کئے..... شاہ جہاں حضرت علیؓ کے بیٹے حسینؓ کو دے دی..... اور نفیسہ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے محمد کو دے دی.....

اب دیکھئے..... یہ دونوں بہنیں ہیں..... شاہ جہاں وہی لڑکی ہے جو بعد میں شہر بانو کے نام سے مشہور ہوئی..... اور دونوں بہنوں کی آگے اولاد پیدا ہوئی ہے..... یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے گھر میں یہ شاہ

Scanned with CamScanner

جہاں آئی ..... تو اس شاہ جہاں کے بطن سے زین العابدین پیدا ہوئے ..... یہ زین العابدین حضرت علیؓ کے پوتے بنے .....

اور جب محمد بن ابی بکرؓ کے گھر میں نفیسہ آئی ..... تو محمد کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا ..... جس کا نام قاسم رکھا گیا ..... وہ قاسم ابو بکرؓ کا پوتا لگا ..... یعنی علیؓ اور ابو بکرؓ کے پوتے ..... دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی لگتے ہیں ..... رشتہ داری اتنی قریبی ہے کہ ان کی اولاد کا آپس میں تعلق ہے ..... ان کی اولاد کا آپس میں پیار ہے .....

فصیح و بلیغ علی رضی اللہ عنہ :۔

میرے دوستو ..... سیدنا علی المرتضیٰؓ نے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی رحلت پر جو خطبہ دیا ..... یعنی سیدنا ابو بکرؓ کی وفات پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جو خطبہ دیا ہے ..... اس خطبے جیسا خطبہ آج تک میرے کانوں نے نہیں سنا ..... میری آنکھوں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا ..... علی المرتضیٰؓ نے اتنی شان صدیق اکبرؓ کی بیان فرمائی ہے ..... میں دعوے سے کہتا ہوں کہ علی المرتضیٰؓ کی فصاحت و بلاغت کا ایک شاہکار خطبہ ہے .....

علی المرتضیٰؓ فقہاہت کا امام ہے
علی المرتضیٰؓ فصاحت کا امام ہے
علی المرتضیٰؓ بلاغت کا امام ہے
علی المرتضیٰؓ علم بدی کا امام ہے
علی المرتضیٰؓ علم بیان کا امام ہے
علی المرتضیٰؓ علم نحو کا امام ہے

علی المرتضیٰؓ ایسا لفظ بولتے ہیں ..... جس طرح قرآن کے کلام میں

Scanned with CamScanner

اعجاز ہے.....اسی طرح سیدنا علیؓ کے کلام میں بھی اعجاز ہے.....

دامادِ علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت:۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کی شان میں حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا.....سیدنا فاروق اعظمؓ کا جنازہ جس چارپائی پر پڑا تھا.....تو علی المرتضیٰؓ نے فرمایا اولوگو .....روئے زمین پر اس چارپائی والے سے بہتر کوئی نہیں ہے.....سیدنا علی المرتضیٰؓ جس کو اپنا امام کہتا ہے.....

اپنا مقتدا کہتا ہے

اپنا پیشوا کہتا ہے

اپنا امیر المؤمنین کہتا ہے

وہ سیدنا عمرؓ کے بارے میں کہے کہ اس سے بہتر روئے زمین پر کوئی نہیں ہے.....اور ایران کا آدم خور اس جرنیل اسلام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کافر لکھتا ہے.....تو میں کیوں نہ کہوں کہ جو اس عمرؓ کا دشمن ہے..... اس سے بڑا وہ علیؓ المرتضیٰ کا دشمن ہے.....ان کا سیدنا علیؓ سے کیا تعلق ہے .....ان کا سیدنا علیؓ سے کیسا پیار ہے.....

میرے دوستو.....سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا علیؓ المرتضیٰ کا آپس میں گہرا تعلق تھا.....میں ایک بات اور عرض کر کے اپنی بات ختم کرتا ہوں .....حضرت اُم کلثوم حضرت علیؓ کی صاحبزادی ہیں .....ان کا نکاح فاروق اعظمؓ سے ہوا.....اور یہ بھی ان کی محبت کی دلیل ہے.....یہ لڑائی کی دلیل نہیں.....یہ جھگڑے کی دلیل نہیں.....

ادھر کہتے ہیں علیؓ مشکل کشا تھا.....ادھر کہتے ہیں زبردستی لڑکی کا نکاح ہو گیا.....زبردستی بھی لڑکیوں کے ساتھ نکاح ہوتا ہے.....بڑی

Scanned with CamScanner

جہالت کی بات ہے.....

میرے دوستو..... مجھے بڑا افسوس ہے..... مجھے بڑا دکھ ہے کہ بہت لمبا وقت ہمارے سفر میں ضائع ہوگیا ہے.....اسی لئے انہی چند گذارشات پر میں اپنی بات ختم کرتا ہوں.....

اور میں ان تمام معاونین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں.....کہ جنہوں نے ولادت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مثالی عنوان پر .....اس عظیم الشان پروگرام کا انعقاد کیا.....

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان برگزیدہ شخصیات کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے.....

..... آمین یارب العلمین .....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿فضائل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ.....وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ.....وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَلَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ .....اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْرًا .....وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ .....فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَھَّرَۃٍ.....بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ ..... کِرَامٍ بَرَرَۃٍ..... (پارہ ۳۰ سورۃ عبس آیت ۱۳ تا ۱۶)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْعَثُ اللّٰہُ مَعَاوِیَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْہِ رِدَاءٌ مِّنْ نُوْرِ الْاِیْمَانِ ..... (کنز العمال)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.....

اشعار:۔

امیرِ شام تیری جاہ و منزلت کی قسم
تیرے نام کا ڈنکا میں بجا کے چھوڑوں گا
تیرے نام سے جو جلتے ہیں ملحد و زندیق
ان کو خدا کے غضب سے ڈرا کے چھوڑوں گا

Scanned with CamScanner

تمہید:۔

واجب الاحترام

علمائے کرام

معزز سامعین

اور سنی قوم کے غیور نوجوان دوستو

آج کے اس عنوان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ .....اور قرآن پاک کی چند آیات مبارکہ کی تشریح.....انشاء اللہ آپ کے سامنے پیش کروں گا.....جن کا تعلق امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہؓ سے ہے .....حضرت امیر معاویہؓ ایک ایسا مظلوم صحابی ہے کہ جس کو رافضیت نے تو برا کہنا ہی تھا.....لیکن بعض سنی حضرات بھی اس کے بارے میں شکوک وشبہات رکھتے ہیں.....اور یہ بڑی ستم ظریفی کی بات ہے.....

مجھے افسوس ہے کہ سنیوں کو صحیح معنوں میں.....حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں معلومات ہی نہیں.....اگر آپ سنی مذہب کے مولوی سے کہیں کہ باقی صحابہ کی بھی تم شان بیان کرتے ہو.....سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بھی شان بیان کرو.....تو وہ سوائے ایک بات کے کہ امیر معاویہ کاتب وحی تھے.....یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مُعَاوِیَۃَ ھَادِیاً مَھْدِیًّا وَاَھْدِبِہٖ .....معاویہؓ ہادی بھی تھے اور مہدی بھی تھے.....(بحوالہ خلافت وحکومت ص ۲۰۶)

اسکے علاوہ اور کوئی بیان ہی نہیں کرتے.....آپ تجربہ کرلیں بڑے سے بڑا مولوی آئے.....اور آپ اس کو یہ موضوع دے دیں.....تو وہ اس کے علاوہ اور کوئی بات ہی نہیں کرے گا.....

Scanned with CamScanner

جبکہ عمر بن عبدالعزیز صحابی نہیں تھے.....لیکن ان کے دور خلافت کے کارنامے ہر مولوی بیان کرے گا .....اورنگ زیب عالمگیر.....ظہیر الدین بابر اور نصیر الدین ہمایوں .....مغلوں کے یہ حکمران قرآن لکھا کرتے تھے .....اور ٹوپیاں بیچ کر گزارہ کیا کرتے تھے.....یہ واقعات ہر بڑا آدمی بیان کرتا ہے.....لیکن ایک ایسا انسان جو پاکستان کی نہیں..... بلکہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں سب سے بڑا اسلامی حکمران ہے.....اس کے دور خلافت کا کوئی واقعہ کوئی مؤرخ..... بیان نہیں کرتا ہے.....یہ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے.....

کیا آپ کو معلوم ہے؟:۔

میں چاہتا ہوں کہ آج کی اس چند گھنٹوں کی محفل میں.....آپ حضرات کے سامنے سیدنا امیر معاویہؓ کے ان کارناموں کو بیان کیا جائے..... .....جو اسٹیج پر بیان نہیں کئے جاتے.....اور نہ ہی آپ کو ان کا پتہ ہے .....یہ ایک چھوٹی سی بات ہے کہ سیدنا امیر معاویہؓ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا رشتہ داری ہے؟.....تاریخی اعتبار سے اتنی زیادہ گنجلک (یعنی الجھن کی) بات نہیں ہے.....

اگر آپ کو یہی بات کوئی کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا امیر معاویہؓ کی کیا رشتہ داری ہے.....تو سوائے اس بات کے کہ امیر معاویہؓ کی بہن اُم حبیبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں.....اس کے علاوہ اور کوئی رشتہ داری بیان ہی نہیں کرتا.....کوئی اور رشتہ داری اس لئے بیان نہیں کرتا کہ کسی اور رشتہ داری کا پتہ ہی نہیں.....کسی کو پتہ ہو تو بیان کرے .....میں چاہتا ہوں کہ اس کے علاوہ بھی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی

Scanned with CamScanner

.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو رشتہ داری ہے..... اس کا بھی ذکر کروں..... اور اسی طرح سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حضرت علیؓ کے ساتھ بھی رشتہ داری ہے..... اس کا بھی کوئی ذکر نہیں کرتا.....

کیا آپ میں سے کوئی بتا سکتا ہے..... کہ سیدنا امیر معاویہؓ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا رشتہ داری تھی ..... اگر میری طرف توجہ کریں تو انشاء اللہ آج آپ کو..... یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ سیدنا امیر معاویہؓ نے تیس سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا..... امیر معاویہؓ کوئی عام آدمی نہیں تھا..... بلکہ مکہ کے سردار ابوسفیان کا لڑکا تھا.....

پوری اُمت میں حلیم الطبع کون:۔

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے..... غسان کی ریاست کا ایک شہزادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی محفل میں آیا..... اور آ کر کہتا ہے کہ یارسول اللہ میں عیسائی ہوں..... اور آپ کی زیارت کرنے کیلئے آیا تھا..... اگر میں آپ کو کوئی تحفہ دوں تو آپ قبول کریں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں قبول کروں گا.....

تو وہ کہتا ہے میں جا رہا ہوں..... اور میرے پاس اپنا سامان یہاں نہیں ہے..... میں چھ میل باہر رکھ کر آیا ہوں..... تو آپ کسی آدمی کو میرے ساتھ روانہ کر دیں جو آپ کا ہدیہ لے کر آئے..... اور لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دے..... چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ ان دونوں کا نام آتا ہے..... جو ہر وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتے تھے..... لیکن جس وقت وہ شہزادہ آیا..... اس وقت ان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں تھا.....

Scanned with CamScanner

تو اس وقت ان دونوں کے علاوہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے ..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاویہؓ تم اس کے ساتھ جاؤ ..... اور جو یہ ہدیہ تمہیں دے وہ لے کر آؤ ..... حضرت معاویہؓ نے حضورؐ کا حکم سنا تو فوراً اٹھ کر چل پڑے .....

حضرت امیر معاویہؓ فرماتے ہیں ..... کہ میرا جوتا جو باہر جانے کیلئے میں پہنا کرتا تھا ..... وہ جوتا وہاں موجود نہیں تھا ..... تو چونکہ حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ..... میں نے اس شہزادے سے یہ نہیں کہا کہ ٹھہرو میں جوتا لے کر آتا ہوں ..... اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم چلے جاؤ ..... تو میں نے جوتے کا بھی انتظار نہیں کیا ..... اور ننگے پاؤں ہی اس کے ساتھ چل پڑا .....

میرے بھائیو ..... یہاں پر تو آدمی ننگے پاؤں پھر سکتا ہے ..... لیکن عرب میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے ..... اور عرب کے کنکریٹ اور پتھریلے پہاڑ ایسے ہوتے ہیں ..... کہ آدمی ایک قدم بھی ان پتھروں پر نہیں چل سکتا ..... لیکن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر وہاں سے نکلا ..... اور جب باہر گیا تو میں نے شہزادے سے کہا کہ تو مجھے اپنی سواری پر سوار کر لے ..... میرے پاؤں جلتے ہیں ..... تو شہزادے نے کہا کہ معاویہؓ میں تو شہزادہ ہوں اور تو کمی ہے ..... تو نوکر ہے ..... تو حضورؐ کا غلام ہے ..... اور میں غلام کو اپنی سواری پر کیسے سوار کروں ..... جبکہ میں شہزادہ ہوں میں تجھے اپنے ساتھ سوار نہیں کر سکتا .....

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب میں کچھ نہیں کہا ..... بلکہ اسی طرح پیدل چلتے رہے ..... اور بعد میں فرمایا کہ چلو آپ

Scanned with CamScanner

مجھے سواری پر سوار نہ کرو ..... مجھے اپنا جوتا ہی دے دو ..... اس نے کہا میں کسیوں کو جوتے بھی نہیں دیا کرتا .....

میرے بھائیو ..... امیر معاویہؓ کوئی کمی تو نہیں تھا ..... بلکہ مکے کے سردار ابوسفیان کا لڑکا تھا ..... خود بھی سردار تھا ..... اس کا باپ بھی سردار تھا ..... اور بہت بڑی عظمت والا انسان تھا ..... لیکن حکم چونکہ رسول اللہ کا تھا ..... چھ میل تک امیر معاویہؓ گرم ریت پر بھاگتا رہا ..... یہ اس معاویہؓ کی بات ہے ..... جس کو تاریخ کے چیتھڑوں نے پیغمبر کا نافرمان ثابت کیا ..... حضرت معاویہؓ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدیہ لے کر چلے گئے ..... میں تجھ سے کہتا ہوں کہ ایک آدمی کو تو کسی جگہ کام بھیجتا ہے ..... کہ یار فلاں جگہ سے پانچ سو روپے لے آ ..... اگر تجھے اس پر یقین نہ ہو تو تو اسے کبھی بھی نہیں بھیجے گا اور یقین ہو کہ یہ پانچ سو روپے لے کر بھاگ جائے گا یا یہ اس میں سے کچھ رکھ لے گا ..... تو تو کبھی بھی نہیں بھیجے گا .....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کو ..... اپنا سفیر اور اپنا نمائندہ بلکہ اپنا امین بنا کر بھیجا ..... جس کو نبیؐ ایک چیز کیلئے امین تسلیم کرے ..... ساری امت الٹی لٹک جائے ..... اس کی امانت میں شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا ..... سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ واپس آئے ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیسے گئے اور کیسے آئے ..... کیونکہ شام ہو گئی تھی ..... دیر ہو گئی تھی ..... تو حضرت امیر معاویہؓ نے سارا واقعہ سنایا ..... کہ میں اس کی سواری کے ساتھ چھ میل تک بھاگتا رہا ہوں ..... اور ننگے پاؤں بھاگتا رہا ہوں ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ..... کہ اتنی دھوپ اور گرمی میں تیرے پاؤں نہیں جلے

Scanned with CamScanner

.....تو حضرت امیر معاویہؓ نے عرض کیا.....معاویہ کب جلتے پاؤں کا خیال کرتا.....حکم جو آپ کا تھا.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہؓ کی بات سنی.....تو ایک عجیب لفظ آپؐ نے فرمایا.....میں نے وہ لفظ دوہرانے کیلئے یہ واقعہ سنایا..... چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا .....اَحْلَمُ مِنْ اُمَّتِیْ مُعَاوِیَۃُ.....میری اُمت کا سب سے بڑا حوصلے والا معاویہؓ ہے.....(رواہ ابن ماجہ)

شہزادہ غسان قیدی یا مہمان:۔

بات صرف اتنی نہیں.....یہ واقعہ بھی ختم ہوگیا.....یہ بات بھی ختم ہوگئی.....اس واقعہ کے پورے اڑتیس سال بعد.....حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تخت پر بیٹھے.....حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دمشق کے تخت پر بیٹھے ہیں اور پوری دنیا کا نصف حصہ انکے قدموں کے نیچے ہے.....

حضرت امیر معاویہؓ کی فوجیں جب افریقہ کے جزیروں کو فتح کرنے کیلئے گئیں.....تو فوج ایک علاقہ کو فتح کر کے آئی.....حضرت معاویہؓ نے فرمایا تم کہاں سے آئے ہو.....تو اس نے کہا کہ ہم غسان کے ملک کو فتح کر کے آئے ہیں.....اور یہ چھ ہزار قیدی غسان کی ریاست کے ہیں.....

حضرت معاویہؓ نے فرمایا ان قیدیوں کو میرے سامنے لاؤ.....

جب قیدی سامنے لائے گئے.....تو سب سے آگے آگے جس قیدی کے ہاتھ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے.....وہ قیدی وہی غسان کا شہزادہ تھا .....جس غسان کی ریاست کے شہزادے نے.....اڑتیس سال پہلے امیر معاویہؓ کیلئے جوتا نہیں دیا تھا.....اور کہا تھا کہ تو کمی ہے.....

چنانچہ حضرت معاویہؓ نے اس کو دیکھا.....اور دیکھتے ہی پہچان لیا

Scanned with CamScanner

.....پہچان کر فرمایا کہ اس کے ہاتھ کی رسیاں کھول دو.....اگر میں ہوتا تو کہتا اس کو قتل کر دو.....آپ ہوتے تو کہتے اس کو جیل میں ڈال دو..... لیکن جس کو پیغمبرؐ نے اُمت کا سب سے بڑا حوصلے والا کہا ہے.....اس معاویہؓ نے فرمایا کہ اس کے ہاتھ کی رسیاں کھول دو.....اور فرمایا کہ اس پر کوئی قید نہیں .....اس پر کوئی قدغن نہیں .....یہ شہزادہ ہے ..... قابل احترام ہے.....اس کو بڑے مہمان خانے میں لے جاؤ.....اور ایک مہینے تک اس کی مہمانی کرو.....

ایک مہینہ گزر گیا.....مختلف قسم کے کھانے وہ روزانہ دستر خوان پر کھاتا تھا.....اور حیران ہوتا تھا کہ یار میں نے بڑے بڑے بادشاہ دیکھے ہیں.....اور دنیا کے بڑے بڑے لوگ دیکھے ہیں.....ہم نے ان مسلمانوں سے بغاوت کی ہے.....ہم نے ان کا مقابلہ کیا.....ہم قید ہو کر آئے تو مجھے اس وقت کے خلیفہ نے .....اس وقت کے امام نے .....اپنے خاص مہمان خانے میں جگہ دے دی ہے.....

میں وہی محمد ﷺ کا کمی ہوں:۔

اور جب ایک مہینے کے بعد امیر معاویہؓ نے فرمایا.....کہ ایک مہینہ مہمانی کہ بعد تجھے اجازت ہے.....تو جہاں چاہے جا سکتا ہے.....میں نے تجھے رہا کر دیا .....تجھ پر کوئی قید نہیں لگائی .....کوئی ظلم نہیں کیا ..... جب وہ جانے لگا تو حضرت امیر معاویہؓ نے دس ہزار درہم ہدیہ کے طور پر دے دیا..... جب دس ہزار درہم اس نے لیا تو اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا.....اور وہ لوگوں سے کہتا ہے کہ یہ کون ہے.....اسکا نام کیا ہے .....تو ایک آدمی نے کہا کہ یہ ابوسفیان جو مکے کے سردار ہیں ان کا لڑکا ہے

Scanned with CamScanner

.....اور اس کا نام معاویہؓ ابن سفیان ہے.....

جب اس شہزادے نے معاویہؓ کو غور سے دیکھا.....تو اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی.....اور کہنے لگا یہ تو وہی لڑکا ہے.....تو وہ حضرت معاویہؓ کے دربار میں آ کر کہتا ہے.....کہا اے امیر المؤمنین.....کیا آپ وہی نوجوان ہیں.....جو بغیر جوتے کے میری سواری کے ساتھ بھاگتے رہے .....حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ جس دن پہلے دن ہی تم ادھر آئے تھے .....اور تمہارے ہاتھ رسیوں سے بندھے ہوئے تھے.....میں نے تو اسی دن پہچان لیا تھا کہ وہی آدمی ہے.....جس نے مجھے کمی کہا تھا.....اے شہزادے بے شک آج تو میرے پاس گرفتار ہو کر آیا ہے.....یاد رکھ.....

میں اس وقت بھی محمد ﷺ کا کمی تھا
آج بھی اسی محمد ﷺ کا کمی ہوں
میں اس وقت بھی محمد ﷺ کا نوکر تھا
آج بھی اسی محمد ﷺ کا نوکر ہوں
میں اس وقت بھی محمد ﷺ کا غلام تھا
آج بھی محمد ﷺ کا غلام ہوں

وہ کہنے لگا میں بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار میں گیا.....جب حضرت امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے تو تجھے پہلے ہی دن پہچان لیا تھا..... .....اور پہچاننے کے بعد تجھے اپنا مہمان بنایا تھا.....پہچاننے کے بعد دس ہزار درہم دیئے تھے تو اسکی آنکھوں سے آنسو چھلک آئے.....

شہزادہ مسلمان ہو گیا:۔

علامہ بلادری نے لکھا ہے کہ امیر معاویہؓ نے جس وقت اس کو دس ہزار

Scanned with CamScanner

درہم دیئے تھے.....اور تھوڑی دیر کے بعد اس کو پتہ چلا کہ یہ تو وہی لڑکا ہے جس کو میں نے کمی کہا تھا.....جو چھ میل تک ریت پر بھاگتا رہا.....آج انسانی عقل کہتی ہے کہ اس کو چاہئے تھا.....کہ اس کا سر اڑا دیتا.....لیکن وہ محمدؐ کا غلام تھا.....اس نے کہا میں اس محمدؐ کا غلام ہوں کہ جس نے اپنے چچا کے قاتل وحشی کو معاف کر دیا تھا.....

میں تجھ پر ظلم کیسے کر سکتا ہوں.....تو نے اپنے اخلاق کا مظاہرہ کیا تھا .....میں نے اپنے اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے.....یہ بات کہنے کی دیر تھی کہ شہزادے نے اسی جگہ کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ لیا..... اور اس نے کہا میں نے بڑے بڑے بادشاہ دیکھے.....بڑے بڑے دربار دیکھے .....ایسا اخلاق والا انسان میری آنکھ نے کہیں نہیں دیکھا.....جو اتنا عظیم المرتبت انسان ہے.....

پیغمبر ﷺ کا بردبار سیکریٹری:۔

حضرت امیر معاویہؓ کاتب وحی ہیں.....حضرت امیر معاویہؓ نے قرآن لکھا.....ایک رافضی نے کہا کہ امیر معاویہؓ نے قرآن نہیں لکھا تھا .....میں نے کہا پھر کیا لکھا تھا.....کہنے لگا کہ امیر معاویہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خط لکھا کرتے تھے.....میں نے کہا پاگل نبی کا خط بھی وحی ہوتی ہے.....اور دوسری بات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ.....قرآن کے تیرہ کاتبوں میں سے چھٹے نمبر پر تھے.....امیر معاویہؓ نے قرآن بھی لکھا اور نبی کا فرمان بھی لکھا.....

اور میں آپ حضرات کی معلومات کیلئے.....ایک نئی بات بتاتا ہوں کہ حضرت امیر معاویہؓ.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پرائیویٹ سیکریٹری تھے

Scanned with CamScanner

.....حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تین سال سیکریٹریٹ شپ کا فریضہ انجام دیا.....اور حضرت امیر معاویہؓ وہ آدمی تھے.....اسلام کی تاریخ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم بادشاہوں کو.....ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) خط لکھے.....اور ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) خطوط میں سے ایک سو تینتیس (۱۳۳) خط.....سیدنا امیر معاویہؓ نے اپنے ہاتھوں سے لکھے تھے.....تو اپنی غلہ منڈی کی دکان پر کسی کو منشی بنائے.....تجھے اس پر اعتبار ہوتا ہے.....اور جس کو نبیؐ اتنا بڑا محرر اور سیکریٹری بنائے.....کیا اس پر نبی ﷺ کو اعتبار نہیں ہوگا.....

سیرت ابن سفیانؓ بزبان قرآن:۔

میرے دوستو.....حضرت معاویہؓ تیرہ کاتبین وحی میں سے چھٹے نمبر پر ہیں.....اور ان کاتبوں کی شان قرآن بیان کرتا ہے.....قرآن کہتا ہے..... فِی صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃ.....قرآن کے صفحات بڑے پاکیزہ ہیں.....بڑے برکت والے ہیں.....جن ہاتھوں نے قرآن لکھا.....وہ ہاتھ بھی برکت والے ہیں.....اب کوئی آدمی کہہ سکتا ہے کہ ٹھیک ہے.....ہاتھ تو اچھے تھے.....لیکن ان کی نیت اچھی نہیں تھی.....اللہ کو اس بات کا پتہ تھا.....اس لئے اللہ نے اس بات کا جواب بھی دے دیا اور اللہ نے فرمایا..... کَرَامٍ بَرَرَۃ .....ان کے ہاتھ ہی اچھے نہیں تھے.....بلکہ وہ تیرہ کے تیرہ انسان روئے زمین کے بہترین لوگ تھے.....

کَرَام .....عربی زبان میں بہت برگزیدہ کو کہتے ہیں.....

کَرَام .....برگزیدگی.....بَرَرَۃ .....انسانیت.....انسانوں میں برگزیدہ لوگ یہ تیرہ ہیں.....جنہوں نے اللہ کا قرآن لکھا.....تو

Scanned with CamScanner

نص قطعی سے امیر معاویہؓ بہترین انسان قرار پائے.....

لاریب بات قرآن کی:۔

اگر کوئی تاریخ ان کو بھونکے.....کسی تاریخ کا چیتھڑا امیر معاویہؓ کو برا کہے.....تو اس کو مانا جائے یا قرآن کی اس آیت کو مانا جائے.....جو قرآن کی آیت امیر معاویہؓ کو بہترین انسان کہتی ہے.....آپ سے کوئی آدمی بات کرے.....آپ کہو کہ امیر معاویہؓ کے بارے میں بکواس بند کرو.....کیوں اس لئے کہ وہ کاتب وحی ہیں.....اگر وہ کہے کہ کاتب وحی ہے تو پھر کیا.....تو اس کو کہو کہ کاتبان وحی کو قرآن نے بہترین انسان کہا.....جس جس کو قرآن بہترین انسان کہے.....اس کو ساری دنیا بھونکنے لگ جائے.....اس کی زبان کتوں کے آگے تو ڈال دیں گے.....مگر قرآن کی بات پر کوئی شک نہیں ہوسکتا.....

ابن سفیان رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام:۔

اب ایک اور بات ذہن میں رکھیں.....بعض لوگ کہتے ہیں کہ امیر معاویہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ فتح مکہ کے بعد پڑھا.....فتح مکہ کے بعد جو آدمی کلمہ پڑھے.....اس کا درجہ اُونچا نہیں ہوسکتا.....

میرا دعوی ہے کہ یہ استدلال غلط ہے.....فتح مکہ کے بعد جس نے کلمہ پڑھا.....اس کو لفظ مہاجر سے یاد نہیں کیا جاسکتا.....یہ بہت لمبا واقعہ ہے میں اس طرف نہیں جاتا اور آپ سمجھ بھی نہیں سکیں گے.....فتح مکہ کے بعد یہ معاہدہ تھا مشرکین مکہ سے کہ مکے کی فتح کے بعد.....جو آدمی مکے سے مدینے جائے گا.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو واپس بھیج دیں گے .....جو آدمی فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوا ہو.....صرف وہی آدمی مدینے

Scanned with CamScanner

جاسکتا ہے..... اگر امیر معاویہؓ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے..... تو وہ مدینے کیسے گئے..... مجھے اس کا جواب دو..... ڈیڑھ سال نبیؐ کے خادم کیسے رہے..... امیر معاویہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ صلح حدیبیہ کے موقع پر پڑھ لیا تھا..... لیکن اس کا اظہار فتح مکہ سے پہلے کیا..... اور پہلے کرنے کی وجہ سے وہ مہاجر قرار پائے.....

اور امیر معاویہؓ وہ انسان ہے..... جس کے دل میں شروع سے اسلام کی محبت تھی..... جس کی وجہ یہ ہے کہ امیر معاویہؓ کفر میں رہنے کے باوجود بھی..... کسی ایک جنگ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں نہیں آئے..... اگر آئے ہیں تو دکھاؤ.....

جنگ بدر میں امیر معاویہؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے..... ابوبکر کا لڑکا عبدالرحمٰن تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں آیا..... لیکن امیر معاویہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں نہیں آئے..... سیدنا خالد ابن ولیدؓ بھی مقابلے میں تھے..... لیکن سیدنا امیر معاویہؓ نہیں تھے.....

میں چیلنج کرتا ہوں دنیائے تاریخ کو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیس جنگیں لڑیں ہیں کفار سے..... ستائیس جنگوں میں سے کسی ایک دستے اور سریئے میں..... امیر معاویہؓ بتاؤ نبیؐ کے مقابلے میں آیا ہو..... اگر آیا ہے تو لاؤ کس تاریخ میں ہے تو..... بتاؤ..... اگر نہیں آیا تو پھر مانو..... کہ امیر معاویہؓ وہ افسان ہے کہ جس کے دل میں..... پہلے دن سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تھی.....

ابن حجر مکی کی کتاب تطہیر الجنان اور صوائق محرقہ اٹھاؤ..... تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ امیر معاویہؓ نے کب اسلام قبول کیا تھا..... اور میں یہ

Scanned with CamScanner

ہوا میں باتیں نہیں کرتا ..... بلکہ تطہیر الجنان کا تقریبا دو سو صفحہ ہے .....
اس کا مطالعہ کرو ..... اگر کتاب آپ کے پاس نہیں ہے تو پھر کسی بھی اسلامی
لائبریری میں جا کر دیکھ لو ..... اس میں یہ حوالہ موجود ہے ..... اس حوالے
پر انہوں نے دس کتابوں کے حوالے دئے ہیں ..... میں ہوا میں باتیں نہیں
کیا کرتا ..... اور نہ ہی ادھر کی باتیں کیا کرتا ہوں ..... اگر آپ کو ایک
بات کا علم نہ ہو تو میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے .....

ساڑھے پانچ سو احادیث کا راوی:۔

میرے دوستو ..... حضرت امیر معاویہؓ تین سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے خادم رہے ..... اور ساڑھے پانچ سو احادیث مبارکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
سے سن کر آگے بیان کیں ..... امیر معاویہؓ ساڑھے پانچ سو احادیث مبارکہ کے
راوی ہیں ..... یہ ہے قرآن کی آیت کا مفہوم ..... اور اب آپ احادیث کو
دیکھئے .....

فضائل سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ:۔

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا وَّ مَهْدِيًا وَ
اَهْدِبِهٖ ..... اے اللہ معاویہؓ کو ..... ھادی اور مہدی بنا اور ان کے ذریعہ
سے ہدایت دے ..... (ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۲۴)
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ
وَالْحِسَابَ وَوَقِهِ الْعَذَابَ ..... اے اللہ معاویہؓ کو کتاب اور .....
حساب سکھا اور دوزخ کے عذاب سے بچا ..... (مسند احمد بن حنبل)
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... اَللّٰھُمَّ اَصْلَاهُ عِلْمًا
..... اے اللہ معاویہؓ کا سینہ علم سے بھر دے .....

Scanned with CamScanner

تصدیق خلافتِ معاویہ رضی اللہ عنہ :۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرا رہا تھا..... وضو سے جو پانی بچا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں میں لے کر میرے منہ پر چھینٹے مارے..... اور چھینٹے مارتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لفظ فرمایا.....

❁ اور معاویہؓ فرماتے ہیں کہ وہ لفظ مجھے زندگی بھر نہیں بھولا..... اور وہ لفظ یہ تھا..... یَامُعَاوِیَۃُ اِنْ وَلِّیْتَ الْاَمْرَ فَاتَّقِ اللّٰہَ..... اے معاویہؓ جب تجھے حکومت ملے تو اللہ سے ڈرتے رہنا.....

سیدنا امیر معاویہؓ فرماتے ہیں کہ حالانکہ میں اس وقت بچہ تھا..... لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اس وقت تک میری موت نہیں آئے گی..... جب تک دنیا کی حکومت مجھے نہیں ملے گی..... اگر معاویہؓ کی حکومت غلط ہوتی..... یا مسلط ہوتے..... یا متغلب ہوتے..... یا ان کا زبردستی قبضہ ہوتا..... تو آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ معاویہؓ جب تمہیں حکومت ملے تو مت لینا..... پیغمبر کا یہ فرمان کہ جب حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا..... اس کا مطلب ہے کہ امیر معاویہؓ کی پوری حکومت میں اللہ کے نبی کی مرضی شامل تھی.....

باقی یہ کہنا کہ اللہ سے ڈرتے رہنا..... ایک باپ مرتا ہوا اپنی اولاد سے کہتا ہے کہ میرے بعد اللہ سے ڈرنا..... اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے اللہ سے نہیں ڈرتے..... تو باپ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتا ہے کہ بیٹا اچھے کام کرنا..... اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ پہلے بھی اچھے کام کرتے تھے اور بعد میں بھی اچھے کام کرتے رہیں..... میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثیں

Scanned with CamScanner

آپکو سنائیں.....اب پانچوں حدیث سنیں.....

❁ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....اَللّٰھُمَّ اَحْلَمُ مِنْ اُمَّتِیْ .....میری امت کا سب سے بڑا بردبار معاویہ ابن ابی سفیان ہے.....

معاویہؓ کے چہرے پر نور کی چادر.....

❁ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی حدیث ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....یُبْعَثُ اللّٰہُ مُعَاوِیَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْہِ رِدَاءٌ مِّنْ نُوْرِ الْاِیْمَانِ.....معاویہؓ اس حالت میں اللہ کے دربار میں پیش ہوگا کے اس کے چہرے پر نور ایمان کی چادر ہوگی.....(خلافت وحکومت ص ۲۰۶)

سیدنا امیر معاویہؓ کی حضورؐ سے رشتہ داریاں:۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی.....حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ.....تین قریبی رشتہ داریاں تھیں.....

پہلی رشتہ داری:۔

پہلی رشتہ داری یہ تھی کہ امیر معاویہؓ کی چھوٹی بہن اُم حبیبہؓ.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں.....اُم حبیبہ کا نام کیا تھا.....رملہ.....امیر معاویہؓ کی ایک بہن کا نام رملہ تھا.....اور ان کی ایک لڑکی کا نام بھی رملہ تھا .....رملہ بنت معاویہؓ اور رملہ بنت ابوسفیانؓ.....یہ امیر معاویہؓ کی بہن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں.....

دوسری رشتہ داری:۔

دوسری رشتہ داری.....اور جو بیٹی رملہ تھی.....وہ حضرت عثمانؓ کے لڑکے عبداللہ کی بیوی تھیں.....جو عثمانؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد تھا .....حضرت عثمانؓ کے گھر میں حضورؐ کی بیٹی رقیہ تھی.....اور رقیہ کے گھر

Scanned with CamScanner

میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا.....جس کا نام عبداللہ رکھا گیا.....اور عبداللہ عثمانؓ کا لڑکا امیر معاویہؓ کا داماد تھا.....

آپ حسینؓ کو جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ تھا..... اور جو پیغمبر کی لڑکی رقیہ کا لڑکا تھا.....اس کا تعارف کون کرائے گا..... اگر حسینؓ کی عظمت بلند ہے.....تو اس عبداللہ بن عثمانؓ کی عظمت کیوں پیچھے ہے.....شاید اسلئے کہ یہ امیر معاویہؓ کا داماد تھا.....کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس عبداللہ بن عثمانؓ کی شادی کس کے ساتھ ہوئی تھی .....حضرت معاویہؓ کی لڑکی رملہ بنت امیر معاویہؓ کے ساتھ ہوئی.....یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سالہ، داماد رسول عثمان بن عفانؓ کے بیٹے عبداللہ کا سسر ہے..... یہ امیر معاویہؓ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسری رشتہ داری تھی.....

تیسری رشتہ داری:۔

تیسری رشتہ داری میں تب بتاؤں بشرطیکہ آپ یاد رکھیں.....وہ بڑی مشکل ہے.....تیسری رشتہ داری ایسی ہے کہ اگر وہ آپ کو یاد ہو جائے .....تو حضرت معاویہؓ کے جتنے رشتے علی المرتضیٰؓ کے ساتھ ہیں.....

تو میں عرض کر رہا تھا کہ تیسری رشتہ داری کونسی ہے.....اب اگلی رشتہ داری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی کا نام میمونہ بنت حارث تھا .....اس میمونہ بنت حارث کی آٹھ علاتی بہنیں تھیں.....عربی میں علاتی بہنیں اسے کہتے ہیں کہ جن کا باپ اور ہو اور ماں اور ہو.....یعنی ماں ایک اور باپ اور ہو.....اگر ماں ایک ہو تو اس کو علاتی بہن کہتے ہیں.....ایک اخیافی ہوتی ہے.....یعنی جن کا باپ ایک ہو اور ماں اور ہو.....

اب دیکھئے.....یہ جو میمونہ بنت حارث ہے.....اس کی آٹھ

Scanned with CamScanner

بہنیں دوسرے باپ سے تھیں .....ماں ان کی ایک تھی.....اور وہ آٹھوں بہنیں تھیں.....ان میں پانچ بڑے بڑے صحابہؓ کے گھروں میں تھیں ..... اب دیکھئے یہ رشتہ داری.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کا نام کیا ہے.....میمونہ..... میمونہ کی آٹھ بہنیں ہیں.....ان میں سے پانچ بہنیں بڑے بڑے صحابہؓ کے گھروں میں ہیں.....

ابن سفیانؓ کے ہم زلف کون؟:۔

ان میں ایک بہن کا نام ہے اسماء بنت عمیس.....یہ صدیق اکبرؓ کی بیوی ہے.....اس اسماء بنت عمیس کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیار سے ہوا .....اور اس جعفر کے گھر میں اسماء کے دو لڑکے پیدا ہوئے.....

ایک کا نام عبداللہ بن جعفر ہے

دوسرے کا نام محمد بن جعفر ہے

جب حضرت جعفرؓ جنگ موتہ میں شہید ہو گئے .....تو اسماء بنت عمیس بیوہ ہو گئیں.....حضرت جعفر حضرت علیؓ کے بڑے بھائی تھے..... اور یہ اسماء بنت عمیس حضرت علیؓ کی بھابھی تھیں.....تو جب یہ بھابھی بیوہ ہو گئی.....تو حضرت علیؓ نے اپنی اس بیوہ بھابھی کا نکاح سیدنا صدیق اکبرؓ سے کر دیا.....

خمینی اپنی کتاب میں الحکومۃ اسلامیہ میں کہتا ہے.....کہ ابوبکرؓ مسلمان ہی نہیں تھا.....یہ سوال حضرت علیؓ سے کریں کہ جو مسلمان نہیں تھا.....اس کو اپنی بیوہ بھابھی کیوں دے دی.....بیوہ بھابھی کا نکاح کوئی آدمی غیر مسلم سے کر سکتا ہے.....

Scanned with CamScanner

سیدنا صدیق اکبرؓ کے لڑکے محمد بن ابی بکر اسی اسماء کے بطن سے پیدا ہوئے تھے..... جب سیدنا صدیق اکبر فوت ہوے تو اسی اسماء کے ساتھ خود سیدنا علی المرتضیٰؓ نے نکاح کرلیا تھا..... اور حضرت علیؓ کے دو لڑکے یحی بن علی اور محمد اصغر اسی اسماء کے بطن سے پیدا ہوئے تھے..... اسماء ایک ہے اور سانڈو بن گئے تین..... اس ایک اسماء کی وجہ سے ہم زلف بن گئے تین ..... اسی اسماء کی ایک چھوٹی بہن ہے..... جس کا نام سلمہ بنت عمیس ہے ..... جو سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ کی بیوی ہیں.....

اس سے ایک چھوٹی بہن ام الفضل بنت عمیس ہے..... یہ حضرت عباسؓ کی بیوی ہیں..... اور اس سے چھوٹی بہن قریبۃ الصغریٰ جو حضرت امیر معاویہؓ کی بیوی ہیں.....

تو اب دیکھئے..... سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سارے خاندان نبوت کا ہم زلف بنا ہوا ہے..... یہ دیکھو.....

امیر معاویہؓ اور	.....	حضرت رسول اللہ ہم زلف
امیر معاویہؓ اور	.....	حضرت صدیق اکبر ہم زلف
امیر معاویہؓ اور	.....	حضرت علی المرتضیٰؓ ہم زلف
امیر معاویہؓ اور	.....	حضرت سیدنا امیر حمزہؓ ہم زلف
امیر معاویہؓ اور	.....	حضرت سیدنا عباسؓ ہم زلف
امیر معاویہؓ اور	.....	حضرت امام جعفرؒ صادق ہم زلف

میرے بھائیو..... یہ رشتہ داریاں کچھ سمجھ میں آئی ہیں کہ نہیں ..... تو ان رشتہ داریوں کا مطلب محبت ہے یا دشمنی..... تو تم نے یہ خود سوچ کر فیصلہ کرنا ہے.....

Scanned with CamScanner

صدیقؓ اور علیؓ کی رشتہ داریاں:۔

صدیقؓ اکبر کا ایک لڑکا محمد بن ابی بکر ہے.....اس کے لڑکے کا نام قاسم تھا.....یہ جو لڑکا قاسم ہے .....یہ کس عورت کے بطن سے تھا .....نفیسہ بنت یزدجر شہنشاہ ایران کے بطن سے.....چنانچہ صدیق اکبرؓ کے پوتے کا نام ہے قاسم.....اور اس قاسم بن محمد بن ابی بکر کا نکاح کس کے ساتھ ہوا.....

سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور میں شہنشاہ ایران یزدجر قتل ہوا.....اور اس کی دو لڑکیاں قید ہو کر امیر عمرؓ کے دربار میں پیش کی گئیں.....ایک لڑکی کا نام شاہ جہاں تھا.....اور ایک لڑکی کا نام نفیسہ تھا.....اور اسی شاہ جہاں کو بعد میں شہر بانو کے نام سے مشہور کیا گیا:.....حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ چونکہ یہ بادشاہ کی لڑکیاں ہیں.....ان کا نکاح میں شہزادوں سے کروں گا.....

کون شہزادے؟:۔

حضرت عمرؓ نے کہا حسینؓ کو بلاؤ.....شاہ جہاں کا نکاح حضرت حسینؓ سے کر دیا.....اور نفیسہ کا نکاح سیدنا صدیقؓ کے لڑکے محمد سے کر دیا .....تو اس رشتہ داری میں .....صدیقؓ اکبر کا پوتا قاسم اور علیؓ المرتضی کا پوتا زین العابدین .....یہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہوئے.....

اب دیکھو.....سیدنا عمرؓ کے ساتھ ایران کی دشمنی کیوں ہے بات سمجھ میں آ گئی ہے کہ ایران عمرؓ کے ساتھ آج تک کیوں لڑتا ہے.....دراصل بات یہ ہے کہ ایران کے بادشاہ کی لڑکیاں عمرؓ نے آگے کیوں دیں تھیں..... یہ دشمنی ہے خمینی کو کہ لڑکی شاہ ایران کی .....عمرؓ نے صدیقؓ کے لڑکے محمد کو کیوں دی؟.....

Scanned with CamScanner

اور اگر ایرانیوں میں غیرت ہوتو وہ عمرؓ کے آگے سر جھکاتے.....
جہاں لڑکیاں دی جاتی ہیں.....وہاں سر نہیں اٹھاتا جاتا.....تمہارے بادشاہ کی لڑکی سیدنا صدیق اکبرؓ کے لڑکے گھر میں ہے.....تمہارے بادشاہ کی دوسری لڑکی ابن علیؓ کے گھر میں ہے.....تمہیں آج تک چودہ سو سال سے یہ تکلیف ہے کہ عمرؓ نے یہ لڑکیاں آگے کیوں دیں.....

یاد رکھو امیر عمرؓ نے یہ لڑکیاں بے حیثیت لوگوں کو نہیں دیں.....
بادشاہ کی چونکہ لڑکیاں تھیں.....اس لئے بڑے لوگوں کے گھروں میں ان کی یہ بیٹیاں بیاہ دیں ہیں.....تمہیں تو عمرؓ کا شکر گزار ہونا چاہئے.....

اللہ اور رسولؐ کو امیر معاویہؓ سے محبت:۔

حضرت معاویہؓ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے.....
حضرت امیر معاویہؓ کی چھوٹی بہن (ام حبیبہؓ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں .....تو حضرت امیر معاویہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مدینہ طیبہ آئے.....
تو سیدہ اُم حبیبہ حضرت امیر معاویہؓ کے سر میں تیل لگا رہی ہیں.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کرتی ہے .....اُم حبیبہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بڑا بھائی ہے.....بڑا بہادر آدمی ہے.....مجھے اس سے بڑی محبت ہے.....اور بڑے عرصے بعد آیا ہے .....تھکا ہوا ہے میں اس کے سر میں تیل لگاتی ہوں.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف تو ہی معاویہؓ سے محبت نہیں کرتی.....بلکہ اللہ اور اس کا رسول بھی معاویہؓ سے محبت کرتا ہے.....

میرے بھائیو.....جس سے نبیؐ محبت کرے.....اگر اس سے ہم بھی محبت نہ کریں تو نہ سہی.....جس سے نبیؐ محبت کرے اس سے طبری محبت نہ

Scanned with CamScanner

کرے تو نہ کرے.....ابن ہشام اس کو گالی دے تو دے.....مسعودی اس کو برا کہے تو کہے.....بی اے اور ایف اے کے نصاب میں اس کو برا لکھا جائے.....تو لکھا جائے.....میں ان تمام کتابوں کو آگ لگا دوں گا.....لیکن نبیؐ کے ارشاد کے سامنے.....ان چیتھڑوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے.....

فان اللّٰہ ورسولہ یحبان معاویہ .....اوام حبیبہ تو اکیلی اس سے محبت نہیں کرتی.....بلکہ اللہ اور اسکا رسولؐ بھی معاویہؓ سے محبت کرتا ہے.....

رافضیت اور امت مسلمہ جدا جدا:۔

میرے دوستو.....مثال کے طور پر آپ کو یہ بتاوں کہ امام باقر رحمہ اللہ کی پوتی.....امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی بیوی تھی اگر آپ کو نہیں پتہ تو علیحدہ بات ہے.....اور موسیٰ کاظم رحمہ اللہ کی بھتیجی.....امام شافعی رحمہ اللہ کی بیوی تھی.....یہ علیحدہ موضوع ہے پھر کبھی آپ کو سناؤں گا.....اور بارہ اماموں کی لڑکیاں چاروں اماموں کے گھروں میں ہیں.....

امام ابوحنیفہؒ

امام شافعیؒ

امام مالکؒ

امام احمد بن حنبلؒ

ان چاروں کے گھروں میں.....بارہ اماموں میں سے کسی کی بھتیجی ہے اور کسی کی بھانجی ہے.....کسی کے بھائی کی لڑکی ہے اور کسی کے چچا کی لڑکی ہے.....یہ ساری رشتہ داریاں سنیوں کے جو چار امام ہیں.....ان کے گھروں میں لڑکیاں بارہ اماموں کی ہیں.....اور بارہ اماموں کے گھروں میں لڑکیاں.....

Scanned with CamScanner

یا ابوبکرؓ کی ہیں
یا عثمانؓ کی ہیں
یا علیؓ کی ہیں

میرے دوستو.....لڑکیاں ہماری.....داماد ہمارے..... اور امام تمہارے یہ کوئی بات ہے.....تمہارے امام کس دلیل سے بن گئے .....ان کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں.....اس لئے کہ.....

ان کا کلمہ اور	.....	تمہارا کلمہ اور
ان کا قرآن اور	.....	تمہارا قرآن اور
ان کی اذان اور	.....	تمہاری اذان اور
ان کی نماز اور	.....	تمہاری نماز اور
ان کے رشتہ دار اور	.....	تمہارے رشتہ دار اور

کبھی موقع ملا تو میں آپ حضرات کو یہ تقریر سناؤں گا.....کہ .....امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کوئی بات روافض میں نہیں ہے.....میں چیلنج کرتا ہوں.....

نہ عمر	.....	نہ فکر
نہ اذان	.....	نہ نماز
نہ روزہ	.....	نہ حج
نہ صدقہ	.....	نہ زکوۃ
نہ کلمہ	.....	نہ ایمان
نہ مقتدی	.....	نہ امام
نہ عمل	.....	نہ تقوی

Scanned with CamScanner

نہ قرآن ..... نہ قاری

نہ مونچھیں ..... نہ داڑھی

نہ برادری ..... نہ رشتہ داری

نہ جماعت ..... نہ تراویح

نہ بیٹے ..... نہ بیٹیاں

کوئی چیز بھی ان کی ملتی ہی نہیں ..... نہ آل رسولؐ سے ..... اور نہ ہی آل علیؓ سے .....

سیف اللہ خالد کون تھا؟

جس جنگ میں فتح ہوئی اس لشکر کا سربراہ خالد بن ولید تھا ..... جب خالد گیا تو وہ صفیں چیرتا ہوا گیا ..... اور ماں نے خالد جیسا کوئی بیٹا نہیں جنا ..... امیر احمد خالد نے خالد بن ولید پر جو کتاب لکھی ہے ..... وہ لکھتا ہے کہ عرب میں یہ قول مشہور تھا ..... بَجِزَتِ النِّسَاءُ اَنْ یَّلِدْنَ مِثْلَ خَالِدٍ ..... کہ عرب کی عورتیں بانجھ ہو چکی ہیں کہ وہ خالد جیسا بیٹا پیدا نہ کر سکیں .....

مغرب کا ایک جرنیل نپولین گزرا ہے ..... اس نے شام کی پہاڑیوں کو تین دفعہ سر کیا تھا ..... اس وقت کوئی جہاز نہیں ہوتا تھا ..... خالد بن ولید وہ جرنیل ہے کہ جس نے ایک سو پچیس (۱۲۵) لڑائیاں لڑیں ..... اور کسی لڑائی میں شکست نہیں کھائی ..... چشم فلک نے ایسا بہادر آدمی نہیں دیکھا ..... جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ کا لقب دیا تھا .....

وفات کا وقت قریب آیا تو رو رہے ہیں ..... ایران کے علاقے میں جنگ جلولہ مشہور جنگ ہے ..... اس میں خالد بن ولید بیمار ہو گئے تو وہاں رو رہے تھے ..... تو کسی نے کہا خالد کیوں روتے ہو ..... فرمانے لگے اتنی

Scanned with CamScanner

لڑائیاں لڑیں.....میرے جسم پر نوے (۹۰) نشان ہیں تلواروں کے .....لیکن میں بستر پر مر رہا ہوں.....

اس وقت ایک صحابیؓ آئے.....تو انہوں نے کہا کہ خالد رونے کی ضرورت نہیں.....آپ کو شہادت کی موت اس لئے نہیں ملی کہ.....آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ کہا.....یعنی اللہ کی تلوار کہا.....اگر آپ کی گردن کٹ جائے تو اللہ کی تلوار ٹوٹ جائے گی .....اس لئے آپ کو شہادت کی موت نہیں ملی.....تا کہ کوئی نہ کہے کہ اللہ کی تلوار ٹوٹ گئی ہے.....

ایک تاریخی لفظ:۔

میں نے شروع میں دعوی کیا تھا کہ سیدنا امیر معاویہؓ کا دور اسلام کی تاریخ کا سب سے بڑا دور ہے.....آپ کا پاکستان تین لاکھ مربع میل پر قائم ہے .....اور سعودی عرب کا جغرافیہ سب سے زیادہ ہے.....یعنی پونے نو لاکھ مربع میل.....سوڈان دوسرے نمبر پر ہے.....یہ سوا آٹھ لاکھ مربع میل پر جغرافیہ ہے.....اس وقت دنیا میں ایک سو اسی (۱۸۰) ملک ہیں..... اور ان میں پینتالیس (۴۵) اسلامی ممالک ہیں اور ستر (۷۰) جزیرے ہیں .....اور پوری دنیا ایک کروڑ بیس لاکھ مربع میل پر قائم ہے.....اور باقی سارا حصہ پانی کا ہے.....یہ خشکی کا چوتھائی حصہ ہے.....جس کا جغرافیہ ایک کروڑ بیس لاکھ مربع میل ہے.....

خلفائے راشدینؓ کی حکمرانی:۔

❁ میرے بھائیو.....امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے .....دو سال تین ماہ دس دن تک.....یعنی ۱۱ھ ربیع الاوّل سے ۱۳ھ

Scanned with CamScanner

جمادی الثانی تک نو (۹) لاکھ مربع میل سے گیارہ (۱۱) لاکھ مربع میل مدینہ سے شام تک اسلامی حکومت قائم کی.....

❁ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے.....دس سال چھ مہینے دس دن تک..... بائیس (۲۲) لاکھ مربع میل پر .....اسلامی حکومت قائم کی.....(خلافت وحکومت ص ۲۴۱)

❁ امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنیؓ نے.....بارہ دن کم بارہ سال میں .....چوالیس (۴۴) لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت کی.....

❁ امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰؓ نے.....تقریباً ساڑھے پانچ سال تک.....ساڑھے چوالیس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم کی.....

نواسۂ رسول سیدنا حسنؓ بن علیؓ نے.....پانچ ماہ چھبیس دن یعنی تقریباً چھ ماہ تک ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلامی حکومت قائم کی.....

❁ اور جب سیدنا امیر معاویہ کے ہاتھ پر سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ نے بیعت کی تھی.....تو اس کے بعد امیر المؤمنین کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے.....اُنیس سال تک چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل..... پوری دنیا کے جغرافیہ کا نصف سے زیادہ حصہ ہے.....اس لئے نپولین کہتا ہے .....کہ مسلمانوں نے نصف صدی میں نصف دنیا کو فتح کیا.....

فتوحات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ :۔

اور آپ اس امیر معاویہؓ کی بات کرتے ہیں.....جس معاویہ نے حضرت علیؓ کے ساتھ قاتلین عثمانؓ کا بدلہ لینے کیلئے اختلاف کیا تھا.....پس اتنی بات ہے کہ قاتلین عثمانؓ سے بدلہ لینے کیلئے.....حضرت معاویہؓ کا حضرت علیؓ سے اختلاف ہوا.....پس اس وجہ سے تم نے اس کی یہ ساری حکومت

Scanned with CamScanner

بھلادی.....اس نے ستاون ہزار علاقے فتح کئے وہ بھلا دیئے.....اس نے روس کے ستاون صوبے فتح کئے.....تم نے وہ بھی بھلا دیئے.....

اس نے روس فتح کیا

اس نے کابل فتح کیا

اس نے افغانستان فتح کیا

اور امیر معاویہؓ کی فوجوں نے پشاور کا شہر فتح کیا.....جاؤ فتوح البلد ان اٹھاؤ.....علامہ بلادری کہتا ہے کہ ۴۵ھ ہجری میں حضرت سنان ابن مسلمہ ایک صحابیؓ.....کو حضرت امیر معاویہؓ نے پینتیس ہزار صحابہؓ کا لشکر دے کر بھیجا کہ جاؤ پشاور کے شہر میں مہاتما بت کی حکومت ہے.....ان کو قتل کر کے پشاور کے شہر میں اسلامی حکومت کا پرچم لہراؤ.....

چنانچہ امیر معاویہؓ کا بھیجا ہوا لشکر وہاں آیا.....اور سنان ابن مسلمہ نے پشاور اور صوبہ سرحد فتح کر کے وہاں اسلام کی حکومت قائم کی.....اور پشاور سے چار میل باہر جو اصحاب بابا کے نام پر قبر بنی ہوئی ہے.....یہ اسی سپہ سالار کی ہے جسے حضرت امیر معاویہؓ نے سنان کے ساتھ بھیجا تھا.....

رسول اللہ کا شیدائی:۔

ایک اور بات کر کے اپنی معروضات ختم کرتا ہوں.....سیدنا امیر معاویہؓ کے بارے میں بڑی عجیب وغریب بات ہے.....جس کا ذکر بخاری شریف میں ہے.....حضرت معاویہؓ اتنے بڑے عاشق رسولؐ تھے کہ ان کو کسی نے کہا کہ کعب ابن ظہیر ایک صحابیؓ ہے.....اس کے پاس حضور صلی رسول اللہ علیہ وسلم کی چادر ہے.....

سیدنا امیر معاویہؓ نے اس کو لینے کیلئے سواری دوسو میل تک بھیجی.....

Scanned with CamScanner

جب وہ آیا تو امیر معاویہؓ نے فرمایا کہ یہ چادر مجھے دے دو.....اور مجھ سے ساری حکومت لے لو.....یہ نبی کی چادر ہے.....اور اس نے حضرت معاؓویہ کو یہ چادر مفت دے دی.....تو حضرت معاؓویہ فرمایا کرتے تھے .....کہ یہ چادر میرے کفن میں رکھ دینا.....یہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر ہے.....

سیدنا امیر معاؓویہ مدینہ جاتے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے.....اور رو کر کہتے اماں.....مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے دکھاؤ.....جب اماں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے لاتیں..... تو سیدنا امیر معاؓویہ ان کپڑوں کو آنکھوں سے لگاتے.....اور ان کپڑوں کو پانی میں بھگو کر اس پانی کو اپنے جسم پر مل لیتے.....اور کہتے.....یہ میری نجات کے لئے کافی ہے.....

رسول اللہ ﷺ کا خواب:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں اُم ہانی کے گھر سوئے ہوئے ہیں .....اور اچانک آنکھ کھلی.....اور یہ اُم ہانی کون ہے؟.....حضرت علیؓ کی بہن اور ابو طالب کی سب سے چھوٹی لڑکی ہے.....اس کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے.....اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے دوپہر کا وقت ہے.....اُم ہانی کہتی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھا.....زندگی میں میں نے نبی کو اتنا خوش نہیں دیکھا .....اتنے خوش تھے کہ جس کی مثال ہی کوئی نہیں.....میں قریب ہوئی کہ یا رسول اللہ کیا ماجرا ہے.....آپ بڑے خوش ہیں.....

تو اُم ہانی کہتی ہیں میں نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

Scanned with CamScanner

.....تو آپ فرمانے لگے اُم ہانی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری اُمت کا ایک لشکر ..... سمندروں میں میرے دین کی جنگ لڑ رہا ہے ..... اُم ہانی گواہ ہو جاؤ ..... جو جو اس لشکر میں شریک ہوگا وہ جنتی ہوگا .....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے ..... اور بخاری شریف میں پورے الفاظ موجود ہیں ..... میں الفاظ آپ کو سناتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... اَوَّلُ جَیْشٍ یَّغْزُوا الْبَحْرَ فَقَدْ اَوْجَبُوْا الْجَنَّةَ ..... یعنی میری امت کا پہلا لشکر جو سمندروں میں جنگ لڑے گا جنتی ہوگا ..... اس پر جنت واجب ہو چکی ہے .....

پیغمبر ﷺ کی اُم حرامؓ کیلئے دعا:۔

ام ہانی کہتی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ..... تو اسی میرے گھر میں ایک لڑکی بیٹھی تھی ..... اس کا نام اُم حرام تھا ..... جب اس نے یہ سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی بڑی خوش خبری دی ہے ..... وہی آدمی جنت میں جائے گا جو بحری لشکر میں شریک ہوگا ..... تو اُم حرام کھڑی ہو کر ہاتھ جوڑ کر کہتی ہے ..... یا رسول اللہ میرے لئے دعا کریں کہ میں بھی اس لشکر میں شریک ہو جاؤں ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت والے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا ..... اے اللہ ..... یہ اُم حرامؓ ہے اس کو بھی اس لشکر میں شامل کر .....

اُم حرام کہتی ہے کہ اس وقت میری عمر سترہ (۱۷) سال تھی ..... میں ابھی بچی تھی ..... چھوٹی عمر کی لڑکی تھی ..... کہتی ہے کہ کچھ عرصے کے بعد میں مدینے چلی گئی ..... میری شادی ہوگئی ..... ایک صحابی حضرت عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ .....

Scanned with CamScanner

اب کہتی ہے کہ ہم مدینے میں رہتے تھے.....کافی وقت گزر گیا .....حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی فوت ہو گئے.....سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور آیا.....وہ بھی فوت ہو گئے.....سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور آیا.....وہ بھی شہید ہو گئے.....

اُم حرام کہتی ہیں کہ میرے دل میں ضرور تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا مانگی ہے کہ میں اس لشکر میں ضرور شریک ہوں.....میں اس وقت تک نہیں مروں گی.....جب تک میں لشکر میں شریک نہ ہوں گی .....لیکن میں سوچتی تھی کہ وہ وقت کب آئے گا.....کہنے لگی حضرت عثمانؓ کا دور تھا.....میں اپنے بستر پر سوئی سوئی تھی.....ایک آدمی کہتا ہے.....او مدینہ کے لوگو جس نے جنت لینی ہے وہ ملک شام چلا جائے .....اس نے کہا امیر معاویہؓ ملک شام کے گورنر ہیں.....اور حضرت عثمانؓ نے امیر معاویہؓ کو اجازت دے دی ہے کہ وہ بحری لشکر تیار کریں..... اور سمندروں میں اسلام کی جنگ لڑیں.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں پیشن گوئی فرمائی ہے.....اس لئے جو جو جنت لینا چاہتا ہے وہ شام چلا جائے.....

اُم حرام کہتی ہے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ مجھے کھانا بھول گیا.....میں نے اپنے خاوند عبادہ بن صامتؓ کو بلایا.....اور سارا واقعہ کہہ سنایا..... اور اپنے خاوند عبادہ بن صامتؓ سے کہا.....کہ.....

اے عبادہ رضی اللہ عنہ ..... گھر چھوڑ دو

اے عبادہ رضی اللہ عنہ ..... حویلی چھوڑ دو

اے عبادہ رضی اللہ عنہ ..... وطن چھوڑ دو

Scanned with CamScanner

اے عبادہ رضی اللہ عنہ ..... ساری باتیں چھوڑ دو

اور جلدی کرو ملک شام چلیں .....اور اس سمندری لشکر میں شامل ہو جائیں .....کہیں جنت ہاتھ سے نہ نکل جائے .....

جنگی بیڑوں کا بانی کون :۔

اُم حرام کہتی ہے کہ میں اپنے خاوند کو لے کر ملک شام چلی گئی ..... وہاں گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ امیر معاویہؓ نے کئی کئی میل لمبا ایک کارخانہ لگایا ہوا ہے .....اور شمالی افریقہ کے جنگلات کاٹنے کیلئے ..... چالیس ہزار فوجیوں کو مقرر کیا ہوا ہے کہ یہ جنگلات کاٹیں .....ایک طرف جنگل کی لکڑی پڑی ہے .....دوسری طرف کاریگر اور انجینئر بیٹھے ہیں .....جو بحری جہاز تیار کر رہے ہیں .....حضرت عثمان غنیؓ نے ان کو یہ اجازت دے دی تھی .....کہ وہ بحری جہاز تیار کریں .....

.....حضرت امیر معاویہؓ نے چالیس ہزار فوجیوں کو حکم دیا تھا.....کہ ایک سال میں بحری جہاز تیار کرو.....ام حرام کہتی ہے کہ تین مہینے ہم وہاں رہے .....اور وہاں تین مہینے کے بعد امیر معاویہؓ کا بیڑا تیار ہوا.....امیر معاویہؓ نے ایک ہزار سات سو پچاس (۱۷۵۰) بحری جہاز تیار کر کے .....وہ دیو ہیکل بحری بیڑہ اوقیانوس میں اتار دیا.....

جب بحر اوقیانوس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ بحری بیڑا اتارا اور اعلان کیا .....جو جو آدمی لشکر میں شریک ہونا چاہتا ہے وہ شام پہنچ جائے .....تو ام حرام کہتی ہے میں بھی اپنے خاوند کے ساتھ امیر معاویہؓ کے پاس گئی.....امیر معاویہؓ تخت خلافت پر بیٹھے تھے.....

جب میں نے سارا واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کہہ سنایا.....تو

Scanned with CamScanner

امیر معاویہؓ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے ..... میں نے کہا امیر المؤمنین تمہیں مبارک ہو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اَوَّلُ جَیْشٍ یَغْزُوا الْبَحْرَ فَقَدْ اَوْجَبُوا الْجَنَّةَ ..... جو میری اُمت میں بحری لڑائیوں کا آغاز کرے گا وہ جنتی ہوگا.....

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے ..... فرمانے لگے اے اللہ ..... تیرے محمد کی پیشن گوئی اگر آج میرے ہاتھوں سے پوری ہو تو اس سے بڑی سعادت میرے لئے اور کیا ہو سکتی ہے.....

مجاہدین کی تشکیل اور وظائف:۔

اس کے بعد لشکر تیار ہو گیا..... اور اس دوران امیر معاویہؓ نے ایک حیرت انگیز کام کیا کہ اس میں ستر (۷۰) جہاز علیحدہ کر لئے..... اور ستر جہازوں کیلئے پورے شام کے علاقے میں اعلان کیا کہ جتنے قرآن کے قاری ہیں ..... وہ سب یہاں جمع ہو جائیں..... امیر معاویہؓ نے (۷۵۰۰) سات ہزار پانچ سو قرآن کے قاریوں کو ستر جہازوں میں بٹھا دیا..... اور انہیں کہا کہ تمہارے بچوں کے وظیفے میں نے مقرر کر دیئے ہیں ..... اب تم نے واپس نہیں آنا.....

کعب ابن ابظی نے کہا کہ میری کیا ڈیوٹی ہے..... امیر معاویہؓ نے فرمایا تمہاری اور کوئی ڈیوٹی نہیں ..... بس جہازوں میں بیٹھو ..... جہاز سمندروں میں اتار دو..... تمہیں دس جہاز ادھر..... اور دس جہاز ادھر لیکر اترنا ہے..... یعنی دس ادھر شمال و جنوب کی طرف لیکر..... اور مشرق و مغرب کی طرف سمندر میں لے کر اتر جاؤ..... اور ہر آدمی کا دروازہ کھٹکھٹاؤ ..... جب کوئی باہر نکلے تو اسے اسلام کی دعوت دو.....

Scanned with CamScanner

انڈونیشیا میں اسلام	.....	ایسے ہی نہیں آیا
نیروبی میں اسلام	.....	ایسے ہی نہیں آیا
طرابلس میں اسلام	.....	ایسے ہی نہیں آیا
ای یونین میں اسلام	.....	ایسے ہی نہیں آیا
جوہانس برگ میں اسلام	.....	ایسے ہی نہیں آیا

نصاریٰ کا اعتراف:۔

جب یہ جہاز سمندر میں اترے.....تو بابا روم نے اپنے ساتھیوں کو روم میں خطبہ دیا.....جس خطبے کا سارا متن ایوارڈ گبن نے.....اپنی انگریزی کی تاریخ میں لکھا ہے.....جس کی بائیس (۲۲) جلدیں صرف امیر معاویہؓ کی فتوحات پر ہیں.....

اس میں ایک عیسائی بادشاہ کا خطبہ لکھتا ہے.....اور وہ کہتا ہے کہ اوعیسائیو.....عرب سے عجم تک اسلام کو عمرؓ نے پہنچایا.....اگر معاویہؓ کا یہ بحری بیڑا بحر اوقیانوس کا سینہ چیر گیا.....تو اسلام کو یورپ کے دروازے تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکے گا.....عیسائیت رو رہی ہے.....عیسائیت لرزہ بر اندام ہے.....یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مصداق ہے .....اَوَّلُ جَیْشٍ تَغْزُوا الْبَحْرَ فَقَدْ اَوْجَبُوا الْجَنَّةَ.....

اُم حرام کی دعا قبول ہوگئی:۔

چنانچہ اُم حرام رضی اللہ عنہا بھی اس لشکر میں شریک ہوئی .....سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے .....اور اُم حرام کی قبر ترکی کے شہر استنبول میں ہے.....اور استنبول ہی کو تاریخ کی کتابوں میں قسطنطنیہ کہا جاتا ہے .....قسطنطنیہ استنبول کا نام ہے.....تو اس کے قلعے میں آج بھی سیدہ اُم حرام

Scanned with CamScanner

رضی اللہ عنہا کی قبر بنی ہوئی ہے.....جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی مصداق بن گئی ہیں.....تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مطلب سمجھ میں آ گیا .....تو امیر معاویہؓ یہ اس حدیث کے مصداق بنے یا نہیں بنے .....تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث میں امیر معاویہؓ یہ کو جنتی کہیں .....اس پر جنت واجب کہیں .....اور کوئی دنیا کا کتا اس امیر معاویہؓ یہ کو بھونکے .....تو کیا اب بھی اس کی زبان گدی سے کھینچ کر کتوں کے آگے ڈالنے کے قابل نہیں ہے۔

دو بھائیوں کی لڑائی:۔

کہتے ہیں چلو ساری باتیں چھوڑ و.....حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی لڑائی نہیں ہوئی.....میں نے کہا ہوئی.....لیکن دیکھو دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں.....ان میں ایک جھوٹا ہوتا ہے اور ایک سچا ہوتا ہے.....میں نے کہا بعض اوقات دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں.....ان میں جھوٹا کوئی نہیں ہوتا.....اس نے کہا یہ ہو ہی نہیں سکتا.....میں نے کہا یہ ہو چکا ہے.....بلکہ میں نہیں قرآن کہتا ہے.....میں نے کہا دیکھو موسیٰؑ پہاڑ پر گئے.....واپس آئے تو قوم بچھڑے کو پوج رہی تھی.....انہوں نے حضرت ہارونؑ سے کہا تھا کہ دیکھو قوم کی حفاظت کرنا.....واپس آئے تو دیکھا کہ قوم اوقات میں نہیں رہی.....اور بچھڑے کو پوج رہی ہے..... اور موسیٰؑ نے آتے ہی ہارونؑ کی داڑھی پکڑ لی.....اور ان کو گھسیٹنا شروع کر دیا .....بازار میں گھسیٹ رہے ہیں.....حضرت ہارونؑ نے رو کر کہا..... یابن ام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی.....اے میرے ماں جائے بھائی میری داڑھی نہ پکڑو.....اور میرے بالوں کو نہ گھسیٹو.....

قرآن کہتا ہے میں نے کہا دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں.....قرآن

Scanned with CamScanner

ان کی لڑائی کا ذکر کرتا ہے.....ان دونوں میں سے کسی کو جھوٹا کہہ کر دکھاؤ .....انہوں نے کہا کہ یہ دونوں تو نبی تھے.....میں نے کہا نبی تھے تو پھر کیا ہوا.....کہنے لگا کہ دونوں کو غلط فہمی ہوسکتی ہے.....میں نے کہا غلط فہمی دو نبیوں کو بھی ہوسکتی ہے.....اور دو امتیوں کو بھی ہوسکتی ہے..... موسیٰ اور ہارون لڑ کر سچے ہیں.....تو سیدنا امیر معاویہؓ اور سیدنا علیؓ المرتضیٰ بھی لڑ کر سچے ہیں.....نہ ان کی عظمت پر کوئی داغ ہے.....اور نہ ان کی نبوت پر کوئی داغ ہے.....

امیر معاویہؓ علیؓ سے جدا نہیں.....اختلاف آپس میں قاتلان عثمانؓ کے بدلے پر تھا.....نہ ان کی نیت میں فتور تھا.....اور نہ ہی ان کی نیت میں فتور تھا.....حضرت علیؓ اپنی جگہ پر نیک نیت تھے.....سیدنا امیر معاویہؓ اپنی جگہ پر نیک نیت تھے.....اس ایک چھوٹے سے واقعہ پر اس معاویہؓ کی ساٹھ سالہ حیرت انگیز حقیقت کو بھلا دینا دانش مندی کی بات نہیں.....

امیر شریعتؒ تیری غیرت کو سلام:۔

میرے دوستو.....آج بھی عاشق رسولؐ موجود ہیں.....اور جب تک یہ دنیا باقی رہے گی.....انشاء اللہ علمائے حق اسی طرح حق بیان کرتے رہیں گے.....بس یہ آخری بات ختم کر کے ختم کرتا ہوں..... کہ راجپال نے کتاب لکھی تھی رنگیلا رسول.....(نعوذ باللہ) تو اس کے خلاف عدالت میں مسلمانوں نے کیس کیا.....

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ الباری لاہور پہنچے.....تو بتایا کہ کل رات عدالت نے فیصلہ راجپال کے حق میں کر دیا ہے کہ اس کتاب میں نبی کی گستاخی نہیں ہے.....حالانکہ اس میں رسول اللہ کا مذاق اڑایا گیا تھا

Scanned with CamScanner

.....عطاء اللہ شاہ نے یہ بات سنی تو شاہ جی کی آنکھوں سے خون نکل آیا .....وہ عطاء اللہ شاہ جس کے بارے میں ظفر علی خان نے بڑی عجیب بات کہی.....وہ کہتا ہے.....

خطیب اعظم عرب کا نغمہ عجم کی لے میں سنا رہا ہے
سرے چمن میں چہچہا رہا ہے سرے راہ مسکرا رہا ہے
میں اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ سے ایسا محسوس کرتا ہوں
کہ جیسے تاریخ کی جبیں پر اک دیا جھلملا رہا ہے

اور وہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ راولپنڈی جیل میں تھے.....تو شاہ جی کہتے ہیں کہ کئی سال ہو گئے.....کوئی ملاقاتی نہ آیا.....کوئی رشتہ دار نہ آیا .....تو تہجد کا وقت تھا.....عطاء اللہ شاہ نے بے ساختہ دو شعر پڑھے .....تو ساری جیل میں آگ لگ گئی.....شعر کیا تھا قیامت تھی..... عطاء اللہ شاہ نے کہا.....

زندگی کی اداس راتوں میں اک دیا سے ٹمٹاتا ہے
اے ہوا اسے گل کر دے ڈھل چکی ہے رات اب کون آتا ہے
اب ذکر نہ چھیڑو مستی کا اب نام نہ لو پیمانے کا
نہ ساقی رہا نہ رہا تو، بعد از کشف لطف گیا مے خانے کا

امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاریؒ بڑے لوگ تھے.....وہ عطاء اللہ ہائے ان کی آنکھوں سے خون نکل آیا.....مولانا محمد علی جانباز صاحبؒ (یعنی والد محترم مولانا فاروقی شہیدؒ) وہ شاہ جی کے ساتھ ساری زندگی رہے..... فرماتے تھے کہ ہم نے خود اپنی آنکھوں سے یہ بات تو نہیں دیکھی .....لیکن عدالت میں شاہ جی کو دیکھا کہ جب عطاء اللہ شاہ نے سنا کہ عدالت نے فیصلہ دیا ہے

Scanned with CamScanner

.....کہ اس کتاب میں نبی ﷺ کی توہین نہیں.....تو شاہ جی تڑپتے تھے.....
حتی کہ ساری رات تڑپتے رہے.....اور احراریوں سے کہا کہ مر جاؤ.....
ڈوب جاؤ.....یہ ۱۹۲۴ء کی بات ہے.....

سید عطاء اللہ پریشان تھے.....صبح کو اعلان کیا کہ اعلان کرو لاہور کی گلیوں اور چوکوں میں.....موچی دروازے پر عطاء اللہ شاہ خطاب کرے گا .....صبح اعلان ہوا رات کو ایک لاکھ کا اجتماع تھا.....اور اس اسٹیج پر دیکھو .....امام المحدثین علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ بیٹھے ہیں.....اس سٹیج پر احمد سعید سحبان الہند تھے.....اس اسٹیج پر مولانا ظفر علی خان .....اور مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی یہ لوگ بیٹھے تھے.....

واہ غازی علم الدینؒ شہید:۔

مولانا حبیب الرحمان کھڑے ہوئے قراردادیں پیش کرنے کیلئے.....
راجپال کی کتاب پر پابندی لگاؤ.....یہ کرو وہ کرو.....عطاء اللہ شاہ نے کاغذ کھینچ لیا.....کاغذ پھاڑ دیا.....عطاء اللہ شاہ نے کہا حبیب الرحمان قراردادوں کا وقت گزر گیا ہے.....اب چھوڑو.....

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا.....وہ ہاتھ نہ رہے جس نے کتاب لکھی ہے.....یا وہ آنکھ نہ رہے جس نے دیکھی.....
یا وہ کان نہ رہے جس نے سنی.....شاہ جی نے کہا لاہور یو اتنے لاوارث ہو گئے ہو.....کہ تیرے پیغمبر کی عزت بازاروں میں ہے اور تو چپ کر کے ناچتا پھرے۔

تو ابو رافع کا ..... وارث ہے
تو طارق ابن زیاد کا ..... وارث ہے
تو خالد بن ولید کا ..... وارث ہے

Scanned with CamScanner

تو شہاب الدین غوری کا ..... وارث ہے

او لاہوریو .....وہ دیکھو عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ ؓ سروں سے دوپٹے اترے ہوئے ہیں .....اور دوپٹے ان کے ہاتھوں میں ہیں .....اور نبی کی بیویاں ہیں .....تمہارے سامنے وہ دیکھو لاہوریو کھڑی ہیں .....اور تمہارے دروازے پر چل کر آئی ہیں کہ لاہوریو .....تم یہاں سوئے بیٹھے ہو .....اور رسول اللہ روضے میں تڑپ رہے ہیں .....

ہائے عطاء اللہ نے اس انداز سے بات کہی کہ سارے مجمع میں آگ لگ گئی .....لوگ اونچی اونچی رو رہے تھے .....اور پچھلی طرف سے عورتوں نے اپنے بچے اٹھا اٹھا کر عطاء اللہ شاہ کی طرف پھینک دیئے .....

عطاء اللہ شاہ کی کیا بات تھی .....ابھی رات نہیں گزری تھی کہ ایک تانگے والا آیا جو جلسہ سننے آیا ہوا تھا .....وہ تانگہ چلاتا تھا .....اسکا بھائی لوہار تھا .....وہ اپنے بھائی کے کھوکھے میں گیا اور وہاں سے چھرا نکالا .....فجر کا سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے راجپال کو جہنم رسید کر چکا تھا .....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿علیؓ ومعاویہؓ بھائی بھائی﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا .....وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ..... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ..... (پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۹)

❁ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ وَمُوْسٰی .....او کما قال علیہ السلام.....

(بخاری شریف ج ۱ ص ۵۲۶.....ترمذی شریف ص ۲۰۳ ج ۱)

❁ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْعَثُ اللّٰہُ مُعَاوِیَۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْہِ رِدَآءٌ مِّنْ نُّوْرِ الْاِیْمَانِ.....او کما قال علیہ السلام .....

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْم..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.....

Scanned with CamScanner

اشعار:۔

اپنے مرکز سے اگر دور نکل جاؤ گے
خاک ہوجاؤ گے افسانوں میں کھوجاؤ گے
اپنے پرچم کا رنگ کہیں بھلا مت دینا
سرخ شعلون سے جو کھیلو گے تو جل جاؤ گے
تیز قدموں سے چلو اور تصادم سے بچو
بھیڑ میں ست چلو گے تو کچل جاؤ گے
ہم سفر ڈھونڈو نہ کسی کا سہارا چاہو
ٹھوکریں کھاؤ گے تو خود ہی سنبھل جاؤ گے

.....

ایک ایک آیت قرآن کی تلاوت کرنا
جان پر کھیل کر اظہار صداقت کرنا
جھنگ والے نے بتایا بزبان جرأت
زندگی کیا ہے؟ تمنائے شہادت کرنا

.....

اس نے جو لفظ سرسینہ صحرا لکھا
مٹ سکے گا نہ ہواؤں سے کچھ ایسا لکھا
اس نے ایمان سے چمکتی ہوئی پیشانی پر
خون سے اپنے صحابہؓ کا قصیدہ لکھا

تمہید:۔

علمائے کرام

Scanned with CamScanner

واجب الاحترام

قابل صد اکرام

علمائے کرام اور نوجوان دوستو!

مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج کے اس جلسے کا عنوان ..... بھائی بھائی کانفرنس ہے ..... یعنی یہ عظیم الشان پروگرام ..... بھائی بھائی کے مقدس عنوان کے ساتھ معنون ہے ..... آخر وہ کونسے دو بھائی ہیں ..... جن کے نام پر یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے ..... کیونکہ میں اور آپ بھی تو بھائی ہیں ..... بلکہ آپ کے حقیقی بھائی بھی تو ہوں گے ..... لیکن آپ کو ان کیلئے کبھی کانفرنس کرنے کی ضرورت نہیں پڑی ..... جبکہ میرا اور آپ کا تعلق بھی برادرانہ ہے ..... لیکن میرے اور آپ کیلئے بھی اس طرح کی کبھی کوئی کانفرنس نہیں ہوئی ..... حالانکہ یہ عنوان ہی بہت خوبصورت اور عجیب ہے کہ بھائی بھائی کانفرنس .....

ضرورت موضوع:۔

میرے عزیز ساتھیو ..... آپ کو اس قسم کے عنوان سنانے کی آخر ضرورت کیوں محسوس کی جارہی ہے ..... تو بات دراصل یوں ہے کہ یہ عنوان ہمیں اس بات کی دعوت دیتا ہے ..... تاکہ ہم سوچ وفکر کریں کہ مسلمان تو آپس میں ہوتے ہی بھائی بھائی ہیں .....

لیکن یوں مستقل ایک عنوان قائم کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ ..... تو بات صاف ظاہر ہے کہ اسلام کی دو اولوالعزم شخصیات ہیں ..... جنہوں نے تاریخ میں بہت بڑا نام پایا ہے ..... اسلام کی رخشندہ تاریخ میں جن کے کارنامے چمک رہے ہیں ..... لیکن ایک طبقہ یہ کہتا ہے کہ وہ دونوں بھائی

Scanned with CamScanner

نہیں تھے..... بلکہ ایک دوسرے کے مخالف تھے..... بلکہ آپس میں ان کی بڑی جنگ تھی..... ایک یہ طبقہ کہتا ہے.....

لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ دونوں بھائی تھے..... ایک طبقے نے ان کو دشمن ثابت کرنیکی کوشش کی ہے..... تو ضروری ہوا کہ مسلمانوں کی اکثریت اس غلط فہمی کا ازالہ کرے..... اور نئی نسل کو بتائے کہ ان دونوں میں کوئی اختلاف نہیں تھا..... ان دونوں میں کوئی لڑائی نہیں تھی..... ان دونوں میں کوئی جنگ وغیرہ نہیں تھی.....

دو عظیم المرتبت بھائی:۔

وہ بھائی کون سے ہیں؟..... ایک امیر المومنین داماد رسولؐ خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ ہیں..... اور ایک کاتب وحی امیر المومنین ہم زلف رسولؐ خلیفہ ششم سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں..... یہ دو بھائی ہیں.....

میں کہتا ہوں کہ بھائی ہیں ..... رافضی کہتا ہے کہ لڑائی تھی
میں کہتا ہوں کہ الفت تھی ..... رافضی کہتا ہے کہ مخالفت تھی
میں کہتا ہوں کہ دوستی تھی ..... رافضی کہتا ہے کہ دشمنی تھی
میں کہتا ہوں کہ اطاعت تھی ..... رافضی کہتا ہے کہ عداوت تھی

میں کہتا ہوں کہ دونوں حق پر تھے..... رافضی کہتا ہے ایک حق پر تھا اور دوسرا باطل پر تھا..... ان کی آپس میں لڑائی ہوئی تھی.....

میں نے کہا پھر کیا ہوا لڑائی ہوئی ہے..... اس نے کہا جس کی آپس میں لڑائی ہو وہ بھائی کیسے؟.....

میں نے کہا لڑائی کا ہونا اخوت کے خلاف تو نہیں ہے..... لڑتا تو

Scanned with CamScanner

وہی ہے جو بھائی ہو..... اختلاف تو اسی سے ہوتا ہے جس سے کوئی تعلق ہو ..... یہ جو فروعی اختلاف ہوتا ہے..... یا معاشرے کا اختلاف ہوتا ہے ..... یا رائے کا اختلاف ہوتا ہے..... یہ تو محبت کی دلیل ہوتی ہے..... عقیدے کا اختلاف اور چیز ہے..... ذاتی اختلاف اور چیز ہے.....

یہ دونوں بھائی سچے تھے:۔

میرے بھائیو..... یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے لڑتا ہے دونوں میں سے..... ایک غلط ہے اور ایک صحیح ہے..... ایک سچا ہے اور ایک جھوٹا ہے..... تو میں نے کہا کہ یہ جو آپس میں لڑے ہیں..... ان کا اختلاف ہوا ہے..... یہ لڑائی کے بعد بھی سچے ہیں..... اور لڑائی سے پہلے بھی سچے تھے..... یہ لڑائی کے بعد بھی حق پر ہیں..... اور لڑائی سے پہلے بھی حق پر تھے..... تو میرے مخالف نے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے.....

میں نے کہا کہ ضروری نہیں کہ دو آدمی آپس میں لڑیں..... دونوں جھوٹے ہوں..... اس نے کہا کہ دنیا کا اصول ہے کہ جب دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں..... تو ان میں ایک سچا ہوگا ایک جھوٹا ہوگا.....

لیکن مین نے اس سے کہا کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دو آدمی آپس میں لڑتے ہیں..... ان دونوں میں جھوٹا کوئی بھی نہیں ہوتا..... اس نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ لڑائی دو آدمیوں کی ہو رہی ہے..... اور تم کہتے ہو کہ دونوں میں جھوٹا کوئی نہیں ہوتا.....

میں نے کہا ہونے والی بات تو بعد کی ہے..... لیکن یہ ہوگا کہ نہیں ہوگا..... لیکن ایسا ہو چکا ہے کہ دو آدمی آپس میں لڑے ہیں..... اور دونوں میں جھوٹا کوئی بھی نہیں ہے..... اس نے کہا کہ کہاں ہوا ہے.....

Scanned with CamScanner

میں نے کہا قرآن میں آیا ہے..... قرآن پاک میں موجود ہے کہ دو آدمی لڑتے ہیں..... اور میں تمہیں قرآن کی آیت سناتا ہوں..... کہ دیکھو دو آدمی آپس میں لڑے ہیں..... ان میں سے کسی ایک کو جھوٹا کہہ کر دکھاؤ..... میں نے کہا کہ دیکھئے..... موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام بھائی تھے..... اور سگے بھائی تھے.....

میرے بھائیو..... کانفرنس کا عنوان کیا ہے..... بھائی بھائی کانفرس..... یہ تو ایمانی بھائی تھے..... نصبی بھائی نہیں تھے..... یہ روحانی بھائی نہیں تھے..... حقیقی بھائی نہیں تھے..... سیدنا امیر معاویہؓ اور حضرت علیؓ آپس میں لڑے ہیں..... اور ان دونوں بھائیوں کا لڑائی کے بعد فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ سچا کون ہے..... اور جھوٹا کون ہے.....

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور پہاڑ پر جانے لگے تو اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا کہ دیکھنا..... یہ قوم بچھڑے کو نہ پوجنے لگ جائے.....

جب موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو قوم بچھڑے کو پوج رہی تھی..... تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی پکڑی..... اور داڑھی پکڑ کر ان کو گھسیٹنا شروع کر دیا..... انہوں نے داڑھی چھڑائی..... انہوں نے پھر پکڑ لی..... آپس میں اختلاف ہوا..... لڑائی ہوگئی..... اور اس لڑائی کا ذکر قرآن میں ہے..... میں بتاتا ہوں کہ کہاں ہے..... قرآن کہتا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے رو کر کہا..... قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي..... (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۹۴)

قَالَ..... فرمایا..... يَبْنَؤُمَّ..... اے میرے سگے ماں جائے

Scanned with CamScanner

بھائی .....لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ .....میری داڑھی نہ پکڑ.....وَلَا بِرَأْسِیْ .....میرے سر کے بال نہ کھینچو.....حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام آپس میں لڑ رہے ہیں.....لڑائی کا ذکر قرآن میں ہے.....

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تجھے کہا تھا کہ دیکھنا قوم بچھڑے کو نہ پوجنے لگ جائے .....حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا .....میں نے تو بہت سمجھایا تھا لیکن یہ نہیں سمجھے.....کس کا قصور ہے.....

دیکھئے یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ قوم بچھڑے کو پوج رہی تھی.....اور یہ قوم گھوڑے کو پوج رہی ہے.....لڑائی وہاں بھی بھائی بھائی کی ہے.....اور جو قوم ہے وہ بچھڑے کو پوج رہی ہے.....اور لڑائی یہاں بھی بھائی بھائی کی ہے.....لیکن یہ قوم گھوڑے کو پوج رہی ہے.....

میرے بھائیو.....جو قوم بچھڑے یا گھوڑے کو پوجتی ہے.....اس کی سزا بھی قرآن میں موجود ہے.....سزا یہ ہے کہ.....فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ .....اپنے آپ کو مارو.....کیوں؟.....فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ .....لیکن جنہوں نے گھوڑے کو پوجا.....سزا ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی دی.....لیکن اسکے ساتھ انکو ایک اور سزا بھی دی.....وہ سزا ہے کالے کپڑوں کی.....

دوزخیوں کا لباس:۔

ایک آدمی نے مجھے کہا کہ کالا کپڑا تو کوئی سزا نہیں ہے کیونکہ ان کو سزا ملی ہے.....فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کہ آپ اپنے آپ کو مارو.....کالے کپڑوں کی سزا کی جو بات میں کر رہا ہوں.....یاد رکھیں کہ یہ رافضیوں کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ کالا لباس جہنمیوں کا لباس ہے.....یہ رافضیوں کی کتاب میں درج ہے.....اب لباس بھی جہنمیوں کا ہے اور پہنتے بھی خود ہیں.....

Scanned with CamScanner

سوال:۔

ایک آدمی کہنے لگا کہ اگر انہوں نے یہ لباس پہن لیا.....تو آپ کو کیا تکلیف ہے.....میں نے کہا انہوں نے خود لکھا ہے کہ جہنمیوں کا لباس ہے .....اس نے کہا جہنم وہ جب جائیں گے تو دیکھا جائے گا.....اگر آج پہن لیا تو اس میں کیا حرج ہے.....

عقلی جواب:۔

میرے دوستو.....میں نے کہا کہ بالفرض میں نے راولپنڈی جانا ہو .....تو میں کہوں گا کہ صبح نو بجے میں نے پنڈی پہنچنا ہے.....تو آپ کہیں گے رات کے بارہ بجے یہاں تقریر کر رہا تھا پتہ نہیں پنڈی پہنچے گا کہ نہیں.....لیکن آپ ساڑھے چھ بجے آئیں اور آپ دیکھیں گے کہ میں تیار ہو کر.....یعنی کپڑے وغیرہ بدل کر بیٹھا ہوں.....تو آپ کہیں گے کہ اب یقین ہے کہ ضرور جائیگا.....اس لئے کہ اس نے کپڑے بدل لئے ہیں.....کپڑے بدل کر یقین ہو گیا کہ ضرور جائیگا.....تو اسی طرح سیاہ لباس جہنمیوں کا ہے..... ہندو پتہ نہیں کب جائیں گئے.....عیسائی پتہ نہیں کب جائیں گے..... لیکن یہ کپڑے بدل کر بالکل تیار ہو کر بیٹھے ہیں.....کہ کوئی جائے یا نہ جائے ہم تو جا رہے ہیں.....

میرے دوستو.....میں یہ چند باتیں کر رہا ہوں.....اور میں اپنا مؤقف آپ حضرات کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں.....یہ جو بھائی بھائی کانفرنس کا عنوان ہے.....یہ بہت خوبصورت عنوان ہے.....

میرا دعویٰ:۔

میرے بھائیو.....میرا دعوی ہے کہ سیدنا علیؓ اور سیدنا معاویہؓ بھائی

Scanned with CamScanner

بھائی ہیں ..... جبکہ رافضی کا دعویٰ ہے کہ یہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں ..... میں نے آج اپنا دعویٰ ثابت کرنا ہے ..... میں نے کہا ہے کہ دیکھو دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں ..... ان دونوں میں جھوٹا کون ہے اور سچا کون ہے ..... تو میرا مخالف کہتا ہے کہ یہ دونوں موسیٰ اور ہارون بھی سچے تھے ..... میں نے کہا اگر موسیٰ اور ہارون سچے تھے ..... تو علیؓ اور معاویہؓ بھی سچے تھے ..... اس نے کہا کہ وہ تو نبی تھے ..... میں نے کہا کہ اگر دو نبی لڑ سکتے ہیں ..... اگر دو نبی لڑ کر سچے ہیں ..... تو دو امتی بھی لڑ کر سچے ہیں ..... اگر دو نبیوں کو غلط فہمی ہو سکتی ہے ..... تو دو امتیوں کو بھی غلط فہمی ہو سکتی ہے ..... اگر دو نبیوں کا ذکر قرآن کرے کہ دونوں سچے ہیں ..... تو صحابہ کا ذکر تاریخ کرے تو وہ بھی سچے ہیں ..... اگر موسیٰ اور ھارون لڑائی کے بعد بھی سچے ہیں ..... تو علیؓ اور معاویہؓ بھی لڑائی کے بعد سچے ..... اگر غلط فہمی پیغمبر کو ہو سکتی ہے ..... تو لط فہمی امتی کو بھی ہو سکتی ہے ..... کوئی لڑائی نہیں ..... اختلاف تو ڈالا ہی رافضیت نے ہے ..... اختلاف تو ڈالا ہی سبائیت نے ہے .....

سیدنا علیؓ وسیدنا معاویہؓ کا اتفاق:۔

اور میرا دعویٰ سماعت فرمائیں ..... میرا دعوی یہ ہے کہ شیعہ کا حضرت علیؓ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ..... حضرت علیؓ کا تعلق ہمارے ساتھ ہے ..... اور ہمارا تعلق حضرت علیؓ کے ساتھ ہے ..... اسی طرح علیؓ کا تعلق معاویہؓ کے ساتھ ہے ..... بلکہ علیؓ اور معاویہؓ کا آپس میں گہرا تعلق ہے .....

میرا دعوی ہے کہ علیؓ کا کلمہ وہی تھا ..... جو معاویہؓ کا کلمہ تھا

میرا دعوی ہے کہ علیؓ کا پیغمبر وہی تھا ..... جو معاویہؓ کا پیغمبر تھا

Scanned with CamScanner

میرا دعوی ہے کہ علیؓ کا پہلا خلیفہ وہی تھا ..... جو معاویہؓ کا پہلا خلیفہ تھا

میرا دعوی ہے کہ علیؓ کا دوسرا خلیفہ وہی تھا ..... جو معاویہؓ کا دوسرا خلیفہ تھا

میرا دعوی ہے کہ علیؓ کا تیسرا خلیفہ وہی تھا ..... جو معاویہؓ کا تیسرا خلیفہ تھا

میرا دعوی ہے کہ علیؓ کا عقیدہ وہی تھا ..... جو معاویہؓ کا عقیدہ تھا

میرا دعوی ہے کہ علیؓ کی نماز وہی تھی ..... جو معاویہؓ کی نماز تھی

حتی کہ .....

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... دین ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... امام ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... قرآن ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... دستور ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... منشور ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... مذہب ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... شعار ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... روزہ ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... کلمہ ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کا ..... حج ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کی ..... نماز ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کی ..... زکوۃ ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کی ..... عبادت ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کی ..... ریاضت ایک ہے

علیؓ اور معاویہؓ کی ..... محنت ایک ہے

Scanned with CamScanner

اوکائنات کے رافضیو.....

تم اپنا کلمہ
تم اپنا حج
تم اپنا روزہ
تم اپنا شعار
تم اپنا قرآن
تم اپنا ایمان
تم اپنا مذہب
تم اپنی نماز
تم اپنی زکوۃ
تم اپنی عبادت

میرے پیر علیؓ سے ثابت کردو.....تو میں خود اپنا دعوی چھوڑ دوں گا .....تم الٹے بھی لٹک جاؤ.....نہ اپنا کلمہ علیؓ سے لا سکتے ہو.....اور نہ اپنا قرآن علیؓ سے لا سکتے ہو.....

میرے بھائیو.....میرا دعویٰ یہ ہے کہ علیؓ کا کلمہ اور ہے..... رافضی کا کلمہ اور ہے.....جبکہ میرا دعوی یہ ہے کہ علیؓ اور معاویہؓ کا کلمہ ایک ہے.....اور شیعہ کا کلمہ اور ہے.....اگر سیدنا امیر معاویہؓ کا کلمہ سیدنا علیؓ کے کلمے سے مختلف ہو.....تو علیؓ اور معاویہؓ بھائی بھائی نہیں ہو سکتے ....اور اگر کلمہ ایک ہے تو پھر بھائی بھائی ہیں.....

اہل اسلام کا کلمہ:۔

مسلمانو!.....جو کلمہ تم پڑھتے ہو وہ کلمہ دو جزوں والا ہے.....

Scanned with CamScanner

یعنی وہ کلمہ دو حصوں ولا ہے..... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.....
لیکن جو کلمہ رافضی پڑھتے ہیں ..... وہ کلمہ پانچ جزوں والا ہے
..... لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ..... مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ..... عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰـهِ ..... وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ..... وَخَلِیْفَتُـه' بِلَا فَـصْلٍ ..... مسلمانوں کے کلمے کے تو دو جز ہیں ..... جبکہ رافضیوں کے کلمے کے پانچ جز ہیں.....

میرے بھائیو..... جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائے ..... تو حضرت علیؓ کی عمر صرف دو سال تھی .....اور جب حضرت علیؓ نے نبی کا کلمہ پڑھا..... تو اس وقت عمر صرف چھ سال تھی..... چھ سال کی عمر میں حضرت علیؓ نے کلمہ پڑھا.....

وہ کلمہ اگر پانچ جزوں والا ہے' ..... تو رافضی کا عقیدہ سچا
وہ کلمہ اگر دو جزوں والا ہے ..... تو رافضی کا عقیدہ جھوٹا
فیصلہ تو کلمے پر ہوگا.....

اور افضیو ..... مسلمانوں کا کلمہ دو جزوں پر مشتمل ہے .....
صرف مسلمانوں کا ہی نہیں ..... بلکہ.....

یہودیوں کا کلمہ بھی ..... دو جزوں پر مشتمل ہے
صابیوں کا کلمہ بھی ..... دو جزوں پر مشتمل ہے
عیسائیوں کا کلمہ بھی ..... دو جزوں پر مشتمل ہے

حتیٰ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کرام تشریف لائے.....
تمام نبیوں کا کلمہ دو جزوں پر مشتمل ہے..... ایک لاکھ ۴۴ ہزار کم وبیش صحابہ کرام کا کلمہ دو جزوں پر مشتمل ہے..... چودہ سو سال سے کروڑوں مسلمانوں

Scanned with CamScanner

کا کلمہ دو جزوں پر مشتمل ہے.....وہ کلمہ کیا ہے؟.....یعنی.....

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ..... آدم صَفِیُّ اللّٰہ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ..... نُوح نَجِیُّ اللّٰہ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ..... اِبرٰھِیم خَلِیلُ اللّٰہ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ..... اِسمٰعِیل ذَبِیحُ اللّٰہ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ..... مُوسٰی کَلِیمُ اللّٰہ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ..... دَاؤُد خَلِیفَۃُ اللّٰہ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ..... عِیسٰی رُوحُ اللّٰہ

لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ..... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

اگر سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر.....سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھو.....تو دو جز ملیں گے.....تین نہیں ملیں گے.....

تمام انبیاء کرام کے کلموں کے دو جز ہیں.....

صابیوں کا کلمہ ..... لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ دَاؤُد خَلِیفَۃُ اللّٰہ

یہودیوں کا کلمہ ..... لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُوسٰی کَلِیمُ اللّٰہ

عیسائیوں کا کلمہ ..... لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ عِیسٰی رُوحُ اللّٰہ

ان انبیاء کے کلمے کے دو جز ہیں.....لیکن.....

یہودی کافر ٹھہرے

صابی کافر ٹھہرے

عیسائی کافر ٹھہرے

کیوں.....کلمہ تو سچا پیغمبر کا پڑھا ہے.....یعنی یہودیوں نے کلمہ پڑھا.....لَآاِلٰـہَ اِلَّااللّٰہُ مُوسٰی کَلِیمُ اللّٰہ .....ہم کہتے

Scanned with CamScanner

ہیں کہ کافر ہو گئے ..... عیسائیوں نے کہا ..... لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ عِیسٰی رُوحُ اللّٰہ ..... ہم کہتے ہیں کافر ہو گئے .....

میرے بھائیو ..... آخر وہ کیوں کافر ہو گئے ..... حالانکہ ان کے کلمے کے جز میں سچے پیغمبر کا نام ہے ..... لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعلان ہو گیا ..... تو پھر اس کے بعد اس سچے نبی کا کلمہ بھی نہیں چل سکتا ..... حالانکہ جزوں میں تبدیلی نہیں آئی ..... معنوں میں تبدیلی نہیں آئی ..... صرف ایک جز بدل گیا ہے .....

میرے بھائیو! ..... پیغمبر پہلے بھی گزرے ہیں ..... ایک لاکھ چونتالیس ہزار کم وبیش صحابہ کرام کا کلمہ ..... دو جزوں پر مشتمل ہے ..... اور ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کا کلمہ ..... دو جزوں پر مشتمل ہے .....

عیسائی کافر ہو گئے ..... ایک جز و نہیں مانا

یہودی کافر ہو گئے ..... ایک جز و نہیں مانا

صابی کافر ہو گئے ..... ایک جز و نہیں مانا

مجھے بتایا جائے ..... اگر .....

یہودی ایک جز و کی وجہ سے کافر ہیں

صابی ایک جز و کی وجہ سے کافر ہیں

عیسائی ایک جز و کی وجہ سے کافر ہیں

ہائے جس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمے کے ..... تین جز اپنے پاس سے ملا دیئے ..... وہ مسلمان کیسے ٹھہرا .....

او کائنات کے رافضیو .....

اگر تم اپنا کلمہ قرآن سے ثابت کر دو ..... علی رضی اللہ عنہ تمہارا

Scanned with CamScanner

اگر تم اپنا کلمہ پیغمبر سے ثابت کردو ..... علی ؓ تمہارا

اگر تم اپنا کلمہ علی ؓ سے ثابت کردو ..... علی ؓ تمہارا

لیکن تم الٹے لٹک جاؤ گے..... نہ قرآن میں کلمہ ملے گا..... نہ حدیث میں کلمہ ملے گا..... اور نہ تمہارا کلمہ علیؓ سے ملے گا..... تو پھر مجھے کہنے دے نہ تیرا پہلے علیؓ سے تعلق تھا..... نہ آج کوئی تعلق ہوگا..... اسلئے کہ جو کلمہ پڑھ کر علیؓ مسلمان ہوا وہ بھی دو جز پر مشتمل تھا..... جو کلمہ معاویہؓ پڑھ کر مسلمان ہوا وہ بھی دو جز و پر مشتمل تھا..... تو مجھے کہنا چاہیے کہ سیدنا علیؓ اور سیدنا معاویہؓ بھائی بھائی ہیں..... اس لئے کہ ان کا کلمہ ایک..... ان کا قرآن ایک ہے..... ان کا مشن ایک ہے.....

رافضیوں کا کلمہ:۔

میرے بھائیو..... سیدنا علیؓ اور سیدنا معاویہؓ بھائی بھائی ہیں..... ان کی آپس میں کوئی دشمنی نہیں ہے..... رافضیو تمہارا تو کلمہ ہی علیؓ کے ساتھ نہیں ملتا..... تمہارا حضرت علیؓ کے ساتھ کیا تعلق ہے.....

میرے بھائیو!..... رافضیوں کا کلمہ کیا ہے؟..... لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ ..... یعنی جو کلمہ اس وقت موجود ہے..... وہ پانچ جزوں پر مشتمل ہے۔

اور میں اس پر بحث کر رہا ہوں کہ تیسری جماعت کا بچہ..... جب سکول میں داخل ہوتا ہے تو اس کیلئے علیحدہ دینیات ہے..... اور ٹائیٹل پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ دینیات شیعہ بچوں کیلئے ہے..... اور یہ دینیات سنی بچوں کیلئے ہے..... جو دینیات شیعہ بچوں کے سکول میں پڑھائی جاتی ہے..... اس دینیات میں لکھا ہوا ہے کلمہ طیبہ..... لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

Scanned with CamScanner

عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلِ.....

وہاں یہ کلمہ علیؓ کے ولی ہونے کا موجود ہے.....سنیوں کی کتاب میں کلمہ اور ہے.....شیعوں کی کتاب میں کلمہ اور ہے.....جو شیعہ اپنے آٹھ سال کے بچے کو اپنے سکول میں تیرے بچے کا کلمہ نہیں پڑھنے دیتا.....وہ تیرا بھائی کیسے.....وہ تیرا دوست کیسے اور اس کا تیرے ساتھ کیا تعلق ہے.....تو میرے دعوے پر غور فرمائیں.....میرا دعوی یہ ہے کہ شیعہ کا حضرت علیؓ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے.....اور میں اس دعویٰ پر دلائل دے رہا ہوں.....

رافضیوں سے ایک سوال:۔

پہلی بات یہ ہے رافضی کا کلمہ اور ہے.....حضرت علیؓ کا کلمہ اور ہے

چلو میں تمہیں عدالت میں نہیں بلاتا ..... کیوں کہ تم ڈر گئے ہو

چلو میں تمہیں بازار میں نہیں بلاتا ..... کیوں کہ تم ڈر گئے ہو

چلو میں تمہیں کسی چوک میں نہیں بلاتا ..... کیوں کہ تم ڈر گئے ہو

آؤ میری بات کا جواب تو دو.....کہ جو کلمہ پڑھ کر تمہارا بچہ مسلمان ہوتا ہے.....جو کلمہ پڑھ کر تم اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہو.....جس کلمے کے ذریعے تم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہو.....مجھے حق پہنچتا ہے کہ میں تم سے سوال کروں.....کہ یہ جو کلمہ تم پڑھتے ہو.....لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلِ.....مجھے بتاؤ کہ یہ کہاں لکھا ہوا ہے؟.....

رافضیت کو چیلنج:۔

او پاکستان کے رافضیو آؤ تم میرا چیلنج قبول کرو.....اپنا یہ کلمہ اللہ تعالی کے قرآن سے ثابت کر کے دکھاؤ.....ورنہ آؤ میں اپنے کلمے کے دو جز

Scanned with CamScanner

تمہیں قرآن سے ثابت کر کے دکھاتا ہوں.....

سات منزلیں موجود ہیں

پانچ سو چالیس رکوع موجود ہیں

تیس پارے قرآن میں موجود ہیں

چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات موجود ہیں

غرض پورا قرآن موجود ہے.....اس قرآن سے اپنا کلمہ ثابت کرو .....اگر اس قرآن سے کلمہ نہیں لا سکتے تو میں تمہیں اور اجازت دیتا ہوں کہ تمہاری حدیث کی کتاب الجامع الکافی موجود ہے.....جس کو تم قرآن کے بعد سب سے بڑا درجہ دیتے ہو کہ یہ سب سے بڑی کتاب ہے.....یعنی جس طرح مسلمانوں کی بخاری شریف ہے.....اور تم اس کتاب کو بخاری شریف کا درجہ دیتے ہو.....جس کا نام الجامع الکافی ہے.....

جس کی ایک جلد کافی

دوسری جلد فروغ کافی

تیسری جلد روضہ کافی

تین جزا اور آٹھ جلدیں ہیں

اور افضیو.....تم اپنی اصول کافی سے اپنا کلمہ ثابت کرو.....اور وہ اصول کافی تمہارے نزدیک پیغمبر کا کلام ہے.....تمہارے نزدیک رسول اللہ کا کلام ہے.....کتاب تمہاری ہے.....چھپی ہوئی تمہارے پاس ہے..... میری کتاب نہیں.....میں نے تو بخاری شریف تمہارے سامنے پیش کی.....

اور افضیو.....تم نیا کلمہ قرآن سے لے آؤ.....قرآن سے نہیں لا سکتے تو اپنی حدیث سے لے آؤ.....اور اگر اپنی حدیث کی کتاب سے کلمہ نہ

Scanned with CamScanner

لاسکو.....تو پھر آؤ میں تمہیں چیلنج دیتا ہوں کہ تم اپنے کلمے کو حضرت علیؓ سے ثابت کردو.....حضرت علیؓ نے یہ کلمہ پڑھا ہو.....

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ.....حضرت علیؓ نے یہ کلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پڑھا ہو.....

ابو بکر صدّیقؓ کے دور میں پڑھا ہو
عمر فاروقؓ کے دور میں پڑھا ہو
عثمان غنیؓ کے دور میں پڑھا ہو
علی المرتضیٰؓ کے دور میں پڑھا ہو
حسنؓ بن علی کے دور میں پڑھا ہو

اپنے دور میں جب وہ تنہا خلیفہ تھے.....اس وقت اس کلمے کا کسی کو سبق دیا ہو.....یا کسی کو درس دیا ہو.....

یا کسی کافر کو کلمہ پڑھاتے ہوئے ..... یہ کلمہ پڑھایا ہو
یا کسی یہودی کو کلمہ پڑھاتے ہوئے ..... یہ کلمہ پڑھایا ہو
یا کسی صابی کو کلمہ پڑھاتے ہوئے ..... یہ کلمہ پڑھایا ہو
یا کسی عیسائی کو کلمہ پڑھاتے ہوئے ..... یہ کلمہ پڑھایا ہو
یا کسی مشرک کو کلمہ پڑھاتے ہوئے ..... یہ کلمہ پڑھایا ہو
یا کسی ملحد کو کلمہ پڑھاتے ہوئے ..... یہ کلمہ پڑھایا ہو
یا کسی زندیق کو کلمہ پڑھاتے ہوئے ..... یہ کلمہ پڑھایا ہو

اس بات کا ثبوت حضرت علیؓ کی کتاب ،،نہج البلاغہ،، سے لے آؤ .....یہ حضرت علیؓ کے خطبات کی کتاب ہے.....تمہارے کتب خانوں

Scanned with CamScanner

سے چھپی ہوئی ہے..... تمہارے مکاتب میں موجود ہے.....

او دنیا کے رافضیو..... جو تم کلمہ پڑھتے ہو یہ کلمہ قرآن سے لے آؤ ..... یا اپنی کسی حدیث کی کتاب میں سے لے آؤ..... اگر اپنی حدیث کی کتاب سے نہیں لا سکتے تو پھر کسی حضرت علیؓ کے خطبے سے لے آؤ..... حضرت علیؓ کے خطبے سے بھی نہیں لا سکتے تو پھر حضرت حسنؓ کے خطبات سے لے آؤ..... یہ تمہارے بارہ امام ہیں.....

سیدنا علیؓ المرتضی پہلے	.....	امام ہیں
سیدنا حسنؓ دوسرے	.....	امام ہیں
سیدنا حسینؓ تیسرے	.....	امام ہیں
سیدنا زین العابدینؒ چوتھے	.....	امام ہیں
سیدنا محمد باقرؒ پانچویں	.....	امام ہیں
سیدنا جعفر صادقؒ چھٹے	.....	امام ہیں
سیدنا موسیٰ کاظمؒ ساتویں	.....	امام ہیں
سیدنا رضا علیؒ آٹھویں	.....	امام ہیں
سیدنا تقی علیؒ نویں	.....	امام ہیں
سیدنا نقی علیؒ دسویں	.....	امام ہیں
سیدنا حسن عسکریؒ گیارہویں	.....	امام ہیں
سیدنا محمد المہدیؒ بارہویں	.....	امام ہیں

لہذا آج تم اپنا مذہب ان بارہ اماموں سے ثابت کردو.....

اپنا کلمہ	.....	حضرت علیؓ سے ثابت کرو
اپنا کلمہ	.....	حضرت حسنؓ سے ثابت کرو

Scanned with CamScanner

اپنا کلمہ ..... حضرت حسینؓ سے ثابت کرو

اپنا کلمہ ..... امام زین العابدینؒ سے ثابت کرو

اپنا کلمہ ..... امام محمد باقرؒ سے ثابت کرو

اپنا کلمہ ..... امام جعفر صادقؒ سے ثابت کرو

اپنا کلمہ ..... امام موسیٰ کاظمؒ سے ثابت کرو

اپنا کلمہ ..... امام رضا علیؒ سے ثابت کرو

اپنا کلمہ ..... امام تقی علیؒ سے ثابت کرو

اپنا کلمہ ..... امام نقی علیؒ سے ثابت کرو

اپنا کلمہ ..... امام حسن عسکریؒ سے ثابت کرو

اپنا کلمہ ..... امام محمد المھدیؒ سے ثابت کرو

او کائنات کے رافضیو ..... میں نے تمہارے اس شہر میں .....
تمہارے بارہ اماموں کا نام اپنے اسٹیج پر لیا ہے ..... اور تمہیں نام لے کر چیلنج کیا ہے کہ جو کلمہ تم پڑھتے ہو .....

وہ کلمہ قرآن سے لے آؤ ..... میں تب بھی مان لوں گا علی تمہارا ہے

وہ کلمہ حدیث سے لے آؤ ..... میں تب بھی مان لوں گا علی تمہارا ہے

وہ کلمہ پانچ تن سے لے آؤ ..... میں تب بھی مان لوں گا علی تمہارا ہے

وہ کلمہ بارہ اماموں سے لے آؤ ..... میں تب بھی مان لوں گا علی تمہارا ہے

وہ کلمہ بہتر تن سے لے آؤ ..... میں تب بھی مان لوں گا علی تمہارا ہے

وہ کلمہ معصومین سے لے آؤ ..... میں تب بھی مان لوں گا علی تمہارا ہے

ایک اصولی بات :۔

میں نے اصولی بات کی ہے ..... شیعہ کے کلمے کے پانچ جزو ہیں

Scanned with CamScanner

.....لَا اِلٰـهَ اِلَّااللّٰـهُ .....مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ..... عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ .....وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ .....وَخَلِیْفَتُهٗ بلَا فَصْلِ .....لیکن خمینی نے آکر چھٹا جزو بھی ملادیا..... پہلے پانچ جز تو کہیں سے ثابت نہیں ہوسکے چھٹا کہاں سے آگیا.....خَمِیْنِی حُجَّةُ اللّٰه.....

یعنی جیسے ہی کوئی رافضی مرے گا.....تو کلمہ چھ چھ گز اور چھ چھ میل لمبا ہوتا جائیگا.....کیا یہ مذہب ہے.....کیا مذہب ایسا ہوتا ہے..... .....کیا اس کو دین کہتے ہیں.....کیا یہ تمہارا دین ہے.....جو تمہاری کتاب سے ثابت نہیں ہے.....

دعوی کیا کرتے ہو.....پھر اپنے دعوے پر ثبوت پیش نہیں کر سکتے .....جبکہ کہتے یہ ہو کہ امیر معاویہؓ اور علیؓ دشمن تھے.....اگر تم حضرت علیؓ سے اپنا کلمہ ثابت کردو.....تو میں مان لوں گا کہ علیؓ تمہارا ہے.....اگر تم الٹے بھی لٹک جاؤ تو یہ بات ثابت نہیں کر سکتے .....تو پھر میرا دعوی جائز ہے.....میرا دعوی ثابت ہوتا ہے.....کہ.....

علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر کے گھر پر
علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کی فتح میں
علی رضی اللہ عنہ نے فاران کی چوٹی پر
علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر کے ساتھ تیرہ سالوں میں
علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر کے ساتھ ستائیس جنگوں میں

جو کلمہ پڑھا تھا وہ دو جزوں پر مشتمل تھا.....مدینہ میں جس کلمے کا اظہار کیا تھا.....وہ دو جزوں پر مشتمل تھا.....

جب علیؓ صدیقؓ کے وزیر رہے ..... کلمہ دو جزوں پر مشتمل تھا

Scanned with CamScanner

جب علیؓ فاروقؓ کے وزیر رہے ..... کلمہ دو جزوں پر مشتمل تھا
جب علیؓ عثمانؓ کے وزیر رہے ..... کلمہ دو جزوں پر مشتمل تھا
جب علیؓ صدیقؓ کے مشیر رہے ..... کلمہ دو جزوں پر مشتمل تھا
جب علیؓ فاروقؓ کے مشیر رہے ..... کلمہ دو جزوں پر مشتمل تھا
جب علیؓ عثمانؓ کے مشیر رہے ..... کلمہ دو جزوں پر مشتمل تھا

او پاکستان کے رافضیو!.....

جو کلمہ فاران کی چوٹی پر محمدؐ نے پڑھا ..... اس کلمے کے دو جز تھے
جس کلمے کیلئے بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹایا گیا.....اس کلمے کے دو جز تھے
جس کلمے کیلئے زنیرہؓ کی آنکھیں نکالی گئیں.....اس کلمے کے دو جز تھے
جس کیلئے لبینہؓ کی چمڑی ادھیڑی گئی ..... اس کلمے کے دو جز تھے

میرے بھائیو.....جس کلمے کو لے کر فاران کی چوٹی پر.....
پیارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا تھا.....اس کلمے کے دو جز تھے.....

وہی دو جز علیؓ کے کلمے کے ہیں
وہی دو جز بارہ اماموں کے کلمے کے ہیں

تمہارا تو کلمہ ہی علیؓ سے نہیں ملتا.....علیؓ کے ساتھ تمہارا تعلق کیا ہے؟.....

علیؓ و معاویہؓ کا قرآن ایک:۔

میرے بھائیو.....سیدنا امیر معاویہؓ کا کلمہ وہی جو سیدنا علیؓ کا کلمہ ہے .....امیر معاویہؓ کا قرآن وہی ہے.....جو حضرت علیؓ کا قرآن ہے.....
آپ یہی کہو گے کہ حضرت علیؓ کا وہ قرآن کیسے ہے؟.....رافضیوں کی بنیادی

Scanned with CamScanner

کتاب اصول کافی میں ہے کہ اصلی قرآن کی آیتیں سترہ ہزار ہیں.....اور موجوہ قرآن کی آیتیں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں.....تو رافضیوں کے نزدیک اصلی قرآن کی آیتیں سترہ ہزار ہیں.....رافضیوں کا قرآن کتنے گنا بڑا ہے..... سنیوں کا اس قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہے.....

او رافضیو.....تم اپنا کلمہ حضرت علیؓ سے لاؤ.....تم اپنا کلمہ حضرت علیؓ سے ثابت کرو.....اور اپنے دعوے کو امام علیؓ سے ثابت کرو .....ورنہ ماننا پڑے گا کہ جو علیؓ کے نہیں ہیں .....علیؓ ان کے نہیں ہیں .....اور میرا دعویٰ ہے.....کہ.....

حضرت علیؓ کا امام ..... صدیق اکبرؓ ہے
حضرت علیؓ کا امام ..... فاروق اعظمؓ ہے
حضرت علیؓ کا امام ..... عثمان غنیؓ ہے

امیر شریعتؒ نے فرمایا:۔

- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ.....فرمایا کرتے تھے .....جب میں پیغمبر ﷺ کے حسن کو دیکھتا ہوں.....پیغمبر کے جمال کو دیکھتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں محمد کو سجدہ کروں.....
- جب میں پیغمبر ﷺ کی زلفوں کو دیکھتا ہوں.....تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے سجدہ کروں.....
- جب میں پیغمبر ﷺ کی زلفوں کو دیکھتا ہوں.....تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں اسے سجدہ کروں.....
- جب میں پیغمبر ﷺ کے معراج کو دیکھتا ہوں .....تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں اس کو سجدہ کروں.....

Scanned with CamScanner

❁ جب میں پیغمبر ﷺ کی آنکھوں کو دیکھتا ہوں .....تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے سجدہ کروں.....

❁ جب میں پیغمبر ﷺ کے مرتبے کو دیکھتا ہوں .....تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے سجدہ کروں.....

❁ جب میں پیغمبر ﷺ پر اترنے والے جبرئیل کی غلامی کو دیکھتا ہوں .....تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے سجدہ کروں.....

❁ جب میں پیغمبر ﷺ کی مدنی زندگی کو دیکھتا ہوں .....تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے سجدہ کروں.....

❁ جب میں پیغمبر ﷺ کی ختم نبوت کو دیکھتا ہوں .....تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے سجدہ کروں.....

❁ جب میں پیغمبر ﷺ کے اخلاق کو دیکھتا ہوں .....تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے سجدہ کروں.....

لیکن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کہا.....کہ میں کیسے سجدہ کروں؟.....جب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ وہ بھی اپنا سر کسی اور کے سامنے جھکا رہے ہیں.....تو پھر میرا دل کہتا ہے کہ اے عطاء اللہ شاہ بخاری .....تو اس کے سامنے کیوں جھکے گا.....تو بھی اس کے سامنے سر جھکا.....جس کے سامنے.....تیرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سر جھکا رہے ہیں.....

میرے بھائیو.....میں آج یہی بات کہنا چاہتا ہوں .....علی المرتضیٰ شیر خدا ہے.....شیر خدا کو دیکھتا ہوں .....تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں علیؓ کو پہلا خلیفہ مانوں.....

Scanned with CamScanner

علی المرتضیٰ پیغمبر کا رشتہ دار ہے..... میرا جی چاہتا ہے کہ میں علیؓ کی طرف نسبت جوڑوں..... اور میں جب علیؓ کو دیکھتا ہوں..... کہ.....

علی رضی اللہ عنہ ..... علم نجوم کا بانی ہے

علی رضی اللہ عنہ ..... علم بلاغت کا بانی ہے

علی رضی اللہ عنہ ..... علم معرفت کا بانی ہے

علی رضی اللہ عنہ ..... علم فقاہت کا بانی ہے

علی رضی اللہ عنہ ..... عظمت و کردار کا گوھر ہے

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر چاروں روحانی سلسلے..... جا کر ختم ہو جاتے ہیں..... تو میرا جی چاہتا ہے..... کہ.....

میں بھی اسی لئے علیؓ کے پیچھے لگوں

میں بھی اسی علیؓ کی اقتداء کروں۔

میں بھی اسی علیؓ کو پہلا امام مانوں

میں بھی اسی علیؓ کو پہلا خلیفہ مانوں

جب میں اس علیؓ کو دیکھتا ہوں..... کہ یہ علیؓ تو دو سال تک ہاتھ باندھ کر صدیق کے پیچھے کھڑا رہا.....

جب میں اس علیؓ کو دیکھتا ہوں..... کہ یہ علیؓ تو دس سال تک فاروق اعظمؓ کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑا رہا.....

جب میں اس علیؓ کو دیکھتا ہوں..... کہ یہ علیؓ تو بارہ سال تک عثمان غنیؓ کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑا رہا.....

تو میرے دل نے بھی گواہی دی..... کہ جس کے پیچھے یہ کھڑا ہے..... مجھے بھی اسی کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے.....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....علیؓ اس کے پیچھے اس لئے کھڑا ہے کہ.....

صدیق اکبرؓ کی امامت کی بات
صدیق اکبرؓ کی خلافت کی بات
صدیق اکبرؓ کی خلافت کا اعلان
صدیق اکبرؓ کی امامت کا اعلان
صدیق اکبرؓ کی امامت کی نشانیاں
صدیق اکبرؓ کی خلافت کی نشانیاں

میرے بھائیو.....تاجدار رسالت بیان کر چکے ہیں.....اور اسی طرح تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم.....سیدنا ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کی فضیلت بیان کر چکے ہیں.....

میرے بھائیو.....

پہلی چیز ..... کلمہ طیبہ ہے
دوسری چیز ..... قرآن ہے
تیسری چیز ..... امام ہے
نہ علیؓ کا کلمہ ..... تمہارے والا ہے
نہ علیؓ کا ایمان ..... تمہارے والا ہے
نہ علیؓ کا قرآن ..... تمہارے والا ہے
نہ علیؓ کے امام ..... تمہارے والے ہیں

علی رضی اللہ عنہ تو ہمارا امام ہے
علی رضی اللہ عنہ تو ہمارا پیشوا ہے
علی رضی اللہ عنہ تو ہمارا مقتدا ہے

Scanned with CamScanner

علی رضی اللہ عنہ تو ہمارا سلطان ہے
علی رضی اللہ عنہ تو اہلسنت کا ہے
علی رضی اللہ عنہ تو مسلمانوں کا ہے

علیؓ و معاویہؓ کی رشتہ داری:۔

میرے بھائیو.....سیدنا علی المرتضیٰ کی سیدنا امیر معاویہؓ کے ساتھ کیا رشتہ داری ہے.....حضرت علی المرتضیٰ کی ایک بیوہ بھابھی.....جس کا نام اسماء بنت عمیس ہے.....یہ اسماء بنت عمیس کون ہیں؟.....یہ حضرت علی المرتضیٰ کی بیوہ بھابھی ہیں.....اس کا پہلا نکاح حضرت جعفر طیارؓ سے ہوا اور جب یہ اسماء بیوہ ہوگئی.....حضرت جعفر جنگ موتہ میں شہید ہوگئے .....حضرت علیؓ نے اس بیوہ بھابھی کا نکاح سیدنا صدیق اکبرؓ سے کر دیا..... جب صدیق اکبر فوت ہوئے.....تو حضرت علیؓ نے خود اس کے ساتھ اپنا نکاح کر لیا.....اور پھر یہ کل نو بہنیں تھیں.....پانچ بڑی بہنیں ہیں.....

اسماء بنت عمیس کا نکاح	.....	سیدنا ابوبکرؓ سے ہوا
اُم الفضل کا نکاح	.....	سیدنا عباسؓ سے ہوا
سلمیٰ بنت عمیس کا نکاح	.....	سیدنا حمزہؓ سے ہوا

اور اُم المؤمنین میمونہ بنت حارث.....یہ ان کی سوتیلی بہن ہے .....ان کا خود نکاح رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے ہوا.....اور پانچویں بہن قریبۃ الصغریٰ.....ان کا نکاح سیدنا امیر معاویہؓ سے ہوا.....

اب سوال یہ ہے کہ اسماء بنت عمیس کا ایک نکاح.....حضرت جعفر طیارؓ سے ہوا.....دوسرا نکاح حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ہوا.....تیسرا نکاح علی المرتضیٰؓ سے ہوا.....اور باقی چار بہنیں ہیں.....

Scanned with CamScanner

ایک بہن اسماء کی سلمٰی بنت عمیس ..... جو سیدنا حمزہؓ کی بیوی ہے
ایک بہن اسماء کی ام الفضل ہے ..... جو سیدنا عباسؓ کی بیوی ہے
ایک بہن قریبۃ الصغریٰ ..... جو امیر معاویہؓ کی بیوی ہے
ایک بہن میمونہ بنت حارث ..... جو رسول اللہؐ کی بیوی ہے

مجھے بتایا جائے کہ کیا اس بیوی کی وجہ سے ..... حضرت علیؓ امیر معاویہؓ کے ہم زلف ہوئے یا نہ ہوئے ..... جبکہ ..... ہم زلف تو بھائی ہوتا ہے ..... ہم زلف تو پیارا ہوتا ہے .....

اور اس اسماء کی وجہ سے .....

علی رضی اللہ عنہ اور محمد ﷺ بھی ..... ہم زلف ہیں
علی رضی اللہ عنہ اور صدیق رضی اللہ عنہ بھی ..... ہم زلف ہیں
علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ..... ہم زلف ہیں
علی رضی اللہ عنہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ..... ہم زلف ہیں
علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ بھی ..... ہم زلف ہیں

سیدنا علیؓ اور معاویہؓ جب ان عورتوں کی وجہ سے ہم زلف بن گئے ..... تو پھر مجھے یہ کہنے کا حق ہے کہ علیؓ اور معاویہؓ بھائی بھائی ہیں ..... علیؓ اور معاویہؓ محبت کے امام ہیں ..... علیؓ اور معاویہ محبت کے تاجدار ہیں ..... جب بیویاں دونوں کی بہنیں ہیں ..... تو یہ دونوں بھائی ٹھہرے ..... اور اس لئے بھی بھائی ٹھہرے ..... کہ .....

جو کلمہ علیؓ کا ..... وہی کلمہ معاویہؓ
جو امام علیؓ کا ..... وہی امام معاویہؓ کا
جو قرآن علیؓ کا ..... وہی قرآن معاویہؓ کا

Scanned with CamScanner

اوراسی طرح.....

جب کلمہ ..... ایک ہے

جب قرآن ..... ایک ہے

جب ایمان ..... ایک ہے

جب امام ..... ایک ہے

جب نماز ..... ایک ہے

جب روزہ ..... ایک ہے

جب حج ..... ایک ہے

جب زکوۃ ..... ایک ہے

تو پھر مجھے کہنے کا حق ہے کہ علیؓ اور معاویہؓ بھائی بھائی ہیں.....

سیدنا علیؓ اور سیدنا معاویہؓ محبت والے ہیں.....رافضی دشمنی کی بات کرتا ہے

.....مسلمان محبت کی بات کرتا ہے.....

علیؓ اور معاویہؓ کا عقیدہ:۔

میرے بھائیو.....عقیدے کے رشتے سے بھائی ہوتا ہے .....

حضرت علیؓ کا عقیدہ امیر معاویہؓ کے ساتھ ہے.....اور امیر معاویہؓ کا عقیدہ علیؓ کے ساتھ ہے.....اور رافضی کا عقیدہ نہ علیؓ سے ملتا ہے.....اور نہ ہی معاویہؓ سے ملتا ہے.....حضرت علیؓ کے ساتھ رافضی کا کیا تعلق ہے؟.....

جھنگویؒ شہید کا پیغام:۔

میرے بھائیو.....میری جماعت نے پوری دنیا میں اللہ کی توفیق سے .....امیر عزیمت شہید ناموس صحابہؓ حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ کے اسی پیغام کو پہنچایا ہے.....اور کئی زبانوں میں پہنچایا ہے

Scanned with CamScanner

.....اور انشاء اللہ روز محشر تک یہ مشن جاری وساری رہے گا.....

اسلام کے سپاہی:۔

میرے بھائیو.....آپ کو شاید رافضیوں کی جارحیت کا علم ہے .....کہ رافضیوں نے کتنا ظلم .....کتنا تشدد .....پاکستان کے اہل سنت پر کیا ہے.....آپ کو شاید معلوم ہے.....کہ.....

احسان اللہ فاروقی شہیدؒ

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ

للکار جھنگوی مولانا مختار احمد شہیدؒ

علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی شہیدؒ

پیر طریقت سیدنا صادق حسین شہیدؒ

ولی کامل مولانا حبیب الرحمٰن شہیدؒ

امیر عزیمت علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ

جرنیل اوّل سپاہ صحابہ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ

اور دیگر علماء اور کارکنان .....ناموس صحابہ و ناموس اہل بیت کے مقدس مشن پر.....رافضیوں کے ظلم کا شکار ہو کر.....جام شہادت نوش کر گئے .....ان اکابرین نے اپنی جان تو دے دی.....لیکن مشن پر سودے بازی کبھی نہیں کی.....اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے.....

وآخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿تذکرہ شہدائے اسلام﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ..... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْرًا ..... وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ..... فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلَاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ثَوَاباً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۹۵)

وَقَالَ اللّٰہُ فِیْ مَوْضِعٍ..... اُولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ..... (پارہ ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت ۲۲)

❁ عَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابُ ..... (رواہ الترمذی)

❁ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ..... (ترمذی شریف ص ۲۱۰ ج ۲)

Scanned with CamScanner

❁ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ .....اَوْ کَمَاقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔(راوہ الترمذی)

❁ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَیْحَانُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اَوْ کَمَاقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ .....(رواہ البخاری)

❁ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّنِیْ فَقْتُلُوْہُ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَجْلِدُوْا.....اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ..... سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّایَصِفُوْنَ..... وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ .....وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.....

اشعار:۔

ہوں لاکھوں سلام اس آقا پر بت لاکھوں جس نے توڑ دیئے
انسانوں کو دیا پیغام سکوں اور طوفانوں کے رخ موڑ دیئے
اس محسن عالمؐ نے آکر کیا کیا نہ دیا انسانوں کو
دستور دیا ، منشور دیا ، راہیں دیں ، کئی موڑ دیئے

.....

زباں پہ مومنوں کے جب ذکر تاجدار آئے
تو پھر اس کے بعد لازم ہے کہ ذکر چار یار آئے
ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ باغبان جب ہوں
تو پھر کیوں کر نہ باغ مصطفیٰؐ میں بہار آئے

تمہید:۔

واجب الاحترام
معزز علمائے کرام

Scanned with CamScanner

اور غیور نوجوان دوستو عزیز بھائیو

مجھے یقین ہے کہ اگر آپ حضرات بڑے اطمینان اور سکون سے .....میری معروضات سنیں گے.....تو انشاء اللہ کئی نئی باتیں آپ کے سامنے آئیں گی.....

شہدائے اسلام:۔

میرے محترم دوستو.....ایک بات کی مجھے بڑی تکلیف ہے بلکہ ہر اہل سنت ساتھی کو تکلیف ہونی چاہئے.....کہ ہمارے اس اسلامی ملک میں .....لوگوں کو یہ باور کرایا گیا ہے.....کہ اسلام کی تاریخ میں صرف ایک آدمی شہید ہوا ہے.....حالانکہ اسلام کی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ دور نبوت میں.....دو سو چھپن صحابی شہید ہوئے.....اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کے پچاس سالہ دور خلافت میں.....ستائیس ہزار صحابہ شہید ہوئے.....

لیکن پاکستان میں لوگوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ صرف حضرت حسینؓ ہی شہید ہوئے ہیں.....حضرت حسینؓ کے علاوہ کوئی اور شہید نہیں ہوا..... اہل سنت کا عقیدہ ہے.....کہ.....

حسینؓ کا مقام برحق ہے
حسینؓ کا مرتبہ برحق ہے
حسینؓ کی عظمت برحق ہے
حسینؓ کی رفعت برحق ہے
حسینؓ کی صحابیت برحق ہے
حسینؓ کی شہادت برحق ہے

Scanned with CamScanner

سید الشہداء کون؟:۔

اسلام کی تاریخ میں سید الشہداء کا لقب اسی کو مل سکتا ہے..... جس کو تاجدار مدینہ نے زبان نبوت سے سید الشہداء فرمایا تھا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس کو سید الشہداء فرمائیں کیا وہ سید الشہداء نہیں ہے؟..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر فرمائیں کہ میرا فلاں چچا سید الشہداء ہے..... اس سید الشہداء کی شہادت کا جب دن آتا ہے..... تو.....

مجھے بھی تکلیف نہیں ہوتی
آپ کو بھی تکلیف نہیں ہوتی
پاکستانی فوج کو بھی تکلیف نہیں ہوتی
مولویوں کو بھی تکلیف نہیں ہوتی
ذاکروں کو بھی تکلیف نہیں ہوتی

اور آپ کو بھی پتہ نہیں ہوتا..... کہ جس دن سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی ہے.....

وہ کونسا دن تھا
وہ کونسا مہینہ تھا
وہ کونسا سال تھا
وہ کونسا موضع تھا
وہ کونسا علاقہ تھا
وہ کونسی صدی تھی
وہ کونسی تاریخ تھی
وہ کونسی سرزمین تھی

Scanned with CamScanner

بحرحال ایک آدمی کو تاجدار مدینہ.....اپنی زبان نبوت سے سید الشہداء فرمائیں.....

اس کا خون دیکھ کر
اس کی لاش دیکھ کر
اس کی آنکھیں دیکھ کر
اس کے ٹکڑے دیکھ کر
اس کے اعضاء دیکھ کر
اس کے ہاتھ دیکھ کر
اس کے کان دیکھ کر

اور اس کا جگر جو نکال کر چبایا گیا تھا.....وہ دیکھ کر.....تاجدار مدینہ اُحد پہاڑ پر گئے.....اور فرمایا کہ اس لاش کے چہرے سے کپڑا ہٹاؤ .....تو لوگوں نے کہا کہ کپڑا ہٹائیں گے تو کیا ہوگا؟.....

میرے بھائیو.....جب انہوں نے چہرے سے کپڑا ہٹایا.....
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا چچا پہچانا ہی نہ گیا.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ.....میں اپنے چچا سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا.....
اس چچا کی لاش کے ٹکڑے اُحد پہاڑ پر پڑے ہوئے ہیں.....لیکن وہ ٹکڑے نہ تمہیں نظر آتے ہیں.....نہ مجھے نظر آتے ہیں.....

۱۵ شوال کو سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی ہے .....اور وہ امیر حمزہ جس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے دیکھ کر سید الشہداء کا لقب عطا فرمایا تھا.....اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت امیر حمزہؓ کی لاش پر تشریف لائے.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لاش پڑی ہوئی ہے

Scanned with CamScanner

.....لاش کی بے حرمتی ہو چکی ہے.....لاش کا مثلہ ہو گیا ہے.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کے لڑکے سے فرمایا کہ اپنی امی سے کہو کہ اپنے بھائی کی لاش پر نہ آئے.....سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے نے عرض کیا یا رسول اللہ صفیہ کو جب پتہ چلے گا کہ میرے بھائی کے ٹکڑے اُحد کے پہاڑ پر بکھرے ہوئے پڑے ہیں.....تو وہ کیسے نہیں آئے گی؟.....

حفیظ جالندھری نے کیا عجیب بات کہی ہے.....

ہوا حمزہؓ کی میت پر گذر شانِ رسالتؐ کا
تاثر دیدنی تھا مہر تاباں کی جلالت کا
صفیہ بنت عبدالمطلب ہمشیرہ حمزہؓ کی
بہت تھی ان کے دل میں الفت و توقیر حمزہؓ کی
کہا روکو میری پھوپھی کو میت پر نہ آنے دو
دل زخمی کو ان کے نیا چرکہ نہ کھانے دو
الم انگیز ہے قطع و بریدہ چہرۂ حمزہؓ
بہن کو رنج دے شاید یہ دید چہرۂ حمزہؓ
پسر نے جاکے مادر کو جس وقت سمجھایا
تو قلب مسلمہ ہر حال میں صبر آزما پایا
گئیں وہ میت حمزہؓ پر روئیں اور نہ چلائیں
نظر چہرے پہ ڈالی اور فاتحہ پڑھ کر چلی آئیں

جبل استقامت بہن:۔

سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہن.....یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی.....اپنے شہید بھائی کی لاش پر جائے

Scanned with CamScanner

.....اور لاش کے ٹکڑے ٹکڑے دیکھے.....

میرے آج کے دور کی ماؤں اور بہنو.....ذرا تصور تو کرو.....وہ سگا بھائی جس کو پہلوان مدینہ کہا گیا ہے.....اسکی لاش کے ٹکڑے ہوئے پڑے ہیں.....اور بہن جاتی ہے تو کہتی ہے کہ ذرا کپڑا تو ہٹاؤ .....انہوں نے جب کپڑا ہٹایا.....تو کپڑا ہٹانے کے بعد بہن نے.....

جگر کو دیکھا

آنکھوں کو دیکھا

ہاتھوں کو دیکھا

زبان نکلی ہوئی کو دیکھا

اور دیکھ کر کہا یہ تو میرا شہید بھائی حمزہؓ ہے.....ہائے کتنے ٹکڑے کئے گئے تھے.....اسی موقع پر کسی نے کہہ دیا.....

رہے گا کوئی تیغ ستم کے یادگاروں میں
میرے لاشے کے ٹکڑے دفن کرنا سو مزاروں میں

میرے بھائیو.....بھائی کی لاش پر سگی بہن کھڑی ہے.....لیکن اس نے کیا کیا.....ٹکڑے دیکھ کر.....

ماتم نہیں کیا

تازیہ نہیں نکالا

سینہ کوبی نہیں کی

قیامت نہیں توڑی

بین وغیرہ نہیں کئے

آسمان سر پر نہیں اٹھایا

Scanned with CamScanner

اس لئے کہ.....

گئیں وہ میت حمزہؓ پر روئیں اور نہ چلائیں
نظر چہرے پہ ڈالی اور فاتحہ پڑھ کر چلی آئیں

سیدہ صفیہؓ دنیا کو بتلا دینا چاہتی تھی کہ پیغمبر کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے..... کہ لاش کے ٹکڑے دیکھ کر صبر کیا جاتا ہے..... جو لاش کے ٹکڑے دیکھ کر صبر کرتا ہے..... وہ پیغمبر کا عاشق ہے.....

اس کا حشر پیغمبرؐ کے ساتھ ہوگا

اس کا حشر صفیہؓ کے ساتھ ہوگا

اس کا حشر حمزہؓ کے ساتھ ہوگا

اس کا حشر شہداء کے ساتھ ہوگا

اس کا حشر صحابہؓ کے ساتھ ہوگا

اور جو صرف لاش کا تذکرہ کرے..... بازاروں میں تازیئے اٹھا کر ماتم کرتا پھرتا ہے..... اس کو اس لاش کی سزا تو مل سکتی ہے..... لیکن اس کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا.....

میرے دوستو..... صحابہ کو برا کہنا دل گردے کا کام ہے..... صحابہؓ وہ لوگ تھے کہ جن کے انتقال پر خود کملی والے روئے تھے..... اگر تو مرجائے تو تیرے رشتہ دار روئیں..... میں مرجاؤں تو میرے بھی رشتہ دار روئیں..... لیکن صحابہ کرام وہ لوگ تھے..... جن کے مرنے پر خود پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغموم ہو جاتے تھے.....

سعدؓ کے جنازے میں فرشتوں کی آمد:۔

اور اسی طرح تیرے جنازے میں تو محلے کے پورے آدمی بھی نہ آئیں

Scanned with CamScanner

گے .....لیکن ادھر حضرت سعدؓ بن معاذ کی وفات کا اعلان ہوا..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....اِهْتَزَّلَه' عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ..... سعد کی موت سے عرش کانپ اٹھا ہے.....(ترمذی شریف ج۲ص۲۲۴)

اور جب آپؐ جنازے میں گئے .....تو آپؐ ایڑیاں اٹھا اٹھا کر چلتے تھے.....صحابہؓ نے پوچھا آپؐ ایڑیاں اٹھا اٹھا کر کیوں چلتے ہیں؟ .....فرمایا اس لئے کہ سعدؓ کا جنازہ پڑھنے کیلئے .....آسمانوں سے ستر ہزار فرشتے آئے ہیں .....میں اس لئے قدم اٹھاتا ہوں کہ کسی فرشتے کے پر پہ محمدؐ کا قدم نہ آجائے.....

میرے دوستو.....ان صحابہؓ کو برا بھلا کہنا کوئی معمولی بات ہے .....تم بھی عاشق رسولؐ ہو.....میں بھی عاشق رسولؐ ہوں.....لیکن صحابہؓ کی کیا بات ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانتے تھے.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانتے تھے.....

شہدائے اسلام:۔

میرے دوستو.....شہادت ایک آدمی کی نہیں ہے.....

اُحد کے میدان میں	.....	(۷۰) صحابہؓ شہید ہوئے
خندق کے میدان میں	.....	(۱۲) صحابہؓ شہید ہوئے
بدر کے میدان میں	.....	(۱۴) صحابہؓ شہید ہوئے
خیبر کے میدان میں	.....	(۱۹) صحابہؓ شہید ہوئے
بنی لحیان کے قبیلے میں	.....	(۱۰) صحابہؓ شہید ہوئے
فتح مکہ کے موقع پر	.....	(۷) صحابہؓ شہید ہوئے
بیر معونہ کے موقع پر	.....	(۶۷) ستر صحابہؓ شہید ہوئے

Scanned with CamScanner

اور متفرق لڑائیوں میں ..... (۵۶) چھپن صحابہؓ شہید ہوئے
اور تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا گیا
..... یہ (۲۵۵) دوصد پچپن صحابہ شہید ہوئے ..... ان شہیدوں کو کوئی
نہیں جانتا ..... ان شہیدوں کا کوئی تذکرہ نہیں کرتا .....

دو عظیم شہادتیں:۔

میرے بھائیو ..... پاکستان میں آج اگر دس محرم کا دن آتا ہے
..... تو دس محرم الحرام کو چھٹی کر دی جاتی ہے ..... لیکن یکم محرم الحرام کو
سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت ہے ..... اور اٹھارہ ذوالحجہ کو سیدنا عثمان غنیؓ کی
شہادت ہے ..... تم کربلا کے شہید کی بات کرتے ہو ..... اور میں مدینے
کے شہید کی بات کرتا ہوں ..... تم کربلا کے شہید کی بات کرتے ہو ..... میں
اس شہید کی بات تذکرہ کرتا ہوں .....

کہ جو مدینے میں ہی نہیں بلکہ مسجد نبویؐ کا شہید ہے
مصلیٰ پر ہی نہیں بلکہ پیغمبرؐ کے محراب میں شہید ہے
محراب میں ہی نہیں بلکہ فجر کی نماز میں شہید ہے
مسجد نبویؐ میں ہی نہیں بلکہ پیغمبر کے مصلیٰ پر شہید ہے

اس شہید عمرؓ کا کتنا درجہ ہے ..... یکم محرم الحرام کو وہ سیدنا فاروق اعظمؓ
شہید ہو گئے .....

علیؓ کے ہاتھوں تدفین عمرؓ:۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلیفہ چہارم اور ثانی ..... کا آپس میں تو
تعلق ہی نہیں تھا یعنی امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ ..... اور خلیفہ چہارم امیر
المومنین سیدنا حضرت علیؓ المرتضیٰ کا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا ..... میں اتنا

Scanned with CamScanner

حیران ہوتا ہوں..... اگر تعلق نہیں تھا تو کتابوں میں موجود ہے کہ فاروق اعظمؓ پر جب قاتلانہ حملہ ہوا..... حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ و حسینؓ اور عباسؓ حضرت عمرؓ کے سرہانے کھڑے ہیں..... حضرت عمرؓ رو رہے ہیں..... حضرت علیؓ نے پوچھا کیوں روتے ہو؟..... فرمایا اس لئے روتا ہوں کہ قیامت کے دن میرا حشر کیا ہوگا..... حضرت علی المرتضیٰ نے کیا عجیب جملہ کہا..... جس کو دنیا کے تمام مؤرخین نے لکھا ہے..... حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے عمر کیوں روتا ہے ..... میں تو دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ میرے نامہ اعمال کو ختم کر دے..... اور جو عمر کا نامہ اعمال ہے وہ میرا بنا دے..... اور پھر اس کے بعد حضرت عمرؓ شہید ہو گئے..... سیدنا عمر فاروقؓ کے شہید ہونے کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس روئے زمین پر..... اس کفن پوش سے بہتر میرے نزدیک اور کوئی نہیں ہے..... اور حضرت عمر فاروقؓ کو خود حضرت علیؓ نے اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر قبر میں اتارا..... یہ واقعات کتب میں موجود ہیں.....

قاتلان حسینؓ کون؟:۔

حضرت حسینؓ کو کس نے شہید کیا؟..... شہادت کا واقعہ کیا ہے؟ ..... دنیا میں اس سے بڑا جھوٹ بھی کسی نے دیکھا ہوگا کہ ایک قوم جو حضرت حسینؓ کو شہید کرنے والی ہے..... اور چودہ سو سال بعد خود ہی روتی پھرتی ہے..... اور جس پر یہ شعر صادق آتا ہے..... کہ.....

یوں ترچھی نگاہوں سے مجھے قتل بھی کرنا
اور پھر ساتھ مکرنا کہ میں اس سے بری ہوں
تم ہی قاتل تم ہی مخبر تم ہی منصف ٹھہرے
اقرباء میرے کریں خون کا دعویٰ کس پر

Scanned with CamScanner

حالانکہ سب کچھ تو تم ہی کرنے والے ہو.....اور پھر خود ہی اپنے کئے ہوئے پر روتے پھرتے ہو.....عجیب طریقہ ہے قتل چھپانے کا..... کہ چور بھی مچائے شور.....

شہادت مصیبت یا نعمت؟:۔

میرے دوستو.....شہادت مصیبت نہیں ہوتی.....بلکہ نعمت ہوتی ہے.....اور صرف نعمت ہی نہیں.....نعمت عظمیٰ ہوتی ہے.....

کیا نعمت کے ملنے پر ..... رویا جاتا ہے؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... غم کیا جاتا ہے؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... شور مچایا جاتا ہے؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... ماتم کیا جاتا ہے؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... خون بہایا جاتا ہے؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... بے صبری کی جاتی ہے؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... نوحہ خوانی کی جاتی ہے؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... سر میں خاک ڈالی جاتی ہے؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... شام غریباں منائی جاتی ہے؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... چارپائیاں اُلٹی ڈالی جاتی ہیں؟
کیا نعمت کے ملنے پر ..... اپنے آپ کو قیدی بنایا جاتا ہے؟

میرے بھائیو.....جن کے نزدیک شہادت مصیبت ہے.....وہ مصیبت کے آنے پر روئیں.....جن کے نزدیک شہادت نعمت ہے.....وہ نعمت کے ملنے پر شکر ادا کریں.....اور نعمت ایک نصیبہ ہوتا ہے.....اور اس نصیبہ پر آدمی فخر کیا کرتا ہے.....

Scanned with CamScanner

سیدنا عمرؓ کی منگنی سیدنا علیؓ کے گھر:۔

میرے بھائیو.....خلفائے ثلاثہ کی اہل بیت کے ساتھ بڑی گہری رشتہ داری ہے.....اور یہ باتیں جو عام طور پر بیان نہیں کی جاتیں.....آج میں ان پوشیدہ باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں.....تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اہل بیت کے ساتھ خلفائے راشدین کے کیا تعلقات تھے؟.....

حضرت عمرؓ نے اپنی خدمات کے چوتھے سال حضرت علیؓ کو بلایا..... اور عرض کیا اے علیؓ .....میں چاہتا ہوں کہ آپ کی صاحبزادی اُم کلثوم .....جو آپ کی بیوی محترمہ سیدہ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے ہے.....ان کا رشتہ آپ میرے ساتھ کر دیں.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی اُم کلثوم کی عمر تو چھوٹی ہے.....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب عمر پوری ہو جائے گی تو یہ حق میرا ہے.....حضرت علیؓ نے فرمایا کیوں .....فرمایا اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....قیامت کے دن تمام نصبی رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی سوائے میرے نصب کے..... اس لئے میں چاہتا ہوں کہ پیغمبرؐ کی نواسی میرے نکاح میں آئے.....تا کہ میری رشتہ داری نصبی طور پر بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قائم رہے..... چنانچہ اُم کلثوم بنت علیؓ کا رشتہ حضرت عمر فاروقؓ سے ہونے لگا.....اور آج کل کے زمانے میں اور اس زمانے میں فرق یہ تھا.....کہ اس زمانے میں یہ کہنا کہ اپنی لڑکی کا رشتہ میرے ساتھ کر دے.....یہ کوئی عجیب معاملہ نہیں تھا.....جبکہ آج کل کے زمانے میں تو نکاح کیلئے کہنا عیب سمجھا جاتا ہے.....

عجیب لطیفہ:۔

اگر کوئی بغیر نکاح کے کسی کو بھگا کر لے جائے تو کوئی عیب نہیں ہے

Scanned with CamScanner

.....ایوب خان کے زمانے میں آرڈی قوانین بن گئے کہ ایک عورت سے زیادہ کوئی آدمی نکاح نہیں کرسکتا.....یعنی آرڈی قوانین میں دوسری عورت سے نکاح جائز نہیں تھا.....مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے پتہ چلا کہ ایوب خان کے ایک وزیر نے پچھلے ہفتے دوسری عورت سے شادی کرلی ہے.....انہوں نے سوال پیش کردیا کہ تم نے قانون بنایا تھا کہ دوسری عورت سے شادی نہیں ہوسکتی.....لیکن تمہارے وزیر نے دوسری شادی کی ہے تو وہ وزیر اٹھ کر کھڑا ہوا.....اور کہنے لگا کہ کون کہتا ہے کہ میں نے شادی کی ہے .....میں نے تو وہ عورت بغیر نکاح کے رکھی ہوئی ہے تو پھر ٹھیک ہے.....یہ ہمارے ملک کا قانون ہے.....اللہ تعالیٰ ایسے جاہل قانون سے بچائے.....

بنت علیؓ سے شادی کا راز:۔

تو میرے دوستو.....حضرت عمرؓ نے حضرت علی المرتضیٰؓ سے رشتہ مانگا.....کیوں مانگا؟.....اس میں تکوینی بات کو علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ تکوینی راز یہ تھا کہ نبیؐ نے اپنی بڑی عمر میں.....ایک چھوٹی عمر کی لڑکی عائشہؓ سے شادی کی تھی.....تو عمر فاروقؓ اپنی بڑی عمر میں ایک چھوٹی لڑکی اُم کلثومؓ سے شادی کر کے پیغمبر کی سنت کو پورا کرنا چاہتے تھے.....

بحر حال بنت علیؓ سے نکاح ہوگیا.....اسکے بعد پہلا پیدا لڑکا ہوا .....تو لڑکے کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنیٰ بیٹے زیدؓ کے نام پر حضرت عمرؓ نے بھی زیدؓ رکھا تھا.....اور دوسری بچی پیدا ہوئی.....تو ان کا نام حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی رقیہؓ کے نام پر حضرت عمرؓ نے رقیہ رکھا تھا .....اور اس کے اندر تکوینی راز یہ ہے کہ قرآن پاک کی رو سے..... اسلام کی ابتداء غیر مسلموں کو لڑکی دینا اور لینا جائز تھا.....لیکن جب قرآن

Scanned with CamScanner

میں یہ آیت اتری.....وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ..... (پارہ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۱)

اے لوگو.....کافر مردوں کے ساتھ اور عورتوں کے ساتھ شادی جائز نہیں.....مشرکین سے شادی کرنا ختم ہوگئی.....شادی کا جواز ختم ہوگیا .....جب یہ آیت اتری تو پورے مکے اور مدینے میں.....صحابہؓ نے کسی غیر مسلم سے رشتہ نہیں کیا.....یہ آیت اُتر چکی ہے.....

میرے بھائیو.....حضرت علیؓ نے جو اپنی بیٹی عمرؓ فاروق کو دی .....تو اس میں تکوینی یہ راز تھا کہ حضرت علیؓ نے لڑکی دے کر حضرت عمرؓ کے ایمان کو تسلیم کرلیا ہے.....اسلئے کہ آیت اترنے کے بعد غیر مسلم کو لڑکی نہ دو .....اس آیت کے اترنے کے بارہ سال بعد یہ رشتہ ہوا ہے.....گویا حضرت علی المرتضی حکم تو جانتے تھے کہ غیر مسلم کو لڑکی نہیں دینی چاہئے.....علی المرتضٰی نے اپنی لڑکی عمر فاروقؓ کو دے دی.....گویا کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کے ایمان کو تسلیم کرلیا.....

اور اسی طرح جس طرح حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر کے.....سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے ایمان کو مان لیا.....علیؓ کو بیٹی دے کر علیؓ کے ایمان کو مان لیا.....اسی طرح عثمان کو دو بیٹیاں دے کر عثمانؓ کے ایمان کو بھی مان لیا.....اور اسی طرح جس طرح علی المرتضٰی نے اپنی بھابھی اسماء بنت عمیسؓ کا نکاح.....امیر المؤمنین

Scanned with CamScanner

سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے کر کے ابوبکرؓ کے ایمان کو مان لیا.....ان تمام نکاحوں نے صحابہ کو اتنا ثابت کر دیا ہے کہ دنیا کا کوئی رافضی.....اب ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ایمان.....کے خلاف کوئی بات نہیں کر سکتا.....

تو بھی اقرار کر:۔

یہ نکاح شیعہ کی کتابوں میں موجود ہے.....اور اگر یہ نکاح ان کی کتب میں موجود ہے تو پھر تمہیں ابوبکرؓ کے ایمان کو بھی ماننا پڑے گا.....تم ان کے ایمان کا انکار نہیں کر سکتے.....تمہارا باپ بھی انکار نہیں کر سکتا.....اس لئے تم نے اپنی بڑی بڑی کتابوں میں سیدنا عمرؓ کے اس نکاح کو.....اور اس رشتہ داری کو تسلیم کر لیا ہے.....جب رشتہ داری تسلیم ہو گئی تو ایمان تسلیم ہو گیا.....

حدیث نبوی کی تشریح:۔

میرے دوستو.....درمیان میں بات آ گئی کہ اگر کوئی آپ سے یہ سوال کرے کہ آپ.....صحابہ کرام اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رشتہ داری تو ثابت کرتے ہیں.....لیکن یہ تو بتاؤ کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا.....میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ شہر کا دروازہ ہے.....یہ ملنگوں کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ علیؓ کا پہلا نمبر ہے.....اس لئے کہ علی المرتضیٰؓ دروازہ ہے.....

میرے دوستو.....آج اس حدیث کو اچھی طرح سمجھ کر جائیں.....حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا.....میں علم نبوت کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے.....حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شہر ہوں.....اور شہر عمارت کو نہیں کہتے.....شہر تو رونق اور محفل کو کہتے ہیں.....

Scanned with CamScanner

حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رونق ہوں ..... اور علیؓ اس رونق کا دروازہ ہے ..... پیغمبر شہر کا ذکر بغیر عمارت کے کیسے کر سکتے ہیں ..... پیغمبر شہر کا ذکر نہ کریں اور صرف دروازے کا ذکر کر دیں ..... یہ کوئی بات نہیں ہے ..... آپ نے اپنے شہر میں دروازے کو اکیلا ہی کہیں کھڑا دیکھا ہے ..... شاید آپ کے اس علاقے میں دروازے اکیلے ہی کھڑے کر دیئے جاتے ہوں .....

بہر حال صرف دروازے کا ذکر بغیر عمارت کے کرنا ..... یہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے اعجاز کے خلاف ہے کہ صرف حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کا ذکر کریں ..... اور عمارت کا ذکر ہی نہ کریں ..... فرض کریں کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اتنی ہی حدیث فرمائی کہ میں علم نبوت کا شہر ہوں ..... اور علیؓ اس کا دروازہ ہے .....

آپ کی بات :۔

اور آپ کہتے ہیں کہ دروازے کی اجازت کے بغیر اندر جا کوئی نہیں سکتا ..... میں کہتا ہوں کہ بقول آپ کے علیؓ تو دروازہ ہے ..... اور دروازے سے گزر کر دو آدمی چودہ سو سال پہلے ہی اندر چلے گئے ..... اب دو حالتیں ہیں کہ علیؓ تو دروازہ ہے ..... اور یا تو دروازے سے اجازت لے کر گئے ہیں ..... اگر اجازت لے کر ابو بکرؓ و عمرؓ اندر گئے ہیں تو پھر ان لوگوں سے پوچھو کہ انہیں آج کیا تکلیف ہو رہی ہے؟ ..... علیؓ نے تو اپنی مرضی سے ابو بکرؓ و عمرؓ کو نبیؐ کے پاس قیامت تک رہنے کیلئے اندر بھیج دیا ہے ..... تمہیں کیا تکلیف ہے؟ ..... سیدنا علی المرتضیٰ دروازہ ہے .....

دوسری بات اگر علی المرتضیٰ نے انہیں اپنی مرضی سے اندر نہیں بھیجا

Scanned with CamScanner

.....بلکہ یہ زبردستی اندر گھس گئے ہیں.....تو پھر آج کے بعد علیؓ کو مشکل کشاء نہ کہنا.....کیونکہ جس علیؓ کے دروازے ہونے کے باوجود آدمی نہیں رک سکتے.....تو وہ علیؓ دنیا کی مشکلیں کیسے حل کرے گا.....

پوری حدیث:۔

کاش تمہیں پتہ ہو کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حدیث کیا ہے؟

.....ہم تو فرض کرتے ہیں.....یہ تو ہم نے فرض کر کے کہا ہے.....

لیکن حقیقت میں یہ حدیث پوری ہی نہیں ہے.....تفسیر جمل جلالین کی شرح عربی میں موجود ہے.....اس میں یہ حدیث موجود ہے.....

میں علم کا شہر اور بنیاد صدیقؓ ہے:۔

حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے.....آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ کی اُمت میں ابوبکرؓ کا کیا مقام ہے؟.....اور عثمانؓ کا کیا مقام ہے؟.....تو حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ آج میں مسئلہ حل کرنا چاہتا ہوں.....چنانچہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ اَبُوْ بَکْرٍ اَسَاسُھَا.....میں علم نبوت کا شہر ہوں.....اور ابوبکرؓ اس شہر کی بنیاد ہے.....میں نے کہا کہ ابوبکرؓ کو بنیاد کیوں کہا.....

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کہتا ہے کہ بنیاد اس لئے کہا کہ بنیاد مضبوط ہونی چاہئے.....یہ بنیاد اتنی مضبوط ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد.....سیدنا عمر فاروقؓ بھی پریشان ہو گئے.....لیکن یہ بنیاد تھی تو اسلام کا قلعہ قائم رہا.....یہ بنیاد ابوبکرؓ نہ ہوتی تو اسلام کا قلعہ مسمار ہو جاتا.....

لہذا یہ مضبوط تھی.....اَبُوْ بَکْرٍ اَسَاسُھَا.....

Scanned with CamScanner

میں علم کا شہر اور دیواریں عمرؓ ہیں:۔

اور اس کے بعد فرمایا.....وَاَنَامَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعُمَرُ جِیْدَارُھَا .....میں علم نبوت کا شہر ہوں.....اور عمرؓ اس کی دیواریں ہیں..... عمر کو دیوار کیوں کہا.....اس لئے کہ دیوار مضبوط ہونی چاہئے.....اسلام کے قلعے کی دیوار اتنی مضبوط ہونی چاہئے کہ کوئی دنیا کا رافضی.....قرآن پاک میں تحریف کرنے کیلئے اس قلعہ کے اندر شگاف نہ لگا سکے.....

میرے بھائیو.....دیوار اس عمرؓ کو کہا کہ جس عمرؓ کے بارے میں فرمایا اے عمرؓ.....جس گلی سے تو گزر جاتا ہے.....اس گلی سے شیطان نہیں گزرتا.....اگر تجربہ نہ ہو تو دیکھ لو.....جس طرح آج باب عمرؓ کے نیچے سے پاکستان کا شیطان نہیں گزرتا.....عمر فاروقؓ کا جسم جس گلی سے گزر جائے.....شیطان و جنات کا سردار ابلیس اس گلی سے نہیں گزرتا..... اور جس گلی میں عمرؓ کا جسم نہ ہو صرف عمرؓ کا کتبہ لگا ہوا ہو.....اس میں ابلیس کا کوئی چیلہ نہیں گزرتا.....اگر عمرؓ خود ہوں تو ان کا گرو گھنٹال نہیں گزرتا .....اگر عمرؓ خود نہ ہوں صرف نام ہو.....تو اس کا چیلہ نہیں گزرتا..... وہ عمرؓ جس کے بارے میں کسی نے کیا ہی عجیب کہا.....

برتر عمرؓ بالا عمرؓ رہبر عمرؓ آقا عمرؓ
مرشد عمرؓ مولی عمرؓ اعلیٰ عمرؓ اولیٰ عمرؓ
ذات نبی ؐ پاک پر ہو جان سے شیدا عمرؓ
ایمان میں ایقان میں اماں میں یکتا عمرؓ
ما بعد ختم المرسلین کوئی نبی آنا نہیں
یہ سلسلہ چلتا اگر تو اک نبی ہوتا عمرؓ

Scanned with CamScanner

آقا میرے صدیقؓ بھی آقا میرے عثمانؓ بھی
ہیں اک طرف مولیٰ علیؓ تو اک طرف مولیٰ عمرؓ

ایک اور دیوانہ تڑپ اٹھتا ہے.....اس نے کیا ہی عجیب بات کہی ہے.....وہ کہتا ہے.....

متاع عام نہیں ہے خسر و درویشی
کب ہوتے ہیں اک شخص میں یہ ہنر پیدا
جلال رعب کا پیکر بنا صبا کا ہر پیوند
عمرؓ کے بعد ہوا ہے کب عمرؓ پیدا

میں علم کا شہر اور چھت عثمانؓ ہے:۔

میرے دوستو.....حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....
اَنَامَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعُثْمَانُ ثَقْفُھَا .....میں علم نبوت کا شہر ہوں.....اور عثمانؓ اس شہر کی چھت ہے.....

میں علم کا شہر اور دروازہ علیؓ ہے:۔

وَاَنَامَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا .....میں علم نبوت کا شہر ہوں اور علیؓ اس شہر کا دروازہ ہے.....اور میں نے کہا جس طرح دروازہ چوتھے نمبر پر ہوتا ہے.....تو اسی طرح علیؓ کا بھی چوتھا نمبر ہے.....

..... کیونکہ .....

عمارت کی بنیاد پہلے ہوتی ہے ..... ابوبکرؓ پہلے نمبر پر ہے
دیوار دوسرے نمبر پر ہوتی ہے ..... عمرؓ دوسرے نمبر پر ہے
چھت تیسرے نمبر پر ہوتی ہے ..... عثمانؓ تیسرے نمبر پر ہے
دروازہ چوتھے نمبر پر ہوتا ہے ..... علیؓ بھی چوتھے نمبر پر ہے

Scanned with CamScanner

ایک قابل اعتراض بات:۔

میں نے پہلے کہا تھا..... اتنا بڑا جھوٹ جو چودہ سو سال پر پھیلا ہوا ہے..... کہ ایک طبقہ حضرت حسینؓ کو بلاتا ہے..... اور بلا کر اسے اپنے شہر میں شہید کر دیتا ہے..... اور پھر خود ہی قیامت تک رونا شروع کر دیتا ہے ..... ہائے ہم تو مارے گئے..... ہم تو لوٹے گئے.....

میرے بھائیو..... میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کس تاریخ کو شہید ہوئے؟..... دس محرم الحرام کو..... اور یہ لوگ رونا کب شروع کر دیتے ہیں؟..... یکم محرم الحرام کو.....

تو ایک بات کا جواب آپ بھی ان سے پوچھیں کہ یکم محرم سے لے کر دس محرم تک روتے ہو..... یعنی یکم کو رونا شروع کر دیتے ہیں..... حالانکہ حضرت حسینؓ تو یکم کو شہید نہیں ہوئے تھے..... حضرت حسینؓ تو دس محرم کو شہید ہوئے ..... وہ دس محرم کو ظہر کی نماز کے بعد شہید ہوئے..... اور یہ دس محرم کو ظہر کے بعد رونا بند کر دیتے ہیں..... یعنی یکم محرم سے لے کر دس محرم تک حضرت حسینؓ زندہ ہیں..... یعنی دنیا میں موجود ہیں..... دس محرم تک جب وہ شہید ہوتے نہیں تو اس کے بعد یہ رونا بند کر دیتے ہیں..... یہ رونا چھوڑ دیتے ہیں.....

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر انہوں نے شہادت کے غم میں رونا ہے ..... کیونکہ اس کے بغیر ان کو لوئی کچھ دیتا نہیں ہے..... تو پھر ان کو چاہئے کہ دس سے لے کر بیس تک روئیں..... کیونکہ ان کی لاش کی بے حرمتی دس محرم کے بعد ہوتی ہے..... بقول ان کے تکلیف تو دس دن کے بعد پہنچی یعنی جب وہ شہید نہیں ہوئے تو روتے ہیں..... جب شہید ہوتے ہیں تو یہ رونا بند کر دیتے ہیں۔

میرے دوستو..... معلوم ہوا کہ یہ شہادت کے غم میں نہیں روتے

Scanned with CamScanner

.....اگر غم میں رونا ہے تو دس سے بیس تک روئیں.....اگر شہید کرانے کیلئے روتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے روتے رہیں.....

مضبوط گواہ کون؟:۔

میرا دعویٰ ہے کہ حضرت حسین کو شہید کرنے والے یہی لوگ ہیں..... تفصیل کا موقع نہیں.....میں ایک مختصر سا مقدمہ.....ایک چھوٹا سا کالم .....آپ تمام پڑھے لکھے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں .....فیصلہ آپ خود کریں کہ جب کوئی آدمی قتل ہو جاتا ہے.....اس کے بعد اگر مقتول میں تھوڑی سی بھی جان باقی ہو.....تو گواہوں میں سب سے معتبر اسی مقتول کا بیان ہوتا ہے.....اگر وہ قتل ہو جائے تو اس کے ساتھ جو لوگ زخمی ہوتے ہیں.....دوسرے نمبر پر ان زخمیوں کا بیان سب سے معتبر ہوتا ہے..... اسکے بعد جوان زخمیوں کے لواحقین ہیں.....انکے بیانات معتبر ہوتے ہیں .....اور انکے بعد انکے قریبی رہنے والوں کے بیان معتبر ہوتے ہیں.....

لیکن دیکھئے.....دنیا کے اندر اتنا بڑا جھوٹ پھیلا دیا گیا ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت .....اس نواسۂ رسولؐ اور مظلوم کربلا کے قتل کے بعد یعنی ان کی شہادت کے بعد.....اس مظلوم کے قتل کی صحیح تفتیش آج تک کسی نے نہیں کی.....یہ ہم سب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

طریقۂ تفتیش:۔

میرے بھائیو.....میں تھوڑی دیر میں ہی تفتیش کر سکتا ہوں..... ہم سارے کے سارے ذرا تصور کریں کہ ہم میدان کربلا میں بیٹھے ہیں اور میں تفتیشی افسر ہوں.....اور تفتیش کرنے کیلئے کھڑا ہوں.....اور میں اس میدان میں جا کر سب سے پہلے .....اس میدان کا جائزہ لیتا ہوں

Scanned with CamScanner

.....اور اس میں ان کے ساتھ جو زخمی ہوئے ہیں ..... ہم ان کے حالات دریافت کرتے ہیں .....ان سے پوچھتے ہیں .....اور تفتیش کرنے والا آدمی بڑی اچھی طرح تفتیش کرسکتا ہے.....جو موقع پر جا کر تفتیش کرے.....جو موقع محل کو دیکھے.....

لیکن وہ ایسی تفتیش نہ کرے کہ ایک شخص قتل ہو جائے .....اور قتل ہو جانے کے سو سال بعد.....اس قتل کا واقعہ کسی رسالے میں چھپے..... اور اس قتل کے واقعات پر علیحدہ ایک کتاب چھپ جائے .....اور اس کتاب کا کوئی واقعہ تاریخ طبری میں آجائے .....اور مرثیہ خواں اسٹیجوں پر بیٹھ کر وہی واقعہ دوہرا دوہرا کر پوری دنیا کو رلاتے رہیں.....

لیکن میدان کربلا میں واقعہ کی جگہ پر کوئی گیا ہی نہ ہو.....اور وہاں زخمیوں کا بیان کسی نے نہ لیا ہو.....تو ایسے قتل کی تفتیش ہو ہی نہیں سکتی .....لمبا واقعہ میں بیان نہیں کرنا چاہتا.....چند منٹوں میں پوری بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں.....اور یہ بات میں یہاں نہیں بلکہ دنیائے رافضیت .....اور دنیائے سبائیت کو بطور چیلنج کرتا ہوں کہ مجھ پر دنیا کی کسی سپریم کورٹ میں.....اور یا پھر دنیا کی کسی ہائی کورٹ میں مقدمہ چلاؤ.....

میرا چیلنج ہے:۔

میرا دعویٰ ہے کہ سیدنا حسینؓ کے قاتل یہی لوگ ہیں .....جو آج اس ملک میں یکم سے دس دتک شور مچا مچا کر سینہ کوبی کرتے ہیں.....اور میرا دعویٰ ہے کہ قاتل تم ہو.....میرے اوپر مقدمہ چلاؤ کہ اس نے ہماری توہین کی ہے.....اگر ہائی کورٹ میں پوری دنیا کے لوگوں کے سامنے..... دنیا کے ججوں کے سامنے.....میں اپنے مقدمے کو ثابت نہ کر.....تو

Scanned with CamScanner

میری سزا گولی ہے.....میرا خون تم پر معاف ہے.....

سیدنا علیؓ کے قاتل کون؟:۔

میں دعویٰ کرتا ہوں کہ کوفہ کی کسی ایک جگہ میں حضرت علیؓ المرتضیٰ کو کوفیوں نے بلایا.....اور بلا کر کوفے میں شہید کر دیا.....کوفے میں جو حضرت علیؓ المرتضیٰ کا قاتل ہے.....اسکا نام عبدالرحمٰن ابن ملجم ہے..... یہ عبدالرحمٰن کوئی یہودیوں کا نام نہیں ہے.....بلکہ یہ تو مسلمانوں کا نام ہے .....اور جو منافق سبائی اس وقت تھے.....وہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے تھے.....اور یہ عبدالرحمٰن ان ہی سبائیوں اور منافقوں میں شامل تھا .....اسی نے حضرت علیؓ المرتضیٰ کو شہید کیا.....

پھر سیدنا حسنؓ بن علی کو بلایا.....ان کو کوفہ کی جامع مسجد میں مصلے پر کھڑے ہوئے ان سے مصلیٰ چھین لیا.....اور پھر ان پر قاتلانہ حملہ کیا .....ان کی رانوں کو زخمی کر دیا.....انہیں زمین پر گرا دیا.....ان کو بے عزت کر کے اس مسجد سے نکال دیا .....اور وہ مدینہ منورہ میں جا کر آباد ہو گئے.....

ابن علیؓ ابن سفیانؓ کے حق میں دستبردار:۔

اسی کوفہ سے جب سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ چلے گئے.....اور حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے چلے.....تو ایک آدمی سلیمان ابن خدائی جو کوفے میں رہتا تھا.....اس نے تمام کوفہ کے لوگوں کو.....یعنی اہل کوفہ کو.....جن کو عربی زبان میں شیعان علی کہا جاتا ہے.....

میرے بھائیو.....اہل کوفہ کا نام لیکر کئی لوگ پردہ ڈالنا چاہتے ہیں پردے کی بات نہیں ہے.....خود حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اے

Scanned with CamScanner

میرے شیعو..... اے شیعان علی تم نے مجھے دھوکہ دیا..... یہ شہادت کے دن سے پہلے کا خطبہ نہج البلاغہ میں موجود ہے..... حضرت علی المرتضیٰؓ کا اپنا خطبہ موجود ہے..... اور باقی خطبے بھی موجود ہیں.....

میرے دوستو..... جب حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی..... تو سلیمان ابن خدائی نے کہا کہ وہ تو حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر گئے..... اور بعد میں کچھ دنوں کے بعد پتہ چلا کہ حضرت حسنؓ کی وفات کے بعد..... سلیمان ابن خدائی نے کہا کہ اب ایک آدمی خاندان نبوت سے بچا ہے..... جس کا نام حسینؓ ہے..... حسنؓ تو چلے گئے ہیں..... اب حسینؓ کو ہی بلاتے ہیں.....

کوفیوں کے خطوط بنام حسینؓ:۔

چنانچہ سلیمان ابن خدائی نے کوفہ کی جامع مسجد میں لوگوں کو جمع کیا..... کہ خط لکھو کہ حسینؓ یہاں آئیں..... ہم ان کی بیعت معاویہؓ کے مقابلے میں کریں گے..... جب یہ میٹنگ ہوئی تو اس وقت یزید تخت پر نہیں آیا تھا..... اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے..... بہت بڑا ملنگ تھا یہ سلیمان ابن خدائی.....

میرے دوستو..... اس نے لوگوں کو جمع کیا..... چنانچہ سب سے پہلے چھ سو خط اس مجمع میں لکھے گئے..... حضرت حسینؓ کو مدینہ منورہ میں چھ سو خطوط لکھنے کے بعد..... یعنی حضرت حسینؓ شعبان کی ۱۰ تاریخ کو مدینہ منورہ سے چلے گئے اور مکہ پہنچے..... یہاں پہنچے تو بارہ ہزار خطوط مکے کے پتہ پر حضرت حسینؓ کو ملے..... ان خطوط میں لکھا تھا کہ آپ ہمارے پاس آئیں..... ہم آپ کی بیعت کریں گے..... ہم آپ کے ساتھ ہیں.....

Scanned with CamScanner

وفات سیدنا امیر معاویہؓ:۔

میرے بھائیو.....اتنے میں سیدنا امیر معاویہؓ کا انتقال ہوگیا.....
اور بعض لوگوں نے حضرت حسینؓ کے مدینے سے آنے کے واقعہ کو شعبان سے دو مہینے پہلے.....یعنی جمادی الثانی کی آخری تاریخوں میں لکھا ہے.....یہ تاریخ کی کتابوں میں اختلاف ہے.....عَلٰی اِخْتِلَافِ الرِّوَایٰتِ.....

میرے دوستو.....حضرت حسینؓ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بارہ ہزار خطوط ملے.....اور جب حج کا موقع آیا تو سات سو کوفی لینے کیلئے بھی آگئے تو حضرت حسینؓ نے فرمایا کہ میں تو نہیں جاسکتا.....وہ اس لئے کہ .....عبداللہ ابن عمرؓ، عبداللہ ابن زبیرؓ، عبداللہ ابن عباسؓ.....ان تمام صحابہؓ نے مدینہ منورہ میں حضرت حسینؓ کو روکا.....اے حسینؓ کوفہ نہ جانا یہ شیعان علی وہی تو ہیں.....جنہوں نے تیرے باپ علیؓ کو شہید کیا تھا..... اور آپ کے والد کو تکلیف دی تھی.....آپ کے بھائی پر قاتلانہ حملہ کیا تھا .....لہذا آپ کوفہ نہ جائیں.....

مسلم بن عقیلؓ کی کوفہ روانگی:۔

حضرت حسینؓ رضی اللہ عنہ نرم دل تھے.....حضرت حسینؓ نے رکتے رکتے ان کے اصرار پر ارادہ کرلیا.....اور ارادہ کرنے کے بعد مسلم بن عقیل کو کوفہ روانہ کر دیا.....اب بات یہ ظاہر ہوئی کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ.....اور باقی سارے صحابہؓ اہل سنت تھے.....گویا کہ اہل سنت نے حضرت حسینؓ کو کربلا جانے سے روکا تھا.....اور اہل کوفہ حضرت حسینؓ کو زبردستی کوفہ لے گئے.....اور اب اگر شیعہ کی تحویل میں جاکر حضرت حسینؓ شہید ہوگئے ہیں.....تو ہم کیسے مانیں کہ حسینؓ کو کسی اور نے شہید کیا تھا.....

Scanned with CamScanner

بحرحال حضرت حسینؓ ان کے سرار پر چل پڑے تو مسلم بن عقیل کو انہوں نے پہلے روانہ کردیا..... راستے میں خط ملا کہ مکہ مکرمہ سے چلنے سے پہلے..... حضرت مسلم بن عقیل نے خط لکھا کہ چھتیس ہزار آدمیوں نے میرے ہاتھ پہ بیعت کرلی ہے..... حضرت حسینؓ نے چلنے کا ارادہ کرلیا.....

سیدنا حسینؓ میدان کربلا میں:۔

حضرت حسینؓ مدینہ منورہ سے چل پڑے..... اور مقام کربلا پر پہنچنے سے پہلے خبر ملی کہ مسلم بن عقیلؓ کو شہید کردیا گیا ہے..... مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر پہلے دن چھتیس ہزار آدمیوں نے بیعت کی..... اور دوسرے دن جب ابن زیاد نے آکر تقریر کی تو اب کیا فرماتے ہیں کہ بارہ آدمی بھی میرے پیچھے مسجد میں نماز پڑھنے والے نہیں تھے..... چھتیس ہزار آدمیوں میں سے صرف چند آدمی رہ گئے تھے..... اتنا بڑا جھوٹ کہاں سے آیا کہ اتنے دھوکے باز..... کتنے جعل ساز لوگ کہ دھوکہ سے بیعت کی تاکہ یہ خط لکھ کر حضرت حسینؓ کو بلالیں..... انہوں نے خط لکھ دیا اور انہوں نے پیچھے سے شہید کردیا..... حضرت حسینؓ مقام کربلا کے پیچھے سے واپس جانے لگے..... مسلم بن عقیل شہید ہوگئے..... اب مسلم بن عقیل کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم والد کا بدلہ لے کر جائیں گے..... حضرت حسینؓ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے..... وہ وہاں سے آگے چلے..... مکہ مکرمہ سے جو راستہ اوپر آتا ہے جس کو عربی میں کربلا کہتے ہیں..... اور کربلا کا معنی تروتازہ جگہ ہے..... یہ کربلا جو ہے دمشق کے راستے پر ہے..... اور کوفہ کے بیس کلومیٹر ایک طرف ہے.....

سیدنا حسینؓ کی تین شرائط:۔

" جب کوفہ کے موڑ پر حضرت حسینؓ پہنچے اور کوفیوں سے ملاقات ہوئی

Scanned with CamScanner

.....حضرت حسینؓ نے فرمایا کہ تم نے میرے بھائی کو شہید کر دیا ہے.....
حضرت حسینؓ کو ان لوگوں نے زبردستی وہاں رکھنا چاہا.....تو آپ نے کہا کہ تم میری تین باتوں میں سے ایک منظور کر لو.....

- یا تو مجھے واپس جانے دو
- یا پھر مجھے یزید کے پاس جانے دو
- یا میں ترکوں کے مقابلہ میں لڑ کر شہید ہو جاتا ہوں

(بحار الانوار ج ۱۰ ص ۴۴۶۔ مقاتل الطالبین ص ۷۵۔ ناسخ التواریخ ج ۶ ص ۲۳۷۔ اعلام الوریٰ ص ۲۳۳۔ منتھی الامال ص ۳۳۴۔ تاریخ طبری ج ۴ ص ۳۱۳ البدائیہ والنہائیہ ج ۸ ص ۱۷۰۔ شرح عقائد ص ۴۵۱۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۴۔ بحوالہ شہید کربلا ص ۱۵۴)

میرے دوستو.....چاہئے تو یہ تھا کہ وہ لوگ کہ جنہوں نے بارہ ہزار خط لکھے تھے.....وہ آدمی جو چھتیس ہزار بیعت کرنے والے تھے.....وہ ان کے ساتھ مل جاتے.....لیکن یہ لوگ ابن زیاد کے ساتھ مل گئے.....
اور پھر اسکے بعد جب میدان کربلا میں معرکہ پیش آیا تو حضرت حسینؓ کا ساتھ چھوڑ کر ابن زیاد کے ساتھ مل گئے.....اور اسی معرکہ میں حضرت حسینؓ کی شہادت کا المناک واقعہ پیش آیا.....اور دس محرم کو حضرت حسینؓ جو کہ کربلا کے میدان میں تھے شہید ہو گئے.....اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.....

سیدنا حسینؓ کا خطبہ:۔

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس محرم الحرام کے دن جو خطبہ دیا تھا.....وہ خطبہ میں دو لفظوں میں آپ حضرات کو سناتا ہوں.....آپ کو قاتلوں کا پتہ چل جائے گا.....چنانچہ حضرت حسینؓ نے فرمایا:.....وَیلکم

Scanned with CamScanner

يَااَهْلَ الْكُوْفَه اَنْسِيْتُمْ كَتَبَكُمْ وَعُهُوْدَكُمُ الَّتِىْ اَعْطَيْتُمُوْهَاوَاَشْهَدْتُّمُ اللّٰهُ عَلَيْهَا وَيْلَكُمْ اَدْعُوْتُمْ ذُرِّيَةَ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ وَزَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ دُوْنَهُمْ حَتّٰى اِذَا اَتَوْكُمْ سَلَّمْتُمُوْهَا اِلٰى اِبْنِ زِيَادٍ مَنَعْتُمُوْهَاعَنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِئْسَمَاخَلَفْتُمْ نَبِيَّكُمْ فِىْ ذُرِّيَّتِه مَا لَكُمْ لِسقاكم اللّٰه يوم القيامة.....(ناسخ التواریخ ص ۳۳۵)

افسوس ہوتم پر اے اہل کوفہ کیا بھول گئے ہو اپنے لکھے ہوئے خطوں کو اور وہ وعدے جو تم نے کئے تھے.....اور خدا کو اس پر گواہ ٹھہرایا تھا.....افسوس ہو تم نے کہا تھا کہ اہل بیت آئیں.....ہم ان کی مدد اور پیروی میں جانیں فدا کر دیں گے.....اور پھر جب ہم آئے تو تم نے ہمیں ابن زیاد کے حوالے کر دیا..... اور ہم پر دریائے فرات کا پانی بند کرتے ہو.....واقعی تم اپنے نبیؐ کے خلاف ہو .....اور ان کی اولاد کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہو.....خدا قیامت کے دن تم کو پیاسا رکھے اور سیراب نہ کرے.....یہ بات ''نواسخ التاریخ'' شیعہ کی کتاب ہے.....جس کے ص ۳۳۵ پر حضرت حسینؓ کی شہادت سے قبل کا خطبہ درج ہے.....اس خطبے سے آپ کو قاتلوں کی نشاندہی ہو جائے گی.....

حضرت زین العابدینؒ کا بیان:۔

اور اس کے بعد زین العابدینؒ جو زخمیوں میں شامل تھے اور بچ گئے تھے .....اور حضرت حسینؓ کے صاحبزادے ہیں.....وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسینؓ شہید ہو گئے ہیں.....انہوں نے فرمایا اے غدارو، اے مکارو، تمہاری مرادیں پوری نہ ہوں.....کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی فریب دو جیسے تم نے میرے باپ اور دادا کو اس سے قبل فریب دیا تھا یعنی زین العابدینؒ زخمی ہیں.....اور زخمی کا بیان قتل میں سب سے زیادہ معتبر ہوتا ہے.....حضرت حسینؓ کے صاحبزادے

Scanned with CamScanner

زخمی کہتے ہیں کہ اے کوفیو تم نے فریب دیا تم غدار ہو تم مکار ہو.....

زینب بنت علیؓ کا بیان:۔

اس کے بعد حضرت زینب بنت علیؓ فرماتی ہیں.....کہ جب کربلا سے روانہ ہو کر آل علیؓ کوفہ میں داخل ہوئے.....تو کوفہ کی عورتوں اور بچوں نے رونا شروع کر دیا.....حضرت حسینؓ کی بہن حضرت زینبؓ نے رونے پیٹنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا.....اے اہل کوفہ تم کس وجہ سے روتے ہو .....جب رسولؐ خدا تم سے پوچھیں گے کہ تم نے میری اولاد اور میرے اہل بیت کے ساتھ کیا سلوک کیا.....تم آج گریہ و نالہ کرتے ہو حالانکہ تم نے خود ہی ہم کو قتل کیا تھا.....یہ حضرت زینبؓ کا بیان ہے.....(اخبار ماتم)

میرے بھائیو.....زخمی عورت اور زخمی مرد زین العابدینؒ کا بیان آپ نے سن لیا ہے.....میں حیران ہوں زخمیوں کا بیان یہ ہے.....اور یہ لوگ آج روتے پھرتے ہیں.....اور پوری دنیا کو اتنی بڑی غلطی کا پتہ نہیں چلتا کہ اتنا بڑا جھوٹ.....خاندان نبوت واشگاف الفاظ میں کہہ رہا ہے کہ .....اے کوفیو تم نے ہمیں قتل کیا ہے.....اور آج وہی شیعان علیؓ رو رو کر لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں.....اللہ پاک ان کے مکر و فریب سے تمام مسلمانوں کو محفوظ فرمائے.....اور ہم سب کو سمجھنے کی توفیق فرمائے.....آمین.....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

﴿تاریخ دعوت وعزیمت﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ..... وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ..... وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ..... مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ..... وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ..... وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ .....اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجاً مُّنِیْرًا .....وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ .....اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ.....

(پارہ ۲۴ سورۃ حم السجدہ آیت ۳۰)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ..... اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ.....اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ..... صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ..... وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ.....وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.....

اشعار:۔

شاد باش و شاد باد اے سرزمین دیوبند
دہر میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

Scanned with CamScanner

تمہید:۔

واجب الاحترام

قابل صد احترام

معزز علمائے کرام۔

اور غیور نوجوان دوستو!

میں آج یہ چاہتا ہوں کہ اپنی معروضات شروع کرنے سے پہلے .....آپ کے سامنے اہل حق کی کچھ تفصیل بیان کروں کہ حق والے کون سے لوگ ہوتے ہیں؟.....حق والے کن کو کہتے ہیں.....

بات کرنا

نعرے لگانا

جھوٹے دعوے کرنا

لوگوں کی جیبیں ٹٹولنا

حلوے کی رکابی پر ختم دینا

جمعرات کے نام پر پیسے جمع کرنا

بڑی اور چھوٹی گیارہویں کے نام پر لوگوں کو الو بنانا بڑا آسان ہے .....اور بالاکوٹ کے پہاڑوں پر گردن کٹانا بڑا مشکل ہے.....

جنت کے در کھل گئے:۔

قرآن پاک کی جو آیت میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہے.....اللہ نے فرمایا.....اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا .....بے شک وہ لوگ جنہوں کہہ دیا.....رَبُّنَا اللّٰہُ.....کیا کہا؟.....رَبُّنَا اللّٰہُ.....

رَبُّنَا اللّٰہُ.....کا معنی ہے کہ خدا ہی ہمارا رب ہے.....اللہ ہی ہمارا

Scanned with CamScanner

رب ہے.....یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہہ دیا کہ خدا ہی ہمارا رب ہے .....ثُمَّ اسْتَقَامُوْا .....یہ کہہ کر اس بات پر اتنے پکے ہو گئے کہ ان کی چمڑیاں ادھیڑ دی گئیں.....ان کو تپتے ہوئے صحراوں میں لٹایا گیا..... ان کو آگ کے انگاروں پر جلا دیا گیا.....ان کو کھولتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا.....لیکن.....ثُمَّ اسْتَقَامُوْا .....وہ اپنی بات پر اتنے پکے ہو گئے کہ چمڑیاں ادھڑ گئیں.....

تختہ دار پر لٹک گئے
پھانسیوں کو چوم لیا
زندانوں کو آباد کیا
گھروں کو چھوڑ دیا
حویلیوں کو چھوڑ دیا
مکانوں کو چھوڑ دیا
برادریوں کو چھوڑ دیا
بیویوں کو بیوہ کرا دیا
دکانداریوں کو چھوڑ دیا
رشتہ داریوں کو چھوڑ دیا
اپنے معصوم بچوں کو یتیم کروا دیا

لیکن نہ قرآن چھوڑا.....اور نہ مصطفیٰ کا فرمان چھوڑا.....بلکہ فرمایا.....ثُمَّ اسْتَقَامُوْا .....جو اتنے پکے ہو گئے.....کس بات پر پکے ہو گئے.....

میرے دین پر

Scanned with CamScanner

میرے قول پر
میرے کردار پر
میرے مشن پر
میرے منشور پر
میرے دستور پر
میرے مؤقف پر
میرے پروگرام پر
میرے لائحہ عمل پر

اے اللہ تیرا کیا حکم ہے ان لوگوں کیلئے..... فرمایا..... تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ..... میرا حکم یہ ہے کہ آسمانوں سے رحمتوں کے فرشتے ان پر اترتے ہیں ..... کیا کہنے کیلئے اترتے ہیں؟..... یہ باور کروانے کیلئے اترتے ہیں کہ ..... اَلَّا تَخَافُوْا ..... کوئی خوف نہ کرو..... وَلَا تَحْزَنُوْا ..... کوئی غم نہ کرو..... اور آگے فرمایا..... وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ..... اور قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے..... جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں..... یہ وہ لوگ ہیں..... جنہوں نے کہا ہے..... رَبُّنَا اللّٰهُ..... اللہ ہی ہمارا رب ہے.....

ہمارا رب اللہ ہے:۔

اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن سچی کتاب ہے..... حکومت کیسے سچی نہیں ..... وہ اس بات پر ڈٹ جائے کہ یہی بات سچی ہے..... رَبُّنَا اللّٰهُ، کا یہی معنی ہے..... اور اگر کوئی کہے حدیث ٹھیک نہیں..... اور وہ اس بات پر پکا ہو جائے..... وہ سمجھے کہ ..... رَبُّنَا اللّٰهُ کہتا ہے.....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....

کوئی ظلم سے ٹکرا گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی باطل سے ٹکرا گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی فتنوں سے ٹکرا گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی حکمرانوں سے ٹکرا گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی چٹانوں سے ٹکرا گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی آندھیوں سے ٹکرا گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی طوفانوں سے ٹکرا گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی اپنی جوانی قربان کر گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی دین کے لئے ڈٹ گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی صحابہؓ کے لئے ڈٹ گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی اسلام کے لئے ڈٹ گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی قرآن کے لئے ڈٹ گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی جیل کی کوٹھڑی میں پہنچ گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی اپنے بیوی بچے تنہا چھوڑ گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا
کوئی پھانسی کے پھندے پہ جھول گیا ..... تو رَبُّنَا اللّٰہ پڑھ گیا

کچھ تاریخ کے جھروکوں سے:۔

میرے دوستو..... یہ قرآن کی آیت کا مفہوم ہے..... اب اس مفہوم پر تاریخ اسلام کے چودہ سو سال کے اوراق ..... میں نے چند منٹوں میں آپ حضرات کے سامنے پلٹنے ہیں..... توجہ کی ضرورت ہے.....

بدر کے میدان میں ..... (۱۴) چودہ صحابہؓ شہید ہوئے

Scanned with CamScanner

احد کے میدان میں ..... (۷۰) ستر صحابہؓ شہید ہوئے
حنین کے معرکے میں ..... (۱۹) انیس صحابہؓ شہید ہوئے
صلح حدیبیہ کے سفر میں ..... (۷) سات صحابہؓ شہید ہوئے
خندق کی وادی میں ..... (۴) چار صحابہؓ شہید ہوئے
بنی لحیان کے قبیلے میں ..... (۱۰) دس صحابہؓ شہید ہوئے

میرے بھائیو.....

اس دین کیلئے
اس مشن کیلئے
اس دستور کیلئے
اس منشور کیلئے
اس دعوت کیلئے
عظمت اسلام لیلئے
قرآن کی عزت کیلئے

میرے دوستو.....میرے پیغمبرؐ کے صحابہؓ اپنے اس مشن کیلئے جان کی قربانی دے گئے اور اپنا سب کچھ لٹا گئے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ دور نبوت میں.....دو سو چھپن صحابیؓ شہید ہوئے.....اور خلافت راشدہ کے پچاس سالہ دور میں.....ستائیس ہزار صحابیؓ شہید ہوئے.....

یہ ایک مشن ہے
یہ ایک منشور ہے
یہ ایک دستور ہے
یہ ایک پروگرام ہے

Scanned with CamScanner

اس دین کیلئے ..... بریرہؓ کی چمڑی ادھیڑی گئی
اس دین کیلئے ..... سمیہؓ کے ٹکڑے کر دیئے گئے
اس دین کیلئے ..... بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹایا گیا
اس دین کیلئے ..... زنیرہؓ کی آنکھیں نکال دی گئیں
اس دین کیلئے ..... تپتے ہوئے صحراؤں میں صحابہ کو لٹایا گیا

میرے دوستو.....وہ عبدالرحمٰن بن عوف تھا جو مدینے میں ہجرت کر کے پہنچا.....حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن تو پریشان کیوں ہے.....عرض کیا کملی والے شادی کو ایک سال گزرا تھا.....ایک بیوی تھی اور ایک بچہ تھا.....جب مکے سے چلنے لگا تو ابوجہل نے کہا..... یہ لڑکی بھی ہماری ہے اور یہ بچہ بھی ہمارا ہے.....اگر تو جانا چاہتا ہے تو پھر یہ بچہ اور لڑکی اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا.....ابوجہل نے میری بیوی بھی چھین لی.....اور میرا لڑکا بھی چھین لیا.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو نے کیا کیا؟.....عرض کیا کہ کملی والے بچہ تو دے دیا.....بیوی تو دے دی.....لیکن تمہارا ساتھ نہیں چھوڑا.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....اگر تم نے میرا ساتھ نہیں چھوڑا.....اگر تو نے بچہ اور بیوی دے کر میرا ساتھ اپنا لیا.....تو گویا تو نے سارا جہان لے لیا.....یعنی اگر ایمان بچا لیا تو سارا جہان بچا لیا.....

شہادت سعید ابن جبیرؓ:۔

میرے دوستو.....اس دین کیلئے ایک آدمی بھی قربان ہو گیا ہے .....جس کا نام سعید ابن جبیرؓ ہے.....جو حجاج ابن یوسف کی عدالت میں کھڑا ہے.....حجاج وہ ظالم انسان ہے.....جس نے بارہ ہزار بے

Scanned with CamScanner

گناہوں کو ذبح کروایا تھا.....اس کی عدالت میں سعیدؓ ابن جبیر کو ہتھکڑیاں لگا کر پیش کیا جاتا ہے.....حجاج نے کہا کہ سعید تجھے شرم نہیں آئی تھی..... جب تو نے ابن عشعش کی بغاوت میں حصہ لے کر.....میرے خلاف آواز بلند کی.....سعیدؓ نے کہا.....

حجاج تو ظالم ہے
تو بے ایمان ہے
تو صحابہ ؓ کا دشمن ہے
تو اولیا کا قاتل ہے

لہذا میں تیرے ساتھ جنگ لڑتا رہوں گا.....حجاج نے کہا میں تجھے ابھی قتل کردوں گا.....سعیدؓ نے کہا کہ اگر موت وحیات تیرے اختیار میں ہوتی.....تو میں تجھے خدا کہہ دیتا.....لیکن موت وحیات اس کے ہاتھ میں ہے.....جو تیرا بھی مالک ہے اور میرا بھی مالک ہے.....

حجاج نے کہا کہ اس کو زمین پر لٹا دو.....سعیدؓ ابن جبیرؓ کو زمین پر لٹا دیا گیا.....حجاج بن یوسف نے پوچھا.....کیا تمھاری کوئی آخری تمنا ہے .....سعیدؓ بن جبیر نے کہا میں دو رکعت نفل پڑھنا چاہتا ہوں.....

اس نے کہا دو رکعت نفل خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نہیں پڑھ سکتا .....تو سعیدؓ ابن جبیرؓ چونکہ عالم تھا.....اس کو پتہ تھا کہ خانہ کعبہ کے بغیر دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھنی جائز ہے.....

سعیدؓ نے کہا.....وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ.....میں جس طرف منہ کرتا ہوں میرا خدا اسی طرف ہی موجود ہے.....(پ۲ البقرۃ آیت ۱۱۵)

Scanned with CamScanner

سعیدؒ نے دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھی.....نماز کے بعد اس اس نے کہا تیرا نام کیا ہے؟.....کہا میرا نام سعیدؒ ہے.....اس نے کہا تیرا نام سعید نہیں.....اس لئے کہ سعید کا معنی نیک بخت ہوتا ہے اور تو تو بد بخت ہے.....حجاج نے کہا اے سعیدؒ.....تجھے پتہ نہیں کہ میں ابھی تجھے ذبح کر دوں گا.....اس نے کہا جو ہوتا ہے کر گزر.....حجاج نے کہا سعیدؒ بڑا بولتا ہے تجھے میرا خوف نہیں.....سعیدؒ نے کہا.....میری چمڑی میں اور میرے جگر میں اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں.....

پانچ ہزار علماء کا اجتماع ہے.....ہزاروں دنیا کا مجمع ہے.....

سعیدؒ ابن جبیر ہتھکڑیاں لگا کر پیش کئے گئے.....حجاج نے جلاد کو کہا.....

جلاد سعیدؒ کی گردن پر تلوار چلا دے.....جلاد تلوار چلانے کیلئے آگے آیا تو ایک بوڑھا اس مجمع میں سے کھڑا ہوا.....اور کہنے لگا ذرا ٹھہرو.....رو کر کہتا ہے اے حجاج خدا کیلئے سعیدؒ کو قتل نہ کرو.....سعیدؒ کی جگہ مجھے اور میرے بیٹے کو قتل کر دو.....

حجاج نے کہا ایسا کیوں کروں تو اس کی جگہ پر مرنے کو کیوں تیار ہے .....وہ بوڑھا کہنے لگا اس لئے کہ اس روئے زمین پر سعیدؒ سے بڑا عالم اس وقت کوئی نہیں ہے.....اس لئے اس کی جگہ پر مجھے قتل کر دو.....حجاج نے کہا نہیں ایسا نہیں ہوگا.....سعیدؒ ہی ذبح ہوگا.....

سعیدؒ ابن جبیرؒ کا نوجوان لڑکا اٹھ کر کھڑا ہو گیا.....رونے لگا تو سعیدؒ ابن جبیرؒ نے کہا کیوں روتا ہے.....کہا تمہارے غم میں روتا ہوں .....سعیدؒ نے کہا بیٹا رونے کی ضرورت نہیں ہے.....اگر میرے خدا نے تیرے باپ کی زندگی ترپن (۵۳) سال سے زیادہ نہیں لکھی.....تو تیرا

Scanned with CamScanner

باپ کیا کر سکتا ہے؟..... یہ کہا اس نے کہ کیا کہتا ہے؟.....

سعیدؓ نے ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ..... میں تیرے نام پر جان دے رہا ہوں..... اے اللہ میں تیرے مصطفیٰؐ کے نام پر جان دے رہا ہوں ..... اے اللہ میں تو مر جاؤں گا..... لیکن میرے مر جانے کے بعد حجاج کو اتنا ذلیل کر دینا کہ میرے بعد وہ کسی مسلمان کو قتل نہ کر سکے..... حجاج کیلئے سعیدؓ ابن جبیرؓ نے بددعا کی..... تھوڑی دیر بعد سعیدؓ کی گردن پر تلوار چلا دی گئی..... سعیدؓ ذبح کر دیئے گئے..... مجمع میں سناٹا طاری ہے ..... سعیدؓ کی گردن زمین پر گر پڑی..... خون بہہ کر حجاج کے تخت کے نیچے چلا گیا..... اتنا خون تھا کہ ڈاکٹروں کو بلایا گیا..... اتنا خون تو آج تک اٹھارہ ہزار انسانوں میں سے کسی کا نہیں نکلا..... حکیم بتائیں..... ڈاکٹر بتائیں..... یہ اتنا خون کیوں نکلا ہے؟.....

ڈاکٹروں نے کہا اے حجاج..... اے بادشاہ..... اے خلیفہ ..... جتنے آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے..... قتل کرنے سے پہلے تیرے ڈر کی وجہ سے ان کا خون خشک ہو جاتا تھا..... لیکن سعیدؓ عالم تھا کہ جس کے جسم میں ایک رائی کے برابر بھی تیرا ڈر نہ تھا..... حجاج بن یوسف کی عدالت میں سعیدؓ ابن جبیر کو اسلام کیلئے ذبح کر دیا گیا.....

امام احمد ابن حنبلؒ آزمائشوں میں:۔

یہ کون ہے؟..... یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہے..... میں آپ کو مجاہدوں کی تاریخ سناتا ہوں..... ایسے واقعات تیرے کانوں نے شاید کبھی نہ سنے ہوں گے..... امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ تو بہت سنا ہوگا ..... لیکن ایک عجیب واقعہ میں تمہیں سناتا ہوں..... امام مالک رحمہ

Scanned with CamScanner

اللہ بھی موجود تھے.....امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی موجود تھے.....

نوے ہزار عیسائی مسلمان ہو گئے:۔

سلطان الفقہاء والمجتہدین امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وہ ہمارا امام ہے جس کو خلیفہ منصور نے جیل میں ڈال دیا تھا.....کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا تھا.....کہ میں تیرا قاضی القضات کا عہدہ قبول نہیں کرسکتا .....اگر میں قاضی بن گیا تو فیصلہ تیرے حکم کے مطابق کرنا پڑے گا..... اور میرا خدا کہتا ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کیا جاسکتا.....میں تیرا فیصلہ کیسے کرسکتا ہوں؟.....چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمہ للہ نے قاضی کا عہدہ قبول نہیں کیا.....اس جرم میں انہیں جیل میں ڈال دیا گیا.....حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ چار سال تک جیل میں رہے.....چار سال کے بعد جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا جنازہ جیل سے اٹھایا گیا.....تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے جنازے کو دیکھ کر نوے ہزار عیسائیوں نے محمدؐ کا کلمہ پڑھ لیا.....

امام مالکؒ نے موقف نہ چھوڑا:۔

امام مالک رحمہ اللہ کو دیکھو.....امام مالک رحمہ اللہ کا منہ کالا کر کے مدینے کی گلیوں میں پھرایا گیا.....بادشاہ کہتا تھا کہ مجبور کی طلاق جائز ہے .....امام مالک رحمہ اللہ کہتے تھے کہ مجبور کی طلاق جائز نہیں.....اس مسئلہ پر امام مالک کا منہ کالا کر دیا گیا.....مدینہ کی گلیوں میں گدھے پر بٹھا کر امام مالک کو پھرایا گیا.....

امام مالک رحمہ اللہ جس چوک میں جاتے تھے..... لوگوں سے کہتے تھے.....عرفوا.....پہچانو.....مالم تعرفوا.....جو نہیں پہچانتا تھا وہ بھی پہچانے.....انا مالك ابن انس .....میں

Scanned with CamScanner

مالک ابن انس ہوں..... مجھے پہچانو میرا موقف ہے کہ مجبور کی طلاق جائز نہیں ہے..... ہر چوک میں اپنے مشن کا علان کرتا تھا.....

کائنات کے امام کا سلام!۔

اور ایک امام شافعیؒ ہے..... جس کو لوگوں نے خارجی کہا..... لیکن پھر بھی اس نے اپنا موقف نہیں چھوڑا..... اور ایک امام احمد بن حنبلؒ ہے..... کتنا عظیم انسان ہے..... امام شافعیؒ کا شاگرد ہے..... امام شافعیؒ اپنے شہر میں پڑھاتے ہیں..... دس طلباء امام شافعی کے پاس حدیث پڑھتے ہیں..... ایک رات امام شافعی رحمہ اللہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں ملتے ہیں..... امام شافعی رحمہ اللہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے شافعی ایک تیرا شاگرد ہے ..... جس کا نام احمد بن حنبل ہے..... جو حنبل کی بستی میں حدیث پڑھاتا ہے..... صبح کو ایسا کرو کہ احمد بن حنبل کو میرا اسلام بھیجو..... اور میرا پیغام دو..... کہو کہ بارگاہ رسالت نے تجھے سلام بھیجا ہے..... اور کہو کہ احمد بن حنبلؒ ایک وقت عنقریب آرہا ہے.....

اس وقت سارے پیر بدل جائیں گے
اس وقت سارے مفتی بدل جائیں گے
اس وقت سارے دین بدل جائیں گے
اس وقت سارے مولوی بدل جائیں گے
اس وقت سارے فرقے بدل جائیں گے
اس وقت سارے گدی نشین بدل جائیں گے

اگر دین کے معاملے میں تو بدل گیا..... تو قیامت تک اسلام کا

Scanned with CamScanner

نقشہ بدل جائے گا..... اے احمد بن حنبلؒ امتحان آنے والا ہے..... اس امتحان میں تو نے ثابت قدم رہنا ہے..... چنانچہ امام شافعیؒ صبح کو اٹھے تو آنکھوں سے آنسو جاری تھے..... حدیث پڑھانے کے بعد ایک شاگرد کو کہا کہ حنبل کی بستی میں جا کر..... میرے شاگرد احمد بن حنبل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پیش کرو..... اور بتاؤ کہ پیغمبرؐ نے تجھے سلام بھیجا ہے ..... اور حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے احمد بن حنبلؒ..... تجھ پر ایک بہت بڑا امتحان آنے والا ہے..... ساری دنیا تیری مخالف ہو جائے گی ..... لیکن تم نے دین کا دامن نہیں چھوڑنا.....

احمد بن حنبلؒ کے پاس حنبل کی بستی میں وہ شاگرد گیا..... وہ شاگرد کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ امام ایک پرانی مسجد کے صحن میں بیٹھ کر..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھا رہے ہیں..... میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ احمد حنبلؒ کے جسم پر ایک کھدر کا کرتا ہے..... اور سر پر ایک کھدر کی ٹوپی ہے..... اور احمد بن حنبلؒ کے اس کرتے میں کئی پیوند بھی لگے ہوئے ہیں..... اور حدیث پڑھا رہے ہیں.....

پھٹی ہوئی قمیض کا تحفہ:۔

حدیث کے بعد میں نے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پیش کیا ..... تو ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے..... اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ رونے لگے..... اور میں نے کہا کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس بات پر پکے ہو جانا..... اس بات پر ڈٹ جانا کہ تجھ پر ایک امتحان عنقریب آنے والا ہے.....

امام احمد بن حنبلؒ نے جب یہ بات سنی تو زار و قطار رونے لگ گئے

Scanned with CamScanner

.....اور عرب میں رواج تھا کہ جب کوئی کسی کو اچھی خبر سناتا.....تو فوراً وہ ہدیہ میں اس کو کوئی چیز دے دیتا.....امام احمد بن حنبلؒ کو جب حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام دیا.....تو امام احمد بن حنبلؒ نے چاروں طرف دیکھا گھر میں کوئی بھی چیز نظر نہیں آئی.....حتی کہ ان کے پاس کوئی دوسری قیمتی چیز بھی نہیں تھی.....تا کہ وہ ہدیہ کے طور پر اس کو دے دیں.....تو امام احمد بن حنبلؒ نے اسی وقت اپنی قمیض اتاری.....اور وہ پھٹی ہوئی قمیض اتار کر ہدیہ کے طور پر.....اس شاگرد کو دے دی تا کہ یہ رواج ختم نہ ہو جائے .....یعنی تو نے اچھی خبر سنائی ہے.....اور میں نے تحفہ میں کوئی چیز بھی نہیں دی.....لہذا میں یہ پھٹی ہوئی قمیض تجھے دیتا ہوں.....

امام شافعیؒ کا آنکھوں کو بوسہ دینا:۔

جب وہ شاگرد احمد بن حنبلؒ کی وہ قمیض لے کر امام شافعیؒ کے پاس پہنچا.....تو امام شافعیؒ نے کہا کہ میرے قریب آؤ.....حالانکہ وہ لڑکا امام شافعیؒ کا شاگرد تھا.....امام شافعیؒ نے اس لڑکے کی آنکھوں کو چوما..... اس لڑکے نے پوچھا اے استاد میری آنکھوں کو چومتے ہو.....فرمایا اس لئے کہ تیری آنکھیں ابھی ابھی احمد بن حنبلؒ کی زیارت کر کے آئی ہیں ....میں اس لئے تیری آنکھوں کو چومتا ہوں.....

فرمایا اے لڑکے.....اس خوشخبری کے بدلے میں امام احمد بن حنبلؒ نے تجھے کیا چیز دی ہے؟.....تو اس شاگرد نے عرض کیا کہ یہ پھٹی ہوئی قمیض دی ہے.....ٹاکیاں لگی ہوئی ہیں.....یہ پرانی قمیض مجھے دی ہے.....

Scanned with CamScanner

امام شافعیؒ نے کہا قمیض مجھے دے دو..... قمیض لے لی.....
اندر گئے ایک بالٹی کے اندر قمیض ڈالی..... پانی ڈالا..... قمیض کو نچوڑا
اور واپس آ کر شاگرد کو واپس کر دی..... اس نے کہا اے استاد آپ نے یہ کیا
کیا؟..... میرے شیخ! ابھی قمیض لی تھی..... ابھی گیلی کر کے واپس دیتے
ہو..... فرمایا تیری اس قمیض کا نچڑا ہوا پانی..... میں نے تبرک کیلئے اپنے
پاس رکھ لیا ہے..... صبح کو اٹھا کروں گا تو یہ پانی منہ میں ڈال لیا کروں گا
..... اس لیے کہ اس قمیض کو اس شخص کا پسینہ لگا ہوا ہے..... جس کو گنبد
خضریٰ سے سلام آیا ہے.....

امام احمدؒ بن حنبل کو سزا ہو گئی:۔

چنانچہ کچھ عرصہ بعد دنیا نے دیکھا..... چند دنوں کے بعد اس وقت
کے بادشاہ ..... خلیفہ معتصم با اللّٰہ نے کہا..... کہ یہ قرآن اللہ
کی مخلوق ہے..... حالانکہ ساری ملت اسلامیہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن اللہ کی
صفت ہے..... کلام متکلم کی صفت ہوتی ہے..... وہ بادشاہ معتزلی فرقے
سے تعلق رکھتا تھا..... اس نے کہا قرآن اللہ کی مخلوق ہے صفت نہیں ہے
..... جس طرح اللہ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا..... اسی طرح
قرآن کو بھی پیدا کیا ہے..... حالانکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کلام متکلم کی
صفت ہے..... جب سے اللہ موجود ہے اس وقت سے لوح محفوظ پر اللہ کا
قرآن موجود ہے..... یہ عقیدہ ہے.....

بادشاہ نے اس عقیدہ کے بارے میں اعلان کیا کہ جس کا یہ عقیدہ ہوگا
..... اس کو جیل میں ڈال دوں گا..... سارے بڑے بڑے پیر اور مولوی

Scanned with CamScanner

میدان چھوڑ کر بھاگ گئے.....ایک امام احمد بن حنبلؒ کو جیل میں ڈال دیا گیا.....امام احمد بن حنبلؒ کو روزانہ مار پڑتی ہے.....

محمد بن سیرینؒ کہتے ہیں کہ روزانہ چالیس کوڑے.....امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی پشت پر پڑتے ہیں.....اور جب اس کو ہوش آتا ہے .....تو کہتا ہے کہ اللہ تیرا شکر ہے کہ میں مصیبت میں گرفتار ہوا.....گناہ میں گرفتار نہیں ہوا.....

میرے دوستو.....چالیس دن گزر گئے .....پوری مملکت میں ہنگامہ ہو گیا.....لوگوں نے کہا کہ ہم امام احمد بن حنبلؒ کو جیل کا دروازہ توڑ کر رہا کرواتے ہیں.....امام احمد بن حنبلؒ جیل میں موجود ہے..... حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے.....امام احمد بن حنبلؒ جیل سے باہر نکلتا ہے۔

ایک ڈاکو نے سبق سکھا دیا:۔

امام احمد بن حنبلؒ جب جیل سے باہر نکلا.....تو اپنے شاگرد کے سامنے باہر نکلتے ہوئے کہا ابو حیثہ! تجھے مبارک ہو.....احمد بن حنبلؒ نے جب یہ کہا کہ ابو حیثہ تجھے مبارک ہو.....تو وہ حیران رہ گئے .....کہ ابو حیثہ اس وقت کا سب سے بڑا ڈاکو ہے.....اور احمد بن حنبلؒ ہمارے استاد نے اس ڈاکو کو مبارک باد دی ہے.....کیا وجہ ہے .....پوچھا اے استاد بتایئے آپ نے ابو حیثہ کو کیوں مبارک باد دی.....امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا اس لئے کہ جب میں جیل میں داخل ہوا تھا.....تو ابو حیثہ اس وقت کا سب سے بڑا ڈاکو تھا جو اس جیل میں موجود تھا.....وہ میرے پاس آیا.....اس نے مجھ سے آکر کہا اے وقت کے امام.....میں وقت کا ڈاکو ہوں.....ساری گورنمنٹ مجھے مار مار کر چوریاں اور ڈکیتیاں منوانا

Scanned with CamScanner

چاہتی ہے.....لیکن.....

میں اپنے موقف پر قائم ہوں
اپنی غلط روش پر قائم ہوں
میں اپنے دجل پر قائم ہوں
اپنے موقف سے نہیں ہٹتا
اپنے پاؤں سے نہیں پھسلا

اے امام احمد.....میں ایک ڈاکو ہوں.....میں اپنی بات پر پکا ہوں.....اور تو امام ہو کر اگر اپنے قدموں سے پھسل گیا.....تو قیامت تک آنے والی نسلیں پھسل جائیں گی.....

کون امام غزالیؒ ؟:۔

میرے بھائیو.....یہ اسلام کی تاریخ ہے.....جس تاریخ کی وجہ سے اسلام تیرے اور میرے پاس پہنچا ہے.....یہ کون ہے؟.....یہ امام غزالیؒ ہے.....امام غزالیؒ کون ہے؟.....جس نے اپنے فلسفی دور کے بادشاہوں سے ٹکر لی ہے.....امام غزالی نے فلسفیانہ طرز سے اسلام کی حفاظت کی ہے.....جس فلسفے نے عقل کی باریکیوں سے کہا کہ اسلام دنیا کا نظام نہیں چلا سکتا.....توحید پر ایمان کامل نہیں ہو سکتا.....اس وقت امام غزالیؒ نے اسلام کی کشتی کو سہارا دیا.....امام غزالیؒ وہ عظیم انسان ہیں.....

خواب میں حضورؐ کی زیارت:۔

ایک عجیب واقعہ تاریخ کتب کی کتابوں میں موجود ہے.....امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس لگی ہوئی ہے.....اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حضرت موسیٰ

Scanned with CamScanner

علیہ السلام تشریف فرما ہیں.....اور حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی تشریف فرما ہیں.....

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا.....اے اللہ کے نبی محمدؐ کیا آپ نے یہ فرمایا ہے.....کہ اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل .....کہ میری امت کے علماء اسرائیل کے نبیوں کے برابر ہوں گے.....

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے یہ بات کہی ہے .....تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھئے ہم نبی ہیں.....آپ کے علماء ہمارے برابر ہیں.....یہ بڑی عجیب بات ہے.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا جواب میں نہیں دیتا.....میری امت کا ایک عالم امام غزالی بیٹھا ہے.....یہ اس کا جواب دے گا.....

امام غزالی کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے .....اور کہا اے غزالی کیا جواب ہے؟.....اس بات کا کہ تم علماء ہو کر نبیوں کا مقابلہ کس طرح کرو گے.....تو امام غزالی کی طرف جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توجہ فرمائی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا.....السلام علیکم ورحمۃ اللہ .....امام غزالی نے اس کے جواب میں فرمادیا..... وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ وطیتہ و تاب سراہ .....یہ باتیں کہیں.....موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا.....یہ بڑی عجیب بات ہے.....میں تجھ سے کوئی اور بات پوچھنا چاہتا ہوں.....تو نے السلام علیکم کے جواب میں.....

و علیکم السلام کہا
پھر ورحمۃ اللہ کہا

Scanned with CamScanner

پھر وبر کا تہ کہا

پھرو مغفرتہ کہا

پھر وتاب سراہ کہا

کیا جواب ہے؟.....کیا مطلب ہے؟.....اس کا جو میں پوچھنا چاہتا ہوں یہ بعد میں پوچھوں گا.....پہلے یہ بتا کہ تو نے وعلیکم السلام کو لمبا کیوں کر دیا.....میں نے تو صرف کہا تھا..... السلام علیکم ورحمة اللّٰہ .....تو بھی کہتا وعلیکم السلام ورحمة اللّٰہ ..... تو نے آگے .....وبرکاتة ،وطیبہ،ومغفرتہ،وتابہ سراہ یہ لمبا کیوں کر دیا تو پہلے اس کا جواب دے.....اگلی بات بعد میں کروں گا.....

امام غزالی عالم ہے اس نے کہا اے موسیٰ.....اے بنی اسرائیل کے جلیل القدر پیغمبرؑ.....اے بنی اسرئیل کے نبی.....میں بھی اس کا جواب بعد میں دوں گا.....پہلے مجھے تم بتاؤ خدا نے تم سے پوچھا تھا .....وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى .....اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟.....(پ۱۶ سورۃ طہٰ آیت ۱۷)

قَالَ .....تو تم نے کہا تھا .....هِيَ عَصَايَ .....یہ لاٹھی ہے.....خدا نے یہ تو نہیں پوچھا تھا کہ لاٹھی کس لئے ہے.....جواب میں تو نے آگے سے کہہ دیا.....اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ .....یہ میری لاٹھی ہے اس سے میں پتے جھاڑتا ہوں.....اس سے آسرا لگاتا ہوں.....خدا نے پتے جھاڑنے کا تو نہیں پوچھا تھا.....خدا نے ٹیک لگانے کا تو نہیں پوچھا تھا.....خدا نے تو صرف یہ پوچھا تھا کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے اور جواب میں تو نے کہا.....اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ

Scanned with CamScanner

بِهَاعَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَامَارِبُ اُخْرٰی..... (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۱۸)

یہ لاٹھی اور بھی بڑے بڑے کام سرانجام دیتی ہے..... خدا نے یہ تو بات ہی نہیں پوچھی تھی..... اے موسیٰ علیہ السلام میں بعد میں بتاؤں گا کہ میں نے وعلیکم السلام کو لمبا کیوں کیا تھا؟..... پہلے آپ بتائیں کہ آپ نے وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى کو لمبا کیوں کیا تھا؟.....

امام غزالیؒ نے جب یہ بات کہی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑی عجیب بات کہی..... موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے امام غزالی!..... میں اللہ کا کلیم ہوں..... اور کلیم کو محبت ہے اللہ سے..... اور میں اللہ سے کلام کرتا ہوں..... اور اس کلام سے مجھے پیار ہے..... میرا جی چاہتا ہے کہ جب بھی میں اپنے محبوب سے کلام کروں تو میں اس کلام کو لمبا کروں.....

تو امام غزالی نے فرمایا..... اے موسیٰ اگر آپ کلیم ہیں..... اور خدا نے آپ سے کلام کی ہے..... اگر تم خدا سے کلام کو لمبا کرتے ہو..... تو میں کلیم کے ساتھ کلام کو لمبا کر سکتا ہوں..... تو پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا..... اے اللہ کے سچے نبیؑ آپ کی بات ٹھیک ہے.....

اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْل ..... کہ آپ کی امت کے علماء بنی اسرئیل کے نبیوں کے برابر ہیں..... یہ وہی امام غزالی ہے..... جس کو چار سال تک بغداد کے جنگلوں میں پھرنا پڑا.....

ابن تیمیہؒ کے جنازہ میں ایک لاکھ علماء:۔

اور دیکھو..... یہ ایک بہت بڑا جید عالم دین ہے جو سینکڑوں کتابوں کا مصنف ہے..... دس ہزار علماء جن کے درس میں حدیث پڑھا کرتے تھے..... جس کا نام شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہے

Scanned with CamScanner

.....اور وہ ابن تیمیہ ہے جسکے بارے میں سلطان المحدثین علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں.....میں اسکے علم کی بلندی کو دیکھتا ہوں تو میری پگڑی زمین پر گرتی ہے.....امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اتنا بڑا عالم ہے..... جو کہ چھ سو کتابوں کا مصنف ہے.....اور یہ کتابیں اس نے عربی زبان میں لکھیں ہیں.....اسکے صندوقوں میں چھ سو کتابیں پڑی تھیں.....جب اس کی وفات ہوئی.....اور وفات کہاں ہوئی.....

میرے دوستو.....جب وقت کی تاتاری فوج سے مقابلہ ہوا تو امام ابن تیمیہؒ نے علم کی مسند کو چھوڑ دیا.....خانقاہ کی مسند کو چھوڑ دیا.....خود میدان عمل میں اتر آیا بالآخر گرفتار ہوا.....اور دمشق کے قلعہ میں..... دمشق کی جیل میں.....تین سال تک امام ابن تیمیہ رہا.....اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا جنازہ بھی جیل سے اٹھا.....ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے جنازے میں ایک لاکھ علماء نے شرکت کی تھی.....

تمام سجدوں کے لائق کون؟:۔

میرے بھائیو.....تم مجھے ایک ایسا آدمی تو بتاؤ کہ جس نے دین پر استقامت نہ سکھائی ہو.....جس نے دین کیلئے مار نہ کھائی ہو.....جس نے دین کیلئے اپنا آپ نہ لٹایا ہو.....چنانچہ آپ آئے ایک ایسے مرد قلندر کے پاس.....جسکا نام شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ ہے..... یعنی ایک طرف اکبر کی سلطنت ہے.....دوسری طرف کھدر کے کپڑے پہننے والا یہ مرد درویش تھا.....یہ مرد بے کلیم تھا.....یہ مرد بے نوا تھا..... جس کا نام شیخ احمد سرہندی تھا.....

سارے پیر مخالف تھے

Scanned with CamScanner

سارے مولوی مخالف تھے

سارے وڈیرے مخالف تھے

سارے چوہدری مخالف تھے

سارے لین لارڈ مخالف تھے

سارے گدی نشین مخالف تھے

لیکن اکبر کی سلطنت سے ٹکرانے کیلئے یہ مرد قلندر شیخ احمد سرہندی تنہا میدان میں اتر آتا ہے..... بالاخر اکبر فوت ہوگیا لیکن مجدد الف ثانی کو جیل میں ڈال دیا گیا..... پھر جب جہانگیر آیا تو جہانگیر کے دربار میں شیخ احمد سرہندی کو سجدہ کرنے کیلئے لایا گیا..... شیخ احمد سرہندی جہانگیر کے دربار میں آئے..... اسکے دربار کا بہت بڑا لوہے کا گیٹ تھا..... اسکے تمام حواری مولویوں نے کہا..... یعنی درباری ملاؤں نے کہا کہ ایسے سجدہ نہیں کرے گا ..... ایک گیٹ بناؤ اور اس کو چھوٹا دروازہ لگاؤ..... جب اس دروازے کے اندر سے یہ گزرنے لگے گا تو اس کا سر جھک جائیگا..... ہم کہیں گے کہ مجدد نے سر جھکا دیا ہے.....

میرے دوستو..... مجدد بھی آخر مجدد تھا..... اس نے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے اپنا منہ اور سر نیچے کرنے کی بجائے..... اپنی ٹانگوں کو اندر داخل کیا اور اکڑ کر بادشاہ کے سامنے پیش ہوا.....

اور اس نے کہا.....

جہانگیر تو بھی جھوٹا ہے

تیرا دین بھی جھوٹا ہے

تیرا مذہب بھی جھوٹا ہے

Scanned with CamScanner

تیرا مشن بھی جھوٹا ہے
تیرا موقف بھی جھوٹا ہے

جبکہ.....

میں بھی سچا ہوں
میرا خدا بھی سچا ہے
میرا مصطفیٰ ﷺ بھی سچا ہے
میرا مذہب بھی سچا ہے
میرا دین بھی سچا ہے

مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی یلغار سے جہانگیر حیرت میں پڑ گیا.....
بالاخر پوری دنیا نے دیکھا کہ جہانگیر خود چل کر.....جیل میں مجدد الف ثانی کے دروازے پر گیا.....اور جا کر توبہ کی پھر خود سر جھکایا توبہ کر کے مجدد الف ثانی کے ہاتھ پر نئے سرے سے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا اور ان کا مرید بن گیا.....جیل سے باعزت طور پر انہیں رہا کیا گیا.....اور اسی وجہ سے شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے ۱۹۳۴ میں مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی قبر پر کہا تھا.....علامہ اقبال نے مجدد الف ثانی کو خراج تحسین پیش کیا تھا .....اس کی مثال ہندوستان کی تاریخ میں کوئی پیش نہیں کر سکتا.....
علامہ اقبال نے قبر کو خطاب کر کے کہا.....

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہیں صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
ہے اس کے نفس گرم سے گرمی احرار

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....یہ وہ مرد قلندر مجدد تھا.....جس کی تاریخ آج بھی روشن ہے.....اور روز محشر تک روشن رہے گی.....

باغیان انگریز کون؟:۔

میرے دوستو.....ایک اور مرد قلندر محدث جلیل الشاہ امام ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تھا.....انگریز نے جس کے انگوٹھے کاٹ دیئے تھے ..... لیکن اس کے پایہ استقلال میں کوئی فرق نہ آیا تھا.....اسی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا ایک بیٹا شاہ عبدلعزیز تھا.....جس نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا کہ انگریز کے خلاف جہاد فرض ہو چکا ہے.....

اس فتویٰ کے بعد دو طبقے پیدا ہوئے.....شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے کہا انگریز کے خلاف جہاد فرض ہو چکا ہے.....یہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کا اعلان تھا کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے.....ہر دین دار پر فرض ہے.....اس فتویٰ کی بنیاد پر.....

بانی دارلعلوم دیوبند مولانا قاسم نانوتویؒ
فقیہ الامت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ
شیخ الھند مولانا محمود حسن دیوبندی
شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنیؒ
امام انقلاب علامہ عبید اللہ سندھیؒ

سروں پر کفن باندھ کر پورے پانچ سال تک برطانوی اقتدار سے ٹکراتے رہے.....اس لئے کہ شاہ عبدلعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کا فتویٰ انگریز آچکا تھا.....ایک طرف شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کا فتویٰ تھا.....اور

Scanned with CamScanner

دوسری طرف کئی انگریز نواز مولویوں نے انگریز کے حق میں فتویٰ دیا تھا.....

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کا فتویٰ تھا کہ انگریز کے خلاف جہاد فرض ہے .....اس فتوی پر عمل کرنے والے انسان کا نام فتح علی سلطان ٹیپو تھا..... جو ۱۷۹۲ میں انگریز کا مقابلہ کرنے کیلئے میدان میں اترا.....شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ۱۷۶۴ میں فتوی جاری کیا تھا.....۱۷۹۲ میں سلطان ٹیپو میدان میں اتر آیا انگریز کا مقابلہ کرنے کیلئے .....اس کے بعد نواب سراج الدولہ میدان میں آیا.....اس نے انگریز کا مقابلہ کیا اور پھر اس کے بعد.....

راجہ رنجیت سنگھ کا مقابلہ کرنے کیلئے شاہ ولی اللہ کے پوتے شاہ اسماعیل شہید اور شاہ عبدالعزیز کے شاگرد.....حضرت سید احمد شہید سروں پر کفن باندھ کر رائے بریلی سے چلے اور درہ خیبر سے ہوتے ہوئے پشاور پر حملہ کر کے پشاور کو فتح کیا.....اس وقت پنجاب بھی راجہ رنجیت سنگھ کی حکومت میں شامل تھا پشاور فتح کیا..... بڑے بڑے علاقے فتح کر کے بالاکوٹ کے پہاڑوں پر یہ مجاہد آئے.....۴۵۰ آدمیوں کو بالاکوٹ کے پہاڑوں پر شہید کرادیا .....ان کی گردنیں کٹ گئیں.....وہ ذبح ہو گئے.....انکے بچے یتیم ہو گئے.....ان کی بیویاں بیوہ ہو گئیں.....

میرے دوستو.....ایک طرف شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کا فتوی تھا.....

جس فتوی کی بنیاد پر	.....	سلطان ٹیپو میدان میں آیا
جس فتوی کی بنیاد پر	.....	نواب سراج الدولہ میدان میں آیا
جس فتوی کی بنیاد پر	.....	شاہ اسماعیل شہید میدان میں آیا
جس فتوی کی بنیاد پر	.....	سید احمد شہید میدان میں آیا
جس فتوی کی بنیاد پر	.....	مولانا قاسم نانوتوی میدان میں آیا

Scanned with CamScanner

حامیان انگریز کون؟:۔

دوسری طرف.....

انگریز کے نام لیواؤں کا گروہ تھا

انگریزوں کے ٹاؤٹوں کا گروہ تھا

انگریزوں کے نمک حلالوں کا گروہ تھا

انگریز سے معافیاں مانگنے والوں کا گروہ تھا

انگریز کے سامنے سر جھکانے والوں کا گروہ تھا

انگریز کے حق میں تعریف لکھنے والے ملاؤں اور پیروں کا گروہ تھا

انگریز کے سامنے کاسائے گدائی لیکر بھیک مانگنے والوں کا گروہ تھا

جسکے سرخیل کا نام میر صادق تھا.....جو سلطان ٹیپو کا غدار تھا.....

دوسرے نمبر پر ..... میر جعفر تھا

تیسرے نمبر پر ..... راجہ نجیت سنگھ تھا

چوتھے نمبر پر ..... مرزا غلام احمد قادیانی تھا

پانچویں نمبر پر ..... احمد رضا خان بریلوی تھا

علمائے دیوبند کا نعرہ:۔

میرے بعض نادان دوست کہتے ہیں کہ جناب لاہور کی بادشاہی مسجد میں.....نعرہ رسالت کا جواب مردہ باد دیا گیا تھا.....یہ کتنا بڑا بہتان ہے.....لیکن ہم نعرہ رسالت کے جواب میں محمد رسول اللہ کہتے ہیں..... تم یا رسول اللہ کہتے ہو.....یا رسول اللہ میں ایک یا ہے.....محمد رسول اللہ میں محمد ایک لفظ ہے.....رسول اللہ میں سب کچھ موجود ہے.....پسند اپنی اپنی تم نے یا کو پسند کر لیا اور ہم نے محمد مصطفیٰ کو پسند کر لیا.....فرق صرف

Scanned with CamScanner

اتنا ہے.....ہم نعرہ رسالت میں محمد رسول اللہ کہتے ہیں.....

میرے بھائیو.....محمد رسول اللّٰہ کا لفظ.....قرآن میں موجود ہے.....محمد رسو ل اللّٰہ کا لفظ.....کلمے میں موجود ہے .....کبھی لا الہ الا اللّٰہ یا رسول اللّٰہ پڑھ کر دکھا.....تجھے بھی کلمے کے جواب میں.....لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ .....کہہ کر ہمارے نعرے کا اعتراف کرنا پڑتا ہے.....محمد رسول اللہ علمائے دیوبند کا نعرہ ہے .....اور تیرا نعرہ یارسول اللہ ہے.....

کسی عیسائی ملک میں تو نعرہ رسالت کے جواب میں.....یارسول اللہ کہے گا.....عیسائی سمجھیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں.....اس لئے کہ ہمارے عیسیٰ کو بھی یارسول اللہ کہا جاتا ہے.....

تو کسی یہودی ملک میں نعرہ رسالت کے جواب میں.....یارسول اللہ کہے گا.....تو یہودی سمجھیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں.....اس لئے کہ ہمارے عزیر کو یارسول اللہ کہا جاسکتا ہے.....لیکن علماء دیوبند دنیا کے جس خطے میں بھی نعرہ رسالت لگائیں گے.....تو جواب میں محمد رسول اللہ ہی کہیں گے.....دنیا کا ہر فرد یہی سمجھے گا کہ محمد رسولؐ اللہ کی امت بیٹھی ہے.....

بریلی سے قادیان تک:۔

میرے دوستو.....بریلوی مذہب کے موجد مولوی احمد رضا خان بریلوی کی پیدائش.....۱۴ جون ۱۸۵۶ء بمطابق ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ کو انڈیا کے مشہور شہر بریلی میں ہوئی.....(احکام شریعت مترجم اردو ص ۳ ج ۱)

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال ۱۸۴۲ء میں پیدا ہوتا ہے.....

پیدائش میں صرف تیرہ چودہ سال کا فرق ہے.....۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی

Scanned with CamScanner

دجال ۶۶ سال کی عمر میں پیشاب کے موذی مرض میں مبتلا ہوکر مرتا ہے
.....اور ۱۹۲۱ء میں ۶۵ سال کی عمر پاکر مولوی احمد رضا خان بریلوی انڈیا کے مشہور شہر بریلی میں مرتا ہے.....(احکام شریعت مترجم اردو ص ۱۲ ج ۱)

مرزا غلام احمد قادیانی دجال.....مولوی احمد رضا بریلوی سے ۱۴ سال پہلے پیدا ہوتا ہے.....جبکہ مولوی احمد رضا خان بریلوی ۱۴ سال بعد پیدا ہوتا ہے.....میں تمام رضا خانیوں سے کہتا ہوں کہ جناب ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں.....

علمائے نانوتہ

علمائے لدھیانہ

علمائے اہلحدیث

علمائے فرنگی محل

ان علماء نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریز کا مقابلہ کیا تھا .....اس وقت تمہارے مولوی احمد رضا خان کہاں تھے؟.....کہتے ہیں جناب وہ تو ایک سال کے تھے.....۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تو ۱۸۵۷ میں وہ ایک سال کے تھے.....میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے.....وہ تو ایک سال کے تھے ان کے ابا جان کہاں تھے.....

مولوی احمد رضا خان کے آباؤ اجداد:۔

میرے بھائیو.....ان کے ابا جان بھی مولوی تھے.....مولوی احمد رضا خان بریلوی کے.....

والد کا نام ..... مولوی نقی علی ہے

دادے کا نام ..... مولوی کاظم علی ہے

Scanned with CamScanner

پردادے کا نام ..... مولوی تقی علی ہے

یہ الگ بات ہے کہ یہ نام سنیوں والے ہیں یا شیعہ والے ہیں.....

بہرحال.....

اپنا نام ..... احمد رضا

ایک بیٹے کا نام ..... حامد رضا

دوسرے بیٹے کا نام ..... حسنین رضا

تیسرے بیٹے کا نام ..... مصطفیٰ رضا

یہ اہل سنت والے نام ہیں یا شیعہ والے نام ہیں.....آپ کہیں گے جی یہ تو شیعہ والے نام ہیں.....تو پھر ہم کیسے مانیں کہ یہ اہل سنت کی اولاد ہے.....

مولوی احمد رضا خان کے اساتذہ:۔

مولوی احمد رضا خان فاضل بریلوی اور مرزا غلام احمد قادیانی دجال کو انگریز نے پیدا کیا تھا.....مرزا غلام احمد قادیانی دجال کو علیحدہ نبی بنا کر بھیجا.....اور احمد رضا خان بریلوی کو علیحدہ مجدد اور امام بنا کر بھیجا تھا.....

امام ماننا یہ تمہاری تاریخ ہے.....تم احمد رضا خان کو امام احمد رضا خان کہتے ہو .....اس لئے کہ شیعہ بھی ایسے بارہ اماموں کو امام کہتے ہیں.....تمہارا شجرہ نسب تو ان سے ملتا ہے.....اسی لئے تو تم امام کی بات کرتے ہو.....

اگر مولوی احمد رضا خان کا والد ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں نہیں آسکتا .....تو احمد رضا خان کا استاد ۱۸۷۵ء کی جنگ آزادی میں آجاتا.....

استاد کیسے آتا؟.....یہ آپ کو معلوم ہے کہ احمد رضا خان کا استاد کون تھا؟.....

مولوی احمد رضا خان بریلوی کے استاد کا نام مرزا غلام قادر تھا.....

Scanned with CamScanner

جوغلام احمد قادیانی دجال کا چھوٹا بھائی تھا..... بریلویوں کی لکھی ہوئی کتاب ''سوانح اعلیٰ حضرت'' جو مکتبہ فریدیہ ساہیوال سے چھپی ہے.....اس میں لکھا ہے کہ اعلی حضرت سات سال تک غلام قادر کے پاس پڑھتے رہے.....تم مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان سے پڑھے ہوئے ہو.....تمہارا نبوت کے عشق سے کیا تعلق ہے.....

مولوی احمد رضا کا پہلا فتویٰ:۔

ایک بات ذہن میں رکھیں.....مولوی احمد رضا خان بریلوی ۱۸۷۸ء میں اپنے باپ کی مسند پر بیٹھا.....اور ۱۸۸۰ میں ایک فتویٰ جاری کیا.....مولوی رضا احمد خان کا پہلا فتویٰ یہ تھا کہ سارے ہندوستان کے سارے سنی کانگرس میں شامل ہو جائیں.....کیوں کہ کانگریس نئی نئی جماعت بنی تھی.....اور ایک انگریز لارڈ لکھنو کانگریس کا بانی تھا.....اس نے کانگریس بنائی تھی.....ہندو اور مسلمانوں نے مل کر انگریز سے تعاون کرنے کیلئے کانگرس بنائی تھی.....جب انگریز سے تعاون کیلئے کانگریس کی بنیاد رکھی گئی.....تو احمد رضا خان بریلوی نے فتویٰ جاری کیا کہ سارے سنی کانگریس میں شامل ہو جائیں.....

اور اس وقت ۱۹۲۰ میں مولانا ابوالکلام آزاد کانگرس کے صدر قرار پائے .....اور انہوں نے اعلان کیا کہ سلطنت عثمانیہ کے مسئلہ پر انگریز نے ہم سے تعاون نہیں کیا.....اس لئے آج کے بعد کانگریس انگریز کے خلاف بغاوت کریگی.....اور انگریز کی مخالفت کریگی..... تو ۱۹۲۱ء میں مولوی احمد رضا خان بریلوی نے فتویٰ جاری کیا کہ آج کے بعد.....جو سنی کانگریس میں شامل رہے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا.....

Scanned with CamScanner

جب کانگریس انگریز کی حمایت کیلئے بنی تو اس جماعت میں شامل ہونے کا مشورہ دے دیا.....اور جب انگریز کی مخالفت کی تو پھر نکل جانے کا مشورہ دے دیا.....یہی وجہ ہے کہ انگریز کے ہندوستان میں سب سے بڑے ایجنٹ .....مرزا غلام احمد قادیانی دجال.....اور مولوی احمد رضا خان بریلوی تھے.....

انگریز کا ایجنٹ کون؟:۔

اگر تم باز نہ آئے تو میں وہ بیان شائع کروادوں گا.....جو ۱۹۶۳ء میں مولوی رضا احمد خان بریلوی کے بیٹے حامد رضا کا شائع شدہ بیان ہے .....حامد رضا خان نے انگریز ملکہ وکٹوریہ کے نام ایک اپیل شائع کی کہ میرا باپ تمہارا وفادار تھا.....میں بھی تمہاری وفاداری میں کم نہیں ہوں..... اس لئے میرا بھی وظیفہ بڑھایا جائے.....

وہ فتویٰ آزادی اخبار ۱۹۳۶ء میں دہلی سے شائع ہوا.....اس بیان سے معلوم ہوتا ہے احمد رضا خان بھی انگریز کا ایجنٹ تھا.....اور اس کی اولاد بھی انگریز کی ایجنٹ ہے.....رابنسن ایک انگریز مؤرخ تھا..... برطانیہ کی انڈیا آفس لائبریری میں اس کی کتاب موجود ہے.....جس میں لکھا ہوا ہے کہ ہندوستان میں ہمارے دو آدمی تھے.....ایک غلام احمد قادیانی تھا .....اور ایک احمد رضا خان بریلوی تھا.....

میرا چیلنج ہے:۔

اب بیانات کے بعد بریلوی امت کا.....یعنی رضا خانی قوم کا کوئی کارکن..... اگر کوئی روحانی فرزند یہاں موجود ہے تو وہ اپنی عزت بچانے کیلئے ہائی کورٹ میں.....مجھ پر مقدمہ درج کرے کہ اس مولوی نے (یعنی

Scanned with CamScanner

ضیاء الرحمٰن فاروقی نے) اعلیٰ حضرت کو انگریز کا ایجنٹ کہا ہے..... اگر ہائی کورٹ میں انگریز کی کتاب لا کر میں احمد رضا خان کو انگریز کا ایجنٹ ثابت نہ کروں تو میری سزا گولی ہے..... میری سزا موت ہے..... میری سزا جو تم تجویز کرو مجھے منظور ہے..... لیکن.....

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اور تبرا اس عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پر کرتے ہو..... جس نے گیارہ سال انگریز کی جیل کاٹی..... تم اس عطاء اللہ شاہ کی بات کرتے ہو کہ وہ انگریز کا ایجنٹ تھا..... مجھے بتاؤ کہ.....

حامد رضا خان ایک دن جیل نہیں گیا
احمد رضا خان ایک دن جیل نہیں گیا
نعیم الدین مراد آبادی ایک دن جیل نہیں گیا

یہ تو انگریز کے مخالف ہو گئے..... جبکہ.....

امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ..... ۱۱ سال جیل میں رہا
مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ..... ۱۹ سال جیل میں رہا
شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی..... ۴ سال جیل میں رہا
شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی ..... ۳ سال جیل میں رہا
امام انقلاب علامہ عبید اللہ سندھی ..... ۲۵ سال جلاوطن رہا
مولانا ابوکلام آزاد ..... ۱۳ سال جیل میں رہا
مولانا محمد علی جالندھری ..... ۱۸ سال جیل میں رہا

جو جلاوطن ہوئے

Scanned with CamScanner

جو جیلوں میں گئے
جو انگریز کے دشمن تھے
جو پھانسیوں پر چڑھے

حالانکہ تم تو انگریز سے معافیاں مانگتے رہے.....انگریز کی جاسوسی کرتے رہے.....انگریز کی چاپلوسیاں کرتے رہے.....

بیٹا باپ سے آگے نکل گیا:۔

حامد رضا خان نے تو کفر کے فتوے سب پر لگا دیئے تھے.....جب کفر کا فتویٰ مولانا ظفر علی خان مرحوم پر لگایا.....تو مولانا ظفر علی خان مرحوم نے کہا کہ.....

بریلی کے فتوؤں کا سستا ہے بھاؤ
ملتے ہیں اب کوڑی کے تین تین
خدا نے یہ کہہ کر انہیں ڈھیل دی
وَ اُمۡ لِیۡ لَھُمۡ اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡن

اور جب محمود رضوی کے باپ نے مولانا ظفر علی خانؒ کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا.....اور جب احمد رضا کے لڑکے حامد رضا نے.....اس فتوے کی تائید کی تو مولانا ظفر علی خان نے کہا.....

کوئی ترکی لے گیا کوئی ایران لے گیا
کوئی دامن لے گیا کوئی گریبان لے گیا
رہ گیا تھا نام باقی اک فقط اسلام کا
وہ بھی ہم سے چھین کر حامد رضا خان لے گیا

جب مولوی دیدار علی بریلوی لاہوری نے علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگایا

Scanned with CamScanner

..... بلکہ شاعر مشرق علامہ اقبال پر کفر کا فتویٰ لگایا یعنی مولوی دیدار علی بریلوی نے جب علامہ اقبال کو کافر کہا تو علامہ اقبال نے بڑی عجیب بات کہی.....

مجھ کو تو سکھا دی ہے افرنگ نے زندیقی
اس دور کے ملاں ہیں کیوں ننگ مسلمانی

جنت البقیع کا مہمان:۔

اور جب مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ ہوئے.....تو فیصل آباد کے ایک مشہور ملاں نے کہا.....مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود.....میں نے کہا جو مردود ہوتا ہے کیا اس کو جنت البقیع میں بلایا جاتا ہے.....مردود علامہ احسان الٰہی ظہیر نہیں ہے.....جس زندے کو پاکستان سے وہاں بلالیا..... اور ریاض میں فوت ہوئے تو وہاں سے بلا کر جنت البقع میں سلا دیا.....بلکہ مردود تو تم ہو جن زندوں کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے.....جیسے اشتہاری ملزموں کے فوٹو تھانوں میں لگائے جاتے ہیں.....اسی طرح تمہارے فوٹو جدے کے ائیر پورٹ پر لگے ہوئے ہیں.....

مکہ اور مدینہ میں داخلہ بند:۔

کہتے ہیں کہ مکہ کو کھلا شہر قرار دو.....تا کہ.....

تیرا تیجا وہاں آئے
تیرا چوتھا وہاں آئے
تیرا پانچواں آئے
تیرا ساتواں وہاں آئے
تیرا چالیسواں وہاں آئے
تیری گیارہویں وہاں آئے

Scanned with CamScanner

تا کہ وہاں تمہیں نذرانہ روپوں کی بجائے ریالوں میں ملے.....
اور تو اور اب تم اُلٹے لٹک جاؤ..... بلکہ احمد رضا کی قبر پر بھی جا کر رونا شروع کر دو..... تو پھر بھی تمہاری بات نہیں بنے گی..... تم کہتے ہو کہ کنز الایمان پر پابندی ہے..... تیرا تو مکے مدینہ میں داخلہ بند ہو گیا ہے..... جس کو محبوب کی گلی میں بھی جانے نہ دیا جائے..... وہ مردود ہوتا ہے.....
ان کا داخلہ پتہ ہے وہاں کیوں بند ہوا ہے..... پاکستان میں کوئی نماز باجماعت پڑھے تو ستائیس کا ثواب ملتا ہے..... جہاں سے ستائیس کا ثواب ملتا ہے..... خدا نے کہا کہ تم نے تبلیغی جماعت والوں کو اس مسجد سے نکالا جہاں سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے..... مجھے بھی خدا نہ کہنا اگر تمہیں وہاں سے نہ نکالوں جہاں سے ایک لاکھ کا ثواب ملتا ہے.....

بزرگان دین ہمارے ہیں:۔

ان پر اب قیامت طاری ہے..... اب جبکہ کوئی بہانہ نہ ملا.....
جب دیکھا کہ سارا ملک علمائے دیوبند کے ساتھ ہے..... تو پروپیگنڈہ شروع کر دیا..... یہ وہابی ہیں یہ اولیاء کو نہیں مانتے..... میں نے کہا کہ اولیاء اللہ بھی ہمارے ہیں..... اور وہاب بھی ہمارا ہے..... بلکہ میں نے کہا کہ جس طرح تم کہتے ہو کہ پیران پیر ہماری بگڑی بنا دیتے ہیں..... اسی طرح اب بھی جاؤ احمد رضا کی قبر پر جا کر چیخو اور چلاؤ..... کہ ملت اسلامیہ لے گئی ہم تو مر گئے.....

میرے دوستو.....

پیران پیرؒ بھی ہمارا
بابا فرید شکر گنجؒ بھی ہمارا

Scanned with CamScanner

خواجہ سلطان باہوؒ بھی ہمارا
خواجہ علی ہجویریؒ بھی ہمارا
معین الدین اجمیریؒ بھی ہمارا
شیخ بہاء الدین زکریاؒ بھی ہمارا

میرے بھائیو.....پیر بھی ہمارے ہیں.....بزرگ بھی ہمارے ہیں.....اور علماء بھی ہمارے ہیں.....جبکہ.....

تیرا	.....	ککر شاہ
تیرا	.....	ٹاہلی شاہ
تیرا	.....	چھبی شاہ
تیرا	.....	لوٹے شاہ
تیرا	.....	کوٹھے شاہ
تیرا	.....	جھوٹے شاہ
تیرا	.....	چھوٹے شاہ
تیرا	.....	وچھے شاہ
تیرا	.....	بکری شاہ
تیرا	.....	چھتری شاہ
تیرا	.....	لسوڑی شاہ

اللہ پاک عمل کی درستگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے.....

.....آمین.....

واخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید
کی تصانیف پی۔ڈی۔ایف میں حاصل
کرنے کے لیے رابطہ کریں

0300 7693296 - ریحان فاروقی
0300 6661452 - عثمان فاروقی
0300 7639496 - نعمان فاروقی

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب سپاہ صحابہ کا نصب العین اور تقاضے (المعروف کارکن)

مصنف ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

تعداد 1100

اشاعت اول نومبر 1994ء

قیمت —/50 روپے

ناشر ادارہ اشاعت المعارف۔ ریلوے روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان

☎ 0411-640024

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید
کی تصانیف پی۔ڈی۔ایف میں حاصل
کرنے کے لیے رابطہ کریں

0300 7693296 - ریحان فاروقی
0300 6661452 - عثمان فاروقی
0300 7639496 - نعمان فاروقی

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب سپاہ صحابہ کا نصب العین اور تقاضے (المعروف کارکن)

مصنف ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی

تعداد 1100

اشاعت اول نومبر 1994ء

قیمت —/50 روپے

ناشر ادارہ اشاعت المعارف۔ ریلوے روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان

☎ 0411-640024

Scanned with CamScanner